UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226070
UNIVERSAL
LIBRARY

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

الحمد لله الذي من علينا بتمام هذا الكتاب المسمى بـ طي الفرائح شرح متن المدارج المصنفه مولانا الموى ذوالفقار احمد النقوى البهوپالي اسكنه

طي الفرائح شرح متن المدارج

در مطبع عاقلی بھوپال باہتمام حافظ حفیظ اللہ خان امام مسجد کلان نور محل سنہ ۱۳۲۹ ہجری النبوی

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بِحَقِّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

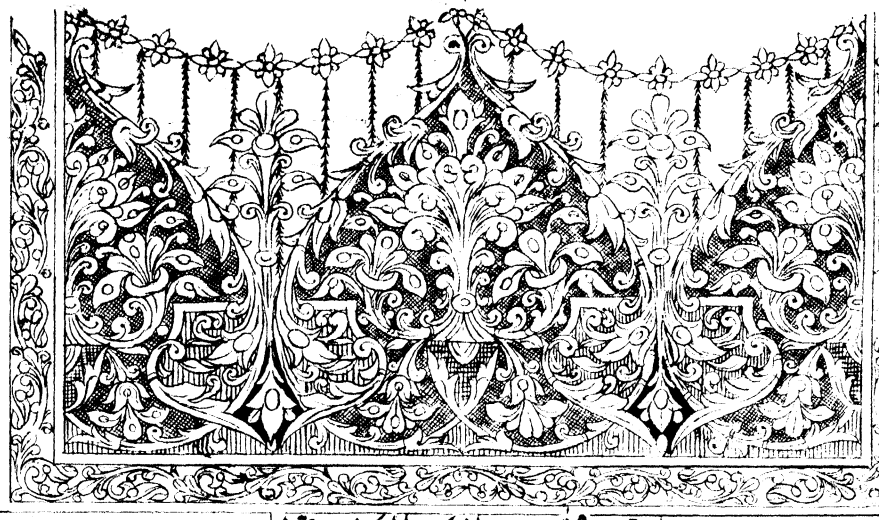

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل والمنن ذی الطول والاحسان الذی من علینا بتمام الایمان ونعمنا بالاسلام والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ الکرام وصحبہ الفخام

اما بعد مخفی نہ رہے کہ دنیا ہی ہمکو اقامت گاہ انسان نہین ہے بلکہ ایک گذرگاہ ہے کہ اوس سے گذر کر کے منزل مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہان کی زندگی کی مدت حقیقت مین محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنے کے بعد سے ابد تک جو مین دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو ازل و ابد سے ملا کر دیکھو تو ایسی ہی نہین ہوتی جیسے ایک سفر طویل مین غور اسا مقام ہوتا ہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین مرفوعا آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی سوار گرمی کے دن مین چلے اور اوسکو کوئی درخت ملے اوسکے سایے کے نیچے دم بھر سو رہے پھر چلدیا اور اوسکو چھوڑ جا شعر زیست کا ندگی کا وقتیہ ہے یعنی آگے چلینگے دم لیکر یہ مثل علیہ السلام نے چلتی سی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہی اوپر سے گذر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین پہونچنے کے لیے ایک پل ہی ہے کہ ایک ستون مہدہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونون کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طے کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہی کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گھر ہے اقامت گاہ تو ان سا فتن گلزار دنیا را پائیم صبح گویدا ین سخن آہستہ در گوشم در بہر حال دنیا پر سے گذر ناگزیر ہے اور عالم برزخ کی سیر پر ضرور سو اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہی اور اسکی انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لیے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلاً جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانہ برزخ کا بعد طول طویل ہی اور جو لوگ متصل نفخ صور کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی مین جسکو ظل زائل کہیے یا قیلولہ قائل نقش بر آب تعبیر کیجیے یا لمعہ سراب تشبیہ دیجیے جو کچھ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی نے کیا ہے اس عالم مین اوس سب کا اثر ظاہر ہوگا کیون کو نیک بدون کو بدجزا و سزا ملیگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہیے کہ جانے سے پہلے اوسکا حال اور وہان کے آداب و طریقے معلوم کر لیے جائین تاکہ وقت پہونچنے کے اجنبیت محض نہو شعر گرازین منزل غربت بسوے خانہ رویم ۔ دگر آنجا کہ رویم عاقل فرزانہ رویم اور جو جو اعمال و افعال وہان زیادہ مفید ہین اونکے حاصل کرنے مین سعی کیجائے اور جو کام مضر ہین اور اونکا حاضر وہان محسوس ہوگا اونسے احتراز کیا جائے اگرچہ

پوری پوری کیفیت وہان کی جب ہی معلوم ہوگی کہ جب وہان پہنچا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مسلمین واولیا صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب مین ثابت ہوا ہی اوسکو تو ضرور ہی سمجھ لینا چاہیے کیونکہ عالم آخرت بعقل کو کسی طرح کا دخل نہین ہی صرف نقل پر مدار ہی اسی لیے علما رامت مرحومہ نے اس باب مین بہت کچھ تالیف فرمائی ہرام کی خوب تحقیق وتنقیح کی احادیث وآثار جمع کیے کمزور ضعیف قوی سنا دیا آگاہی بخشی بال کی کھال نکالی امت کو مرہون منت فرماگئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہ انہون کتب کی نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکھتا ہون **کتاب تذکرہ** تالیف امام عبداللہ قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہی مرنیسے لیکر تا دخول جنت ونار سب کچھ تمام تحقیق واتقان سے لکھا ہی **مختصر تذکرہ** تالیف امام ربانی حضرت عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امور زوائد وتحقیق لغت وغیرہ کو حذف کرکے اصل مطلب اس باب کا لکھا ہی عجیب مختصر کتاب ہے دیکھنے سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہی مصر مطبوعہ مین بغایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہی **شرح برزخ** اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہی شرح الصدور وکتاب الروح وغیرہ ہی ماخوذ ہی **التثبیت عند التثبیت** تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک رجوزہ ہی اسمین فتنہ قبور اور جواسکے متعلق ہی اوسکا ذکر کیا ہی ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا ہی کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن جلیل مغلوی نے اسکی شرح لکھی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک القوی العزیز الخ اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی ۹۳۰ھ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک کا نام فتح المقیت فی شرح التثبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور شرح منظومۃ القبور رکھا یہ شرح بالمزج ہی اول اوسکا یہ ہی الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع التشتیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت محقق ومتین وجامع وکتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہی اسی لیے اسکا نام جمع تشتیت رکھا یہ سب کتب بابان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ مسمی بنشری الکئیب بلقا الحبیب کو نظم کرکے اسکی شرح لکھی پہر اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب قیوم دام ظلہ نے بھی اسپہ ایک شرح فارسی لکھی اوسکا نام ثمار التثبیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت جامع وخوش اسلوب خوش عبارت ہی مضامین شرح مین خوب تنقیح وتہذیب فرمائی ہی **کتاب الزواجر فی ما جری من عذاب القبر** تالیف امام ابو اسحٰق یحیی بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر وجیز ہی کی ہی **شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور** تالیف امام علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ بغایت جامع احادیث وآثار واقوال سلف وحکایات صالحین ہی یہ کتاب ذکر قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور انکی سوا اور بہت کتب ہی ماخوذ ہی اسکا ذکر خود اونہون نے کیا ہی دیباچہ اوسکا یہ ہی الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من سنۃ الغفلۃ وشرح من احب لقاءہ فی جمیع الاحوال صدر المتقین وجمع عند اولیائہ قلوب العارفین واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ علیہا من رداء الاخلاص حلۃ واشہد ان سیدنا ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث بافضل ملۃ المخصوص بالکرم حتم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ السادۃ الاجلۃ وسلم تسلیما کثیرا اھذا ما اشتد تشوق النفوس الیہ من کتاب شاف فی علم البرزخ اذکر فیہ الموت وقصتہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت الذی یرد علی المیت عند الاحتضار وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا الی اللہ تعالی واحیائہا ومقرہا بعد ذلک وحال القبر من ضمۃ وغیرہا عذاب وسعۃ وضیق وما یقع فیہ مستوعبا شرح کل ذلک من حین یبدا فی مرض الموت الی ان یتم فی الصور ناقلا لہ من الاحادیث الصحیحۃ والآثار الموقوفۃ والمقطوعۃ متتبعا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث فی ذلک محررا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی رحمہ بالتنقیح والتخریج مع زوائد جمۃ لم تقع فی کتابہ وسمیتہ ورمزت علیہا صورۃ لہ **شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور** وارجو من اللہ ان یکون فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالی کتابا فی اشراط الساعۃ وآخر فی احوال البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ الاستیعاب ایضا حققہ اللہ ذلک

ہمنیہ وکملتہی تذکرۃ الموتی والقبور تالیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی مین ہی شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہی اور ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا زاد المعاد نام ترجمہ ہی بعض مضامین پور سافوہی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین قصر الآمال بذکر حال المآل تالیف مولانا حاجی مجیع الدین عرف مٹھو خان مراد آبادی رحمۃ اللہ یہ کتاب ۱۲۱۴ھ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت سادی ہی اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ کتاب مذکور رسالہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور کے ہی لیکن بہرا بین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہی بغرض اختصار کتاب سبب رسائل قاضی صاحب مجموعہ زیادہ تر جامع ہر ایک فن کا ہے یہ کتاب ۱۲۳۳ھ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہی اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہی قضیۃ المقدور فتنۃ المقبور تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہی مختصر وجامع اور خوش بیانی مین ضرب المثل ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہی کہ طبع ہو کی دست بردا اہل طلب ہو چکا ہی یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین ان مین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہی بعض کو نہین دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہی اور اس کتاب مین اونسے استفادہ کیا ہی سبب تالیف جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین واستشناق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ ذی ابتہ فضل وکرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جاے کہ اوس سے کیفیت وہان کی حالات کی بخوبی معلوم ہو جاے تامل کیا تو کتاب تذکار التنکیت شرح ابیات تثبیت اس کام کے لیے بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب ومفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جاین چنانچہ اسی طور پر ترجمہ اسکا شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب وفصول مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کیے گئے اور حدیث برزخ اوسکا نام تجویز کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ تیار ہو گئی صرف دیباچہ لکھنا رہگیا اتفاقا حجی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور دیکھنا چاہیے اوس سے بھی اس مین کچھ لکھ لیا جاے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹھیری کہ اوسکا پورا ترجمہ کیا جاے اور مضامین حدیث برزخ کی بھی حسب موقع ومحل مندرج ہو جائین تاکہ کتاب جمع مانی الباب ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات وحالات برزخ پر مطلع ہو جاے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کیے اور اکثر ابواب مین مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لیے فصل وعنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب وفصل درج کر دیا اور بعض مقاصد اور جگہہ سے بی لکہ دیے تاکہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا طی الفراسخ الی منازل البرازخ رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی ذات مقدس کے لیے کرے اور مجھے اور سارے مومنین ومومنات کو اس سے نفع دے اور ہم کو دنیا سے باایمان اٹھائے اور قبر وبرزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر وکبائر کو اپنے عفو وکرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے امین اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من المآثم والمغرم اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم اغفر لی وتب علی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی امین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جگہ غلطی معلوم ہوئی ترتیب معرفت احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخہ سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کر دیا اور جو معلوم نہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کی باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کو نسخے کی درستی ہو گئی حتی الامکان کوشش وسعی کی جو مجھسے ہو سکا وہ بعونہ تعالی میے کر دیا اور جو رہگیا اوسکا درست کرنا ناظرین غیر ناظر کا اور اللہ سبحانہ تعالی ہم سبکو توفیق اعمال صالحہ

ل ہو ترجمہ کتاب کا یہ ہو کہ کتاب قمع نسخ الصدور کی جناب مولوی عبد الحی صاحب مدراسی کی اصل تالیف ہی اور مضمون بھی اون دونون کے بعض مضامین کا ترجمہ ہی اور ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا زاد المعاد نام ترجمہ ہی بعض مضامین پور سافوہی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین قصر الآمال بذکر حال المآل تالیف مولانا حاجی مجیع الدین عرف مٹھو خان مراد آبادی رحمۃ اللہ یہ کتاب ۱۲۱۴ھ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت سادی ہی اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ کتاب مذکور رسالہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور کے ہی لیکن بہرا بین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہی بغرض اختصار کتاب سبب رسائل قاضی صاحب مجموعہ زیادہ تر جامع ہر ایک فن کا ہے یہ کتاب ۱۲۳۳ھ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہی اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہی قضیۃ المقدور فتنۃ المقبور تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہی مختصر وجامع اور خوش بیانی مین ضرب المثل ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہی کہ طبع ہو کی دست بردا اہل طلب ہو چکا ہی یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین ان مین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہی بعض کو نہین دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہی اور اس کتاب مین اونسے استفادہ کیا ہی سبب تالیف جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین واستشناق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ ذی ابتہ فضل وکرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جاے کہ اوس سے کیفیت وہان کی حالات کی بخوبی معلوم ہو جاے تامل کیا تو کتاب تذکار التنکیت شرح ابیات تثبیت اس کام کے لیے بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب ومفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جاین چنانچہ اسی طور پر ترجمہ اسکا شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب وفصول مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کیے گئے اور حدیث برزخ اوسکا نام تجویز کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ تیار ہو گئی صرف دیباچہ لکھنا رہگیا اتفاقا حجی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور دیکھنا چاہیے اوس سے بھی اس مین کچھ لکھ لیا جاے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹھیری کہ اوسکا پورا ترجمہ کیا جاے اور مضامین حدیث برزخ کی بھی حسب موقع ومحل مندرج ہو جائین تاکہ کتاب جمع مانی الباب ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات وحالات برزخ پر مطلع ہو جاے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کیے اور اکثر ابواب مین مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لیے فصل وعنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب وفصل درج کر دیا اور بعض مقاصد اور جگہہ سے بی لکہ دیے تاکہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا طی الفراسخ الی منازل البرازخ رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی ذات مقدس کے لیے کرے اور مجھے اور سارے مومنین ومومنات کو اس سے نفع دے اور ہم کو دنیا سے باایمان اٹھائے اور قبر وبرزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر وکبائر کو اپنے عفو وکرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے امین اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من المآثم والمغرم اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم اغفر لی وتب علی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی امین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جگہ غلطی معلوم ہوئی ترتیب معرفت احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخہ سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کر دیا اور جو معلوم نہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کی باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کو نسخے کی درستی ہو گئی حتی الامکان کوشش وسعی کی جو مجھسے ہو سکا وہ بعونہ تعالی میے کر دیا اور جو رہگیا اوسکا درست کرنا ناظرین غیر ناظر کا اور اللہ سبحانہ تعالی ہم سبکو توفیق اعمال صالحہ

اورحسن نیت کی عطا فرمای جب کبھی کسی کو صحیح نسخہ ملی اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرمادی یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی دیکھی تو مورد طعن نہ ٹھیرائی بلکہ اصلاح کرکے میرے لیے دعای مغفرت کری اسلیے کہ مین ایک بشر عاجز بیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا مجھسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید ہی۔ مجھسی جو کچھ خطا و نسیان عمداً و سہواً ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سی اوسکی معافی چاہتا ہون اوخلق اللہ سی عذر کرتا ہون ای اللہ تو ہماری گناہ بخشدی اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب ونکال و وبال سی بچا اور حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شئ قدیر و بالاجابۃ جدیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر ونکیر کا ہوتا ہی اسلیے اس کتاب کا ایک مقدمہ ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین ونبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت سوال کی ثابت رکھے اور تزلزل سی بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ہی اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **مقدمہ** بیان مین رب و دین ونبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

فصل رب عزوجل رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنے والے کو سو عرش سی فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنے والا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لاشریک لہ ہے نام پاک اوسکا اللہ عزوجل ہی صفتین اوسکی ننانوے ۹۹ مین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کرسکے اولی وافضل یہ ہی کہ اوسی پر قناعت کیجائی جو کہ خود اوسنی سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہی اللہ نرادھار ہی نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی۔ اگرچہ یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلیے کہ یہ ساری توحید واخلاص ہے رب العالمین کی ثنا وصفت ہی رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہی **فصل دین اسلام کے بیان مین**

اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہی جو کہ اوامر ونواہی الٰہی کے لیے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا جاننا ہے اسلام وایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت وضعف اجمال وتفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہوجاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہی۔ تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈھونڈھے اور کوئی دین تو اوس سی قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سے ہی۔ اس جگہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبریل علیہ السلام مین فرمائی ہی یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث شریف مین ایمان واحسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کے انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری وباطنی دونون کا اہم ہے حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہین اون سب کے لکھنے مین اس جگہ طول ہی مگر تھوڑے سے بطور نمونے کے بیان لکھے جاتے ہین (۱) اسلام ایسی عمدہ شی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنے کی دعا فرمائی ہے اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اخرجہ الامام احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ (۲) یہ ایسی نعمت ہی کہ عظمت وکرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین

سپہ بچتی ہے دیکھو اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے محبوب کر دیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کر دیا طرف تمہارے کفر کو اور فسق وعصیان کو (۳) حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لیے اسلام پر دائم رہنے کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک (۴) پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت فرمائی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (۵) اسلام سے بڑھکر اور کون سی نعمت ہوگی حالانکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدایش سے پہلے اس امت کا نام مسلمین رکھا ھو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی یعنی توریت وانجیل وقرآن مین (۶) یہ اسلام وہ شی ہے کہ اسپر وفات پانے کا سوال موسی علیہ السلام کی قوم کے مؤمنین نے اللہ تعالی سے کیا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین (۷) یہ ایک ایسی چیز ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (۸) اسلام سے زیادہ تر عظیم کون سی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان الدین عند اللہ الاسلام (۹) عطیۂ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حالانکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو ہمارے لیے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا (۱۰) کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے حالانکہ جو کچھ آسمان وزمین مین ہے وہ سب اسی کے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون (۱۱) حلۂ اسلام سے کون حلہ فاخر تر ہوگا حالانکہ پہنانے والا اوسکا حق سبحانہ وتعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین ومہدین کو پہنایا ہے ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین (۱۲) اسلام سے بہتر کون بخشش ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو اول المسلمین کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مؤمنین کے ٹھیرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین کی لنبی بنایا یہان تک کہ نماز کی ان بھرمن چند بار اسکو مکرر کہتا ہے (۱۳) یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانون کے موھ کی سپیدی ورونقی اسی کی دامن دولت سے بندھی ہوئی ہے جسوقت کہ اس سے اعراض کرنے والون کی موھ سیاہ وتاریک ہوجاوینگے پھر اس سے اعظم واسنی اور کوئی عطیہ وہدیہ کیونکر ہوسکتا ہے (۱۴) یہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافر منافق وغیرہ اہل عصیان کو ترسے ہنکائے جاوینگے (۱۵) اسی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گذر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہوکے جہنم مین گرینگے (۱۶) یہی سلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا (۱۷) یہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لیے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین اٰمنوا وھدی وبشری للمسلمین (۱۸) یہی اسلام ہی کہ اللہ تعالی نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریفہ اسی مضمون پر ناطق ہی واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اوسکے بیان مین وفا نہین کرسکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انہین سے علیحدہ کلام کرے تو سارے اوقات وازمان مستغرق ہوجاوین (۱۹) یہی اسلام ہی کہ اسکی بدولت حق تعالی بندۂ مؤمن کو جواب مین سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت رکھتا ہی اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یفوھا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے

نبی وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی کی طرف سے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہی سو ہر رسول نبی ہی اور ہر نبی رسول نہین ہی جاننا چاہیے کہ سارے انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر وبرتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک احمد ہاشم ہی اللہ پاک نے آپکا نام محمد واحمد رکھا ہے انکے سوا اور بہت اسمای شریفہ وصفات منیفہ

بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء مبارکہ

چار سو سی زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسمای حسنیٰ کے ننانوے ہین ابن العربی رح نے فرمایا کہ ہزار ہین صاحب جوائز والصلات نے اسما و صفات نبویہ کو بشرح وبسط ذکر فرمایا ہی غرضکہ آپکے اوصاف واخلاق وسیر بے حد وحساب ہین سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت وکیفیت کو کوئی بشر نہین جان سکتا ہے بھلا جنکی مدح خود خالق فرماوے اونکے وصف ومدحت کا کیا کہنا ؎ بیان کس طرح سی کیجیے ترے اوصاف بی کا + ترا مداح ایزد ہے تو ہی ممدوح ایزد کا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت مومن اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پھر وہ اوسکو جھڑکتے ہین وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونیوالا جاگتا ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہی اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنیوالا کہ سچ کہا میرے بندے نی سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی وابن مردویہ وابن ابی عاصم نے سنت مین روایت کیا ہی اس باب مین اور بھی حدیثین ہین آیندہ ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب مین وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مومن ہی اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی کامل محبت ہی اور کامل محبت یہی ہی کہ ماں باپ اولاد ساری خلق سی زیادہ آپکے ساتھ محبت رکھے اور جو ایسی محبت نہین ہے تو پھر ایمان بھی نہین ہے دیکھو بخاری ومسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے ایمان نہ لائیگا ایک تمہارا ایمان تک کہ مین زیادہ تر محبوب ہوؤن اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگون سی عمدہ نشانی آپ کی محبت کی یہ ہی کہ ظاہر و باطن ہر امر مین سنت کی پیروی کرے سوائے آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہو دیا وسمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود وسلام آپ پر بھیجا کرے آپکی تعظیم وتوقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دی بیہقی رحمہ اللہ نی کہا ہے علت کا مرتبہ محبت کے مرتبے سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہین ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سی کہ یہان صرف محبت ہے تعظیم نہین ہی آپکی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہی کہ اس سی دین و دنیا دونو کے منافع حاصل ہوتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی مواظبت کرون اور فرمایا کہ جسنے جو کچھ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچھ کہ جسنے پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہی رواہ مسلم سو جبکہ ایک بار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے تو پھر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہی اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رؤیا مین آپکی زیارت نصیب ہوجاتی ہے اللھم ارزقنا علمای دین اور مشائخ صالحین نی چند درود ایسے لکھے ہین کہ اونکی برکت سی شرف زیارت حاصل ہوجاتا ہی اسی طرح بعض طرق نماز کے بھی لکھے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بے زوال ہاتھ آتی ہی جناب توفیق دام مجدہ نی بعض صیغے اس قسم کے کتاب الدا والدوا مین تحریر فرمائے ہین شرح برزخ مین ابو عبد اللہ مطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سی کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہین فرمایا اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ + وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب وترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سی معلوم ہوا کہ کثرت ومداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللھم صل وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین فضائل ومناقب درود شریف بے حد وبحساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑھنا موجب ہے برآنے سو حاجت کا تین دنیا مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہی ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے ساری عملون سی محبوب تر ہی درود پڑھنے

والے کے لیے مرنیکے بعد درود قبر پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان میں ۱۲۰ قائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہین یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوی مدائح نبوی مین شعرا امت نے عربی فارسی اردو مین نظما و نثرا بہت کچھ لکھا پڑہا ہے چونکہ یہ کتاب اردو ہی کی ہے چند شعر قصیدۂ مدحیہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کر کے تبرکا و تیمنا اس مقدمے کا اونیر خاتمہ کرتا ہون ؎

عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا

وہ اس عالم مین یوسف بخش تھا خوبونکی تسکین کو
گیا جنت مین طوبی بن کی سایہ اوس سہی قد کا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

کشود عقدۂ بالمن مین کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
شب معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا

اور دہر اللہ سے واصل دہر مخلوق مین شامل
خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا
گرانی بن کی جا نکلے اور دہر ابلیس اندھا ہو

خدا بن مانگی کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندون کو
ترا دست دعا ضامن ہی جب سے کل کے مقصد کا
بھروسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہے

لب گوہر فشان واہو تنگ جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکین گی نیک مع ہدکا
بنینگے جس گھڑی عشر کے سامان برجہت مین

تری تعریف سے میری زبان مین آئی ہی تیری
صفاہان تک سخر ہوگا اس تیغ مہند کا
رہا کعبہ مین تیری روضے کو در پر نہ جا پایا

فراغ دل سے گروان زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسی کو مرے عیش مخلد کا
کبھی نزدیک جا کر آستانے سے ملون آنکھین

تمنا ہے درختون پر تری روضے کی جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹی طائر روح مقید کا
مدینے کی زمین گر نہ لائق ہو مرا لاشہ

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت ومِلأ ما علمت

فہرست ابواب وفصول و وصول

باب ۱ بیان مین برزخ کے **باب ۲** آغاز موت کے بیان مین **باب ۳** موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین ہو پہنچے **باب ۴** بیان مین فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی مین **باب ۵** موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہی **باب ۶** مراتب اعمار کے بیان مین **باب ۷** موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہے **باب ۸** فضیلت موت کے بیان مین **فصل** موت مومن کا تحفہ ہی **ف** موت مؤمن کا ریحانہ ہے **ف** موت مومن کی غنیمت ہے **ف** موت فتنے سے بہتر ہے **ف** موت مومن کے لیے کفارہ ہے **ف** موت مؤمن کا سرور ہے **ف** موت مؤمن کو محبوب ہے **ف** موت مؤمن کے لیے راحت ہے **ف** دنیا مؤمن کا قید خانہ کافر کی جنت ہی **ف** نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہے **باب ۹** ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین **باب ۱۰** بیان مین اون امور کے جو معین ذکر موت ہین **باب ۱۱** اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے **ف** رحمت الٰہی کی بیان مین **ف** سعادت و شقاوت پہلے سے لکھی گئی ہے **باب ۱۲** ملک الموت علیہ السلام اور اونکے قاصدون کے بیان مین **باب ۱۳** ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان مین **ف** حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان مین **ف** زمین ملک الموت علیہ السلام کے واسطے مثل طشت کے ہے **ف** دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے **ف** دنیا درمیان دونون زانو ملک الموت علیہ السلام کے ہے **ف** ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتی ہین **ف** ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہین جیکا حکم ہوتا ہے پہلے سے اونکو اوس کا علم نہین ہوتا ہے **ف** سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آ کے روح قبض کرتے تھے **ف** ملک الموت علیہ السلام مؤمنون کے ساتھ نرمی کرتے ہین **ف** ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہین **ف** ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی **ف** بیان مین اونکے جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے **ف** رویت ملک الموت علیہ السلام کی خواب مین

ف سے مراد فصل ہے

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتے ہین **ف** پہلے چاند جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے **باب ۱۵** علامت خاتمہ خیر کے بیان مین **باب ۱۶** بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کے بیانمین **ف** موت کی شدت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین **ف** موت کے وقت اعضا ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین **ف** شہید موت کے الم سے محفوظ ہے **ف** بیان مین شدت موت ملک الموت علیہ السلام کے **ف** انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونے مین دو فائدے ہین **ف** موت فجاءت یعنی ناگہان **ف** بیان مین اون امور کے جن سے روح بسہولت نکلتی ہے **ف** صورت موت وحیات کے بیان مین **باب ۱۷** بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہی اور جو اوس کی نزدیک پڑہی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہوجاوے اور اوسکی آنکھین بند کردین **ف** بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے **ف** بیان مین اوس چیز کے جو قریب الموت کے نزدیک پڑہی جاوے **ف** تلقین قبیل الموت کے بیان مین **ف** شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے **ف** عقوق والدین یعنی نافرمانی ماں باپ کی موجب سوء خاتمہ ہی نعوذ باللہ منہ **ف** شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب ہے سوء خاتمہ کا اعاذنا اللہ منہ **ف** جبکہ آدمی محتضر ہو تو آنکھین **ف** مردے کی آنکھین بند کرتے وقت کیا کہین **باب ۱۸** بیان مین ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کی مومن کو خوشخبری دیجاتی ہے اور جسکے ساتھ کافر کو ڈرایا جاتا ہے **ف** مومن کے مرتے وقت فرشتے روح وریحان کی اور رضوان کی بشارت دیتے ہین **ف** قبض روح کے وقت اللہ تعالی اور فرشتے مومن پر سلام پڑہتے ہین **ف** بیان مین قبض روح عامہ باذنہ کے **ف** بشارت قبل موت کے بیان مین **ف** آسمان وزمین کے فرشتے مومن پر درود بھیجتے ہین **ف** فرشتے مومن کے اچھے عمل اور کافر کے برے عمل کا ذکر کرتے ہین **ف** من طاق کی تفسیر کے بیان مین **ف** ملائکہ محافظین مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین **ف** مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین **ف** مرتے وقت اپنے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے **ف** فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگتے ہین **ف** مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چھونے ہین **ف** مرتے وقت پرندے یعنی ملائکہ عمل صالح کی جستجو کرتے ہین **ف** جنب کے سونے وضو سونے سے خوف ہے اس بات کا کہ مرتے وقت جبریل علیہ السلام تشریف نہ لادین **ف** بیان مین قبض روح اوس شخص کے جو کہ نار کا مستحق ہوچکا ہی **ف** جمعہ کی دن ہزار بار درود پڑہنے والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھ لیتا ہے **ف** بشارت مومن بصلاح ولد **ف** بیان مین اونکے جو مرتے وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے ہین **ف** بشارت مومن و کافر کی وقت موت کے **ف** شرابی کی موت **ف** کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہین **ف** ایمان یہود کا وقت موت کے **ف** نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے **ف** بندے کی پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے **ف** حربہ ملک الموت علیہ السلام **ف** بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین **ف** بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو مرکے پھر زندہ ہوئے اور روح وریحان وملاقات رحمن وسیر جنان وغیرہا امور حسنہ وصادقہ کی خبر دی یا غشی سے افاقہ کے بعد بیان کیے **ف** توبہ کے بیان مین **باب ۱۹** بیان مین ملاقات روحون کی میت سے جسوقت کہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکی پاس **مع** ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین **ف** اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھتے ہین **ف** مومن کی اولاد اور اہل واقارب اوسکا استقبال کرتے ہین **ف** روحین آپس مین ایک دوسری کو پہچانتی ہین **باب ۲۰** میت اپنی نہلانیوالے کفنانے والی اوٹھانیوالے قبر مین اتارنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گذر رہا ہی **باب ۲۱** بیان مین چلنے قبرستان کی جنازے مین اور جو کچھ وہان دیکھتے ہین **باب ۲۲** اس بیان مین کہ زمین وآسمان کے فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے **ف** بیان مین رونے زمین وآسمان کے

ف [illegible] ف مومن پر فرشتے روتے ہیں **باب ۲۳** دفن کے بیان میں آدمی اوس میں دفن ہوتا ہے جس زمین کہ وہ پیدا کیا گیا ہے ف نطفے پر قبر کی مٹی برابر ہوتی ہے ف اللہ تعالیٰ کو جس زمین میں بندے کا مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوس زمین کے کھینچ لیتی ہے ف مردے کو نیک لوگوں کی درمیان میں دفن کرنے ف اعلیٰ زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہے ف قبرستان مومن کے اوپر قبل دفن کے نماز پڑھنا ف دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ مرتبہ میں ف فضل جبل مقدم کے بیان میں ف قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیوں کو واپس کرتا ہے ف ابتدائی قبر کی بیان میں **باب ۲۴** اس امر کے بیان میں کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہیں ف دفن کے وقت کیا کہیں ف تلقین بعد الدفن کی بیان میں ف بیان میں انکار تلقین بعد دفن کے **باب ۲۵** ضمہ قبر یعنی قبر کے دبانے کے بیان میں ف اصل ضغطہ قبر کے بیان میں ف سبب ضغطہ قبر کے بیان میں ف قبر کا دبانا مومن کا فریب بیٹے سب کو ہوتا ہے ف ضغطہ صبیان کے بیان میں ف دبانا قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے ف قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے ف وس شخص کی بیان میں جسکو ضغطہ قبر نہیں ہوا ف مرض موت میں قتل ہونا موجب امن ہے ضغطہ قبر سے **باب ۲۶** پہلے پہل قبر میں میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے **باب ۲۷** بیان میں مخاطبت قبر کے میت سے **باب ۲۸** فتنۂ قبر کی بیان میں ف معنی فتنۂ قبر کے بیان میں ف ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان میں ف بیان میں حلیۂ منکر نکیر کے ف بیان میں احادیث فتنۂ قبر کے ف سوال کے وقت شیطان آتا ہے ف دو فرشتے ملائکہ رحمت سوال سنت کی لیے مقرر ہیں کہ جب وہ قبر میں رکھی جاویں تو اونکو حجت کی تلقین کریں ف اس امر کے بیان میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل جواب سوال منکر نکیر کا امر فرمایا ہے ف زندوں کی مردوں کو خواب میں دیکھنا اور اونسے سوال جواب کی کیفیت بیان کی ف زندوں کی باتیں کانوں سے اس عالم میں منکر نکیر کی سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا ف جمیع روایات کی بیان میں جو کہ ملائکہ سوال میں وارد ہوئی ہیں ف جمیع روایات کی بیان میں جو کہ سوال و جواب کی کیفیت میں آئی ہیں ف اس امر کی بیان میں کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ ف اس امر کی بیان میں کہ سوال فرشتوں کا اس امت کے ساتھ خاص ہے یا نہیں ف ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہیں ف تجسد اعمال کی بیان میں ف کیا میت کو دشت ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے ف میت کی سن ان میں سوال ہوتا ہے ف بیان میں سوال مومن منافق کافر اطفال مشرکین کے ف بیان میں سوال ان لوگوں کا جو کہ دفن نہیں ہوئے یا انکو سولی دیگئی یا اونکے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے یا اونکو درندوں نے کھا لیا ف اس بیان میں کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے ف اس بیان میں کہ میت وقت سوال کے بیدار زندہ ہوجاتا ہے یا نہیں ف اس بیان میں کہ جس شخص کے اجزا متفرق ہوگئے ہیں اوسکے کل اجزا میں اعادۂ روح کا ہوتا ہے یا بعض میں ف بیان میں اوس شخص کے جو کہ تابوت میں رکھا گیا ہے ف سوال غرق کے بیان میں ف قرآن شریف سوال کے وقت تلقین حجت کرتا ہے ف اس امر کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے میت کے سوال و جواب میں کیا حکمت رکھی ہے **باب ۲۹** بیان میں اون لوگوں کے جنسے سوال نہیں ہوتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہیں ف شہید کے بیان میں ف شہداء احد کے بیان میں ف مرابط کے بیان میں ف مطعون کے بیان میں ف صدیق کی بیان میں ف بیان میں سوال حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ف سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان میں **وصل** سوال جن کی بیان میں ف بیان میں سوال نابالغ بچوں کی **وصل** اس بیان میں کہ مرنے سے سوال ہوتا ہے **وصل** بیان میں اختلاف علماء کہ مسئلۂ سوال صبی میں **وصل** عہد و میثاق کے بیان میں ف بیان میں سوال ابلہ مجنون کی اور وس شخص کی جو کہ زمانۂ فترت میں مرا ف بیان میں اوس شخص کے جو کہ جمعے کے دن یا جمعے کی رات میں مرے ف بیان میں سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے **وصل** بعض آثار میں سورۂ تبارک سات عذاب کے ملانا آیا ہے **باب ۳۰** بیان میں قطاعت

قبر کے اور اوسکی سہولت و فراغی کی مومن پر **باب ۳۱** رحمت الٰہی در قبر **باب ۳۲** تحفۂ مومن در قبر **باب ۳۳** بیان میں ظلمات قبر کے اور جو اوسکو روشن کردیتے
باب ۳۴ بیان میں عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ **ف** اثبات عذاب قبر کے بیان میں **وصل** بیان میں اون آیتوں کی جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے
وصل بیان میں ثبوت عذاب قبر کے قرآن شریف سے **وصل** منکرین عذاب قبر کی بیان میں **وصل** اس امر کی بیان میں کہ عذاب قبر جان پر ہی یا تن پر
یا دونوں پر **وصل** اس بیان میں کہ عذاب و ثواب روح و جسم دونوں کے لیے ہے **ف** عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی بیان میں **ف** اس امر کے بیان
میں کہ قبر کے عذاب کو بہائم سنتے ہیں **ف** بیان میں اسباب عذاب قبر کی نعوذ باللہ منہ **و** بیان میں انواع عذاب قبر کے **و** بیان میں انواع عذاب قبر کے
شرح برزخ سے **و** بیان میں بعض حکایات کے کتاب زواجر سے **باب ۳۵** بیان میں اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہیں **و** بیان میں
بعض منجیات عذاب قبر کے کتاب الروح سے **باب ۳۶** بیان میں احوال مردون کی قبر میں **ف** بلا آلا اللہ والون کو وحشت نہیں ہوتی ہے **ف** اہل قبور
ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتی ہیں **ف** میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہیں **ف** بیان میں زیارت قبور کے اور اس بیان میں کہ مردے
اپنی زیارت کرنے والون کو جانتے اور انکو دیکھتے ہیں اور مردون کو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہیں **و** بیان میں بعض منامات وغیرہ کے کتاب
انفاس العارفین سے **و** بیان میں بعض حکایات مقصد الآمال کی **باب ۳۷** بیان میں مقرار واح کی **باب ۳۸** اس امر کے بیان میں کہ ہر روز میت کا مقعد
یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے **باب ۳۹** بیان میں عرض اعمال زندون کی مردون پر **باب ۴۰** بیان میں اوس چیز کے جو کہ روح کو اوسکے مقام کرم سے
روکتی ہے **باب ۴۱** بیان میں اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے **باب ۴۲** اس بیان میں کہ مردون اور زندون کی روحیں خواب میں باہم ملاقات
کرتی ہیں **باب ۴۳** بیان میں اس امر کی تحقیق کے کہ زندے کی روح نیند میں نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے
باب ۴۴ اس امر کے بیان میں کہ زندون نے مردون کو خواب میں دیکھا اور اون سے اونکا حال پوچھا پھر اونہون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی **باب ۴۵**
اس بیان میں کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہیں وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے ہی آئی ہے **باب ۴۶** اس بیان میں کہ
نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے **باب ۴۷** اس بیان میں کہ جتنی طرح کی ایذا ہے اون سب سے میت ایذا پاتا ہے **ف** قبر کو روندنا قبرون میں پاخانہ پھرنا پیشاب
کرنا منع ہے **ف** قبر پر بیٹھنا منع ہے **باب ۴۸** بیان میں ملازمت حافظین کے مومنین کی قبر کو **باب ۴۹** بیان میں اون اعمال کی جو کہ میت کو قبر میں نفع
دیتے ہیں **ف** بیان میں اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے **و** اس بیان میں کہ دعا و استغفار زندونکی مردونکو نفع دیتی ہے **و** اس
بیان میں کہ ثواب صدقہ و خیرات کا میت کو پہونچتا ہے **و** اس بیان میں کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے **و** ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا
ہے **و** بیان میں ثواب روزہ و نماز کے واسطے میت کے **و** بیان میں قرارت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر **و** بیان عبادت بذیل شرح ایات
بیان میں ہدیہ گذرانے کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں **باب ۵۰** اس بیان میں کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے **باب ۵۱**
بیان میں اون اعمال کی جو کہ مرتے میں اپنی صاحب کی لیے تجہیل وصول کو طرف جنت کی بعد موت کے **باب ۵۲** اس بیان میں کہ میت پر جو حالت
اور اوسکا جسم پوسیدہ ہو جاتا ہے مگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ کہ اون کے ساتھ ملحق ہیں اون کا جسم صحیح و سالم پاک صاف خوشبودار رہتا
ہے **خاتمہ** بیان میں فوائد متعلقہ روح کی **خاتمۃ الکتاب ۵۳ وعاقبۃ الفصول والابواب** بیان میں
مضامین خاتمہ تمام التمکیت کے **ف** بیان میں وصیت وغیرہ کے **ف** بیان میں بعض صلحا کی نافعہ کے **مسک الختام**

باب ۱ بیان میں برزخ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اونکے آگے ایک حجاب ہے اس دن تک کہ اوٹھائے
جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شی کے ہو صحاح میں کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شی کے اور برزخ وہ ہے درمیان دنیا و آخرت کے ہے

حشر سے پہلے وقت موت سے حشر تک فرمایا کہ برزخ مرنے کے دن سے بعث کے دن تک ہی جو مراد وہ برزخ میں داخل ہوا حاصل یہ ہی کہ عالم برزخ عالم قبر ہے جو کہ مابین موت کے ہی بعث تک ف اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے [illegible] بنایا اپنی روح اونمین پھونکی سب چیزون کے نام اونکو سکھائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پھر بوجہ خطا کے [illegible] مین ہزارہا حکمتین تھین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لیے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا پھر جنت مقرر فرمایا اور اونکی اولاد کے واسطے پہلا گھر دنیا کا بیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا جنت یا نار قرار دیا اور ہر گھر کے لیے احکام جداگانہ معین فرمائے یعنی ان کی پیٹ کو خلق و [illegible] کا گہر مصیر ایا یکے [illegible] کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کے طریقے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لیے نبی بھیجے کتابین نازل فرمائین اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکھایا پھر جن لوگون نے ظاہر باطن اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا توحید پر جمے رہے انبیاء و رسل کا کہا مانا اونکی اچھی طرح سے اطاعت کی اونکے طریقے کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام و تکلیف مین مرتے دم تک نہ چھوڑا وہ سچے مومن مسلم ٹھیرے اور جنھون نے کار روائی دنیا کے لیے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن میں کفر و عناد پر جمے رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن مین کفر پر رہے دین کی کسی طرح کا سروکار نہ رکھا بلکہ رسولون کی تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجھے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا مین شان ربوبیت کو کام فرمایا مومن منافق کافر کو حسب مقتضای حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت و عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مومنین کے منافقون کافرون کو زیادہ دنیا ہر قسم کے عیش و آرام سے رکھا مال و دولت اولاد و حکومت سے اونکی آنکھون کو ٹھنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لیے رکھ چھوڑا مگر ان قیامت سے پہلے ایک اور گھر مین ایسا ہی جس کو برزخ کہتے ہین یہ دنیا سے اتنا یا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ان کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہی بیان ایمان و کفر و نفاق اطاعت و معصیت اعمال کی جانچ موافقت و مخالفت رسول کی حسن و قبح کا انکھون دیکھا نظر آجانا قرآن و حدیث کی باتین جو دنیا مین سنتے کہتے پڑھتے تھے وہ سب ظاہر ہو جاتی ہین فرمانبردارون کی آؤ بھگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام انھون کے لیے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو در بدر مار پیٹ مار سہتے بھاگتے ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچھو وغیرہ ایذا و تکلیف کا سازوسامان درست کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ تو بطور حاضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہو کے ملیگی پھر مومنین مسلمین ہمیشہ کو جنت کے فرحون مین عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابدالآباد جہنم کے درکات مین جلینگے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سامان دکھاویگی سارے بھگتے بکھیڑے طے ہو جاوینگے پھر مومنین ہین اور جور و ضمان جنت اور رضای رحمن کافر و منافق ہین اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غضہ عقاب

ف اے تب ہجر دیکھ مومن ہین ہے حرام آگ کا عذاب ہمین ۔ اللھم احفظنا اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین آمین

باب ۲ آغاز موت کے بیان مین

(۱) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جب اللہ تعالے نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو سانگی فرمایا مین موت کو پیدا کرنے والا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو عیش خوشگوار نہو گا فرمایا مین امل کو پیدا کرنے والا ہون یعنی تمنای باطل (۲) ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جب آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بناؤ اسطے اوجڑنے کے اور بچے جن واسطے فنا کے ۔ ایک نسخے مین اسکے بعد یہ زیادہ کیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے ابنوا للموت وابنوا للخراب ۔ یعنی جنو واسطے مرنے کے اور بناؤ واسطے اوجڑنے کے اسی مضمون کو سنا عمر عربی نے خوب نظم کیا ہے ؎ الا یا ساکن القصر المعلی ۔ ستدفن عن قریب فی التراب ۔ لہ ملک ینادی کل یوم ۔ لدوا للموت وابنوا للخراب

۱۳۱ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین پہونچے

۱ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر آتا ہی پھر اگر ضرور تمنا کرنیوالا ہی تو چاہیے کہ یون کہے اللھم احینی ماکانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنی الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجکو جبکہ مرنا میرے لیے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلوب خیر عاقبت ہی عاقل کو نہین لائق ہی کہ دنیا مین کسی تکلیف و ایذا کے نازل ہونیسے عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہی ۵ شکنے نیست کہ آسان نشود ۔ مرد باید کہ ہراسان نشود ۵ نہ شادی داد سامانی غم آور د نقصانے ۔ بپیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانے ۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہی ایک تمہارا تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور بیشک ، زیادہ نہین کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳ بخاری و نسائی نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا کرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہی تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہی تو شاید توبہ سے اللہ تعالی کی رضا کو طلب کرے ۴ امام احمد بزاز ابویعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا کرو تم موت کی پس بیشک ہول مطلع سخت ہی اور بیشک سعادت سے ہی کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ یوما و اوسکو اللہ اتابت یعنی رجوع ہو نما اور مطلع سے وہ امور آخرت ہین جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے زیادہ تر سخت ہی پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا کرنی چاہیے اور یہی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت الٰہی مین علامت ہی سعادت آدمی ۵ اندیشہ مرگ سے ہی سینہ سب ریش ۔ مکروہے ہی جگر جیسے لباس درویش ۔ ہاتھون سے جو آج ہو سکے کر لیجے ۔ پھر کل تو ہمین ہی ایک قیامت درپیش ۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے اس سے کہ ہم موت کی تمنا کرین تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم خباب کی عیادت کو گئے اونہون نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کرین تو مین اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ سے روایت کیا ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُن رہے تھے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا کر اسلیے کہ تو اگر اہل جنت سے ہی تو بقا تیرے لیے بہتر ہی اور اگر تو اہل نار سے ہی تو کون چیز جلدی کرتی ہی تجکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا کرے ایک تمہارا موت کی پس بیشک وہ نہین جانتا ہی کہ اوسنے کیا آگے بھیجا اپنے نفس کے لیے ۹ امام احمد ابویعلی طبرانی حاکم نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون پر داخل ہوے اور آپ کے چچا حضرت عباس مریض تھے پس اونہون نے موت کی تمنا کی آپ نے اونسے فرمایا کہ اے چچا تم موت کی تمنا کرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پھر تم تاخیر دیے جاؤ زیادہ کرو گے نیکی کو طرف اپنی نیکی کی تمہارے لئے بہتر ہی اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیے جاؤ پھر تم اپنی اساءت سے رجوع ہو تو تمہارے لئے بہتر ہی پس تم موت کی تمنا کرو ۱۰ امام احمد نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہرگز تمنا کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتھ وثوق ہو

باب ۱۳۲ بیان مین فضیلت طول عمر کی طاعت الٰہی مین

۱ امام احمد اور حاکم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہی فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہو فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہو ۲ ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہتر تمہاری دراز تر تمہارے ہین از روی

عمرون کو اور بہت اچھے تمہارے از روی اعمال کے۔ امام احمد نے بھی مثل اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی (۳) طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا خبر نہ دون بہن تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا ہان یارسول اللہ فرمایا دراز تر تمہارے از روے عمرونکے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال سے سداد واستقامت طلب کرین (۴) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لیے بہتر ہی (۵) امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا دو آدمی بلی کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے پہر ایک اونمین کا شہید ہوگیا اور دوسرا سال بہر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکھا پس مینے موخر کو دیکھا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا مینے اس سے تعجب کیا یہ مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا کیا اوسنے بعد اوس کے رمضان کے روزے نہین رکھے اور چھ ہزار رکعت نہین پڑہین اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت کی (۶) امام احمد و بزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ زندہ رہا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے (۷) ابو نعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہی واسطے ادا فرائض اور نمازون کے اور اوس چیز کے کہ دیوے اوسکو اللہ اپنے ذکر کے (۸) ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھ کو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہے تو تمنا کرتا ہی پھر نیکی طرف دنیا کی نہین ہی یہ تمنا مگر یہ کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن دار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے واقع ہوئی اور لیے سوا اسکے کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہی معلوم ہوگا کہ اللہ کے لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہترین اذکار ہی **باب ۵ موت سے عمل منقطع ہوجاتا ہی** (۱) اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گذر چکی (۲) ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہین اور میت نے عمل صالح پر قادر ہوتا ہی نہ رد سلام پر اوسکو قدرت ہوتی ہی یعنی بطور عبادت کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہی رہی یہ بات کہ رد سلام بطور دعا کے حق مسلم مین سو اسپر وہ قادر ہی جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہی (۳) مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو بہی اوس جگہ گذرتا تہا پس مینے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی اونکو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹہر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہی مینے کہا اتعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا اے مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیے گیے ہم اگر اسپر قدرت رکہتے کہ سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و مافیہا کے بدلے لیتے مینے اونسے کہا مجھے کیا ہی کہ مین تمہین برہنہ دیکہتا ہون اونہون نے کہا ہمارے کفن پہٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چہپاوین مینے کہا مجھے کیا ہی کہ مین تمہین جمع دیکہتا ہون اونہون کہا اسلیے کہ ہر قبر مین ستر مردے جمع ہوگئے ہین سو ہم بہت ہوگئے مینے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتہہ ننگون کو دیکہتی ہین اونہون نے کہا اے مطرف بیشک موت کی لمحی اور اوسکی سکرات ہم سے ہماری عقلون کو لے گئی پس مرد نہین جانتا ہی کہ وہ مرد ہی نہ عورت جانتی ہی کہ وہ عورت ہی مینے کہا مجھے کیا ہی کہ مین تمکو اس رات مین دیکہتا ہون اور راتون مین کسی کو دیکہا نہین اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہی ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکہتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گہر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری میت سے خیرات کرتے ہین جب مینے جانے کا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا اے مطرف ٹہیر جا تجھسے ہماری ایک حاجت ہی مینے کہا وہ کیا ہی اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین وعظ کرا اور اونسے کہہ کہ ہمارے کفن پہٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہماری بال پریشان ہوگئے اور تم ہم کو بہول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتہہ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چہوڑنیسے پشیمان ہوے **اس** اثر سے کئی فائدے معلوم ہوے ایک یہ کہ مردون کے لیے جسم مین کہ دیکہائی دیتے ہین جیسا کہ مطرف نے اوس قوم کو دیکہا دوسرا یہ کہ کفن بعد پوسیدگی کے اون جسمون کے ساتہہ باقی نہین رہتے جیسا کہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکہا تیسرا یہ ہی

---

۱ یہ روایت وہ نخلون مین نہین ہی ۱۲
۲ ایک نسخہ مین محی بن یحیی من قضاعہ ہی ۱۲
۳ یہ نسخہ نہین لیکن دیکہا ہی ابن ابی الدنیا نے یعنی اوسکی عمر اور اونہون اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر و تہلیل یاد کرے ۱۲
۴ یہ نسخہ نہین ہی ۱۲
۵ یہ باب نسخہ الصدیقین مین نہین ہی شرح الاربعین مین لکہا ہی ۱۲

مردون کو رد سلام پر قدرت نہین ہی لیکن یہ بات اکثر حدیثون کی مخالف ہی جوکہ اونکو رد سلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہی کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر یہ نہی بطور عبادت کے نہین ہوتا ہی جیسا کہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دیے گئے پس اونکے قول کی یہ معنی ہین کہ اگر ہم اس بات کی قدرت رکھتے کہ رد سلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا و مافیہا کے عوض نہین بلکہ وہ صرف بطور اُنس کر دکر تے ہین جوکہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتھہ ہوتا ہی اونہون نے اس طور پر ہی مطرف کے سلام کا جواب دیا وجہ اوسکی یہ ہی کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علما نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ اونہون نے جواب عدم قدرت رد سلام پر بیان کی پس مراد اونکی رد سلام اوس چیز کے ساتھہ ہی کہ اوسکو زائر سُنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہی کہ وہ رد سلام کرتے ہین اس سے مراد رد سلام بانحفار ہی کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہی کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہی مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کیلیے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو وہ باقی رہتا ہی اور میت اوس سے ستر کرتا ہی اوسکو کفن دائمی کہتے ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چہپاوین پانچوان یہ ہی کہ مردے شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کی صدقہ و خیرات کی منتظر رہتے ہین چہٹا یہ کہ موت کی بعد شدت موت کی تلخی زمانۂ دراز تک باقی رہتی ہی جس سے ہوش حواس ٹہکانے نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہماری عقول کو لیگئی ساتوان یہ ہی کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اشخاص کے ساتھہ متمیز ہوتی ہین بعد موت کی جیسے کہ حالت حیات مین تمیز ہوتی تہین جیسا کہ طرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہاری ساتھہ تنگا دیکھتے ہین آٹھوان یہ ہی کہ مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ اونہون نے امور آخرت کو دیکھ لیا اچہے بُرے کام کی جزا سزا کو سمجہہ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہم سے جو ہوا سو ہوا مگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نکرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنے اوقات کو پُر رکہین ع گر مانہ رسید ہم تو بارے برسی (۴) حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ نہین ہی کوئی قیمت واسطے عمر مومن کے اور یہ اسلیے ہی کہ اگر قیامت کے دن اوسکی دنیا و مافیہا ہو تو اوس سے ایک گناہ بہی دور نکرسکی اور اگر دنیا سے اوسکی واسطے گھڑی بہر کی عمر ہو وہ تادم ہوا اور توبہ کرتو توبہ سون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہوجاتا ہی جو دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تہا رہا مجرد عمل سو یہ انبیا علیہم السلام اور اولیا رضی اللہ عنہم سے مروی ہی بطور رغبت و شوق عبادت کے بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کی نماز قبرمین اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیا کی قبر مین روایت کی گئی ہی چنانچہ اسکا ذکر آیندہ آوے گا۔

باب ۶ مراتب اعمار کے بیان مین (۱) حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص کو زندہ رکہتا ہی اللہ اسلام مین چالیس برس پہیر دیتا ہی اوس سے جذام و برص و جنون و خبث شیطان کو اور جس کو عمر دیتا ہی پچاس کی آسان کرتا ہی اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکہتا ہی ساٹہہ برس دیتا ہی اوسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکہتا ہی اور جسکو زندہ رکہتا ہی ستر برس محبت کرتے ہین اوس سے آسمانون والے یعنی جو اور جس کو عمر دیتا ہی اسّی برس کی مٹا دیتا ہی اوس کی گناہ اوسکا اور لکہتا ہی اوسکی نیکیون کو اور جس کو زندہ رکہتا ہی نوّے برس بخشتا ہی اوسکی لیے وہ گناہ جو آگے ہو پیچھے ہین اور ہوتا ہی وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گہر والون مین اس سے معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہی جوان مرجاے (۲) ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی میری امت کی عمرین درمیان ساٹہہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹہہ برس کے بعد مرگیا وہ اپنی عمر کو پورا کرچکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا (۳) ابن ابی الدنیا نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی معترک منایا یعنی وقوع موت کا بکثرت مابین ساٹہہ کے ہی ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد ساٹہہ کے ہی اور غایت اوسکی ستر ہی اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ ہوئی اور وہ نسبت اوسکے قلیل ہی جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اقل امت میری بانبار سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ اقل امت میری ستر سال کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہی

۱ امام مالک رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہ ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاویگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوسوقت معذور سمجھا جاویگا ۲ امام مالک وبزار نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللھم انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت بالناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون ولا مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی مین تجسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کریگا کے ساتھہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجھکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور اس حال مین کہ ضائع نکرون یعنی تیرے اور لوگون کی حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر کرون یعنی تیری اوامر ونواہی مین ۳ ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہ نکلگا دجال یہانتک کہ نہوگی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مومن کی اوسکی جان نکلنے سی ۴ امام مالک رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا اللھم قد ضعفت قوتی وکبرت سنی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی میری قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رعیت منتشر ہوگئی پس تو مجھکو اپنی طرف قبض کر اس حال مین کہ مین ضائع کرنیوالا ہون نہ تقصیر کرنیوالا پس اوس مہینہ سے تجاوز نکیا یہانتک کہ انتقال کیا ۵ ابو عبد البر فی تمہید مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھہ تہا چھت پر اونہون نے ایک قوم کو دیکہا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئی جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے تین بار اس کلمہ کو کہا علیم نے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہی اوسکے عمل کا اور وہ پہنچہین لایا جاویگا کہ توبہ کرکے رضا طلب کرے ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تہے مبادرت کرو تم ساتھہ موت کی چہ خصلتون سے حکومت بیوقوفون کی کثرت کمینون کی بیع حکم کی یعنی رشوت لیکے حکم دینا ہلکا سمجھنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ راگنی مین سنا وے یا ذکر قرآن گو سمجھہ بوجھہ مین اونسے نہایت کم ہو ۶ حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجھہ اپنی طرف لے پس اوسنے کہا گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تھے تمنا نکرو ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا مقرر مینے سنا ہی جو تنے سنا لیکن مین مبادرت کرتا ہون چہ خصلتون سے بیع حکم کثرت کمینون کی حکومت صبیان کی خون ریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانہ مین ہونگے ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر ۷ ابن سعد نے طبقات مین حبیب بن فضالہ سے روایت کیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا اوسکی تمنا کی اونکی بعض اصحاب نے کہا تم کسطرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ نیک نہ بد اگر وہ نیک ہی تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہی تو رجوع کریگا پس اونہون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نکرون حالانکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ پالیون مجھکو چہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ۸ طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق ہو اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ تم دیکہو اسلام مین چہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چہوڑ دے ضائع کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اوسمین زیادہ تر محبوب طرف قرار یعنی عتبا دون مانہ کے سرخ سونے سے ۱۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سرد پانی سے کہ ڈالا

بعبادک

نہ صبرت کالفظ تحریر کی بی بی دوم فرمایا ہے دیا کان ۱۲-۱۲ ۵۳ اصل لین ای طرح ہی بیان باتع کا ہی ایک نسخہ ۱۲

جادی اوسپر شد بہرہ اوسکو پی لی (۱۱) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ اونپر پس کہیگا آدمی کاش میں اسکی جگہ ہوتا (۱۲) ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سی روایت کیا ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الٰہی شفا دی ابوہریرہ کو اونہون نی کہا الٰہی تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نہ کر اور کہا قریب ہی ای ابوسلمہ کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب طرف ایک اونکے کی سرخ سونے سے اور قریب ہی ای ابوسلمہ اگر تو باقی رہا ہوڑا زمانہ تو آویگا آدمی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین تیری جگہ ہوتا (۱۳) مروزی نی جنائز مین مرہ ہمدانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ عبداللہ نے اپنی اور اپنے اہل کے لیے موت کی تمنا کی اونسی کہا گیا کہ تم نے اپنے اہل کے لیی تو موت کی تمنا کی بہتر تم اپنی جان کے لیی موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نی کہا اگر مین جان لون کہ تم اپنے اس حال پر سلامت رہوگی تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون (۱۴) مروزی نے ابی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی صفہ مین تھے اور اونکے تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال تھین اور اونسی اونکی اولاد نہایت خوبصورت تھی کہ اتنے مین ایک چڑیا زاد اونکے سر پر چون چون کیا پھر گر گ دیا اونہون نی اپنی ہاتھ سی اوسکو پھینک دیا پھر کہا البتہ کہ مرجاوے آل عبداللہ کی بہرہ اونکے پیچھے مرجاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میری اس سی کہ یہ چڑیا مرجاوی (۱۵) مروزی نی قیس سی روایت کیا ہی کہ عبداللہ کے بچے اونکے آگے دوڑ رہے تھے پس کہا تم دیکھتے ہو ان کو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہین مجھپر اور دوسے مرنے کے اونکے عدد سی جو کہ جعلان سی جو جعلان جمع ہے جعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑھکایا کرتا ہی (۱۶) حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ تمہارے اس شہر مین ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوس نے اپنا پاؤن رکاب مین رکہا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے اوس نے اونسے کہا مرجا مین تو تمہارا بہت مشتاق تہا پس اونہون نی اوسکی روح قبض کر لی (۱۷) ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نی خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کرتی مجھ بات کہ وہ میرا فدیہ ہوجاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو اوسکی طرف جانے مین مجھپر کوئی سبقت نہ لیجاتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجھپر غالب ہوجاتا (۱۸) ابونعیم نے خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکہی ہوئی ہوتی تو مین اونسی اول ہوتا جو اوسکی طرف سبقت کرتے (۱۹) عبدربہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہ وہ مکحول پر اون کے مرض موت مین داخل ہوئے پس اونہون نی اونسی کہا اللہ تمکو عافیت دی مکحول نی کہا ہرگز یون نہین ملنا اوس سے جس کے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اون کے ساتھ جبکہ شر سی امن نہین ہی شیاطین انس اور ابلیس اور اوسکا لشکر (۲۰) ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابومسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنی سعید بن عبدالعزیز تنوخی سی کہا اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کری اللہ تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے مجھکو اللہ طرف اپنی رحمت کے ف اطال اللہ بقاءک کی دعا دینا نہ چاہیے کیونکہ یہ تحیۃ مشرکین ہی وہ کہا کرتے تھے کہ دس ہزار برس زندہ رہ (۲۱) ابونعیم نے عبیدہ بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا اگر کہا جاوی کہ جو کوئی اس ستون کو چہوئیگا وہ مرجاویگا تو مین البتہ کہڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوون (۲۲) ابوعبداللہ عبدالرحمن صنابحی سے روایت کیا ہی کہا دنیا بلاتی ہی طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کی ساتھ رہنے سی (۲۳) ابن ابی الدنیا نی عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ موت کی تمنا نہین کرتے تھے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑہتا ہون یہانتک کہ بھیجا طرف اونکی یزید بن ابی مسلم نے یعنی لوگون کو اور اون کو مشقت مین ڈالا اور ملے اوس سی جس چیز کو کہ ملے پہر کہنے لگے الٰہی لاحق کر تو مجھکو اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجھے ہمراہ اشرار کے (۲۴) ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی اچھے حال پر مرتا تو ابوالدرداء کہتے سیاکہ ہو تجھکو ای کاش مین تیری جگہ ہوتا ام الدرداء نے اس باب مین اون سی کہا اونہون نی کہا کیا تو جانتی ہی ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہی مومن اور شام کرتا ہی کافر اور سکا ایمان سلب کیا جاتا ہی حالانکہ اوسی خبر نہین فاناظھذا للیت اقطع منی فظنا بالبقاء فوالصلوع والصیام (۲۵) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نی ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی نفس کہ خوش کری

مجھکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوی موت سے اور نہ نفس کہی کا (۲۶) ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابوبکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سی جو یہ ہے اور نہ نفس اس مکھی اوڑنے والی کا پس لوگ گھبرا گئے کہا کیون او نہون نے کہا مین ڈرتا ہون اس سی کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکھون کہ حکم کرون او سین نیک بات کا اور نہ منع کرون بُری بات سی اور ایسا زمان کون خیر خوبی ہوگی (۲۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی او نیر گذرا ابوہریرہ نے اوس سی کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے او نے کہا بازار کا کہا اگر تجھسے ہو سکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر (۲۸) ابن ابی الدنیا نے طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یہ ایک شیخ تہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوست رکھتے تہے کہ قبض کیے جاوین یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الہی میری عمر زیادہ آگئی اور میری ہڈی سست ہوگئی پس تو مجھی اپنی طرف قبض کرلے کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تہا اور دعا کرتا تہا کہ قبض کیا جاؤن اتنی مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز دُوتاج یعنی بالا پوش تھا اوسنی کہا یہ کیا ہی جسکی تو دعا کرتا ہی مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اے بھتیجے کہا کہ اللھم احسن العمل و بلغ الاجل یعنی الٰہی چاہیے کہ عمل کو اور پہونچا دی اجل کو مینی کہ تو کون ہی اللہ تجھپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ کھینچتا ہے حزن کو مومنین کے سینون سی پھر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا =

باب فضیلت موت کے بیان مین علما رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ موت نہ عدم محض ہی نہ فنا و صرف وہ تو فقط انقطاع ہی اوس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہی اور مفارقت و حیلولت ہی اون دونون کی درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہی ایک گھر سی دوسرے گھر کی طرف ابوالشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابونعیم نے بلال بن سعد سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تھے اے اہل خلود اور اے اہل بقا تم نہین پیدا کیے گئے ہو فنا کے لیے تم تو خلود و ابد کے واسطے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتی ہو ایک گھر سی طرف دوسرے گھر کی ابونعیم نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ تم تو ابد و بقا کے لیے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کی ایک نسخے مین بجای ابونعیم کے یون ہی ہے دی الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبدالعزیز الخ **فضل موت مومن کا تحفہ ہی** تحفہ بر و لطف و مال نو کو کہتے ہین پس موت مومن بندے کے لیے احسان و لطف ہی کیونکہ اللہ تعالی مومن کو دار اگندر سی اوٹہا کر اشرف جوار کی طرف لیجاتا ہی ابن مبارک نی زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تحفہ مومن کا موت ہے ابن ابی شیبہ نی مصنف مین مروزی نی جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اصاف دنیا گئی پس نہین بچی اوس سی مگر تحیت پس موت تحفہ ہے واسطے ہر مسلمان کی **فضل موت مومن کا ریحانہ ہی** دیلمی نی مسند فردوس مین حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی موت ریحانہ ہی مومن کا **ف** ریحانہ کہ معنے رحمت و راحت کی ہین **فضل موت مومن کی غنیمت ہی** دیلمی نی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی موت غنیمت ہی معصیت مصیبت ہی فقر راحت ہی غنا عقوبت ہی عمل ہدایت ہی اللہ سی جہل گمراہی ہی ظلم ندامت ہی طاعت آنکہ کہ جنکی ہی رونا اللہ کی خوف سی نجات ہی نار سی ہنسنا ہلاکت ہی دین کی توبہ کرنیوالا گناہ سی مثل اوس شخص کی ہی جسکے لیے کوئی گناہ نہین و روا البیھقی فی شعب الایمان و ضعفہ **ف** غنیمت ہی کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سی اجر و ثواب ملتا ہی اسلیے اوسکو غنیمت فرمایا **فضل موت فتنہ سی بہتر ہی** (۱) امام احمد نے سعید بن منصور نی اپنے سنن مین بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین کہ ابن آدم اونکو بُرا جانتا ہے مکروہ رکھتا ہی موت کو اور موت اوسکے لیے بہتر ہے فتنہ سی اور مکروہ رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے (۲) بیہقی نے شعب الایمان مین زرعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی دوست رکھتا ہی انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لیے اور دوست رکھتا ہی انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوس کے حساب کی یہ حدیث

مرسل ہی (۳) ابن ابی شیبہ اور مروزی نی طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ماگاہ نہین رکھتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گرہ یعنی قبر ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک نی زہد مین مروزی نی ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی غائب کہ انتظار کری اوسکا مومن بہتر واسطی اوسکی موت سے ۵ سعید ابن منصور ابن جریر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہین ہی کوئی کافر مگر موت خیر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار۔ یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہی بہتر ہے واسطی نیکون کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الایۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد الرزاق نی اپنی تفسیر مین حاکم نے مستدرک مین طبرانی و مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الایۃ (۷) ابن ابی الدنیا نے حفر احمر سے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے موت مین خیر پس کوئی خیر نہین ہے اوسکے لیے حیات مین

فصل موت مومن کی لیے کفارہ ہی

ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کی ابن العربی نی اس حدیث کو صحیح کہا ہی ف کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہین جو کہ گناہ کو چھپادے مٹادے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہون کو مٹا دیتی ہی قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ موت کفارہ اسلیے ہے کہ بیت آسین آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مانوق کی مگر مٹا دیتا ہی اللہ اوس سی بسبب اوس ایذا کی گناہون اوسکی پس کیا گمان ہی تیرا ساتھ موت کی کہ ایک سختی اوسکی سختیون سی سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نی مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ اول سرور جو کہ مومن پر داخل ہوگا وہ موت ہی اسلیے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ۲ محارب بن دثار سی مروی ہی کہا مجھے خیثمہ نی کہا کیا تجھی موت خوش کرتی ہی میں کہا نہین کہا مین نہین جانتا ہون کسی کو کہ موت اوسکو خوش نہ کری مگر منقوص۔ رواہ ابن المبارک عبد اللہ بن احمد نی زوائد زہد مین اس لفظ سی روایت کیا ہی کہ خیثمہ نی کہا بیشک یہ تجہ مین البتہ بڑا نقص ہی

فصل موت مومن کو محبوب ہے

۱ ابن سعد نے طبقات مین بیہقی نی شعب الایمان مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین فقر کو دوست کہتا ہون واسطی تواضع اپنی رب کے اور دوست کہتا ہون موت کو واسطی اشتیاق اپنی رب کے اور دوست کہتا ہون مرض کو واسطی مٹانی گناہ اپنے کے ۳ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نی زہد مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اوسنی کہا گیا تم کیا دوست رکھتے ہو اوس شخص کی لیے جسکو تم دوست رکھتے ہو کہا موت۔ لوگون نی کہا پس اگر وہ نہ مرا کہا یہ کہ کم ہو مال اوسکا اور اولاد اوسکی ۳ ابن ابی شیبہ نی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین اپنی دوست کی لیے یہ تمنا کرتا ہون کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی ۴ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہجا میری طرف میرے بھائی نے کوئی ہدیہ کہ زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سی اور نہین پہونچی مجھکو اوس سی کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجھکو اوسکی موت سے ۵ ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد العزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد الاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکھتے ہو اپنی اہل سی کہا موت

۶ طبرانی نی ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے آگاہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے مین تیرا رسول ہون

۷ حکایت

مروی ہی کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم علیہ السلام نی فرمایا ای ملک الموت کیا دیکھا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف پھرے گئے پس فرمایا کہ تو اوس سی کہدی کیا دیکھا تو نی کسی خلیل کو کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے پھر ملک الموت لوٹ کے آئے حضرت ابراہیم نی کہا تو میری روح اسی گھڑی قبض کر لے رواہ احمد ۸ اصبہانی

ترغیب بن انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ آپ نی اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکھے تو چاہیی کہ
نہو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت سی ۹ ابن سعد حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا
حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنی جو تا دم ہوا۔ حمد ہے اللہ کے لیے جو کہ مجھے فتنے سے پہلے لیگیا ۱۰ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتی ہین تمنا نہین کرتے
موت کی مگر تین۔ ایک وہ آدمی جو کہ مابعد موت سے جاہل ہی یا وہ آدمی کہ اللہ کی قدرون سی بھاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے
۱۱ جہان بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہی کہ دوست کو طرف دوست کے پہونچاتا ہی ۱۲ ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی حبیت
کی ہی مع راحت کی ۱۳ بعض نی کہا مشتاق حساس کرتی ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے واسطے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے اونکی روح وصول سی
جو کہ شیرین تر ہے شہد سی ۱۴ ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہی جبکہ بندہ اوسکو
پہونچتا ہے تو موت کی جلدی کرتا ہی واسطے شوق کی اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کی محبت کی واسطے اور اوسکی طرف دیکھنے کے لیی ۱۵ ابوعتبہ خولانی دمشقی
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ اونسی کہا گیا کہ عبداللہ ابن عبدالملک وباسی بھاگ کر نکل گیا اونہون نی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مین گمان نہین کرتا
تہا کہ مین باقی رہون یہان تک کہ ایسی بات سنون کیا خبر نہ دون مین تمکو اون خصلتون سی کہ جنپر تمہاری اخوان تہی اول یہ کہ لقای الہی محبوب تر تہی طرف
اونکے شہد سی دوسری وہ دشمن سی نہین ڈرتے تہے تھوڑے ہون یا بہت تیسری وہ نہین ڈرتے تہی دنیا کی حاجت سی اونکو اللہ تعالی کے ساتہہ وثوق تہا
کہ وہ اونکو رزق دیگا جو تے اگر طاعون اونپر نازل ہوتی تو وہ نہین جاتے یہان تک کہ جاری کری اللہ اونمین جو جاری کرچکا ۱۶ ابونعیم نے حلیہ مین ابن
عبدربہ سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی مجہول سی کہا کیا تم دوست رکہتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکہی کہا تو پہر تو موت کو دوست رکھ کیونکہ
تو ہرگز جنت کو نہ دیکہیگا یہانتک کہ تو مری ۱۷ عبدالرحمن بن یزید بن جابر سی روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تہی کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان
اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت الہی مین اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤن یا اس گہڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض
کیا جاؤن آج کے دن یا اس گہڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالی کی اور طرف اوسکے رسول کی اور طرف صالحین کی اوسکے بندون سی ۱۸ ابونعیم ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ابوعبداللہ تناجی کو سنا کہ کہتے تہی اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے
کہ دنیا میری لیی ہو اوس دن سی کہ پیدا کی گئی۔ اوسمین حلال طور پر عیش آرام کرون قیامت کے دن اوس سی پوچہا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کے کہ میری جان
اس گہڑی نکل جاوی تو مین یہی اختیار کرون کہ میری جان اسی گہڑی نکل جاوی کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکہین کہ ملاقات کرین اوسکی جسکی ہم اطاعت کرتے
ہین ۱۹ ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سی روایت کیا ہی کہ ابوذر اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کی لیی اور آباد کرتی ہو اُجاڑ
کی لیی اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہوگی اور چہوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار رہو بہتر کروہات تین ہین موت مرض فقر اور امام احمد نی زہد مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا خبردار رہو بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین ۲۰ ابن مبارک نے ابوعبدالرحمن سی روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نی مجلس ابواعور سلمی مین کہا واللہ نہین
پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت سے پس ابواعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے

فصل موت مومن کی لیے راحت ہے

(۱) بخاری ومسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سی گذرا آپ نی فرمایا مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہی اور مستراح منہ کیا ہی فرمایا بندہ مومن دنیا کی رنج واذیت سی راحت
پاتا ہی طرف اللہ تعالی کی رحمت کی اور فاجر آرام پاتے ہین اوس سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور ۲ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد سی روایت کیا ہی
کہا ایک جنازہ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گذرا اونہون نی کہا اونسے آرام پایا یا اوس سی راحت مین ہوی ف اللہ کے بندی اوسکے مرنے سے اس لیے

ف لفظ اصل استیفا الموت ہی ۱۲ منہ ۱۲ کرمہ نی فائدہ ای موجودہ ایک گاؤن ہے یا دیہہ ہین ۱۲

راحت پاتے ہین کہ اگر وہ فعل منکر سے اوسکو منع کرتے ہین تو اوسکی دشمنی کرتا ہے ایذا پہونچاتا ہی اور اگر چپ رہین تو اونکے دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکی شومی کے سبب سے اللہ تعالی بارش روک دیتا ہی جو کہ مایۂ حیات زمین و نبات و حیوان ہی جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نے حیات تازہ پائی چین و آرام سی گذرنے لگی ۳ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کیا نہین ہے واسطے مومن کی راحت و بری اللہ کی ملاقات کی ۴ ابن مبارک نی زہد مین ابن ابی الدنیا نی مسروق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا شک نہین کیا مینے کسی شی کا بسبب کسی شی کی مثل مومن کی اوسکی لحد مین کہ اللہ کے عذاب سی امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نی اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہی کوئی چیز بہتر واسطی مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہوم سے راحت پائے اور عذاب اللہ سی امن مین ہوا ۵ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سی روایت کیا ہی کہا ہم نزدیک ابیغ بن عبدہ کے باتین کرتے تھے اور نزدیک اونکے ابو عطیۂ مذبوح تھی لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہی کہا یعنی لوگون نی فلان فلان ابیغ نی کہا ای ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو اونہون نی کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سی کہ وہ اوس سی زیادہ تر عیش مین ہی ایک جسم ہی قبر مین کہ عذاب سی امن مین ہو چکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سی روایت کیا ہی کہا موت مین راحت ہی واسطی مومن کی دنیا کی سختیون سی اگرچہ موت صاحب غصص و کرب یعنی بڑی ناگوار سختیون والی ہی ۷ محمد بن زیاد سی روایت کیا ہی کہا مجھی حدیث کی گئی بعض حکما سے کہ اونہون نی کہا البتہ موت سہل تر ہی عاقل پر زلیت عالم غافل سی ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا کہ موت راحت ہی واسطی عابد مومن کے (یعنی بغرض ہم) ۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آیا اسلیے کہ مین نی آرام و تکلیف کے ساتھ اوسکا تجربہ کیا ہی اور پایا مینی اوسکو اوس جگہہ کہ چاہا مینی پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ مین اوسکو راحت دون ہوم دنیا اور اوسکی غموم سی الحدیث

ف نیک آدمی کو مرنے سے راحت حاصل ہوتی ہی دنیا کے رنج و غم فکر و ہم سے امن مین ہو جاتا ہی نعیم جنت جوار رحمت مین جا بستا ہے اور فاسق فاجر ظالم بد دین کے مرنے سے خلق کو آرام ملتا ہی اسی مضمون کو کسی نی خوب نظم کیا ہی ؎ تو چنان زی کہ چو میری برہی ✤ نہ چنان گر تو بمیری برہند ✤ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را ✤ غبار خاطری از رہگذار ما نرسد ✤ کسی اور نے کہا ؎ یاد داری کہ وقت زادن تو ✤ ہمہ خندان بدند و تو گریان ✤ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ✤ ہمہ گریان بوند و تو خندان ✤

فضل دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے (۱)

ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی دنیا مومن کا قید خانہ اور اوسکا قحط ہی پس جبکہ دنیا سی جدا ہوا تو اوسنے قید خانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۲ ابن مبارک نی عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قید خانہ ہی اور نہین ہی مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہی مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تھا وہ قید خانہ مین پھر وہ اوس سی نکالا گیا پس چلنے پھرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہوگیا ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہی تو اوسکی راہ خالی ہو جاتی ہی چہ تا ہی جان چاہتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای ابوذر بیشک دنیا قید خانہ مومن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہی اور جنت اوسکی جای بازگشت ہی ای ابوذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ۵ ابن لال نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی مرفوعاً روایت کیا ہی کہ دنیا مومن کی لیوصاف نہین ہوتی کیونکر ہو وہ تو اوسکا قید خانہ اور اوسکی بلا ہے ۶ نسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی روی زمین پر کوئی نفس کہ مرجاوی اور اوسکے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکھی اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ آوی اور اوسکے لیے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے پھر دوبارہ مارا جاوی اسلیے کہ دیکھتا ہی ثواب اللہ سی واسطی اپنے

یعنی سوای شہید کے اور کوئی جسکے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا مین آنا نہ چاہیگا اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہی ؎ نسبت دنیا نیازندان بس ہمین کز قید آن + ہرکہ شد آزاد میل بازگردیدن نداشت + ؎ وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست + رویس نکردہرکہ ازین خاکدان گزشت ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن بتایا تو یہ اس بات کا مفید ہی کہ مومن موت کے وقت تنگی سی فراخی کی طرف نکلتا ہی اور اوسکی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہین دی مین نے بنی آدم کے دنیا سے نکلنے کی مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی ماں کی پیٹ سی اوس غم و تاریکی سی طرف راحت دنیا کے ف دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کرنے مین ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہی کہ بہت سی مومن دنیا مین سعت و نعیم مین اور بہت سے کافر ضیق و مصیبت مین ہین اسکے جواب مین دو امر ہین ایک تو یہ ہی کہ دنیا مومن کے حق مین باعتبار تکالیف شرعیہ اور اونکے ساتھ مقید ہونے کی اور فعلًا و ترکًا نفس سے لڑائی کرنے کے قید خانہ ہی اور کافر مطلق العنان ہے اوامر و نواہی کے ساتھ مقید نہین ہی گویا وہ جنت مین ہی کیونکہ تکالیف اوس سی مرفوع ہوگئی ہین دوسرا یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا نہرین جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے کو ملینگے حورین صحبت کے لیے دیجاوینگی خدم و حشم بہت کچھ ہونگی چہرہ پر اور مکانون پر نور ہوگا جمال الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سی امور ہین جو کہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرۂ قلب کی قید مین نہین سماتے پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ مین ہی کیونکہ نعمت فانی و دولت باقی کو نہین پہونچتی ہے اگر مومن کے لیے کچھ ہو مگر خلود ہو اور ہر ایک سی استغنا ہر دروازے سے فرشتے سلام کرتے ہوے داخل ہون و لدان و غلمان بکہرے موتیون کے مثل پیالے آبخورے لیے ہوی اوسکے ارد گرد پھرتے ہون اور وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زَرَابِیُّ مَبْثُوثَۃٌ اکواب موضوعہ ہون تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جسکے کہانے کو جی چاہی عمدہ عمدہ میوے موجود ہون نعیم نامحصور اور لذائذ غیر معدود ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ راضی ہو تو صرف یہی سب کچھ اوسکے لیی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوس کے حق مین قید خانہ ہی ہے کہ مال مین برابر قارون کی اور عزت مین مثل فرعون کے اور جبروت مین نمرود ہی کی طرح کیون نہو اور اپنے امثال و اقران پر قاہر اور قرون کا استیصال کیون نہ کرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے لیی ذلیل اور حیوان اوسکے فرمانبردار ہون بلکہ بعض محال اگر دولت و جاہ دنیا سی مثل سلیمان علیہ السلام کے اوسکے ہاتھ مین آجاوی تو بھی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین حاصل ہونگی وہ اوس شخص کے مثل ہی جو کہ تاریک قید خانے اور داروغۂ جیل خانہ کی قید مین ہی کیونکہ داروغہ آخرت ہی نہ یہ خاکدان فنا نشان اور کافر باعتبار اوسکے کہ جو اوسکو آخرت مین نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جلیگا چیخے گا چلائیگا ویل و ثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جلے بھنے گا گرم پانی پیپ لہو پیے گا درکات جحیم اور انواع عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا اوسکو یقین ہوگا چمڑا جبکہ پک جاویگا تو اور کھال بدل کی اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے سانپ بچھو کاٹا کرینگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع و اقسام کے ہوتے رہینگے اگر وہ اس عالم مین تنگ سی تنگ قید خانے اور بڑی سی بڑی تنگی اور سخت سی سخت بلا مین مبتلا ہوا اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے مآل کار کے جو کہ کفر و معاصی کی وجہ سی اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جحیم و عذاب مہین الیم کا ٹھیرا گویا وہ یہان بڑی سے بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہی ف مومن کے لیے دنیا کا قید خانہ ہونا اسلیی ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہی تب تک اوامر الٰہی مین کمی کرنے اور مناہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہی اور ان دونون باتونسے نجات بدون اوسکی کہ دنیا سی جدا ہو میسر نہین ہوسکتی پس وہ گویا فتن و مصائب دنیا کے قید خانہ مین محبوس ہی مثلًا دشمنون کا دفع کرنا اور نے مدارات کے ساتھ پیش آنا دوستون سی تلطف کرنا اوسنی خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنی حقوق سی درگذر اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بھلائی چاہنا اونکی رفع فکر و محن مین مصروف رہنا اسکے سوا اہل و عیال کی لیی حلال روزی کمانا اوسکی تحصیل مین ایذا و مشقت اوٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سی ادا کرنا دل زبان جوارح سی اوسکی خیر خواہی کرنا خلوت و جلوت مین اوسکے لیی حسن توفیق و خاتمۂ خیر

کی دعا مانگنا اوسکی فکر سی افسردہ اوسکی خوشی سی جو خلاف شرع نہو خوش ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع ومحل اوسکی کان تک ایسی امور کا پہونچانا دینا جنسی دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بدنامی اور اوس کے مواخذے سے نجات نصیب ہو ع خواہم کہ بآن تازہ گل از روی نصیحت + گویند کہ باہر حسن وخاری نہ نشیند + لیکن بہ طریقے کہ زما خاک نشینان + بر خاطر او ہیچ غباری نہ نشیند + غرضکہ اس قسم کے ہزارہا امور ہین جنمین مؤمن کی جان پھنسی ہوئی ہی علاوہ اسکے اور فتن وآفات دین دنیا کے جو کہ مثل بارش باران کی شب و روز برس رہے ہین اونکا تو حساب ہی نہین ہی خصوصًا اس زمانہ پر آشوب مین اونسی محفوظ رہنا بغایت دشوار ہو گیا ہی اگر کوئی اتفاقًا بفضل عنایت الٰہی بچ بھی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہی آگ سے بچا تو بچا لیکن دھوان تو پہونچ ہی جاتا ہی الامن عصمہ اللہ تعالی مرتے دم تک ایسی قسم کی تکلیف وبلا سی مقابلہ رہتا ہے ایک نئی طرح کا مجادلہ پیش ہوتا ہی شعر روز نہنگا ئیست بالله اعوذ + ہان جبکہ روح قالب سی پرواز کر جاتی ہی تو یہ سارے جھگڑے کھیڑے طے ہو جاتے ہین محنت مشقت سعی سفارش خوشامد درآمد شکر وشکایت کے دفتر لپیٹ دیے جاتے ہین اگرچہ ع ایکہ جان کا زیان ہے سوا یہ زیان نہین + بلا سے جان گئی گئی مگر چین تو ملا راحت تو نصیب ہوئی اہل وعیال کی اپنی کھینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش وبیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنون کی شماتت ودوائون بازی سی تو امن ملا حاصل یہ ہی کہ اس زمانے مین موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق مین وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گذریگا تو کہیگا کاش مین اس جگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہی ع قد قلت اذ مدحوا الحیاۃ وآسرفوا + فی الموت الف فضیلۃ لا تعرف + منہا امان لقائہ + وفراق کل معاشر لا یوصف + کسی اور نے کہا ہے ع من کان یموت ان یعیش فانی + حقا احب بان اموت فاعتقا + فی الموت الف فضیلۃ لو انہا + عرفت لکان سبیلہ ان یعتقا + لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمین خاتمہ بالخیر ہو اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ آمین بجاہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہی شرح برزخ مین ذکر کیا ہی کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے مروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہی تو مرتے وقت اوسکی بینائی پھیر دیجاتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ آخرت مین مؤمنین مین سے کوئی اندھا نہوگا اسمین اختلاف ہی کہ مومن نابینا موت کے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر مین اندھا ہوگا یا نہین اصح یہی ہی کہ وہ اندھا نہوگا بلکہ بصیر ہوگا

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کی بیان مین ۱ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنے والی لذتون کا وہ موت ہے ابو نعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہے ۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتون کا پس بیشک نہین یاد کیا اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سی مگر وہ کشادہ کر دیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کر دیگی اوس فراخی کو اوسپر ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کون سا مؤمنین کا زیادہ تر دانشمند ہی فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطے مابعد موت کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہی جسنی مؤدب کیا اپنی نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہی جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ دور کرتا ہی گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہی دنیا مین پس اگر یاد کروگے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو برہم کر دیگی اور اگر یاد کروگے اوسکو وقت فقر کے تو وہ راضی کر دیگی تمکو تمہاری عیش کی ساتھ ۶ عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی تھی آوازین

۱ روایت الترمذی وحسنہ ۱۲
۲ عمر بزیادۃ لفظ من فی نفسہ بعدی من ذا فجا واستشہد ہاد قبل حاسبوا ۱۲

ہنسی پس آپ نی فرمایا بلاؤ تم مجلس لذتوں کو ساتھ مکدر کرنے والی لذتون کی صحابہ نی عرض کیا کیا ہی مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہم کو ایک شیخ نی حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کر ذکر موت کا وہ تجکو اپنی اسوا سے غافل کردیگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نی شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سی غفلت دیکھتے تو بآواز بلند اونکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین کہ وہ ثابت لازم ہی یا ساتھ شقاوت کی اور یا ساتھ سعادت کی ۹ بیہقی نی وضین بن عطار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتی لوگون سی موت کی غفلت کو تو تشریف لاتی پس دروازے کی دونون بازو پکڑتے پر تین آواز دیتی ای لوگو ای اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ساتھ اوسکی آئی ساتھ روح وراحت اور رجوع مبارک کے واسطے اولیا رحمن کی اہل دار الخلود کی کہ جنکی سعی اوسمین تھی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تھی خبردار ہر سعی کرنے والے کے لیے ایک غایت ہی اور غایت ہر ساعی کی موت ہی سابق ہی یا مسبوق ۱۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کافی ہی موت وعظ کرنیوالی ف شرح برزخ مین کہا ہی کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سی زیادہ سخت ہی جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت کے وقت ہوتا ہی آسمانون اور زمین کی خلق پر رکھا جاوی تو سب کی سب مرجاوے پھر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہووہ ہرگز دنیا مین مشغول ہونے کے لیے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کی لیے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہی تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہی پس وہ کسی دوسرے واعظ کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جس شخص نے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب ہموم سہل ہوگئے اس سی معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلۂ مصیبت موت نہایت آسان ہی جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱۱ طبرانی نے روایت کیا ہی کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا کوئی شہدا کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کی تفسیر مین کہا ہی کہ بہت یاد کرنے والا تمہارا اوسکی موت کی اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اوسکے لیی اور بہت ڈرنیوالا اور پرہیزکرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین امام احمد نی زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کس طرح ہی یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نی فرمایا نہین ہی جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بہی انس رضی اللہ عنہ سی مثل اسکی موصولاً روایت کیا ہی اور طبرانی نی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہی ۱۳ بعض نی کہا ہی جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہی وہ تین چیز کے ساتھ اکرام کیا جاتا ہی تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہی اوسکو تین چیز کے ساتھ عقاب کیا جاتا ہی تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت کاسل عبادت مین تہجی نی کہا دو چیزون نی لذت دنیا کو مجھسے قطع کردیا یاد موت اور یاد کھڑے ہونے کی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ بعض نی کریمہ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ کفن ہی آسکے پہلے ہے وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ یعنی اللہ تعالی نی جو تجھے دنیا دی ہی تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ وہ تجھے جنت کی طرف پہونچادین اور اوسکو مت بھول کہ تو اپنا سارا مال چھوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہی جیسا کہ کسی نی کہا ہی ؎ نَصِيبُكَ مِمَّا تَجْمَعُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ۞ رِدَاءَانِ تُلْوِي فِيهِمَا وَحَنُوطُ ۞ یعنی تیرا حصہ اوس سی جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہی دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو ملی جاتی ہی ۱۵ ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یارسول اللہ مجھکو کیا ہے کہ مین موت کو محبوب نہین رکھتا فرمایا کیا تیرے لیے مال ہی کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بھیج اسلیے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھ ہی اگر اوسنے مال کو آگی نہ بھیجا تو دوست رکھیگا کہ وہ اوس سی جاملے اور اگر اوسکو پیچھے چھوڑا تو دوست رکھتا ہی کہ اوسکے ساتھ پیچھے رہے ۱۶ سعید بن منصور نی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی روایت

کیا ہی کہ کیا موعظہ بلیغ اور غفلت سریع ہی کافی ہی موت وعظ کرنیوالی اور کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا آج گہرن مین اور کل قبرون مین ۱۷ ابن ابی الدنیا نے رجا بن حیوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چھوڑ دیا فرح وحسد کو ۱۸ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد و کا اور کم ہوئی فرح اوسکی ف خوشی دنیا مین ہم قاتل ہی کہ رگون مین سرایت کرتا ہے پھر خوف وحزن اور موت کی یاد اور احوال قبر دل سے کوچ کر جاتی ہین کذا فی جواہر المجالس ۱۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت بے رغبت کرنیوالی دنیا مین اور رغبت دینے والی آخرت مین ۲۰ طبرانی نی طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای طارق تو تیاری کر موت کے لیے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نی عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی گھر اوتاری موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ حق ہی مگر وہ بندہ جو کہ شمار نہ کری عمل کو اپنی اجل سے بہت سی استقبال کرنیوالی ہین دن کی کہ اوس کو پورا نہ کرینگی اور رسیدہ کہنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکھی تو اُمل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکھے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا تو دیکھہ اوس چیز کو کہ تو دوست رکھتا ہی کہ وہ تیری ساتھہ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بھیج اور دیکھہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکھتا ہی کہ وہ تیرے ساتھہ ہووے جہان تو تو اوسکو آج چھوڑ دے ۲۳ اوہنین سے روایت کیا ہی کہا جس عمل کی سبب سے تو موت کو ناخوش رکھتا ہی پس تو اوسکو ترک کر بہر ضرر نہین کرتا تجھکو جب کبھی موت ۲۴ ابو نعیم نی عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسکی دل سے موت قریب ہو جاتی ہی تو جو کچھ اوسکے ہاتھون مین ہوتا ہی اوسکو بہت سمجھنی لگتا ہی ۲۵ ابو نعیم نی جابر بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نی اپنی بعض اہل بیت کی طرف لکھا اما بعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پوشیدہ رکھیگا تو ہر چیز فانی تجھے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجھے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تمیمی سے روایت کیا ہی کہا یاد موت کی غنا ہی ۲۷ ابو نعیم نے شمیط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنی موت کو اپنی دو آنکھون کی روبرو رکھا وہ تنگی و فراخی دنیا کی پروا نہین رکھتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنی موت کو پہچانا اوپر دنیا کے مصائب وغموم سہل ہوگئی ۲۹ ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل مین ذکر موت کو مگر حقیر ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوپر سب کچھہ جو اوسمین ہی ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہا جاتا تھا کہ خوشی ہو اوسکو جسنے موت کی گھڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک ابن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعقل ۳۲ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہو جاویگا ۳۳ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ای ابن آدم بعد موت کے تجھکو خبر آئیگی ۳۴ دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے پس جس شخص کو موت کی یاد نے بھاری کر دیا وہ اپنی قبر کو ایک جین پائیگا جنت کے چمنون سے ۳۵ ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا تبر صندوق ہی عمل کا اور موت کے بعد تجھکو خبر آئیگی ۳۶ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی لوگ سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نی اس مضمون کو نظم فرمایا ہے ؎

شعر

وانما الناس نیام من یمت ✣ منهم ازال الموت وسنته

یعنی لوگ سوتی مین جو کوئی اونمین سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کر دیتی ہی

دنیا خابیست زندگانی دروے ✣ خوابیست کہ درخواب بینی اورا

۳۷ ترمذی نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہی صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ندامت کیا ہی فرمایا اگر وہ محسن ہی تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ باز رہا یعنی گناہون سے ۳۸ شرح برزخ مین ذکر کیا ہی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت پوچھا گیا

فرمایا میری واسطے اس گھڑی سترہولین ہین اونسی زیادہ تر آسان موت ہی اور موت زیادہ تر سخت ہی ہزار بار تلوار کے کاٹنے سی اور ہزار بار دیگ مین جوش دیے سے پھر جو آدمی موت کی شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کی واسطے فارغ نہوگا بلکہ جو اس سی زیادہ سخت ہی اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا

ف کیفیت موت سے کہے یاد کرنے کی یہ ہی کہ اپنے ہم عمرون ہمسرون کو یاد کری کہ جو اس سی پہلے مرچکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کری کہ وہ زمین کی تہ مین پڑے ہوئے ہین اونکی صورتون کو یاد کری اور اب غور کری کہ کس طرح مٹی نی اونکی حسن و جمال کو خاک مین ملا دیا ہی بدن کے اجزا متفرق ہوگئی جوڑ پیوند جدا جدا ہوگئی کیڑون نی زبان کو کھا لیا مٹی نی دانتون کو گلا دیا عورتین رانڈ ہوگئین اولاد یتیم بن گئی نماز پڑھنے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ خالی رہگئی مال ٹال ضائع ہوگیا پھر اپنے نفس کو دیکھی کہ وہ بھی اونہین کی مثل ہی اور اسکی غفلت بھی اون کی غفلت کی مثل ہی انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہی جو اونکا ہوا پھر اپنی جی مین انصاف کری عبرت پکڑے متاثر ہوا بوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہی سعید وہ ہی جو اپنے غیر سی نصیحت لیوی میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے اہوال سخت سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچھہ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہی کہ اونکی معرفت حاصل کری پھر اوپر پکا ایمان لائی سچی تصدیق کری بعد ازان ان امور مین گہری فکر کری تاکہ قلب مین اون کی لیے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کی دن کا ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکی قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات کا تہیہ تو اونکے آنے سے پہلے کیا جاتا ہی اور گرمی و سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بھی نہین کرتا اوسمین نہایت درجہ کی سستی و کاہلی برتی جاتی ہی اگر جب قیامت کا اونسی سوال کرو تو زبان سے اوسکی تصدیق ہوتی ہی اور دل اوس سی غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کہا نار کہا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اس مین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پھر کہانے کے لیے اوس کی طرف ہاتھہ بڑہاوی تو اس نی زبان سی اوس کی تصدیق کی دل سی اوس کو جھوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھہ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹا دیتا ہرگز اوس کی طرف ہاتھہ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑھی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توفیق حسن عمل کی عنایت کری اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین

باب ۱۰ بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

(۱) مسلم نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو زیارت کرو قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ۲ ابن ماجہ و حاکم نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی پہلے تم کو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ زیارت رغبت کریگی دنیا سی اور یاد آخرت کو یاد دلائیگی ۳ حاکم نی ابوسعید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی یعنی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اسمین عبرت ہی ۴ انس رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً روایت کیا ہی کہ یعنی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہی دل کو رلاتی ہی آنکہہ کو یاد دلاتی ہی آخرت کو اور نہ کہو وہ بات جس سی معلوم ہو کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کہانا پینا جھوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہی ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی یعنی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو چاہیے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی ای ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہی اور نماز جنازون پر شاید یہ بھی غمگین کری پس بیشک غمگین اللہ کے سایے مین ہی ہر علالئی کے روبرو ہوتا ہی ۷ کسی نی بعض فقہاء دین سی پوچھا کہ وہ کون ہین جنہون نے موت اقبال ان موتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کی پانچ بار اس دعا کو پڑہا پس مقرر اوس نی پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ یَا خَالِقَ الْحَیَاۃِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا

کہ قبور کی زیارت مردون کی لیی مستحب ہی نہ عورتون کی لیی کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مَردون ہی کو ہی بعض نی کہا اصح یہ ہی کہ رخصت مردون عورتون دونون کی لیی ثابت ہی جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کی لیے ہے عورتون کے واسطے نہین ہی اور جو لوگ عورتون کی واسطے رخصت کے قائل ہین اون کا قول صحیح نہین ہی اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد ہوا ہی پس اونکو قبرستان کی جانے سی روکا جاوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہی تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہی تو شیاطین اوسکو گھیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہی تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح اوسکو لعنت کرتی ہی پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہی یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوی اور اگر اس فعل سی اوسکا خاوند یا باپ بھائی راضی ہی تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہی کیونکہ علماء رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسطرح لکھا ہے

باب ۱۱ اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھی اور اوس سی ڈرتا رہے (۱) بخاری و مسلم نی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھی البتہ نہ مری ایک تمہارا مگر حال یہ ہی کہ حسن ظن رکھی ساتھ اللہ تعالے کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور اتنا اور زیادہ کیا ہی پس بیشک ایک قوم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نی ساتھ اللہ تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن ہی جسکو تم نے اپنے رب کی ساتھ گمان کیا ہلاک کیا اوسنی تمکو پس تم ہوگئی ٹوٹا پانیوالون سی **ف** اس حدیث شریف مین اس سی نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کی کہ وہ حسن ظن ہی ساتھ اللہ تعالی کی کہ وہ اونکو بخشی گا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہی بلکہ مراد حکم ہے اعمال کی اچھے کرنے کا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کی وقت اللہ تعالی کی ساتھ تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جیسے اپنی عمل کو موت سی پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کی ساتھ سو ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف و رجا مثل دو بازو کی ہین اونکی لیی جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرتے ہین اور سیر ایک بازو سی ممکن نہین ہی بلکہ دو سے ہوتی ہی لیکن ایک بازو دوسری پر غالب ہونا ہی پس چاہیی کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور جبکہ موت آوی اور عمل منقطع ہو جاوے تو چاہیی کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالے کی ساتھ غالب ہو (۲) امام احمد ترمذی ابن ماجہ نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوی اور وہ حالت موت مین تھا آپ نی فرمایا تو اپنی تئین کس طرح پاتا ہی اوسنی عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سی اور ڈرتا ہون اپنی گناہون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوتے یعنی خوف و رجا کسی بندے کی دل مین بیچ مثل اس مقام کی مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو جس سی وہ ڈرتا ہی (۳) حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کما مجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہی کہ آپنے فرمایا۔ فرمایا رب تمہاری نے جمع نہ کرونگا مین اپنی بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسی ڈرا دنیا مین امن دونگا مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراونگا مین اوسکو آخرت مین ابونعیم نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولا روایت کیا ہی (۴) ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھ موت کو تو اوسکو خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنی رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کی ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کری **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حالت صحت و تندرستی مین اللہ تعالی سی خوف افضل ہی تاکہ طاعت و عبادت پر معین ہو اور حالت مرض و عجز مین رجا و حسن ظن افضل ہی تاکہ اون لوگون سی ہو جو کہ اللہ تعالے کی ملاقات کو محبوب کہتی ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہی (۵) ابن عساکر نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی البتہ نہ مری ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کی ساتھ پس بیشک نیک گمان رکھنا اللہ کی ساتھ جنت کی قیمت ہے

(۶) ابن ابی الدنیا ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا تے دوست رکھتے تے کہ ملقین کرین بندی کو اوسکے اچھے اعمال کی وقت موت کے یعنی صحابہ ۱۲
تاکہ وہ اپنی رب کے ساتھہ نیک گمان رکھے ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا متم ہی اوسکی جیکے سوا اور کوئی معبود نہین ہی اچھا نہین کرتا ہی ایک تمہارا گمان کو ساتھہ اللہ کے مگر دیتا ہی اللہ اوسکو اوسکا گمان ۸ امام احمد نی وائلہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتی تھے اللہ تعالی فرماتا ہی مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میری ساتھہ پس چاہیے کہ گمان کری میری ساتھہ جو چاہی ۹ امام احمد نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک اللہ تعالی نی فرمایا مین نزدیک گمان اپنی بندے کے ہون میرے ساتھہ اگر اوسنی نیک گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بد گمان کیا پس واسطے اوسکے ہی ۱۰ ابن مبارک امام احمد طبرانی نی کبیر مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہی اول اوس چیز کا کہ کیگا اللہ واسطی مومنون کی دن قیامت مین اور کیا ہی اول اوس چیز کا کہ کہینگے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سی کیا دوست رکھی تم نے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یا رب پس فرماویگا کس لیی کہ مین گرہمنے امید رکھی تیری عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہوگئی تمہاری لیے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نی عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی خصلت بندی مین کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف اللہ کے اس سی کہ دوست رکھی بندہ اوسکی ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے ہین باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سی حصہ ملا تو یہ دلیل ہی بلوغ مقصود کی ہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا رہیگا اوسکا بدن آنسو دن سی پاک ہو جاویگا اور اوس سی آگ کی حرارت بجھہ جاویگی اس لیی کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین کرتا ہی اخبار مین روایت کیا گیا ہی کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوسکا ثواب بیان کیا گیا ہی مگر ثواب ایک قطری کا مومن کے آنسو سی جو کہ اوسکی دونون رخسارون پر اللہ تعالی کے خوف سی بہتا ہی پس بی شک اوسکا ثواب نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجھاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ سات آدمی مین کہ اللہ تعالی سایہ عرش کے نیچے اونکو سایہ دیگا جس دن کہ سوا اوس کے سایہ کی اور سایہ نہوگا اور اوسکا ذکر کیا منجملہ اونکی ایک وہ آدمی ہی کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکھین بہنے لگین یہان تک کہ آنسو بہا پھر یہ آیت پڑھی وامامن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی **حکایت** روایت ہی کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مبارک مین تھا وہ اللہ تعالی سی بہت ڈرتا تھا اوسنی ایک رات یہ آیت پڑھی ولمن خاف مقام ربہ جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑھتا رہا یہان تک کہ گر پڑا اور مرگیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ تشریف لائی اور اوسپر نماز پڑھی جبکہ وہ دفن ہو چکا تو آپ نے اپنا مُنھہ اوسکی قبر پر کہا اور یہی آیت پڑھی اکہ ہالف کو سنا کہ اوسنی اوسکی قبر سی آواز دی کہ مقرر دیا گیا مین ان دونون کو اسی عمر مرّہ **حکایت** ابن ابی الدنیا بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ملک شام مین تھا پس ایک شخص کی یہان اوترا یہ شخص قبیلہ قیس کی اچھے لوگون مین سی تھا اسکا ایک بیٹا تھا اسکے مخالف یہ اوسکو امر دہنی کرتا مارتا وہ اسکا کہا نہین مانتا تھا پھر وہ بیمار ہوگیا اپنے چچا کی طرف آدمی بھیجا اسنے اونکی پاس جانی سی انکار کیا مین اوسکو لیگیا یہان تک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تھا اور کہتا تھا ای عدو اللہ کیا تو نی ایسا نہین کیا اوسنی کہا چچا تم مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجھے میری مان کو دیدے تو وہ میری ساتھہ کیا کری چچا نے کہا واللہ وہ تو بھی جنت مین داخل کر دی اوسنی کہا پس متم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہی مجھپر میری مان سی پھر وہ مرگیا چچا نی اسکو رفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کیا تو ایک اینٹ درمین سی گر پڑی اوسکا چچا کو دا اور پیچھے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہی کہا اوسکی قبر نور سی بھر دی گئی اور مدت بصر تک اوسکے لیے کشادہ کر دی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نی شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا میرا ایک بھانجا تھا اوس کی عمل

اچھا تھی وہ بیمار ہوا اوسکی ماں نے میری طرف آدمی بھیجا میں اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تھی اوسنے کہا ماموں تم نے سنا ہوگا میں نے کہا جو کچھ کہ انکو تجھسے معلوم ہے اوسنے کہا کیا یہ مجھپر رحم نہیں کرتی ہیں میں نے کہا ہاں کرتی ہیں کہا تو پھر بیشک اللہ نے اوسکو بخش دیا ہوگا جبکہ مرگیا تو میں نے ایک اور آدمی کے اوسکو قبر میں اوتارا پھر میں اوسکی اینٹوں کو برابر کرنے لگا میں نے اوسمیں جھانکا ناگاہ وہ میری مدد تک تھی میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ضرور عذاب میں مبتلا ہوگی میں نے کہا ہاں تکہ یہ سبارک ہو حمید کہتے ہیں میں نے گمان کیا کہ یہ بسبب اس کلمہ کے تھا جو اوسنے کہا تھا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مسئول ہوا حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر ایک جنازے میں نکلا انمیں سے ایک گھوڑے پر دوسرا خچر پر سوار تھا فرزدق نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ شر الناس افضل الناس کے ساتھ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہیں ہے کیونکہ کفار تجھسے شر ہیں لیکن اے فرزدق تو مجھے بتا کہ تو نے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہے فرزدق نے کہا توحید ستر برس کی اور پڑھا پا اسلام میں اور حسن ظن اللہ تعالیٰ کی ساتھ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہے یعنی حسن ظن ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہتر ہے شعبی نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب میں دیکھی گئے اوسنے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے روبرو کھڑا کیا پس فرمایا کیا تو یاد رکھتا ہے جو کہ تو نے حسن سے کہا تھا میں نے کہا ہاں یارب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے اوسوقت بخشدیا تھا بسبب تیری حسن ظن کی مجھ میں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ساتھ حسن ظن رکھنا احسن ہے لیکن جبکہ حالت ندامت میں ہو تو اسطرح کہ اوسکے ساتھ معاصی پر مصر نہ ہو **حکایت** مروی ہے کہ ایک بیمار ہوا اوس سے کہا گیا کہ تو مرتا ہے اوسنے کہا مجھے کیونکر ہراس نہ آئیگا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوسنے کہا تو پھر مجھے کیونکر ہراس ہے اس سے کہ میں ایسی کی طرف جاؤں کہ نہیں دیکھی جاتی ہے نہیں مگر اوس سے **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جوان آدمی تھا اور راہ میں حدت تھی اوسکی ماں اوسے بہت نصیحت کرتی تھی اور اوس سے کہتی بیٹا بیشک تیرے لیے ایک دن ہے پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی ماں اوسپر اوندھی گر پڑی اور کہا بیٹا میں بھی اسی پھرنے سے ڈرایا کرتی تھی اوسنے کہا آ ان میرے لیے ایک رب ہے کثیر المعروف اور میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آج کے دن اپنے بعض معروف سے مجھے محروم نہ کریگا ثابت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتھ **حکایت** مروی ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک عابد رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا اور اپنی نفس کو حقیر سمجھتا تھا یہاں تک کہ کسی گمان پر مرگیا کہ اللہ تعالیٰ قاہر جبار ہے ادنیٰ معصیت کے سبب سے جواخذہ کریگا پس وہ اللہ تعالیٰ کی روبرو کھڑا کیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ گمان کرتا تھا کہ میں قاہر ہوں معصیت کی سبب سے عذاب کرتا ہوں پس تم سچا کردو اوسکی گمان کو جو میری ساتھ کیا تھا پھر وہ آگ میں ڈالدیا گیا اور ایک فاسق بندہ تھا اوسنے اپنی عمر کو فسق میں فنا کیا تھا مگر جبکہ وہ سکرات موت کی وقت بیدار ہوا اور غلبہ دہشت سے اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک میں گنہگار بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ ازراہ ندامت کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ حسن ظن رکھتا تھا **رباعی**

ای خواجۂ خواجگان دم خشم وعتاب ✤ کیا تاب کہ دے سکے کوئی تجھکو جواب ✤ گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹھیرا ✤ انصاف سے کر اپنے کرم کا بھی حساب

جب وہ مرا تو اللہ تعالیٰ کی روبرو کھڑا کیا گیا فرمایا یہ بندہ میری ساتھ نیک گمان رکھتا تھا پس کیے گمان کو سچا کردو **رباعی** رحمٰن ورحیم تجھ سے ہے کون سوا آمرزش کل ہے تیری ادنے سی ادا ✤ کیونکر نہ بخشے تو کہ ازل سے ہے ارباب ✤ عاشق ہی گناہ پر مرے تو رحمۃ اللہ اللھم اغفرلنا واھدنا وعافنا واعف عنا انک انت التواب الرحیم آمین

فصل رحمت الٰہی کی بیان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے داخل کریگا کسی کو تم میں سے عمل اوسکا جنت میں اور نہ بچائیگا اوسکو اگر سے اور نہ مجھکو مگر ساتھ رحمت اللہ کی یعنی ہر وسیلہ کر کوئی اپنے عمل پر بلکہ امید دار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت ہے بخات دینے والی قبر میں اور بعد قبر کے وہی ہے ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہیں نہیں ہے کوئی کہ بخات دیا گیا ہو اوسکو عمل اوسکا اگر نہ ہو وہی اوسکو فضل اللہ تعالیٰ کا صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ گھیر لیا مجھکو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کے قابو میں یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے

اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سی اوسکو نجات دی اگر اوسپر اللہ تعالی کا فضل نہوا اور اوسکے فضل سی یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کرلیتا ہی جو کہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق نہین ہی اور بندے کو جنت مین داخل کردیتا ہی اور آخرت کی ہولون سی اوسکو نجات بخشتا ہی **حکایت** مروی ہی کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تم کہان سی آئی اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سی جو کہ اولیا اللہ سے ہی آپ نی فرمایا وہ کہان ہی کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہی اور اللہ کے ارد گرد ہر طرف چار سو فرسخ تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کھاتا ہی کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالی نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہی اور اوسپر ایک درخت انار کا اُگایا ہی ہر روز ایک انار اُگاتا ہی وہ ولی ہر روز روزہ رکھتا ہی جب شام ہوتی ہی تو پہاڑ کی چوٹی سی اوترتا ہی پھر وضو کرتا ہی اور اوس انار سی افطار کرتا ہی اسی طرح چار سو برس تک اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالی سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدے مین قبض کری تا قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سی فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے داخل ہو وہ کہیگا یا رب چار سو برس کی عبادت کہان ہی تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالی فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت اوسکی ساری عبادت پر بڑھ جاویگی اور فاضل و پھر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانے کا حکم فرماویگا فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگیگی ایک فرشتہ اپنے ہاتھ مین پیالہ لیے موے اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا یہ اوس سی مانگیگا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سی عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہی وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس سی پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھیرلیگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگیگی ایک اور فرشتہ اوس کے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سی کہیگا اسکی قیمت کیا ہی وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہیگی پس مایوس ہوجائیگا اللہ تعالی فرماویگا پھیرلاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے گھلتا ہوگا اللہ تعالی فرماویگا اے میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہوگئی تو نے چاہا کہ تو اسکو نعیم دنیا و آخرت کی قیمت ٹھیراوی جنت مین داخل ہو میری رحمت سی اس سی معلوم ہوا کہ یہ بات نہ چاہیے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کربیٹھے اور نہ یہ کری کہ اللہ سبحانہ کی فرمان برداری چھوڑ دی اسلیے کہ وہ غنی ہی خلوق سی گرہان اوسنی سبکو حکم فرمایا ہی سبکو چاہیے کہ ہم اوسکی فرمانبرداری کرتے رہین جانتک ہوسکی عبادت و طاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سی ناامید نہون وہ اپنے کرم وجود سی تھوڑا عمل قبول کرلیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہی اوسکی رحمت وسیع ہی محسنین سی قریب ہے **فصل سعادت و شقاوت** پہلے سے لکھی گئی ہی (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک ایک تمہارا جمع کی جاتی ہی خلق اوسکی اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہی مثل اسکی پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی مثل اسکی پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتے کو وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور حکم کیا جاتا ہی وہ چار باتون کے ساتھ لکھتا ہی اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہی یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہی بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہی درمیان اوسکی اور درمیان جنت کی مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہی عمل اہل نار کا پھر داخل ہوتا ہی اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکی اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہی عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہی پس عامل خیر کے لیے جنت کی گواہی قطعی نہ دین اور نہ عامل شر کے لیے نار کی گواہی یقینی دین مگر یون کہین کہ وہ اہل جنت سی ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سی ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا (۲) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ سعید اوسکی ماں کے پیٹ مین ہی اور شقی اوسکی ماں کی پیٹ مین یعنی یہ لکھا جاتا ہی کہ وہ سعید ہی یا شقی درحالیکہ وہ اپنی ماں کی پیٹ مین

ہوتا ہی اللہ تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکھا ہی اسی لیی اولیا اللہ اللہ تعالی کی خوف سی سب سے بڑھکر ترسان لرزان رہتی ہین ۳ ابو در رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ سعید آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور شقی آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور یہ متغیر نہین ہوتا ہی لیکن سعید دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہی پس نار مین داخل ہوتا ہی اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہی پس جنت مین داخل ہوتا ہی **ف** معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہی وہ دنیا مین سعید ہی مگر کتاب سبقت سبقت کرتی ہی پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہی پس شقی ہو جاتا ہی اور نار مین داخل ہوتا ہی اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہی وہ دنیا مین شقی ہی مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہی پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل جنت کا کرتا ہی اور سعید ہو جاتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہی اور اگر آخرت مین سعید ہوتا تو متغیر نہ ہوتا اور اسطرح شقی ہے

باب ۱۲ ملک الموت علیہ السلام کے قاصدون کی بیان مین

فرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بعض انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے ملک الموت سی کہا کیا تمارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بھیجتا تاکہ لوگ تم سی ڈرین اونہون نے کہا ہان واللہ میری بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑھاپا مصاعت اصابع مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سی تائب نہین ہوتا ہی تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانیوالے کے بعد ڈرانیوالا نہین بھیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میری بعد اور کوئی رسول نہین ہی اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میری بعد اور کوئی ڈرانیوالا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبی مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہی تمارے ذہن حاضر تمارے اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل وحصاد نزدیک ہوا یعنی عمر کی کھیتی کٹنے کا زمانہ قریب آپونچا ای ساٹھ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہو گئی نہین ہی تمارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے بھی مثل اسکی کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد نذیر سی سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے

شعر

موی سفید از اجل آرد پیام ✣ پشت خم از مرگ بگوید سلام ✣

رباعی

زانو بہ قدخم شدہ سر کولایا ✣ جای دندان کو ہم نے خالی پایا ✣
آنکھون کی بصارت مین تفاوت آیا ✣ پیری نے عجب سمان ہین دکھلایا ✣

رباعی

افسوس پیام مرگ لائی پیری ✣ دکھلاتی ہی شان جانگزائی پیری ✣
کیا قد خمیدہ کیا ہے تیر و کمان بدست آئی پیری ✣

ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہی یہانتک کہ جب بندہ آخر عمر مین بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے پاس رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تونی اوسکی پروا نہ کی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے اثر کو دنیا سی بخاری نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی عذر قطع کر دیا اللہ نی اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھ برس کی عمر کو پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالی بوڑھے کے مونہہ مین ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی اے آدم کے بیٹے تیری عمر بڑھ گئی تیری ہڈی سست ہو گئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجھسے نہین شرماتا اور مین اوسی سے شرماتا ہون کہ بوڑھے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہی

ع کہ حق شرم دارد ز موی سفید ✣

ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پھر اسکے بعد نادم ہوگا آدمی کو چاہی کہ جب سر سفید ہو جاوے اور بڑھاپا ہجوم کرآوی تو سمجھے کہ یہ موت کی علامت ہی اور یہ اوسکا نذیر آپونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سی بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے

رباعی

سمجھے ہی آپ کو شہر یار کباب ✣ طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہی شتاب ✣
دو گھوڑون کی چوکی ہے بے عمر روان ✣ ابلق ہے شبیہ اور ادہم ہی شباب ✣

رباعی

خم آگیا قد مین ابرو ون کی صورت ✣ سب لٹ گئے عقد گیسو ون کی صورت ✣
غم کیا یا جوانی کا مینے ون راست ✣ سب گر گئے دانت آنسو ون کی صورت ✣

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کی بیان مین

(۱) فرمایا اللہ تعالی نے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی

کہ مارتا ہی تکو ملک الموت جو کہ پیغمبر مقرر کیا گیا ہی (۲) حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون یعنی جبکہ آتی ہی ایک تمہارے کو موت تو
اسکے پاس ادسکو ہماری رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ رسل سی مراد ملک الموت کے
مددگار ہین فرشتون سی ابو الشیخ نی ہی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہی اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ پھر قبض کرتی ہین ادسکو ملک الموت اونسی بعد
اسکے ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی اونکو وفات دیتے ہین اور
اونکی اجلین لکھتے ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتی ہین تو ادسکو ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت خل عاف کی ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف
ماتحت لوگ پہنچاتے ہین ۳ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا یعنی اللہ تعالی مارتا ہی جانون کو وقت اونکی موت کی قتادہ رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین
ہے اس سے کہ نسبت مارنے کی طرف ملک الموت کی اس جہت کی ہی کہ وہ حاضر قبض روح کی ہی ہین اور مارنا اللہ تعالی کا اعتبار ملک الموت کی اس حیثیت کی ہی کہ وہ قبض کی وقت روح کو بدن سی کھینچتی ہین
پس ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اونکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اس واسطے نسبت کی ہی کہ فاعل حقیقی وہی ہی اسی آیت کی قبض روح ملک الموت
کرتے ہین ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب کو سونپ دیتے ہین (۱) ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ تعالی نی ارادہ فرمایا کہ آدم
علیہ السلام کو پیدا کری تو ایک فرشتے کو جاملان سے تھا بھیجا کہ زمین ہی سی مٹی لاوی جسپر وہ مٹی لینے کو جھکا تو زمین نی کہا مین سوال کرتی ہون تجھسے اوسکے ساتھ
جسنے تجھے بھیجا کہ تو مجھسے آج کی دن وہ چیز لے کہ کل قیامت کی دن تیرے واسطے خصومت کرے اوسکو نہ لیا جب واپس لوٹ کر اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجھکو کس نے
منع کیا اوس چیز کے لانے سے جسکا مینے تجھکو حکم دیا اوسنی کہا کہ زمین نی مجھسے تیرے ساتھ سوال کیا پس مین نی بات سمجھا کہ ہر چیز کا سوال وہ مجھسی تیرے ساتھ
کری اور مین اوسکو رد کرون پھر اللہ تعالی نے دوسرے فرشتے کو بھیجا اوسنے بھی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بھیجا پھر ملک الموت کو بھیجا پس مین نی وہی کہا جو
پہلے کہا تھا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجھے بھیجا ہی وہ زیادہ حقدار ہی ساتھ طاعت کے تجھسے پس اونھون نی ساری روی زمین پاک ناپاک سے لیلیا اور
اوسکو اپنے رب کی طرف لیکر پھرا اوسپر حجت کایم ہوگئی اوس سی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحاق بن بشر نی کتاب المبتدا مین ابن اسحق سی اونھون نے
زہری سی مثل اسکی روایت کیا اور پہلے فرشتے کا نام عزرائیل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور ابن ہشام کہا کہ ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سی روایت کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام
میکائیل لیا اور ابن ہشام کہا کہ یحیی بن خالد برمکی سی مثل اسکی روایت کیا اور اول کا جبریل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور اسکی آخر مین کہا کہ بعض نام رکھا اللہ نے اونکا ملک الموت اور اونکو
موت پر مقرر کیا ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نی عظمت مین بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جا فرشتے کا نام ہی جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت
علیہم السلام پس جبریل علیہ السلام صاحب جنود و ریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر و نبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام قبض نفوس پر مقرر کیے گئے ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امور مدبرات کی
اور ایک لفظ مین یہ ہی کہ جس چیز کی اجازت لوگون کی ہوتی ہی اوسکو وہ اتارتے ہین ۴ ابو الشیخ ابن حیان نی کتاب العظمۃ مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ اونسی کسی نے
پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتی ہین اونھون نی کہا والی امر قبض ارواح کی وہی ہین اور اسپر اونکے اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین
اور ہر قدم اونکا مشرق سی مغرب تک ہی مثل دنیا ہی جاتا ہی اور ارواح مومنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزد یک سدرۃ المنتہی کے ۵ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا مدبرات وہ فرشتے ہین کہ ہمراہ ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کی اونکے
پاس حاضر ہوتے ہین پس اونمین سی بعض تو روح کو چڑھا لیجاتی ہین اور بعض دعا پر آمین کہتی ہین اور بعض میت کے لیے استغفار کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز
پڑھی جاوی اور قبر مین اوتارا جاوی ۶ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے
اعوان ہین جو بعض سی کہتے ہین کون چڑھا لیجاوی اسکی روح کو آسمان اعلی قدم سی اسکی موضع خروج دم تک **فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کی بیان مین**

(۱) ابن ابی الدنیا نی عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایکدن ابراہیم علیہ السلام اپنی گھر مین تھے کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اونپر داخل ہوا

حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندی میرے گھر مین بیجھی کس نے داخل کیا اوسنے کہا مجھے داخل کیا صاحب خانہ نے حضرت ابراہیم نے فرمایا صاحب خانہ اچھا ہے اوسکے ساتھ پھر تو کون ہی اوسنی کہا ملک الموت آپ نے فرمایا میرے لیے جن چیزون کا بھیجنے وصف کیا گیا ہی مین اونکو تجھ مین نہین دیکھتا ملک الموت نے کہا تم پیٹھ پھیرو انہون نے پھیری ناگاہ کئی آنکھین آگے اور کئی پیچھے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکھ بنا گویا وہ ایک انسان کھڑا ہوا ہی ابراہیم علیہ السلام نے اس صورت سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالی جبکہ محبکو اوس شخص کی طرف بھیجتا ہی جو کہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہی تو محبی اوس صورت مین بھیجتا ہی جو تم نے پہلے دیکھی اور جب محبکو اوس شخص کی طرف بھیجتا ہی جسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی تو محبی اوس صورت مین بھیجتا ہی جسکو تو نی دوسری بار دیکھا ۲ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ایک آدمی کو اپنی گھر مین دیکھا کہا تو کون ہی اوسنی کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تجھے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت ہے ملک الموت نے کہا تم اپنا منہ پھیر لو آپ نے پھیر لیا پھر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین آدی کہتا ہی پس حضرت ابراہیم نے نور وہ بہشت سی ایسی چیز دیکھی کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہی پھر ملک الموت نی کہا کہ تم اپنا موئہ پھیرو اونہون نی پھیر لیا پھیر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین پس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہان تک کہ اونکے شانون کا گوشت کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سی چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہوگئی ۳ ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ جبکہ اللہ تعالی نی ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت علیہ السلام نی اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اوذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اللہ تعالی نے اونکو اوذن دیا وہ اونکے پاس آئی اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پھر کہا ای ملک الموت تم مجھے دکھاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کس طرح قبض کرتے ہو کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لاسکوگی اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکھ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موئہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھیر دیکھا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہی کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے موئہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت مین ہی کہ اوسکے موئہ اور کان سی آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہوگئے پھر اونکو ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین آچکے تھے اونہون نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو بلا و حزن سی اور کچھ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو یہی اوسکو کافی ہے اب تم مجھے دکھاؤ کہ تم انفاس مومنین کو کس طرح قبض کرتے ہو کہا موئہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین موئہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت تجھکو چشم و کرامت سے اور کچھ نہ دیکھے مگر تمہاری صورت جو یہ ہی تو اوسکو یہی کفایت کرتا ہی ۴ ابن ابی الدنیا نے اور ابو الشیخ نی اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سی سوال کیا اونکا نام عزرائیل ہے اور دو آنکھین اونکے چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین بس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین ہو اور ایک نفس مغرب مین اور ایک زمین مین و بایر جاوی اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کس طرح کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اللہ کے حکم سی پس وہ ہوتی ہین میری دو انگلیون کی درمیان مین جو یہ ہین راوی نی کہا اور پھیلائی گئی ہے اونکے لیے زمین پس وہ مثل طشت کی چھوڑ دیگئی ہی وہ لیتے ہین اوس سے جان جاہتی ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کی واسطی مثل طشت کے ہی

(۱) امام احمد نے زہد مین بواسطہ شیخ کی کتاب العظمہ مین اور ابو نعیم نی مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کے لیی زمین مثل طشت کے کیگئی ہی لیتے ہین جہان سی چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر کیے گئے ہین کہ وہ انفس کو مارتے ہین پھر ملک الموت اونکو اعوان سی قبض کرتے ہین ۲ ابو الشیخ نی حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدی کی ۳ ابن ابی الدنیا نی بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ یعقوب علیہ السلام نی ملک الموت علیہ السلام

ملک الموت کی ہین شانین مقام بمعنی ہر بال اور ہر بال کی جگہ آنکھ ہے ۱۲ منہ

ملک قبول و نیابی ۱۲

کہ انہین ہی کوئی نفس منفوسہ مگر تم ہی اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہ۔ اور روحین اطراف
زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لیے تسخیر کر دیا ہی سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہی پس وہ اوسکے ہر طرف سی لیتا ہے
جو چاہتا ہی اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہی ۴ دینوری فی مجالسہ عن ابوقیس الاودی سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض
کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ فی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ وہ پوچھے گئے
دو نفس سی کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہوگئی ایک مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین ملک الموت علیہ السلام اون دونو پر کسطرح قادر ہوتا ہین
فرمایا نہین ہی قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کی کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہی جو چیز اوسمین سی چاہتا
ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت جو کہ ساری نفوس کو مارتی ہین وہ مافی الارض پر ایسے
مسلط کیے گئے ہین جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہی جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہی اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و عذاب کی فرشتون سی پس جب
وہ پاک نفس کو وفات دیتی ہین تو اوسی ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ نفس پلید کو مارتی ہین تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم فی
زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عرض کیا گیا یارسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنیوالون کی ملتی ہین مشرق و مغرب سی اور جبکہ
کہ انکے درمیان مین مزا کھینا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپ نی فرمایا کہ اللہ نے گیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہی اوسکو مثل طشت کے
روبرو ایک تمہارے کی پس آیا فوت ہوتی ہی اوسکو اوس سی کوئی چیز

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کی ہے

ابن ابی الدنیا ابوالشیخ ابونعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت بیٹھے ہوی ہین اور دنیا درمیان اونکی دونون گھٹنون کی ہی اونکی
جسمین کا جال بنی آدم کے ہین وہ اونکی دونون ہاتھون مین ہی اور روبرو اونکی دشتی کٹڑی ہین وھو یعرض اللوح کا یطوف پس جب کسی بندی کی اجل پر آتی ہین تو کہتی ہین اسکو قبض کرو

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابوالشیخ فی ابوالمثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکی پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکی ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتی ہین
پھر یہ اونکو دیتی ہین اور یہ اونکو یعنی ملائکہ رحمت و عذاب کو کسی نی کہا پھر جبکہ اڑائی ہوتی ہی اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہی کہا وہ اونکو پکارتی ہین پس نفوس اونکی پاس آجاتی ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتی ہین (۱)

ابن ابی الدنیا ابوالشیخ فی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے
کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گھر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سی پاتی ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہوگئی تو اوسکی روح قبض
کرتی ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چکے تو اوسکے گھر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پھر کہتی ہین میرا کوئی گناہ
نہین مین تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کہایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سی مینے کچھ کم کیا اور بیشک میرے لیے تم مین سی ہر ایک کی ہر عود ہے
پھر عود ہے یہان تک کہ تم مین سی کسی کو باقی نہ چھوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کہڑا رہنا دیکھین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سی غافل ہو جائین
اور مقرر اپنی جانون پر روئین ۲ سعید ابن منصور امام احمد نے زہد مین عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہین کوئی گھر والی مگر ملک الموت
علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے ہین آیا اونمین سی کوئی ہی کہ اوسکی قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا
نہین ہی کوئی گھر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکی دروازی پر ہر روز سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اوسمین کوئی ہی جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام
احمد نے زہد مین اور ابوالشیخ فی مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی زمین کی پیٹھ پر کوئی گھر بالون کا اور نہ مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکی گرد
دو بار پھرتے ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہین کوئی گھر والی مگر ملک الموت

علیہ السلام دن مین دو بار اونکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رات دن چوبیس گھڑی ہی نہین ہی اونمین کوئی ساعت
کہ آدمی نی روح پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتھ مامور ہوی تو اوسکو قبض کرتے ہین ورنہ چلی جاتی ہین ۷ ابو الفضل طوسی نے
کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نی تاریخ بغداد مین بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ ملک الموت البتہ دیکھتی ہین بندونکی مونہین
ہر دن ستر بار پس جبکہ ہنستا ہی بندہ جسکی طرف وہ بھیجے گئے ہین تو کہتے ہین ای تعجب مین تو اسکی طرف بھیجا گیا کہ اسکی روح قبض کرون اور یہ ہنستا ہی ۸ ابو الشیخ نی
کتاب العظمۃ مین اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ملک الموت جستجو کرتے ہین گھرون کی ہر دن پانچ بار اور جھانکتے ہین ابن آدم
کے موضع مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سے ہے رعدہ جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نی عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ انہین ہی کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار ۔

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتی ہین جسکا حکم ہوتا ہی پہلی سی اونکو اسکا علم نہین ہوتا

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ملک الموت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس آئی اور یہ اونکی دوست تھی حضرت
سلیمان نی اوسنی کہا کہ تمکو کیا ہی کہ گھر والون پر آتی ہو پھر اون سب کو قبض کرتی ہو اور جو گھر والی کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چھوڑ دیتی ہو اونمین سی کسی کو قبض نہین
کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جسکو اونمین سی قبض کرتا ہون مین تو عرش کے نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چٹھیان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتی ہین ۲
یہ بھی خیثمہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یعنی اوسی سند سی کہ ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوی پس اونکی ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف
دیکھنے لگے اور اوسکی طرف دیکھتے رہے جبکہ ملک الموت نکلے تو اوس شخص نی کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نی فرمایا ملک الموت اوسنے کہا مینے دیکھا کہ وہ میری طرف
دیکھتے تھے گویا وہ میرا ارادہ رکھتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہی کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کردین تاکہ وہ مجھی ہند مین ڈالدی آپ نی ہوا کو
بلایا اور اوسپر سوار کردیا ہوا نی اوسکو ہند مین ڈالدیا پھر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئی آپ نی فرمایا تم میری ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف نظر
جماتے تھے کہا مین اوس سی تعجب کرتا تہا کہ مین تو مامور تہا کہ اوسکو ہند مین قبض کرون اور وہ تمہاری نزدیک تھا ۳ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سی فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجھی اسکی خبر کردینا کہا مین تجی زیادہ اسکو
نہین جانتا ہون وہ تو کتب ہین کہ میری طرف ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہی جو مریگا ۴ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نی معرفت الموت
عنہ سی روایت کیا ہی کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نہین جانتے ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کیے جاتے ہین
۵ ابن ابی الدنیا نی ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام سی کہا جاتا ہی کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان مکان مین

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ہوکر آکر روح قبض کرتی تھے (۱) مروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نی ابو الشعثاء جابر بن

زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگون نی اونکو برا کہا لعنت کی اونہون نی اپنے رب سے
شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیمارین کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دیے گئے کہا جاتا ہی کہ فلان ایسی ویسی بیماری سی مرگیا ۲ ابو نعیم نی اعمش رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہ ملک الموت علیہ السلام لوگون کی لیے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتی کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلی مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونکی
شکایت کی گئی تو اللہ تعالی نی بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کردیا ۳ امام احمد بزار حاکم وصحح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کی پاس جیانا آتے تھے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئی انہون نی اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکھہ کو پھوڑ ڈالا ملک الموت
اپنی رب کے پاس آئی کہا ای رب میرے بندے موسی نی میری آنکھہ پھوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجھپر نہوتی تو مین اوسکی آنکھ بھی پھوڑ ڈالتا اللہ تعالے نے اونسے

۱ پانچون بار یعنی ہر نماز کی وقت جبکہ مؤذن اذان دیتا ہی ۱۲

کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہ کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی جلد پر رکھے پس اوس کے لیے ساتھ ہر بال کی کہ اوس کا ہاتھ چھپا دے ایک برس ہے ملک الموت اونکی پاس آئی اونہون نی کہا اسکے بعد کیا ہی ملک الموت نی کہا موت کہا پس ابھی سہی پہر اونکو ایک تفاح دیا اونھون نی اوسکو ایک بار سونگھا پس اونکی روح قبض کرلی اور اللہ تعالی نی ملک الموت کو اونکی آنکھ پہیر دی اسکے بعد وہ لوگونکی پاس خفیہ آنے لگی

فضل ملک الموت علیہ السلام مومنین کی ساتھ نرمی کرتی ہین

(۱) طبرانی نے کبیر مین ابونعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکھا آپ نی طرف ملک الموت کی نزدیک سر ایک آدمی کی انصار سے پس آپ نی فرمایا ای ملک الموت تو میری صاحب کی ساتھ نرمی کر بیشک وہ مومن ہی ملک الموت نی کہا آپ خوش ہون اور آنکھ کو ٹھنڈا کرین اور جان رکھین کہ بیشک مین ہر مومن کی ساتھ رفیق ہون اور آپ جان رکھین ای محمد مین البتہ قبض کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گہر والون مین سی تو مین گہر مین کہڑا ہوتا ہون اور اوسکی روح میری ساتھ ہوتی ہے مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہم نی اوسپر ظلم نہین کیا نہ اوسکی اجل سی سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین ہے تم اگر راضی ہو اوس سی جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر ملیگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار ہوگے وزر کماؤگے اور بیشک ہمارے لیے نزدیک تمہاری عود کے بعد عود ہے پس پوچہ پوچہ اور نہین ہے کوئی گہر والے بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک کہ مین زیادہ پہچانتا ہون اونکے چہوٹے بڑے کو خود اونسی واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچہر کی روح قبض کرون تو مین اسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکی قبض کا اذن دی جعفر بن محمد نے کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کی اونکی جستجو کرتی ہین ہر حسب وقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ پانچ نمازون کی محافظ ہین تو فرشتہ اوس سی قریب ہوتا ہی اور شیطان کو اوس سی دور کردیتا ہی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اوسکو تلقین کرتا ہی اوس حال عظیم مین اوسکو ابن ابی حاتم نی اپنی تفسیر مین اور ابوالشیخ نی عظمہ مین بھی جعفر بن محمد عن ابیہ سی مرفوعا معضلا روایت کیا ہی مروزی نی جنائز مین سلیم بن عطیہ سی روایت کیا ہے کہا سلیمان اپنی ایک دوست پر عیادت کی لیے داخل ہوی اللہ وہ موت مین تہا پس کہا اے ملک الموت تم اسکے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہی اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کی ساتھ رفیق ہون

فضل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کی ساتھ رفیق ہین زیر

ابن بکار ابن عساکر نے بچند طریق حمید بن معبوف عن ابیہ سے روایت کیا ہی کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ حکم بن عبد المطلب بن عبد اللہ بن خطب کی پاس حاضر ہوی منبج مین اور وہ حالت نزع مین تہے اور موت سے شدت پائے تھے پس حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا اور حکم بہوشی مین تہی کہ الہی اوسپر آسانی کر وہ تو ایسا تہا ایسا تہا اونکی تعریف کرنے لگا حکم کو ہوش آیا کہا کون ہی کلام کرنیوالا لوگون نی کہا فلان کہا کہ ملک الموت تجہسے کہتے ہین کہ مین ہر مومن سخی کی ساتھ رفیق ہون پہر وہ فی الحال مرگیا

فضل قبض ارواح مطہرات انبیاء علیہم السلام

(۱) ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتے نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا اونھون نے اوس سی کہا آیا درمیان تیری اور درمیان ملک الموت کے کچہ یعنی دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بھائی ہین فرشتون سی حضرت ادریس علیہ السلام نی کہا آیا تو طاقت رکہتا ہی کہ کچہ نفع پہونچائے مجھکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچہ اختیار کرے سونکر یگا ولیکن مین اوس سی تیری لیے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھ نرمی کریگا پہر فرشتے نے کہا کہ تو میری دونون بازوون کی درمیان مین سوار ہوجا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو سماء علیا کی طرف چڑہا لیگیا وہان ملک الموت سی ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکی دونون بازوون کی درمیان مین تھی اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہی ملک الموت نی کہا مینے تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجہسی کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہوچکا اور اوسکی اجل سی باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا ۱۲ ابو حذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے

کہا کہ ملک الموت نی کہا یارب تیرا بندہ ابراہیم موت سی گھبرایا اللہ تعالی نی فرمایا تو اوس سی کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہو جاتا ہی اپنے خلیل سی تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہی ملک الموت نی یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان یارب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کی پس ملک الموت نی اونکو ایک بچانہ دیا اونہون نی اوسکو سونگھا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابو الشیخ نی محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ملک الموت نی ابراہیم علیہ السلام سی کہا تیرے رب نے مجھی حکم دیا ہی کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سی کہ اوس سی زیادہ آسان مینی کسی مومن کی جان قبض نہین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہا مین تجھسی اوسکی حق کی ساتھ سوال کرتا ہون جسنی تجھی بھیجا کہ تو اوس سی میری باب مین گفتگو کری پس ملک الموت نی کہا تیرے خلیل نی مجھسی سوال کیا کہ مین اوسکی باب مین تجھسی گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکی پاس جا اور اوس سی کہہ کہ تیرا رب کہتا ہی کہ خلیل اپنے خلیل کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی ملک الموت اونکی پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجھی حکم ہی ملک الموت نی کہا ای ابراہیم آیا کبھی تینی کوئی شراب پی ہی کہا نہین پس اونکو سونگہا اسی پر اونکی روح قبض کی ۴ امام احمد نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ داود صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تھی جسوقت نکلتی تو دروازی بند کر دیتے تھے حاجتی پھر اونکی اہل پر کوئی داخل نہوتا یہانتک کہ لوٹکر آوین پس ایک دن نکلی اور لوٹ کی آئی ناگاہ دیکھا گھر مین ایک آدمی کھڑا ہوا ہی اوس سی کہا تو کون ہی کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سی نہین ڈرتا نہ محجبہ سی حجاب مانع ہوتا داود علیہ السلام نی فرمایا تو اللہ ملک الموت ہی مرحبا ہی امر اللہ کو پس داود علیہ السلام نی اوسی جگہ کپڑا اوڑھ لیا اونکی روح قبض کر لی گئی

فصل ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کی پاس آتی ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ آپ سی اجازت چاہی پھر داخل ہوی یہ خصوصیت خاص آپ کی لیے تھی نہ آپ سی پہلے کسی کی واسطے ہوئی نہ آپکے بعد قیامت تک کسی کی لیے ہو طبرانی نی حضرت حسین علیہ السلام سی روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات شریف کی دن اوتری کہا آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو ای جبریل مغموم اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نی دروازی پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نی عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تیرا اذن چاہتی ہین انہون نی اذن نہین چاہا کسی آدمی پر آپ سی پہلے اور نہ اذن چاہین گی کسی آدمی پر بعد آپکے آپ نی فرمایا تم اونکی لیی اذن دو جبریل علیہ السلام نی اونکی واسطے اذن دیا وہ آئے یہان تک کہ آپکے آگی کھڑے ہوی پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہی اور مجھی حکم دیا ہی کہ مین آپ کی اطاعت کرون اگر آپ مجھی حکم دین کہ مین آپکی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کرون اور اگر آپ ناخوش ہون تو مین اوسکو چھوڑ دون آپ نے فرمایا تم کروگی ای ملک الموت اونہون نی عرض کیا ہان مین اسی کی ساتھ مامور ہون پس جبریل علیہ السلام نی آپ سی عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھی حکم دیا گیا ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نی ایک مرثیہ کہا اوسمین سی دو شعر یہ ہین

۱ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا ✦ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا ✦ مَاذَا عَلَی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ ✦ اَنْ لَا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا ✦ کسی اور نی کہا ہے

۲ یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظَمُهٗ ✦ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ ✦ نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ ✦ فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ ✦

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہی ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی آجال بہائم وحشرات ارض وخشاش ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہو چکتی ہی تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہی اور ہنسنی ہی طرف فرشتے کی اس ہی کہ ولہ طرق اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ قال ابن عطیہ والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدمہا نہا بلا مباشرۃ ملک واما الادمی فتباشر بان خلق لہ ملکا واعوانہ یقبض روحہ وانما جعل قبض روح من حید علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہیر الکلابی سلیمان نی کہا مین مالک بن انس کی پاس حاضر ہوا اور اونسی ایک آدمی

۱ صبت علی مصائب الخ
۲ یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ الخ

پر اغنیت کا پوچھا کیا ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتی ہین اونہون نی دیر تک سر نیچا کیا پھر کہا کیا اونکی لیی نفس سا ملہ ہی کہا ہان کہا تو پھر ملک الموت ہی اونکی ارواح کو قبض کرتی ہین اللہ یتوفی الانفس حین موتھا پھر مینے جو پھر کو دیکھا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیونکی قبض ارواح کے لیو مقرر کیے گئی ہین سو وہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہی اور ایک شیاطین مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل مین پس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقۂ اولی مین مرینگی ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگی پھر وہ مرینگی رہے وہ لوگ جو کہ دریا مین شہید ہوتی ہین سو بیشک اللہ تعالی اونکے قبض ارواح کا والی ہوتا ہی اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہی بسبب اونکی کرامت کے اس سبب سی کہ وہ بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوے جو پھر سخت ضعیف ہی اور ضحاک عن ابن عباس منقطع ہی اور اسکے آخر کے لیے ایک شاہد مرفوع ہی ابن ماجہ فی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک اللہ فی ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہی مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا متولی ہوتا ہے

حکایت ابن ابی شیبہ فی مصنف مین عبد اللہ بن عیسی سی روایت کیا ہی کہا لگلے لوگون مین ایک آدمی تھا اوسنی چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت کی پھر اوسنی کہا یا رب مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اونسی کہا کہ مجھے سوار کرلو اونہون نی اوسکو سوار کرلیا اور اونکا جہاز چلا جب قدر اللہ نے چاہا پھر وہ کھڑا ہوگیا ناگاہ ایک درخت ناحیۂ آب مین تھا اوسنی کہا تم مجھی اس درخت پر رکہدو اونہون نی رکہدیا اور اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نی ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑہے پس اوسنی اپنی کلمات کہی جن سی وہ چڑہا کرتا تھا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کی ہی جو اوس سی ہوا۔ درخت والے عابد کے پاس آیا اوس سی چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کری عابد نے نماز پڑہی اور فرشتے کے لیے دعا کی اور اپنے رب سے درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوس پر آسانی کرے پھر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا اور کہا مینی اپنی رب سی یہ بات طلب کی کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کری جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین ہی تیری جان کو قبض کرون پس جس جگہ سی تو چاہی مین اوسکو قبض کرون زاہد نی ایک سجدہ کیا اوسکی آنکہ سی ایک آنسو نکلا پھر مرگیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی نجیب بن عبید بشری نی کہا کہ مین نی ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ تو اپنی باپ سی کہدی کہ وہ مجمیر درود بھیجی تاکہ مین اوسکی قبض روح کی وقت اوسکے ساتھ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنی باپ سی بیان کیا اونہون نی کہا بیٹا البتہ ملک الموت کی ساتھ مجھی اوس سی زیادہ دلسی ہی کہ جتنا تیری مان کی ساتھ وہ اس سی معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بھیجنا موجب ہی اونکی نرمی کرنیکا ساتھ درود بھیجنے والے کے

حکایت ابن عساکر نی زید بن اسلم کے طریق سی روایت کیا ہی کہ اونکی باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہی کہ نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ تین رات گذاری مگر اوسکی وصیت لکہی ہوئی نزدیک اوسکے سر کی پس مینی دوات کا غذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکہون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکہنہ پایا مین سو رہا تھا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا مینے کہا اے شخص تجھی میری گہر مین کسنی داخل کیا کہا مجھی اوسمین داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون مین اوس سی مرعوب ہوگیا اونی کہا تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کی ساتھ مامور نہین ہوا ہون مینے کہا تو تم اب میری لیی دوزخ سی برات لکہدو اونہون نی کہا دوات کا غذ لی آ مینے دوات کا غذ کی طرف اپنا ہاتھ بڑہایا جس سی سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون نی لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹہ پیٹ کا غذ کا بہر دیا پھر مجھی دیدیا کہا یہ تیری برات ہی نار سی اللہ بخیر رحم کری پھر مین ڈرتا ہوا جاگ اٹھا اور چراغ منگایا اور دیکہا تو نا گاہ وہی کا غذ تہا کہ مین سو رہا اور وہ میری سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹھ پیٹ پر استغفر اللہ لکہا ہوا تہا

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتی ہین

(۱) دیلمی فی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کیے جاتے ہین آجال شعبان ہی شعبان تک یہان تک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہی اور اوسکے لیو

اولاد پیدا ہوتی ہی حالانکہ اوس کا نام مردون مین نکل چکا ہی ابن ابی الدنیا ابن جریر نی بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سی مرفوعاً مثل اسکی روایت کیا ہی اور بیہقی نی شعب مین اسی طریق سی اخراج کیا ہی واخرج ابن ابی حاتم عنہ علی ابن عباس موقوفا ۲ ابو علی نی ایسی سند کی ساتھ جسکی تحسین منذری نی کی ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کی روزی کہتی یعنی مگر ایک یا دو دن سینے آپ سی پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکھتا ہی اس ماہ مین ہر نفس کو جو کہ اوس برس مریگا۔ سو مین دوست رکھتا ہون کہ مجھ میری اجل آوی اور مین روزہ دار ہون ۳ ابن ابی الدنیا نے عطار بن یسار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہی تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہی پھر کہا جاتا ہی تو قبض کر اون کو جو اس صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہی بیبیون سی نکاح کرتا ہی مکان بناتا ہی حالانکہ اوسکا نام مردون مین لکھا جا چکا ہی ۴ ابن جریر نی عمر مولی غفرہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کی لیے لکھے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگی لیلۃ القدر تک پس جب پایا جاتا ہی آدمی کو کہ نکاح کرتا ہی عورتون سی اور درخت لگاتا ہی حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہی ۵ عکرمہ سی روایت کیا ہی کہا شب نصف شعبان مین نسخہ کیا جاتا ہی سال کا کام اور لکھی جاتی ہین زندے مردون سی اور لکھی جاتی ہین حاجی پس اونمین نہ کوئی بڑھایا جاتا ہی نہ اونمین سی کوئی کم کیا جاتا ہی ۶ دیلمی نی مسند الفردوس مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہی اللہ طرف ملک الموت کی ساتھ قبض ہر نفس کی جسکی قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہی ۷ ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین محمد بن مجاہد سی روایت کیا ہی کہا اللہ تعالی کے لیے ایک درخت ہے عرش کی نیچے کوئی مخلوق نہین ہی مگر اوسکی داہلی اوسمین ایک پتا ہی پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہی تو اوسکی روح اوسکی جسم سے نکل جاتی ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا اس سی معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہی کوئی مگر ساتھ علم اللہ تعالی کی ۸ شرح برزخ مین لکھا ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ ملک الموت علیہ السلام اون پتون کی طرف دیکھتے ہین پس جب کسی پتی کو دیکھتے ہین کہ زرد ہو گیا تو جان لیتے ہین کہ اوسکی موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کی ارواح کو قبض کرتے ہین اور نہین ہی وہ مگر نسخہ آجال مین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نی اونکو دیا ہی ف شرح برزخ مین لکھا ہی معنی قطع آجال کی یہ ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہی ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ہر شب برات کو لوح محفوظ کھولی جاتی ہی اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکھتے ہین پس اوس سی ایک نسخہ لکھ لیتے ہین کہ جو کچھ اوس سال مین اول سی آخر تک ہوگا پھر نسخہ رزق کا میکائیل کو دیتے ہین اور نسخہ حروب وزلازل وخسف وصواعق کا جبریل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصائب وآجال کا ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلۃ البرات بھی کہتے ہین کہ لوگونکو برات دیجاتی ہی پس نیکون کو آگ سی برات ملتی ہی اور بدون کو جہنم سی ف لیلۃ البرات کے اظہار اور لیلۃ القدر کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہی کہ وہ بندون کی لیے نہایت مناسب ہی وہ یہ ہی کہ شب برات مین خوف وفزع ہی کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہی کہ شاید اوسکا نام زندون کی دفتر سے نکل کر مردون مین لکھا گیا ہو اور اگر زندون کی دفتر مین لکھا گیا ہی تو اس سی ڈرتا ہی کہ اوسکا نام سعادت کی ساتھ لکھا گیا یا شقاوت کی ساتھ مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نی اس رات کو ظاہر کر دیا تاکہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندی اوس سی ڈرتے رہین رہی لیلۃ القدر سو وہ مغفرت ورحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بھروسا کر بیٹھتے یعنی اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کرلیتے پس اس حکمت کی لیی شب برات کو ظاہر فرما دیا اور لیلۃ القدر کو چھپا دیا ف مروی ہی کہ بندرہوین رات شعبان مین آسمان کی دروازے کھولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہی خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک اور پکارتا ہی خوشی ہو مسلمانون کی لیے اس رات مین ایک اور پکارتا ہی ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لیے قبول کیجاوی ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکے لیے مغفرت کیجاوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سی پوچھا کہ یہ دروازی کب بند کیے جاتی ہین

کما جبکہ فجر طلوع ہوتی ہی ف مشائخ رحمہم اللہ تعالی سی مروی ہی کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑھے پس وہ سعدا مین لکھا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاویگی گو وہ اشقیا ہی سی کیون نہو بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت پچاس سلام سی پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکی ساری گناہ بخشی جاوینگی اوسکے رزق مین وسعت عمر مین برکت کیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بھی مروی ہی کہ اس رات مین سورۂ یس تین بار پڑھی ایک بار یہ نیت طول عمر اور ایک بار یہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار یہ نیت امن کی بلا **فصل پہلی پہل جسکو بندی کی موت کا علم ہوتا ہی** ابن ابی الدنیا حاکم نی مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اول جسکو بندی کی موت کا علم ہوتا ہی وہ حافظ ہی اسلیے کہ وہ اوسکا عمل لیکر چڑہتا ہی اوسکا رزق لیکے اوترتا ہی پس جبکہ اوسکی لیی رزق نکلا تو جان لیتا ہی کہ وہ مرنیوالا ہی **باب ۱۵ علامت خاتمہ خیر کے بیان مین** (۱) ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سی طلب عمل کرتا ہی عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سی طلب عمل کرتا ہی فرمایا توفیق دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۲ امام احمد و حاکم نے عمرو بن حمیق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ اللہ کسی بندی کو دوست رکھتا ہی تو اوسکو غسل دیتا ہی عرض کیا گیا کہ کس طرح غسل دیتا ہی فرمایا توفیق دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سی پہلے یہانتک کہ اوسکی پڑوسی اوس سی راضی ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکھنا عمل صالح ہی اور انکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت آلہی کا باعث ہی واللہ اعلم ۳ ابن ابی الدنیا نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی مرفوعا روایت کیا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو بھیجتا ہی طرف اوسکے ایک برس پہلی اوسکی موت سی ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہی اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین اوقات پر مرتا ہی پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا جب اوسکو موت آئی اور اوسنی اوسکو دیکھا جو اوسکے لیے تیار کیا گیا ہی تو وہ اپنی جان کونے کرنے لگتا ہی حرص سی اسپر کہ وہ نکل جاوے ایسی جگہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکھتا ہی اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ شر کا تو مقرر کرتا ہی واسطے اوسکے برس بہر پہلے اوسکی موت سی ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہی یہان تک کہ وہ مرتا ہی اپنی بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مرگیا پھر جب اوسکو موت آتی ہی اور اوسکو دیکھتا ہے جو اوسکے لیی تیار کیا گیا ہی تو اپنی جان کو نکلی لگتا ہی بسبب کراہت کی اس سی کہ وہ نکلی پس اوس جگہ وہ مکروہ رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو صاحب مصباح نی اس حدیث شریف کے معنی مین کہا ہی کہ خروج روح کا وقت پکارنے ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہی کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکی سوراخ سی پکارتا ہی اور نکلنا دونون جسمونکا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہی لیکن مومن تو اپنی جان کو متوع کرتا ہی یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ متوع یہی ہی کہ استدعا رتی کا ہو واسطے نکلنے کی اور کافر اپنی روح کو تبلع کرتا ہی تبلع یہی ہی کہ جو جسم مومنہ مین ہی اوسکو پھیر لیجانے چاہتا ہی کہ پیٹ کی طرف رجوع کرے انتہی ف بعض علما رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے والعیاذ باللہ تعالی ہین نماز کو ہلکا سمجھنا شراب پینا ماں باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانونکو ایذا دینا ف حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی لکھا ہی کہ اکثر جگہ یا تو نحس سبب سے موت کو وقت بندی سی ایمان کھینچ لیا جاتا ہی ترک شکر اسلام پر ترک خود اسلام کی جانی پر اہل اسلام پر ظلم کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی فرمایا اللہ تعالی نی (۱) وجاءت سکرۃ الموت بالحق (۲) ولو ترٰی اذ الظالمون فی غمرٰت الموت الآیۃ (۳) فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیۃ (۴) کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق الآیۃ (۱) بخاری نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن تہا یا لکڑی کا پیالہ تہا اوسمین پانی تہا پس آپ اپنی دونون ہاتھ پانی مین ڈالتے پھر اونکو اپنے موضع سے ملتے اور فرماتے تہے لا الٰہ الا اللہ بیشک موت کے لیے سکرات ہین سکرات جمع ہے

۱ فتح الباری شرح صحیح البخاری للعسقلانی ۲ الترغیب والترہیب للمنذری ۳ صحیح مسلم ۴ الوصول لرزین ۵ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ۶ ایک نسخہ مین یہان تک ہی اور ۱۲ منہ

سکرہ کہتے ہین شدت کو ۳ ترمذی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۴ بخاری نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لیے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹھا رہے تھی کہ اگر عمل نہ کری ابن آدم مگر اسی لیی تو اوسے لائق ہے کہ عمل کری ۵ نعمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سی روایت کیا ہی کہ اونھون نی کہا ہمکو پہونچا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سی فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجھی کیا بدلا دون مگر یہ کہ اللہ تعالی آسان کری تجھپر سکرات موت کو ۶ طبرانی نی کبیر مین اور ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان تکلی ہے پسینے سے اور کافر کا نفس کھینچا جاتا ہی جیسا کھینچا جاتا ہی نفس گدھے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہی بسبب گناہ کے اوسپر نزدیک موت کی تاکہ اوس سی کفارہ کیا جاوی اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سی جزا دیا جاوی ۷ دینوری نی مجالسہ مین وہیب بن ورد سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سی اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب گناہ کی جو اوسنی کیا بیماری اوسکے جسم مین اور مصیبت اوسکے اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکے رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین اوس سی ذرہ برابر کو بہر اگر اوسپر کچھ باقی رہتا ہی تو سخت کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچا جاوی طرف میری مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی بندے کو دنیا سی اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر نیکی کی جو اوسنی کی صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکے عیش مین اور امن اوسکی نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین اوس سی ذرہ برابر کو بہر اگر اوسکے لیے کچھ باقی رہا تو آسان کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے وہ بسبب اوسکی نا رسی ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سی کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہی وہ اوسکو اپنی عمل سی تو سختی کیجاتی ہی اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجے کو جنت سی اور کافر جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کر چکا ہی تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا مین پھر نار کی طرف چلا جاوی ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مومن البتہ اجر دیا جاتا ہی ہر چیز مین یہان تک کہ شدت موت مین نزدیک موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مومن مرتا ہی عرق جبین سی ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین نی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ رکھو میت کو نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکھین جاری ہوئین اور اوسکے نتھنے پھول گئی تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخرانے شتر جوان مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھین راکھی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہی اللہ سی کہ اوسپر اوترا ف جبہہ عربی مین پیشانی کو کہتی ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتے ہین اوس کے دائین بائین پس جبین کنارہ ہی پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہی بعض نے کہا کہ موت بعرق جبین کنایہ ہی شدت سکرات موت سی کہ بسبب اوسکی گناہ دور ہوتی ہین درجے بلند ہوتے ہین اور بعض نی کہا مراد یہ ہی کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین ۱۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور مروزی نی جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مومن پر کچھ خطائین اوسکی خطاؤن مین سی باقی رہجاتی ہین موت کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہی سوا اسکے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی ۱۳ بیہقی نی شعب مین علقمہ بن قیس سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی عم زاد بہائی کے پاس حاضر ہوی اور وہ مرمرا رہا تھا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چھوا ناگاہ وہ عرقناک تھی پس کہا اللہ اکبر مجھا ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حدیث کی ہی کہ

---

۱ لفظ حدیث شریف کا کان نون دال کہ مجمع الی آخرین کہا ہی قال امری سلمان یقول قرء الصواب ای یا سلمان یقول قرء ماضی مفرد مذکر غائب قال ان تفعل کذا ۲ ۵۲ فتح دال مہملہ و سکون نون تحتانی دینوری ۳ عطف توزی مرغزی مارغ تحتانی ۴ ۵۳ اصل کا لفظ کتبہ کلمہ تاکید دریغا تاسف دادن استاد دانہ دوبین کردن ۱۲ صباح

کہ آپ نی فرمایا ہی موت مومن کی عرق جبین سی ہے اور نہین ہی کوئی مومن مگر اوسکے لیے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی ہی اور کچھ بقیا دسیر باقی رہجاتا ہی تو اوسپر بسبب اوس کے نزدیک موت کے شدت کیجاتی ہی عبد اللہ نے کہا مین نہین دوست رکھتا ہون موت کو مثل موت گدھے کے ۱۴ ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بھتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تہا اوسکی جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسے کہا گیا کون چیز تجکو ہنساتی ہے کہا مین نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہی اوسکے شدق یعنی باچھ سی جیسے نکلتی ہے جان گدھے کی اور مومن البتہ گناہ کرتا ہی پس اوسپر وقت موت کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوی ۱۵ مروزی نی ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ علقمہ نی اسود سی کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجھی لا الہ الا اللہ کی تلقین کر پس اگر میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجھی خوشخبری دی ۱۶ ابن ابی شیبہ و مروزی نی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا محبوب رکھتے تھے پسینے کو واسطے میت کے ف بعض علمانی کہا ہی میت کی جبین عرقناک نہین ہوتی مگر واسطے خیار کے اپنے رب سی اسلیے کہ اونسے اوسکی مخالفت کی نیچے کا بدن تو اوس کا مرجکا صرف حیات کے قوے اور اوسکے حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہے اور حیا آنکھون مین ہوتی ہی اور کافر اس سب سے اندہا ہی اور موحد معذب اس سی مشغول ہی بسبب عذاب کی جو اوپسے نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین

(۱) **حکایت** ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سی کہ اونمین عجیب قصے ہوئے ہین پھر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمین سی نکلا پھر وہ اپنے قبرستانون مین سی کسی قبرستان پر آئے پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین اور اللہ سی دعا کرین کہ وہ ہمارے لیے کسی مردے کو نکالی وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہون نی کیا وہ اس حال مین تہی کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین نشان سجدے کا تہا اونسے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہو مین تو سو برس سی مرا ہون اور ابہی تک موت کی تلخی جسی ساکن نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے پھیر دے جیسا کہ مین تہا ۲ **حکایت** امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ دو آدمیون نی بنی اسرائیل مین سی اللہ تعالی کی عبادت کی بیان تک کہ عبادت سی ملول ہوگئی اونہون نی کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پھر مجاورت کرین شاید ہم رجوع کرین پس وہ قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لیے ایک مردہ اوٹھایا گیا اونسے اونسے کہا مین تو اسی برس سی مرا ہون اور مین ابتک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نہین جاتا ہی میت سے الم موت کا جب تک کہ وہ اپنی قبر مین ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گذرتی ہی اور سہل تر ہی اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہی ۴ ابن ابی الدنیا نی وزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ میت پاویگا الم موت کو یہان تک کہ اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہی ۶ ضحاک بن حمرہ سی روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا اونی پکڑ موت کی بنسبت سو ضرب تلوار کے ہی ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دھکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سی ۸ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین بھیجنے پر مرنے کی ۹ ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا موسی علیہ السلام سی کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفود سلفے کے داخل ہوا میرے پیٹ مین اوسکی بہت سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگون مین سی ہر رگ کے ساتھ لوٹ گئی پھر وہ میرے پیٹ سی نہایت زور سی کھینچا گیا اونسی کہا گیا مقرر اللہ تعالی نی آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نی ابو اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا موسی علیہ السلام سی کہا گیا آپ نی موت کا مزہ

ف ایک قول مین ہے کہ ابن حزم نے یہ کہا ہے کہ جبین عرقناک ہونی کی کوئی وجہ نہین ہے ۱۲ منہ

کس طرح کا پایا کہا کَسَفُّوْدٍ اُدْخِلَ فِی جِزَّۃٍ صوف فامتلخ یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گٹھے مین گھسائی گئی پھر وہ نکالی گئی فرمایا ای موسی مقرر ہنوز تجہیز آسانی کی ۱۱ امام احمد فی زہد مین مروزی فی جنائز مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے ملے تو اونسے کہا گیا تمنی موت کو کس طرح پایا پس کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھینچا جاتا ہے کھجور کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہم نے موت کو تیرے آسان کیا ۱۲ مروی ہی جبکہ موسی علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا ای موسی تو نے موت کو کس طرح پایا کہا مینے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہی توے پر نہ وہ مرتی ہی کہ راحت پاوی اور نہ نجات پاتی ہی کہ اوڑ جاوی ۱۳ یہ بھی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ مین اپنے نفس کو پاتا ہون مثل بکری کی کہ اوسکا چمڑا اودہیڑا جاتا ہی قصاب کے ہاتھ مین ۱۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرشتے بندے کو گھیر لیتے ہین اور اگر یہ ہو تو وہ خیگل صحرا مین بھاگتا پھری شدت سکرات موت سے ۱۵ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہی کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہی اور وہ چپ ہی حالانکہ ابن آدم توجہ ینی کے کاٹنی سے بیقرار ہو جاتا ہی فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہین ۱۶ ابن ابی الدنیا فی شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ حسکہ کے ہے کہ وہ صوف مین ہو پس کیا نکالا جاتا ہی حسکہ صوف سے مگر اوسکی ساتھ صوف ہوتا ہی ۱۷ مروزی فی جنائز مین میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والون پر رکھا جاوی تو بیشک ساری مرجاوین اور بیشک قیامت مین البتہ ایک گھڑی شدت موت پر ستر گنی زیادہ ہوگی ۱۸ **احکایت** ابن ابی الدنیا فی محمد بن عبد اللہ بن کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا اباجان کہا کرتے تہی کاش مین کسی دانشمند آدمی سے وقت نزول موت کے ملون تاکہ وہ مجھسے بیان کرے جو وہ پاتا ہی اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لیے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ کَاَنَّ جنبی فی تخت اور گویا مین سانس لیتا ہون سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہی میرے دونون پاؤن سے میرے سر تک ۱۹ **احکایت** ابن سعد اور حاکم فی عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہی کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہوا اور اوسکی عقل اوسکے ساتھ ہو وہ کیونکر اوسکو بیان نہ کریگا جبکہ اونپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبد اللہ نے اونسے کہا اباجان کہا کرتے تہے پھر وہی کہا جو اوپر گذرا اب تم ہمارے لیے موت کو بیان کرو کہا بیٹا موت اس سے بڑہکر ہی کہ اوسکا بیان کیا جائی لیکن مین اوس سے تیرے لیے کچھ بیان کرتا ہون مین اپنے آپ کو پاتا ہون گویا رضوی کے پہاڑ میری گردن پر ہین اور پاتا ہون مین اپنی کو کہ گویا میری پیٹ مین شوک سلاّ ہے اور مین پاتا ہون اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہی ۲۰ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا فی اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجھے موت سے خبر دی کعب نے کہا یا امیر المومنین وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہی اور ایک آدمی ہے جسکے ہاتھ بہت زور دار ہین وہ اوسکو کھینچ رہا ہی اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہی مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوی پھر ہر کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوی پھر اوسکو ایک آدمی زور آور کھینچے پس لیلیا جو لیلیا اور باقی رکھا جو باقی رکھا ۲۱ ابن ابی الدنیا فی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا موت نہایت فظیع تر ہول ہی دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے ارّہ ون کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر مردہ اوٹہایا جاوی پھر وہ اہل دنیا کو الم موت کی خبر دیوی تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹہائین ۲۲ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہی کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب ارّہ ون کے چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر درد ایک رگ کامیت کی رگون سے زمین والون پر بانٹا جاوی تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھی پھر وہ اول شدت ہی جسکی ملاقات کافر کرتا ہی اور آخر شدت ہی جسکو مومن ملتا ہی ۲۳ ابو نعیم نے حلیہ مین واثلہ بن اسقع

لہ ولکن کانا ہ
لہ ای الدنیا بکسر الجیم
لہ ای حسکہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم اپنی مردون کی پاس حاضر ہوُ اور اون کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو بیشک دانشمند مردون اور عورتون سی نزدیک اس پہنچنے کے متحیر ہوتا ہی اور شیطان قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی بنی آدم سی نزدیک اس پہنچنے کے قسم ہے اوسکی جیکے ہاتھ مین جان میری ہی نہین نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سی یہان تک کہ درد کرتی ہی ہر رگ اوسکی علوہ علحدہ اسکو ابن ابی الدنیا نے بہی مثل اسکی ابو حسین مرجمی سے مرفوعا روایت کیا ہی ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے آلہی تو روح کو لیتا ہی مابین عصب وقصب سی اور اناملؔ سی آلہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجہپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نے اپنی مسند مین سند جید کے ساتھ عطاء بن کیسار سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت کا سخت تر ہی ہزار ضرب تلوار سی اور نہین ہی کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی علحدہ درد کرتی ہی اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی عدو اللہ اوس گہڑی مین ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہین ہی اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہی سوا اسکے کہ آیا اوسکو آسیب الا اوسکے رب سے سوا اوسکو خوشخبری دے کہ نہین ہی بعد اسکے عذاب اور داخل ہوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنی اصحاب سی اور وہ مریض تہا پس فرمایا تو آپ کو کس طرح پاتا ہی اونی کہا مین پاتا ہون اپنی آپ کو راغب راہب یعنی خائف فرمایا قسم ہی اوسکی جیکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کی مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکہتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو جس سی وہ ڈرتا ہی ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا آخر شدت جسکی ملاقات مومن کرتا ہی موت ہی ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین نہین دوست رکہتا ہون کہ سکرات موت کے مجہپر آسان کیے جائین کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہی جیکے ساتھ مومن اجر پایا جاتا ہی ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ملاقات کی ابن آدم نی کسی چیز کی کبہی جب سی اللہ نی اوسکو پیدا کیا کہ سخت تر ہوا اوسپر موت سی ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کا جس کی ملاقات کی جاتی ہے امر آخرت سے وہ موت ہی ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جس کے لیے کوئی دوا نہین ہے کہا موت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالی کی رضامندی ہے

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسری کو رخصت کرتی ہین قشیری رحمہ اللہ نی رسالہ مین ابو الفضل طوسی نی عیون الاخبار مین اور دلجی نی ابراہیم بن ادہم کی طریق سی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بندہ البتہ تکلیف اوہاتا ہی کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکی مفاصل البتہ بعض بعض پر سلام کرتی ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجہسی جدا ہوتا ہی اور مین تجہسی جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک **شعر** ای کف دست مساعد وبازو بہ تو دیع یک دگر کنیم

فصل شہید الموت سی محفوظ ہی ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہی بندے پر موت سے جبکہ پہونچتی ہی روح تراقی کو پس وہ اوس وقت مضطرب ہوتا ہی اور اوسکی سانس اوپر چڑہتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہید اس بات کے ساتہ خاص ہے کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہی طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام ابن ابی الدنیا نی محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ سب سی آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگے اونسی کہا جاویگا ای ملک الموت تو مر پس نزدیک اسکی ایک چیخ ماریگی کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سی پہر وہ مر جاوینگی زیاد نمیری رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا مینی بعض کتب مین پڑہا ہی کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سی

فصل انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونی مین دو فائدی ہین قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ انبیاء علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدی ہین ایک تو اون کی تکثیر وتکمیل فضائل اور رفیع درجات ہی نہ آمین کوئی

نقصان ہی نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہی کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لی کیونکہ باطن ہی اور کبھی انسان بعض مردون پر مطلع ہوتا ہی اور اوسپر کوئی حرکت وقلق واضطراب نہین دیکھتا ہی اور اوسکی روح کی سہولت خروج کو نظر کرتا ہی پس وہ گمان کرتا ہی سہولت امر موت کو اور جس حال مین میت ہوتا ہی اوسکو نہین جانتا ہی پھر جبکہ انبیاء علیہم السلام نی جو کہ اپنی خبر مین سچے ہین شدت الم موت کو بیان کیا باوجود انکی کرامت کی اللہ پر تو خلق نی جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہی اور یہ علم قطعی ہی مطلقا ہر میت کے لیے کیونکہ صادقین نی اسکی خبر دی ہی سوای شہید قتیل کفار کی جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہی **فصل موت فجاءت یعنی ناگہان** یہقی نی شعب الایمان مین عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سی موت فجاءت کر پوچھا کیا وہ مکروہ ہی اوہنون نی فرمایا وہ کس لیی کہ وہ ہی مین نی رسوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اسکا سبب پوچھا آپ نی فرمایا راحت ہی واسطی مومن کی اور یکدنا اسف یعنی خشم وغضب کا ہی واسطی فاجر کی **ف** مقصد الآمال مین کہا ہی کہ مرگ ناگہانی آثار غضب الٰہی سی ہی بندۂ بدکار پر کیونکہ اوسکو نہ چھوڑا تا کہ توبہ وعمل صالح سی آخرت کی تیاری کری انتہی حاصل یہ ہی کہ یکایک مرنا نکو کی لیی نیک ذکی واسطی بدی ہی

فصل اون امور کی بیان مین جنسی روح بسہولت نکلتی ہی (۱) جماعت علمانی ذکر کیا ہی کہ مسواک روح کی نکلنے کو آسان کرتی ہی استدلال کیا ہی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی جو کہ صحیح مین قصۂ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی کہ آپ نی وقت وفات شریف کی مسواک کی ۲ امام احمد نی زہد مین میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمیشہ رہی ایک نہتا قریب العہد ساتھ عمل صالح کی کیونکہ وہ آسانی کرتا ہی اوسپر موت نازل ہوتی ہی یا یاد کری کسی عمل صالح کو جو کہ اوسی سی پہلے کیا ہی **فصل صورت موت وحیات کے بیان مین** (۱) ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیوۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ حیات جبریل علیہ السلام کا گھوڑا ہی اور موت مینڈھا الملح ہی ۲ مقاتل وکلبی نے کہا ہی کہ موت کو مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی پر مگر وہ مرتا ہی اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہی (۳) ابو الشیخ وابن حبان نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا الملح یعنی ہت کبر جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوے ہون اوسکی چار باز دہین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سی فرمایا ہو وہ ہو گیا پھر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لیے ظاہر ہو گیا آن آثار سی معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہی کہ مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہی اور جو صحیحین مین وارد ہوا ہی وہ بھی اس سی واضح ہو گیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کی کبش املح کی صورت مین پس کہڑی کیجائیگی درمیان جنت ونار کی پھر کہا جائیگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہان اور سب نی اوسکو دیکھ لیا ہی یہ موت ہی پھر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نی ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سی زیادہ کیا ہی کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسی بکری ذبح کی جاتی ہی **باب ۱۷** بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہا اور جو اوسکی نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوس کے احتضار کے وقت کہی جاوی اور اوس کی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوی جبکہ اوس کا انتقال ہو جاوے اور اوس کی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہی (۱) حاکم نی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے اوسکی ساتھ اپنے مرض مین چالیس بار پھر مر جاوی اوسی مرض مین تو دیا جاویگا اجر ایک شہید کا اور اگر اچھا ہو گیا تو اچھا ہو گیا اس حال مین کہ اوس کے لیے بخشش کی گئی ۲ ابن ابی الدنیا نی کتاب مرض وکفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا روایت کیا ہی ابو ہریرہ کیا نہ خبردون مین تمکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کری اوسکے ساتھ اول لیٹنے مین اپنی بیماری سے تو نجات دی اللہ اوسکو نار سی مین نی کہا ہان خبر دیجیے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو حی لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ علی کل حال اللہ اکبر

لہ ابو الشیخ ابن حبان یا ابی الخیر اور ابن حبان یا ابی موحد اور ۲

الکبریاء ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت امرضتنی لتقبض روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم منک الحسنی واعذنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک الحسنی پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضا مندی اللہ کے جنت سی اور اگر تو نے گناہ کی تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اور پاک ہی اللہ پروردگار بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ تعالی کی حمد بہت پاک برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہی بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت ہر مکان مین ہی الٰہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہی مجکو تا کہ قبض کری تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر میری روح کو اون لوگون کی روحون مین جنکے لیے سابق ہوچکی بھتسی نیکی اور پناہ دی مجھ آگ سی جیسی پناہ دی تو نی اپنے اولیاء کو جنکے لیے سابق ہوچکی تجھسے نیکی ۳ ابن عساکر نی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی فرمایا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے سنے ہین جس شخص نی اونکو اپنی وفات کی نزدیک کہا وہ جنت مین داخل ہوا لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ترجمہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۲ حمد ہے اللہ کے لیے جو پروردگار ہی عالمون کا ۳ بابرکت ہی وہ ذات جسکی ہاتھ مین ملک ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی بزار نی اور سعید بن منصور نی اپنی سنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ بیشک مومن نزدیک میری بمنزلہ کل خیر کے ہی وہ میری حمد کرتا ہی اور مین اوس کی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک مومن نکلتی ہی اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سی اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عزوجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کی نزدیک پڑھی جاوی

(۱) ابن ابی الدنیا دیلمی نی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔ نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوی نزدیک اوسکے سر کے پس مگر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر ۲ ابن ابی شیبہ امام احمد ابو داؤد نسائی حاکم ابن حبان نی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پڑھو تم اپنی مردون پر یٰسٓ ف ابن حبان نے کہا مراد مردون سی وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مردے پر پڑھی جاوی ۳ ابن ابی شیبہ و مروزی نی جابر بن زید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۂ رعد پڑھی جاوی اسلیے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہی اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہی واسطے اوسکی قبض کی اور بہت آسان کرنیوالی ہی واسطے اوسکے حال کی اور کہا جاتا ہا گہڑی بھر پہلے میت کے مرنے سی حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللھم اغفر لفلان بن فلان وبرد علیہ مضجعہ ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ بنبیہ وثقل نفسہ وصعد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی دار تبقی فیھا الصحبۃ ویذھب عنا فیھا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور اسکی تکرار کرتا رہی یہان تک کہ اوسکی روح قبض کیجاوی ۴ ابن ابی شیبہ اور مروزی نی شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورۂ بقر پڑہا کرتے تھے ف ابو نعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی اس آیت کی تفسیر مین ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنی جو شخص اللہ سی ڈرتا ہی تو اللہ کرتا ہی واسطے اوسکے مخرج۔ کہا اوسکی لیے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سی اور کربہ سے نزدیک موت کی اور مواقف روز قیامت سے اس سی معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالی متولی ہوتا ہے دین و دنیا کی ایذا و تکلیف سے اوس کو محفوظ رکھتا ہی +

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین

تلقین مشتق ہی لقن سی لقن کی معنے سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھانے کو کہتی ہین اور مراد تلقین سی اس جگہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہی رو برو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکی کہ اوس سی پڑہنے کو کہین یعنی حاضرین پڑہین اور اوس سی نہ کہین کہ تو پڑھ جاننا چاہیے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی نی تذکرہ مین تلقین المیت لا الٰہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہی پھر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اون کا ذکر کیا ہے

(۱) مسلم نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی تلقین کرو اپنی مُردون کو لا آلہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نی کہا مراد اس سی وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے جس شخص کا آخر کلام لا آلہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی شروع کرو اپنے بچون پر اول ساتھ لا آلہ الا اللہ کی یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلے تو اونکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اونکو نزدیک موت کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا آلہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ بہر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچھا جائیگا ایک گناہ سی بیہقی نے کہا یہ متن غریب ہی ہمنے اسکو نہین لکھا مگر اسکی اسناد سی ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نی اپنی امالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً روایت کیا ہی جبکہ بھاری ہو جاوین تمہاری مریض تو اونکو ملول نہ کرو لا آلہ الا اللہ کہنے سی یعنی اونپر جبر نہ کرو اون سی بجد نہ کہو لیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا جاتا ہی اسکے ساتھ یعنی ساتھ کلمے کے واسطے منافق کی کبھی ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا آلہ الا اللہ کی تلقین کرو اسلیے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے واسطے اوسکے اس کے ساتھ نزدیک اوسکی موت کے مگر دہ اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کی ۶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مُردون کی پاس حاضر ہو اور اونکو لا آلہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۷ ابو نعیم نی ذکر کیا ہی کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا آلہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمیونمین سی تحول کرتا ہی اس سی اور بیشک شیطان ابن آدم سی نہایت قریب ہوتا ہی وقت اس پھرنے کے قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی مقرر ملک الموت کا معاینہ کرنا ہزار ضرب تلوار سے بھی زیادہ سخت ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہی نفس کسی بندی کا دنیا سی یہانتک کہ ہر رگ اوسکی اپنی جگہ پر دردناک ہو جاتی ہی قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث مکحول سی ۸ طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کے نزدیک موت اپنی کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کہائیگی ۹ ابو یعلی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت طلحہ و عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا سنا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی جسکو حاضر ہوئی موت مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سی نکلیگی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نوردن قیامت کی اور ایک لفظ مین یہ ہے مگر کشایش کردیگا اللہ اوس سی اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسی خوش کری وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ ۱۰ ابن ابی الدنیا نی کتاب محتضرین مین اور طبرانی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے حاضر ہوے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مرا رہا تھا پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پہر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر نہ پائی پہر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی تھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لیے بسبب کلمہ اخلاص کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابو نعیم نے فرقد سنجی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ بندی کو وفات حاضر ہوتی ہی تو بائین طرف کا فرشتہ دائین جانب والی سی کہتا ہے تخفیف کر یعنی تو جدا ہو جا وہ کہتا ہی مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہی تو مین اوسکو لکھہ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نی حدیث تلقین کو ذکر نہین فرمایا ہی فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکھی ہی کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہ ہوئی ہو پس وہنون نی اوس چیز کے ساتھ کفایت کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہی مراد اس سی یہ قول ہی امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جبکا آخر قول لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظہ خود اوس شخص کو شامل ہی جسنے یہ کلمہ کہا اور مر گیا یا زندہ رہا اور اوسنی سوائے

اس کلمی کے اور کچھ نہ کہا اسکے معنوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچھ کلام کیا لیکن وہ بھی مستصحب اوسکی حکم کا ہی بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنی
برا عمل کیا ہی تو وہ مشیت مین ہی اور جو عمل نیک کیا ہی تو رحمت الٰہی اسی کی مقتضی ہی کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہوا انتہی دیکھو اسی استصحاب پر
روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہی کہ نہین ہی کوئی
معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر اقتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہی اور اسی کے مثل مسلم نی حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہی پھر اسپر مرجاوی مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہتا ہی اوسکو کوئی بندہ اپنے دل
مین سچ سمجھ کے پھر وہ مرجاوی مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہی وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سی اس حدیث
مین اور اسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمی شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کرنی سے انکال وارد نہین ہوتا ہی زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی نے
کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہی کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نی کہا ہماری علما فرماتی ہین کہ مردون کو اس
کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہی مسلمانون نی اوسپر عمل کیا ہی اور یہ تلقین اسلیے ہوتی ہی کہ آخر کلام مردی کا لا الہ الا اللہ ہوا اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہو جاوے
اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مین داخل ہوا اس حدیث کو ابو داؤد نی روایت کیا ہی اور عبد الحق نے
اسکی تصحیح کی ہی **ف** حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہی سو ظاہر اونکا یہ ہی کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ نی تلقین کے
فائدون سی ایک یہ فائدہ بیان کیا ہی کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہو جاوے جس سی شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سی تعرض کرتا ہی اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے
اور جبکہ میت کو تلقین کر دی گئی اور اوسنے ایک بار یہ کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہی بار بار اوس سی نہ کہین اگر وہ گھبرا نہ جاوی ابن مبارک
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدی تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبد الحق نی کہا یہ چھوڑنا اسلیے ہی کہ وقت اصرار کرنے کی
میت پر یہ خوف ہی کہ وہ کلمے سی بیزار ہو اور گھبراوی اور شیطان کا غلبہ ہو جاوی اور یہ سوء خاتمہ کا سبب ہو جاوی اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ
نے کہا مجھسی ابن مبارک نے کہا کہ تو بھی تلقین کر یعنی کلمہ شہادت کی اور مجھپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہی کہ مرجاوین اور اونکے دل مین سوا
خدا کی اور کچھ نہو کیونکہ دارمدار دل پر ہی اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتی ہین اور اوس سی نجات ہوتی ہی پھر ہی سزی زبان کی حرکت بدون اوسکی کہ دل مین ہو سو
اسمین کچھ فائدہ نہین ہی نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہی **ف** تلقین کبھی ذکر حدیث سی ہوتی ہی اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہی جیسا کہ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ
حکایت ابو زرعہ نزع مین تھی اور اونکے نزدیک ابو حاتم محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علما کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا
اور ابو زرعہ سے شرمائی کہا یا روا حدیث کا مذاکرہ کرین محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نی ابو مجلز سی اونہون نی کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نی اونہون نی کہا
حدیث کی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سی پھر اس سی تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھی ابو زرعہ نی کہا اور وہ حالت نزع مین تھی حدیث کی
ہمکو ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سی اونہون نی صالح بن عریب سی اونہون نی کثیر بن مرۃ حضرمی سی اونہون نی معاذ بن جبل سی معاذ نی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہی کہ حرام کر دیا اللہ نی اوسکو آگ پر اور ابو زرعہ نے
انتقال کیا ہماری نی اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ ابو زرعہ نی لا الہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتھ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ
دخل الجنۃ کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لیگئی دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہی اور بار بار
کرتا ہی شعبی نی اوس سی کہا کہ تو اسکے ساتھ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو بھی تلقین کر یا نہ کر مین خود اس کلمی کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے

یہ آیت پڑہی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا شعبی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جسنے ہماری اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت ضیغم سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے وفات کے وقت لوگون نی کہا لا الہ الا اللہ کہو فرمایا مین اوسکو بھولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو اونہون نی اپنی آنکھون کو کہولدیا اور یہ بیت پڑہی ؎ وغلایذکرنی عھوھا بالحمی ومنی نسیت العھد حتی اذکرا

جناب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ نی کیا خوب فرمایا ہی ؎ مہر تو در درونم وعشق تو در سرم ۔ یا شیر اندر آمد و یا جان بدر رود ۔

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب سورخاتمہ کے بیان مین لکھا ہی عاذنا اللہ منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہی اور کہتا ہی کہ یہودی مرا اور دوسرا شیطان ماں کی صورت مین آتا ہی اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہی اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبداللہ بن احمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا یعنی دیکہا کہ وہ عرقناک ہوتی ہین پہر اونکو افاقہ ہوجاتا ہی اور اپنے ہاتھ سی اشارہ کرتے ہین لا الہ لا اللہ یعنی عود نہ کرے عود کرتا ہی اشارہ چند بار کیا پہر کہا آیا یہ کیا ہی جو تم سی ظاہر ہوتا ہی اونہون نی کہا شیطان میرے سامنے کہڑا ہی اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہی ای احمد تو مجہسی فوت ہوگیا اور مین کہتا ہون لا الہ الا اللہ یعنی تو عود نہ کرتا کہ مین مرجاؤن **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین مین نی ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنے شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تھے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے بھائی تھی مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسی کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لا الہ کہتے تھے جب اونکو ہوش آیا تو ہم نی اونسی اسکا ذکر کیا اونہون نی کہا کہ دو شیطان میرے دائین بائین طرف آئی ایک نے کہا کہ یہودی مرکہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مرکہ بہترین ادیان دین نصاری ہی اور مین اونسی لا لا کہتا تہا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتھ سی کتاب ترمذی و نسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی یہ حدیث لکہی ہی کہ بیشک شیطان آتا ہی نزدیک ایک بہارے کے وقت اوسکے مرنے کے پس وہ اوس سی کہتا ہی مرجہودی مر نصرانی سو میرا جواب اون دونون شیطانون کو یہ تہا نہ تہا کہ قرطبی فرماتے ہین میں نی کتاب ابوعیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا نہ پایا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو مین نی بعض کو سنا اور اوس مین سے بہت سے میرے نزدیک موجود تھے مگر اس حدیث پر مجہی وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند نسخے مین احتمال ہی کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہی اعاذنا اللہ منہ حکایت بیہقی نی شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہی اوس سی کہتی ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہین کہہ سکتا ہی فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تہا عرض کیا کہ ہان کہتا تہا فرمایا پہر کیا چیز منع کرتی ہی اوسکو اوس سی نزدیک اوسکے مرنے کی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ہم بہی ہمراہ آپکے اوٹھے یہان تک کہ اوس جوان کی پاس تشریف لائی فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اونسی کہا مین اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہی کہا ہان فرمایا اوسکی طرف آدمی بہیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اوس سی فرمایا وہ تیرا بیٹا ہی کہا ہان فرمایا تو بہی بتا اگر آگ درہکائی جاوی پہر تجہسی کہا جاوی کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم تجکو اس آگ مین ڈالینگی اونسی کہا تب تو مین اوسمین شفاعت کرتی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو اوس سی راضی ہوئی اونسی کہا مقرر مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اونسی کہا لا الہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حمد ہی اللہ کے لیے جسنے میرے سبب سی نجات دی اوسکو آگ سی

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہی اعاذنا اللہ منہ حکایت ابن عساکر نی عبدالرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک شخص کو موت آئی اوس سی کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوس نی کہا مین نہین

کہ سکتا مین تو اون لوگون کی ساتھ صحبت رکھتا تھا جو کہ مجھکو ابوبکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب مقصد الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کی دل مین یہ بات گذری کہ بہت لوگ جو کہ بلا رعقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ حال نہین رکھتی ہین جواب اسکا اوس حکایت سی واضح ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابو قتادہ کو سوار چند آدمیون کی طرف اضم کے بھیجا[۵۱] اور اس لشکر مین عامر بن اصبط راہ مین آگے آئے اصحاب پر تحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکی اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھی اونکی سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن جثامہ نی اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا پس محلم آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجھ بخشی پس وہ روتے ہوئے مجلس شریف سی اوٹھی اور اوسی ہفتہ مین مرگئی جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نی اونکو باہر ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتھرون کی درمیان مین چھوڑدی جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی تو فرمایا کہ زمین تو اس سی بدتر کو بھی نگل لیتی ہی لیکن اللہ تعالی نی چاہا کہ تمکو نصیحت دی تاکہ متنبہ ہوجاؤ اسی کی مثل عذاب قبر مین ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا دکھا تا ہی تمکو اللہ اہل توحید مین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن المجنسین مین یون کہی گئی ہی

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین

سعید بن منصور نی اپنی سنن مین اور ابن ابی شیبہ و مروزی نی ام حسن[۵۲] سی روایت کیا ہی کہا مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پاس تھی اونکی پاس ایک آدمی آیا اونکی کہا فلان موت مین ہی اونہون نی فرمایا تو جا جب تو اوسکو دیکھی کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

فصل جبکہ مردی کی آنکھین بند کرین تو کیا کہین

(۱) مروزی نی بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ جبکہ تو کسی میت کی آنکھین بند کری تو یہ کہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ۲ طبرانی نی اوسط مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا داخل ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ پر اور وہ موت مین تھی پس جب اونکی آنکھین پھٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنا ہاتھ بڑہایا اونکو بند کردیا جب آپ بند کرچکی تو گھر والے چیخنے لگے آپ نی اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہی تو بینائی اوسکے ساتھہ جاتی ہی اور فرشتے میت کی پاس حاضر ہوتی ہین پس جو گھر والی کہتے ہین فرشتے اوسپر آمین کہتی ہین پھر آپ نے فرمایا اللھم ارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین ۳ حاکم نی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جب تم میت کی پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکھون کو بند کردو اسلیے کہ بینائی روح کی پیچھے جاتی ہی درکھو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گھر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابونعیم نی حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مجھسی ابن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا نہ سووے تو مگر وضو پر اسلیے کہ روحین اوٹھائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ قبض کی گئی ہین طبرانی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جس شخص کو ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تھا تو وہ شہادت دیگیا

باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کی پاس حاضر ہوتی ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہی اور جو اوس سی کہا جاتا ہی اور جس چیز کی ساتھ مومن خوشخبری دیا جاتا ہی اور کافر ڈرایا جاتا ہی

(۱) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہا ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنازے مین ایک آدمی کی انصار سی پس ہم قبر تک پہونچی اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکھا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئی اور ہم آپ کی گرد بیٹھ گئی گویا ہماری سرون پر پرندے تھی یعنی سرون کو نیچا کرکی باادب بیٹھے جیسے کسی کی سر پر پرندی بیٹھی ہون اگر سر ہلاوی تو وہ اوڑجاوینگی اور آپ کی دست مبارک مین ایک لکڑی تھی کہ اوس سی زمین کو کرید رہے تھی یعنی جیسے تفکر و غمگین کی عادت ہوتی ہی پھر آپ نی اپنا سر مبارک اوٹھایا پس فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کی عذاب قبر سی اس کلمہ کو دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہی انقطاع مین دنیا سی اور متوجہ ہونے مین طرف آخرت کی تو اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتے سفید موہ والی آسمان سی گویا اونکے مونہ آفتاب ہین اونکی ساتھ کفن ہوتا ہی بہشت کی اور حنوط[۵۳] بہشت کی حنوط سی یہانتک کہ بیٹھتی ہین

[۵۱] ایک پیادہ کا نام ہے جو بریدی کی طرح خبر لیجاتا ہے

[۵۲] ام حسن کی والد کا نام معلوم نہین ہوا

[۵۳] حنوط خوشبو کو کہتے ہین

طیبہ

وہ اوس سی اوسکی مدبصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک اوسکی سر کے پہر کہتی ہین ای نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کی اللہ سی اور رضوان کی پس نکلتی ہی روح اس حال مین کہ بہتی ہی جسطرح بہتا ہی قطرہ مشک کے مونہہ سی گوتم اور طرح دیکہتی ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتی ہین جب وہ اوسکو لیچکے تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اون کی ہاتہہ مین نہین چہوڑتی یہان تک کہ اوسکو لیتی ہین پہر اوس کو اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکہتی ہین اور نکلتی ہی اوس سی خوشبو جیسی نہایت اچہی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہی پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گذرتے کسی گروہ پر فرشتون سی مگر کہتی ہین کیا ہے یہ روح پاک پس ساتھ والے فرشتے کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا ہی دنیا مین جن نامونکے ساتھ اوسکو پکارتی تھی اون سب سی اچا نام بتاتی ہین یعنی القاب جو مدح پر دلالت کرتی ہین دنیا تک کے لے پہونچتے ہین اوس کو طرف آسمان دنیا کے پس اوس سکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین پس اوسکی واسطے کہولا جاتا ہی پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنی اوسکے ساتہہ جاتی ہین ہر آسمان سے اوس کے ملائکہ مقربین اوس آسمان تک جو اوسکی متصل ہی یہان تک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان کی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور پہر لیجاؤ اوسکو طرف زمین یعنی طرف بدن کی اس لیے کہ مینے اوسی زمین سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پہر اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہی پس آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے وہ اوسکو بہاتی ہین اوس سی کہتے ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہے کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہتی ہین علم تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی مین نی کتاب اللہ کو پڑہا پس مین اوسکی ساتہہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ سچ کہا میرے بندی نے پس بچہاؤ اوسکے لیے بچونا جنت سی اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سی اور کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس آتی ہی اوسکو راحت اور خوشبو جنت سی کشایش کی جاتی ہی اوسکی قبر مین اوسکی مدبصر تک اور آتا ہی اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہی خوش ہو تو اوس چیز کے ساتہہ جو تجہے خوش کری یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سی کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو کہ خیر لاتا ہی وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم کر ای رب قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنی اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور جنبک کافر جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سی اور متوجہ ہونے مین آخرت سی تو اوترتی ہین طرف اوسکی آسمان سی فرشتے سیاہ رو اور اونکی ساتہہ ٹاٹ ہوتی ہین پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے اوسکی مدبصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک اوسکی سر کے پس کہتی ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سی اور غضب کے فرمایا اوسکی جان اوسکی جسم مین متفرق ہو جاتی ہی پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئے اون سی پہر اوسکو لیتی ہین جبکہ وہ اوسکو لیچکے تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو اون ٹاٹون مین اور نکلتی ہی اوس سی بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روی زمین پر پائی جاتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گذرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سی مگر وہ کہتی ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا جن نامون سی اوسکو دنیا مین پکارتے تہی اونسی بُرے سے بُرے نام بتاتی ہین یہان تک کہ لے پہونچتی ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس اوسکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لیے نہین کہولا جاتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یہ آیت پڑہی لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لیے دروازی آسمان کی اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین پس فرماتا ہی اللہ تعالی لکھو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ڈالنے کر پہر آپ نی یہ آیت پڑہی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پہیری جاتی ہی روح اوسکی جسم مین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بہاتی ہین اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سی کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہے

طلیہ یعنی قول کی رسالت کو

ہاہ ہاہ مین جاتا پھر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہی جو تم مین بھیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین ہین جانتا پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جھوٹ کہا میرے بندی نی سو بچھاؤ اوسکے واسطے بچھونا نار سی اور پہناؤ اوسکو لباس نار سی اور کھولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف دوزخ کی پس آتی ہی اوسکو اوسکی گرمی اور ہوای گرم سی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین پھر آتا ہی اوسکی پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہی توخوش ہو اوس چیز کے ساتہہ جو کہ تجھکو بری لگی یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہی جو برائی لاتا ہے وہ کہتا ہی مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نی اور ابوداؤد نی اپنی سنن مین حاکم نی مستدرک مین ابن ابی شیبہ نی مصنف مین بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین طیالسی وعبد بن حمید نی اپنی مسندون مین ہناد بن سری نی زہد مین ابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہم نی

صحیح طریقون سی ف ہاہ ہاہ کلمہ تحسر وتحیر کا ہی علیین سجین کا بیان یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی پوچہا کہ علیین وسجین کیا ہی کہا علیین ایک جگہہ ہی عرش کی نیچی کہ وہان نیکون کی نام لکہکر رکہہ چہوڑتی ہین تاکہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کی نیچی کہ یہان فجار کے نام لکہہ رکہتی ہین تاکہ حساب کے دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو **ف** مومن جو کہتا ہی کہ قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنی اہل ومال کی طرف جاؤن پس علما نے کہا ہی احتمال ہی کہ یہ بات نہایت سرور وغایت خوشحالی کے سبب سی کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی اسلیے ہی کہ اونکو اپنی حال کی خبر دی جیسے مسافر کہ اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش وآرام حاصل ہوتا ہی تو وہ اپنے گہر جانیکی تمنا کرتا ہی تاکہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دی ۲ انس رضی اللہ عنہ یتیم داری رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اللہ ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لی آ مینے اوسکو خوشی وتکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینی چاہا سو تو اوسکو میری پاس لی آ تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم وغموم سی راحت دون پس جاتی ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتے ہوتی ہین فرشتون کے ساتہہ کفن وحنوط جنت کا ہوتا ہی اور اونکی ساتہہ ریحان کی دستی ہوتی ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکی سر مین بیس شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتہہ سفید حریر ہوتا ہی اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹہتے ہین اور فرشتے اوسکو گہیر لیتی ہین اور اونمین سی ہر فرشتہ اپنا ہاتہہ اوسکے اعضا سی ایک عضو پر رکہتا ہی اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹہوڑی کی نیچی بچھایا جاتا ہے اور اوسکے لیی ایک دروازہ طرف جنت کے کہولا جاتا ہی فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہی اسوقت جنت کی نار جہنم اوسکی کبہی تو اوسکی بیبیون سی کبہی اوسکی باس سی کبہی اوسکی میوون سی جیسے بچے کو اوسکے گہر والے بہلاتی ہین جبکہ وہ روتا ہی اور البتہ اوسکی بیبیان اسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کو دی ہے اور ملک الموت کہتی ہین ای روح پاک نکل تو الی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے اور کیلے کے جو کہ تہ بہ تہ ہی اور سایہ دراز کی اور پانی بہتے ہوے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتہہ مان سی زیادہ تر تلطف کرتی ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتہہ کرتی ہی جانتی ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہی اللہ کے نزدیک اوسکی آؤ بھگت ہی سو وہ اوس روح کے ساتہہ نرمی کرنیکی وجہ سی اللہ کی رضا چاہتے ہین یعنی اس تلطف کی سبب سی اللہ اونسے راضی ہو پس کہینچی جاتی ہی اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہی بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اوسکے ارد گرد فرشتے کہتے جاتی ہین سلام ہو تم پر داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو عمل کرتی تہی تم اور یہ قول ہی اللہ تعالی کا الذین تتوفٰھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا اللہ تعالی نی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم یعنی راحت موت کی تکلیف سی اور ریحان جسکے ساتہہ وہ ملاقات کیا جاتا ہی وقت نکلنے اوسکی روح کی اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکے مقابل ہی پس جبکہ ملک الموت نی اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سی کہتی ہے اللہ تجھکو میری طرف سی جزای خیر دی البتہ مقرر تو میرے ساتہہ جلدی کرنیوالا تہا طرف طاعت اللہ کے سستی کرنیوالا اور اوسکی معصیت سی پس مبارک ہو تجھکو آج کہ تو خود نجات پا چکا اور نجات دی یعنی مجھکو اور جسم روح سی مثل اسکی کہتا ہی فرمایا اور روتے ہین اوسپر زمین کی قطعات جنپر وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتا تہا

اور ہر دروازہ آسمان کا جس سے اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوسکا رزق اترتا تہا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتے اوسکی روح کو قبض کر چکتے ہین تو یا نسو فرشتے
اوسکی جسم کے پاس کھڑے رہتے ہین نہین لوٹتی پڑتی ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے اوسنے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتی ہین اور لپیٹتی ہین اوسکو کفنون
مین پہلے اونکے کفنون سے اور حنوط لگاتی ہین پہلے اونکے حنوط سے اور دو صنف فرشتون کی اوسکے گہر کے دروازے سے اوسکی قبر کے دروازے تک کھڑے رہتے
ہین استقفار کے ساتہہ اوسکا استقبال کرتی ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی ایک چیخ مارتا ہی کہ اوس سے اوسکی جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنی لشکر
سے کہتا ہی خرابی ہو تمہاری کیونکر بچگیا یہ بندہ تم سے وہ کہتے ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے چڑہا لیجاتی ہین تو جبرئیل
علیہ السلام ستر ہزار فرشتون مین اوسکا استقبال کرتی ہین وہ سب کے سب اوسکے پاس بشارت لاتی ہین اوسکو رب کی طرف سے پہر جبکہ ملک الموت عرش
تک پہونچتی ہین تو روح گرتی ہی سجدہ کرتی ہوئی اپنے رب کے لیے پس اللہ ملک الموت سے فرماتا ہی بیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکھہ اوسکو سدرۃ المنتہی و
طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب مین پس جبکہ وہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین تو نماز آتی ہی پس وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہی اور روزہ آتا ہی وہ اوسکی بائین
طرف ہوتا ہی اور قرآن وذکر آتا ہی یہ اوسکی سر کے نزدیک ہوتی ہین اور آتا ہی اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کی نزدیک ہوتا ہی اور صبر آتا
ہی وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی اللہ ایک عنق یعنی ایک ٹکڑا عذاب کا پس اوسکی داہنی طرف آتا ہی نماز کہتی ہے پیچہے جا واللہ وہ اپنی ساری
عمر جہد و تکلیف مین رہا اوسنی تو ابہی راحت پائی ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا گیا ہی فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب سے آتا ہی روزہ مثل اسکی کہتا ہی پہر وہ
اوسکے سر کی طرف سے آتا ہی پس اوس سے مثل اسکی کہا جاتا ہی نہین آتا ہی عذاب کسی طرف سے پس ڈہونڈہے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوی مگر پاتا ہی ولی اللہ کو
کہ طاعت نے اوسکو گیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکہنے کے اوس سے نکلجاتا ہی اور صبر باقی اعمال سے کہتا ہی خبردار نہین منع کیا مجہکو اس سے کہ مین اسوقت اپنی ذات
سے اوسکا مباشر ہوتا مگر اس بات نے کہ مین دیکہون تمہارے پاس کیا ہی پس اگر تم عاجز ہو جاتے تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تم نے اوس سے کفایت
کی تو مین اوسکے لیے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکی نزدیک میزان کی فرمایا اور سچتا ہی اللہ و فرشتون کو آمین اونکی جیسے
بجلی چمکنے والی اور اونکی آواز جیسے کڑکنا بادل اور دانت اونکی جیسے بیل کی سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ چلتی ہوئی اپنے بالون مین اونمین سے
ہر ایک کی دونون مونڈہون کے درمیان مین اتنی اتنی راہ اور کہینچی گئی اونسے رافت و رحمت مگر ساتہہ مومنون کی کہا جاتا ہی انکو منکر نکیر ہر ایک کی ہاتہہ مین
ایک ہتوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر جمع ہو جاوین تو اوسکو اوٹہا نہ سکین پس وہ اوس سے کہتے ہین بیٹہہ وہ برابر بیٹہہ جاتا ہی اپنی قبر مین پس گر پڑتے ہین
اوسکے کفن کے کپڑے اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی اور دین
میرا اسلام ہی اور محمد میرے نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سے کہتے ہین تو نے سچ کہا پہر قبر کو دہکاتی ہین پس اوسکو کشادہ کر دیتی ہین اوس کے
آگے پیچہے دائین بائین سے اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پاؤن کی جانب سے پہر اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ پس وہ دیکہتا ہی ناگاہ وہ
کہلا ہوا ہی طرف آسمان کی پس اوس سے کہتے ہین یہ ہی منزل تیری اگر ولی اللہ جبکہ تو نے اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس قسم ہی
اوسکی جسکی ہاتہہ مین محمد کی جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی اوسکی دل کی طرف ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی پہر اوس سے کہا جاتا ہی دیکہہ نیچے اپنی پس وہ دیکہتا
ہی اپنی نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہی طرف دوزخ کی میں کہتے ہین یا ولی اللہ تو نے نجات پائی اس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہی اوسکی جسکے
ہاتہہ مین میری جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی نزدیک اسکی ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولی جاتی ہین واسطے اوسکے ستر دروازے
طرف جنت کی آتی ہی اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک سی یہانتک کہ اوٹہا دیگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سی فرمایا اور کہتا ہی اللہ ملک الموت سے کہ جا تو طرف میرے
دشمن کی سو اوسکو میری پاس لے آ سینے مقرر اوسکی لیونکی رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سی اوسکو ڈانک دیا سو اوسنی اچہلا کیا مگر میری نافرمانی سی سو تو آج

میری پاس نہ آتا کہ میں اوس سے آج انتقام لون پس جاتی ہین طرف اوسکی ملک الموت بری سی بری صورت مین کہ نہین دیکھا اوسکو کسی نے کبھی
اونکی بارہ آنکھین اور اونکی ساتھ ایک صفو یعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتی اونکی ساتھ نحاس یعنی دہوان اور انگارے جہنم کی انگارون
سے اور اونکے ساتھ کوڑے آگ کے چمکتی ہوی پس مارتی ہین اوسکو ملک الموت اوس آگ کی سیخ سی ایک ضرب کہ اسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہو جاتی ہی ہر بال
کی جڑ اور ہر رگ مین اوسکی رگون سی ہر اوسکو سخت مڑوڑی دیتی ہین پس کھینچتی ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون پانون کے ناخنون سی پھر ڈالتی ہین اوسکو اوسکی
دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہی عدو اللہ کو نزدیک اسکی ایک شدت اور مارتی ہین فرشتے اوسکے مونھ اور اوسکی دبر کو اون کوڑون سی ہر اوسکو خوب پکڑتی ہین پس
اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سی کھینچتی ہین سو اوسکو اوسکے دونون گھٹنون مین ڈالتی ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہی اور مارتی ہین فرشتی اوسکی مونھ
اور دبر کو اون کوڑون سی ہر اسی طرح اوسکی حقوین[۵۱] تک پھر اسی طرح اوسکی سینے تک پھر اسی طرح اوسکی حلق تک پھر بھاتی ہین فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے
انگارون کو پیچھے اوسکی ہٹوڑی کی پھر کہتی ہین ملک الموت نکل تو ای نفس خبیث ملعون الی سموم[۵۲] وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم پس جبکہ ملک الموت
نے اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سی کہتی ہی اللہ تجھکو میری طرف سی بڑی جزا دی مقرر تو بہت جلدی کرنیوالا تھا ساتھ میری طرف اللہ کی نافرمانی کی اور بہت
سستی کرنیوالا تھا ساتھ میری اللہ کی طاعت سی سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجھکو اور جسم روح سی اسی طرح کہتا ہی اور لعنت کرتی ہین اوسکو قطعات زمین
کے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تھا اور جاتی ہین لشکر ابلیس کی طرف اوسکی خوشخبری دیتی ہین اوسکو کہ اونمون نے ایک بندی کو بڑی آدمی دوزخ مین وارد کر دیا ہے
جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس داہنی بائین مین اور بائین داہنی مین
گھس جاتی ہین اور بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی کالی سانپون کو پس پکڑتے ہین وہ اوسکی نتھنون کو اور دونون پانون کے انگوٹھون کو پھر توڑتی ہین اوسکو یہان تک
کہ ملتی ہین اوسکی وسط[۵۳] مین فرمایا اور بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی دو فرشتون کو وہ اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی وہ کہتا ہے
مین نہین جانتا پس اوس سی کہا جاتا ہی نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑہا پھر اوسے ایک ایسی مار مارتی ہین کہ اوسکی قبر مین شرارہ اڑنے لگتے ہین پھر عود کرتا ہی پس اوس سے
کہتی ہین تو اپنی اوپر دیکھ وہ دیکھتا ہی ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کی کھلا ہوا ہی اوس سی کہتی ہین ای عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی
فرمایا قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی اسوقت ایک حسرت ایسی کہ کبھی رد نہوگی اور کھولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ
طرف دوزخ کی پس کہتی ہین ای عدو اللہ یہ تیری منزل ہی جبکہ تو نے اللہ کی نافرمانی کی اور کھولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستر[۵۴] دروازے طرف آگ کی آتی ہی اوسکو
گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہان تک کہ اوٹھا دیگا اوسکو اللہ اوسکی قبر مین دن قیامت کے طرف آگے کی اسکا ابو یعلی نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے طریق
یزید رقاشی سی عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہی ۳ عبد الرحیم ارمنی نے کتاب الاخلاص مین کہا ہی مجھکو حدیث کی ابن مغراء
نے اجلح سی اجلح نے روایت کی ضحاک سی ضحاک نے کہا جبکہ مومن بندے کی روح قبض کی جاتی ہی تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی پس جاتی ہین اوسکے
ساتھ مقربین جنے کہا مقربین کون ہین کہا قریب تر اونکی رتبے مین دوسری آسمان سی پھر چڑہائی جاتی ہی طرف تیسری آسمان کی پھر چوتھی کے پھر پانچوین کی پھر چھٹے
کے پھر ساتوین کی پھر پہونچاتی ہین اوسکو طرف سدرۃ المنتہی کے اعلیٰ کہا سدرۃ المنتہی کیون نام رکھا ضحاک نے کہا اوسی کی طرف منتہی ہوتی ہی ہر چیز اللہ کے امر کی
اوس سی اگی مین نہتی پس فرشتی کہتے ہین بندہ تیرا فلان ابن فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہی پس آتا ہی اوسکی پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکی امن کا عذاب سی سو یہ ہے

قول اللہ تعالیٰ کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون **فضل مومن کی مرتی وقت فرشتی روح وریحان و رضوان کی بشارت دیتی ہین** (۱) مرفوعی نوحسن رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نکلتی ہی روح مومن کی ریحانہ مین پھر یہ آیت پڑہی فاما ان کان
من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم ۲ ابن ابی حاتم وابن جریر نی قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ روح رحمت ہی اور ریحان جسکی ساتھ ملاقات

کیجاتی ہی نزدیک موت کی ۳ ابن ابی الدنیا بکر بن عبداللہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہی ملک الموت علیہ السلام کو قبض مومن کا تو اوٹکی پاس جنت سی ریحان لایا جاتا ہی پہر اوسنی کہا جاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر اور جبکہ قبض کافر کے ساتہہ مامور ہوتی ہین تو اونکی پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سی لاتی ہین پہر اوسنی کہا جاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر ۴ عبداللہ بن امام احمد حنبل نی زوائد مزہد مین اور ابن ابی الدنیا نی ابی عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکی پاس ریحان کو دستے جنت سی لاتی ہین نزدیک موت اوسکی کی پس اوسکی روح اونمین رکہی جاتی ہی ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچا جاتا ہی نفس مومن کا حریر کے کپڑے مین حریر جنت سی ۶ ابن ابی حاتم و ابن جریر نی ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہوا ہو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکی پاس ایک مٹہی ریحان جنت سی وہ اوسکو سونگہتا ہی پہر اوسکی روح قبض کی جاتی ہی ۷ ابو نعیم نی دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچی جاتی ہے جان مومن کی ایک پارچہ حریر مین حریر جنت سی ۸ ابن ابی حاتم و ابن جریر نی ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہوا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک مٹہی ریحان جنت کی سو وہ اوسی سونگہتا ہی پہر قبض کیا جاتا ہی ۹ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نی عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ایک آواز سنی جس دن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوی کہ کوئی کہتا ہی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتہہ روح و ریحان کی ای ابن عفان خوش ہو جا ساتہہ رب غیر غضبان کی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتہہ رضوان و غفران کے کہا مینے پہر کے دیکہا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابو القاسم بن مندہ نی کتاب الاحوال والایمان بالسؤال مین حسن رضی اللہ عنہ سی روح و ریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا خبر دار بتحقیق وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دیے جاتے ہین اوسکی نزدیک موت کے ۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بتحقیق اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن نزدیک وفات کے وہ روح و ریحان ہی اور اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین وہ یہ ہی کہ کہا جاتا ہی خوش ہو جا تو ساتہہ رضا اللہ کے اور جنت کے آیا تو اچہا آنا مقرر بخشد یا اللہ نی دن لوگون کو جنہون نی تجہکو تیرے لیے قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نی تیری گواہی دی اور قبولیت فرمائی اونکی واسطے جنہون نی تیری لیے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکہتی ہین فرمایا یہ نہین ہی ولکن مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو وہ بشارت دیا جاتا ہی اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہی کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سی جو آگے اوسکی ہی اور دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتہہ عذاب اللہ کے اور اوسکی عقوبت کے پس نہین ہی کوئی چیز مکروہ تر اوسکو اوس چیز سی جو اوسکے آگے ہی اور مکروہ رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہی اوسکی ملاقات کو ۱۳ ابن ابی الدنیا نی ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن استقبال کیا جاتا ہی نزدیک موت کی ساتہہ خوشبوی جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس قبض کیجاتی ہی روح اوسکی پہر رکہی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سی پہر وہ خوشبو لگائی جاتی ہی اوز ریحان مین لپیٹی جاتی ہی پہر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہان تک کہ وہ علیین مین رکہی جاتی ہی ۱۴ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہا جبکہ مارا جاتا ہی بندہ اللہ کی راہ مین تو اول قطرہ جو کہ زمین پر گرتا ہی اوسکی خون سی مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو پہر بہیجتا ہی اللہ ایک رُطَبَہ یعنی چاند جنت سی پس اوسمین اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہی اور ایک جسم جنت سی یہانتک کہ مرکب کیجاتی ہی اوسمین اوسکی روح پہر وہ جزا یا جاتا ہی ہمراہ فرشتون کی گویا وہ اونمین کے ساتہہ تہا جب سی کہ اللہ نی اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کی پاس لاتی ہین پس فرشتون سی پہلے سجدہ کرتا ہی پہر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتی ہین پہر اوسکی مغفرت کرتا ہے

اور اوسکو پاک کرتا ہی پھر اوسکو شہدا کی طرف حکم کیا جاتا ہی پس وہ اونکو پاتا ہی سبز جنبون اور حریر کی قبون مین اونکی نزدیک ایک بیل اور ایک مچھلی ہی کہ یہ دونون ہر روز اونکو ایسی چیز کھلاتی ہین جو کل نہین کھلائی مچھلی دن بہر جنت کی نہرون مین رہتی ہی پس کھاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سی پھر جب شام ہوتی ہی تو بیل اوسکو اپنی سینگ سی مارتا ہی اوسکو ذبح کر دیتا ہی وہ اوسکے گوشت سی کھاتی ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر خوشبو کا جنت کی خوشبو سی پاتی ہین اور بیل رات بھر جنت مین چراکرتا ہی جنت کی سبزون سی کھاتا ہی جب صبح ہوتی ہی تو مچھلی اوسپر حملہ کرتی ہی اپنی دم سی اوسکو ذبح کر دیتی ہی وہ اوسکے گوشت سی کھاتی ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے بیل کا پاتی ہین اپنی گہرون کی طرف دیکھتی ہین اللہ سی قیامت قائم ہونیکی دعا کرتی ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہی بندہ مومن کو تو بھیجتا ہی طرف اوسکے دو فرشتون کو ساتھ ایک کپڑے کے جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس وہ کہتی ہین ای نفس پاک نکل تو طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کی فعمہما قد مت یعنی تو کیا اچھا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل اچھی سی اچھی خوشبوی مشک کے جسکو پاتا ہی ایک تنہا لا اپنی ناک سی اور آسمان کے اطراف پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقدر آئی زمین سی آج روح پاک پھر نہین گذرتی کسی دروازے پر مگر وہ کھولا جاتا ہی اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود بھیجتا ہی اور شہادت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکو اوسکے رب عزوجل کے پاس لاتی ہین پھر فرشتے اوس سی پہلے سجدہ کرتی ہین پھر کہتے ہین ای رب ہمارے یہ تیرا بندہ فلان ہی ہمنے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہی پس فرماتا ہی حکم کرو اوسکو سجدے کا پھر روح سجدہ کرتی ہی پھر میکائیل بلائے جاتے ہین اونسی کہا جاتا ہے تو اس روح کو مومنین کے نفوس کی ساتھ رکھہ یہان تک کہ پوچھون مین کہ بسی اوسکا دن قیامت کی پس اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا ہی وہ اوسکی لیے کشادہ کیجاتی ہے طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہی اوسمین ریحان اور بچھایا جاتا ہی اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتھ کچھ قرآن ہی تو اوسکا نور اوسے کافی ہی ورنہ کیا جاتا ہی اوسکی لیے فرش نور سورج کی پھر کہولا جاتا ہی اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکھتا ہی طرف اپنے ٹھکانے کی جنت سے صبح و شام اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندہ کافر کو تو بھیجتا ہی طرف اوسکی دو فرشتون کو اور بھیجتا ہی ایک ٹکڑا موٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سی زیادہ مردار پس کہتی ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو بہت خفا ہے نکل تو طرف جہنم کے پس ترکیا برا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل نہایت بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہی ایک تنہا رہا اپنی ناک سی اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقدر آیا زمین سی مردار اور روح خبیث اوسکی لیے کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہی پھر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگی کیجاتی ہی اوسپر قبر مین اور پھر دبائی ہے سانپون سی مثل گردنون بختی اونٹون کے وہ اوسکا گوشت کھاتی ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سی کچھ بھی نہین چھوڑتے پھر بھیجے جاتے ہین اوسپر اندھے بہری فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے کے نہ اوسکو دیکھتے ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہی اوسکے لیے ایک دروازہ آگ سی سو وہ دیکھتا ہی طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سی صبح و شام اللہ سی سوال کرتا ہی کہ اسکو اوسپر ہمیشہ رکھی پس نہ پہونچے اسکے ماوا کی طرف آگ سی روایت کیا اسکو ہناد بن سری نی کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سی جسکے راوی ثقہ ہین ۱۵ امام احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے و لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہی تو رحمت کے فرشتے سفید حریر اوسکے پاس لاتی ہین پس کہتی ہین نکل تو اوس سی راضی وہ تجھسے راضی طرف روح اللہ کی اور ریحان کی اور رب غیر غضبان کی پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ دیتی ہین اوسکو بعض فرشتے بعض کو پھر وہ اوسی سونگھتی ہین یہان تک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازے آسمان کی پس کہتی ہین کیا اچھی یہ خوشبو ہی جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین تو بھی کہتی ہین یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحون مین لاتی ہین پس البتہ وہ اوس سی زیادہ تر خوش ہوتی ہین ایک تمہارے سے اپنے غائب کے ساتھ جبکہ وہ اوسپر آوے وہ اوس سی پوچھتی ہین فلان نے کیا کیا کہتے ہین اوسے چھوڑو تاکہ آرام لی کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تھا جبکہ وہ اونسی کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا وہ تو

لہ اصل کا لفظ معانقہ کی ہی و نقل کی بھی ہی ۱۲

مرچکا ہی تو کہتی ہین مقرر اوسکو اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئی اور کافر پس لاتی ہین فرشتے عذاب کے اوسکی پاس ٹاٹ کو کہتی ہین نکل تو اوس سی خفا وہ بہتیرا خفا طرف عذاب اللہ کی اور اوسکی غصے کے پس نکلتی ہی مثل نہایت بدبودار مردار کے پھر اوسکو لیجاتی ہین طرف دروازے زمین کی پس کہتی ہین یہ کیا بُری بدبو ہے جبکہ جس زمین پر آتی ہین تو یہی کہتی ہین یہانتک کہ اوسکو کافرون کی روحون مین لاتی ہین ۱۶ ابن ماجہ و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہی تو کہتا ہی یعنی فرشتہ نکل تو ای نفس پاک کہ تھا تو پاک جسم مین نکل تو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھ روح و ریحان و رب غیر غضبان کی پس یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین اوسکے لیے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتی ہین کہا جاتا ہی یہ کون ہی کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہی کہتی ہین مرحبا ہی نفس پاک کو کہ تھا جسم پاک مین تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھ روح و ریحان اور رب راضی غیر غضبان کی سو یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان کی طرف پہنچتے ہین جبکہ آدمی بُرا ہوتا ہی تو کہتی ہین نکل ای نفس خبیث کہ تھا تو خبیث جسم مین نکل تو مذموم اور خوش ہو جا ساتھ گرم پانی اور پیپ کی اور کچھ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین پس یہ اوس سی کہتی رہتی ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین اوسکے لیے دروازہ کھولنے کو کہتی ہین وہ کہتی ہین یہ کون ہے کہتے ہین فلان پس کہتی ہین مرحبا ہو نفس خبیث کو کہ تھا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لیے آسمان کی دروازے نہین کھولی جاوینگی پس وہ زمین کی طرف بہیجا جاتا ہی پھر قبر کی طرف چلا جاتا ہی ۱۷ بزار و ابن مردویہ نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتی ہین اوسمین مشک ہوتا ہی اور ریحان کے دستے پس اوسکی روح کھینچی جاتی ہی جیسے بال آٹے سے کھینچا جاتا ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس پاک نکل تو اوس سی راضی وہ تجھسی راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کی پھر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس مشک و ریحان مین رکھی جاتی ہی اور سپر حریر لپیٹا جاتا ہی اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو فرشتے اوسکی پاس ٹاٹ لاتی ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہی پس اوسکی روح بہت سختی سے کھینچی جاتی ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس خبیث نکل تو اوس سی خفا وہ بہتیر خفا طرف غضب اللہ تعالی کی اور اوسکی عذاب کی پھر جب اوسکی روح نکلتی ہی تو اوس انگارے پر رکھی جاتی ہی اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا جاتا ہی اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہی ۱۸ ابن مبارک نی زہد مین طریق شہر بن عطیہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی اس آیت کو پوچھا کلا ان کتاب الابرار لفی علیین کعب نی کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہی تو اوسی آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین اوسکے لیے آسمان کے دروازے کھولی جاتی ہین فرشتے اوس سے تبارت کے ساتھ ملتی ہین یہانتک کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتی ہین اور فرشتے چڑہ جاتی ہین پس اوسکے لیی عرش کے نیچے سی ایک کتاب نکالتی ہین پھر وہ مہر کیجاتی ہی لکھی جاتی ہے عرش کے نیچے رکھی جاتی ہی واسطی پہچان نجات کی حساب کی لیی دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار الآیۃ حضرت ابن عباس نی کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کعب نی کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین پس آسمان اوسکی قبول کرنی سی انکار کرتا ہی تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتی ہین زمین اوسکے قبول سی انکار کرتی ہی تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتی ہین اور وہ حد ابلیس ہی پس اوسکی لیی حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پھر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس کے نیچے رکھی جاتی ہی واسطی اوسکے ہلاک کے حساب کے لیی پس وہ یہ ہی قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیۃ ف عبد اللہ بن احمد نی زوائد زہد مین عبد العزیز بن رفیع سی روایت کیا ہی کہ جب مومن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی تو فرشتے کہتے ہین پاک ہی وہ جسنی اس بندی کو شیطان سی نجات دی یا وہ یہ وہ کیونکر بچگیا ۱۹ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مومن قبض نہین کیا جاتا ہی یہانتک کہ وہ دیکھتا ہی بشر سے کو پھر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہی تو ندا کرتا ہی پس نہین ہے گھر مین کوئی جانور چھوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہی سوای ثقلین یعنی جن و انس کے مجھے جلد لیجاؤ

لہ بعض نسخہ مین سطر کا زائد اور بعض مین نکالی ہی مجھ کو شاید اوس سے اوس کا ناقص یا بیچ رہا اللہ اعلم ۱۲

سلہ کذا فی رقم ۱۲

طرف ارحم الراحمین کی بہر جبکہ وہ اپنی کھاٹ پر رکھا جاتا ہی تو کہتا ہی تم تو کیا آہستہ چلتی ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہی تو اوسی بٹھاتی ہین پھر اوسی اوسکا ٹھکانا جنت سے دکھاتی ہین اور جو کچھ اللہ نے اوسکے لیے تیار کر رکھا ہی اور اوسکی قبر روح وریحان و مشک سے بھر دیجاتی ہی پس کہتا ہی یارب تو مجھے آگے بڑہا دے اوس سے کہا جاتا ہی ابھی تیرا وقت نہین آیا ہی تیرے تو بھائی بہن ہین کہ وہ نہین آئی ہین ولیکن تو تو خنک چشم ہو کے سُوٹہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اسکی نیند سے زیادہ نفیس اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹھاویگا اپنی سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کے

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالی اور فرشتی مومن پر سلام پڑہتی ہین

(۱) ابو القاسم ابن مندہ نی کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ مومن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی تو ملک الموت کی طرف وحی بہیجتا ہی کہ تو میری طرف سے اوسپر سلام پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین تیرا رب تجہپر سلام پڑہتا ہی ۲ مروزی و ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین رب تیرا تجہپر سلام پڑہتا ہی ۳ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر یحیونھم یوم یلقونہ سلام مین مروی ہی کہ کہا حسن نی ملک الموت کی ملاقات کرنیکی نہین ہے کوئی مومن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتی ہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی اور حاکم نی صحیح کہا ہی ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا جبکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مومن کی یعنی اوسکے سونہہ مین حیوقت نکلنا چاہتی ہی تو اوسکے پاس ملک الموت آتی ہین پس کہتی ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجہپر سلام پڑہتا ہی پھر یہ آیت شریف پڑہی الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اسکو ابن مبارک نی اور بیہقی نے شعب مین اور ابو الشیخ نی عظمت مین اور ابو القاسم ابن مندہ نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہی ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ آتا ہی ملک الموت طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہی اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر ہی کہ کہتا ہی السلام علیک یا ولی اللہ کہڑا ہو پس نکل اپنی گھر سی جسکو تو نے خراب کیا طرف اینر گھر کے جسکو آباد کیا ہی اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہی تو اوس سی کہتا ہی کہڑا ہو نکل تیرے گھر سے جسکو تو نے آباد کیا ہی طرف تیرے گھر کے جسکو تو نی ویران کیا ہے اسکو قاضی ابو الحسین ابن عریف نی اپنی فوائد مین اور ابو الربیع سعودی نی اپنی فوائد مین روایت کیا ہی ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نی تفسیر فسلام لک من اصحاب الیمین مین فرمایا ہی کہ مومن کے پاس فرشتی اللہ تعالی کی طرف سے سلام لاتی ہین پھر اوسپر سلام کرتی ہین اور اوسکو خبر دیتے ہین کہ وہ اصحاب یمین سی ہی ۷ قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوس پر اللہ کے فرشتے

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے سلفی رحمہ اللہ نے شیخ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے مین نی ابو سعید بن حسن علی واعظ کو سنا وہ کہتے تھے مین نی محمد بن ابی الحسن واعظ کو سنا وہ کہتے تھے کہ مین نی بعض کتب مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پھر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لیے کھول دین اوسکی وفات کے وقت اور اوسے اس کتابت کو دکھا دین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکھتی ہی تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ جلد اوسکی طرف دوڑ جاتی ہے

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین ۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نی ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ مین روایت کیا ہی کہا جان لیتا ہی کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی فرمایا حرام ہی ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سی یہانتک کہ جان لیوی کہ اوسکا مصیر کدھر ہی ۳ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ ایک جنگلی آدمی نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچھا آپ نی فرمایا کہ بشری

ف ایکی تین عبارت ہی صحیح ہی صحت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ قال صحت محمد بن محمد الواعظ یقول صحت ابی یقول رایت رایت اور ایک نسخے مین ہی صحت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول صحت محمد بن حسن ابا واعظ یقول صحت ابی یقول رایت ۱۲ منہ اعلم ۱۲ عفا اللہ عنہ ۱۲

زندگی دنیا مین تو اچھا خواب ہے کہ مومن کو واسطے دیکھا جاتا ہی پس اوسکے ساتھ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہی اور بشری آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہی کہ مقرر اللہ نے تیرے لیے مغفرت کی اور اونکی واسطے جنہون نی تجھی تیری قبر تک اوٹھایا ۴ بیہقی نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہی کہا یہ نزدیک موت کی ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہی اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہی نزدیک موت کی اور جبکہ قبر سی نکلیگا اور جسوقت فزع اکبر ہوگا ۵ ابن ابی حاتم وابن مندہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ مین روایت کیا ہی کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر تم آتے ہو موت و امر آخرت سی اور نہ غم کھاؤ یعنی اوس چیز پر جو تم نی پیچھی چھوڑی تمہاری امر دنیا سی یعنی اولاد یا بی بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب مین تمہارا خلیفہ ہوگا ۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کی کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ اوسکی نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور جسوقت اوٹھایا جائیگا کہ بیشک البتہ وہ جنت مین ہی اور ابن ابی حاتم نی زید بن اسلم سی یہ بھی روایت کیا ہی کہا مومن کی پاس آتی ہین یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہی تو خوف نہ کر اوس چیز سی جسپر تو آنیوالا ہی پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہی اور غم نہ کھا دنیا پر نہ اوسکی اہل پر اور خوش ہو جا ساتھ جنت کی پس وہ مرتا ہی اس حال مین کہ اللہ نے اوسکی آنکھ کو ٹھنڈا کر دیا ۷ ابن مندہ نی کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ اہل جنت مین سی ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہی پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہی تو فرشتہ اپنا ہاتھ اوسکے دل پر رکھتا ہی سو اگر یہ ہو تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوی ۸ ابن ابی حاتم وابو نعیم نی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت پڑہی گئی یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوس کو واسطے تیرے نزدیک موت کے ۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت سے پوچھے گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے کا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوس کے

فصل آسمان زمین کے فرشتے مومن میت پر درود بھیجتے ہین

(۱) ابو القاسم ابن مندہ نی کتاب الاحوال والایمان بالسوال مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک مومن جبکہ ہوتا ہی متوجہ ہونے مین آخرت سی اور پیٹھ پھیرنے مین دنیا سی تو اوسپر اوترتے ہین فرشتے اللہ کے فرشتون سی گویا موہنا اونکی سورج ہین ساتھ اوسکی کفن وحنوط کے جنت سی پس بیٹھتی ہین وہ اوس سی ایسی جگہ کہ وہ اونکی طرف دیکھتا ہی پھر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان وزمین کا درود بھیجتا ہی ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مومن کی روح نکلتی ہی تو اوس سی دو فرشتے ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پھر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والی کہتے ہین پاک روح ہی کہ آئی زمین کی طرف سی درود بھیجے اللہ تجھپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکھتی تھی پس اوسی اوسکے رب تعالی کی طرف لیجاتی ہین پھر فرماتا ہی تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی پس اوسکی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہی کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہی تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی نفس کہ دنیا سی مفارقت کری یہانتک کہ دیکھتا ہے اپنے ٹھکانے کو جنت و نار سی پھر فرمایا کہ جب وہ مرتا ہی نزدیک اسکے توصف کیجاتی ہین واسطے اوسکی دو جانب فرشتون سی نظم کرتے ہین مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا موہنا اونکی آفتاب ہین پس وہ دیکھتا ہے طرف اونکی نہین دیکھتا اونکی غیر کو اگرچہ تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھتا ہی اونمین سی ہر فرشتے کے ساتھ کفن وحنوط ہی پھر اگر وہ مومن ہی تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتی ہین نکل تو ای نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سی وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لیے دنیا سی اور جو اوسمین ہی پھر وہ ہمیشہ اوسکو

لہ یعنی قبر کی ۱۲ سہ یعنی دو طرف ۱۲

بشارت دیتی اور اوسے گھیرے رہتے ہین البتہ وہ اوسکی ساتھ زیادہ نرم اور زیادہ ترمہربان ہین مان سے اوسکے بچے کے ساتھ ہیرو کہتے ہین اوسکی روح کو نیچے سے ہرناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہی اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہی گو تم اوسکو حالت سختی مین دیکھتے ہو یہان تک کہ پہونچتی ہی اوسکی ٹھوڑی کو پس البتہ وہ سخت ترہی از روی کراہت کی واسطے نکلنے کی جسم سی بچے سے جیکہ وہ نکلتا ہی رحم سی پس اونمین سی ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہی کہ کونسا اوسکو قبض کری سو اوسکے قبض کے ملک الموت متول ہوتی ہین ہیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم پس اوسکو سفید کفنون مین لیتے ہین ہیر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف سو البتہ وہ سخت ترہین از روی لزوم کی واسطے اوسکے عورت سی اپنے بچے کے لیی ہیر اوس سے مشک کی خوشبو سے بہی زیادہ اچہی خوشبو اوڑتی ہی پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگہتے ہین اور اوسکے مباشر رہتے ہین اور کہتے ہین مرحبا ہی پوی پاک اور روح پاک کو ای اللہ درود بہیج روح پر اور درود بہیج اوس جسم پر جس سی وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجاتے ہین طرف اللہ کی اور اللہ کی ایک خلق ہی ہوا مین کہ اونکی گنتی کو نہین جانتا مگر وہی اونکی لیے اوس سی خوشبو مشک سی زیادہ اچہی اوڑتی ہی تو وہ اوسپر درود بہیجتی ہین اور اوسکی مباشر رہتے ہین اور اوسکے لیی آسمان کے دروازے کہولی جاتی ہین پس درود بہیجتا ہی ہر فرشتہ ہر آسمان مین جنپر وہ گذرتی ہی یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف ملک جبار کے پس جبار تعالی فرماتا ہی مرحبا بہ نفس پاک کو اور جسم کو جس سی وہ نکلی اور جیکہ رب کسی شے کے لیے مرحبا کہتا ہی تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہی اور ہر تنگی اوس سی جاتی رہتی ہی پہر اس نفس پاک کی لیی فرماتا ہی داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹھکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے اوسکے جو اوسکے لیی مین نے تیار کیا ہی کرامت و نعیم سی پہر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کر چکا ہون کہ مین نے اوسی سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پس وہ تم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی البتہ وہ سخت ترہے از روی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سی جو وقت کہ نکلتی ہی جسم سی اور کہتی ہے تم مجہے کہان لیے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین تہی وہ کہتے ہین ہم اسکی ساتھ مامور ہین سو صبر کر رہے تیری لیی پس سی پس وہ اوسکو اتارلاتے ہے اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پہر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے پیرون مین داخل کر دیتی ہین اسکو ابن مردویہ و ابن مندہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہی ابن ابی حاتم نے سدی سی روایت کیا ہی کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہی تو اوسکو زمین کے فرشتے ملتے ہین یہانتک کہ آسمان مین مرتفع ہوتی ہی پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے ملتے ہین پس اوترتی ہی تو اوسکو زمین کی فرشتے ملتے ہین اوپر جاتی ہے تو اوسی آسمان دنیا کے فرشتے ملتے ہین پس وہ سب سے نیچی زمین کی طرف اوترجاتی ہی **فصل فرشتے مومن کی اچہی عمل اور کافر کی بری عمل کا ذکر کرتی ہین** ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نکلتی ہی جان مومن کی اور وہ مشک سی بہی زیادہ خوشبو ہوتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نی اوسکو وفات دی پہر ملتے ہین اونسے فرشتی آسمان کی وری پس کہتی ہین کون ہی یہ تمہاری ساتھ وہ کہتی ہین یہ فلان ہی اور ذکر کرتی ہین اوسکو ساتھ احسن عمل اوسکے کے پس وہ کہتی ہین حَیّاکَ اللّٰہُ وَحَیّا مَنْ مَعَکَ پہر اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین پس اوسکا موتہہ روشن ہو جاتا ہی پہر رب کے پاس آتا ہی اور البتہ اوسکے موتہہ کے لیے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کی کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سی بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہی چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نی اوسکو وفات دی پس ملتے ہین اونسے اور فرشتے آسمان کے ورے پس کہتی ہین یہ کون ہی تمہاری ساتھ کہتی ہین فلان ہی اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتھ نہایت برے اوسکے عمل کی وہ کہتے ہین پہیر لیجاؤ اوسکو اللہ نی اوسپر کچہ ظلم نہین کیا ہی اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نی یہ آیت شریف پڑہی و لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی والالکائی واخرجہ ابوداؤد الطیالسی بنحوہ وفیہ فیصعد بہ الباب الذی کان یصعد عملہ منہ وفی اخرہ لعبدہ وہ فیرد الی اسفل الارضین الا الثری **فصل بیان مین تفسیر من راق کی** (ر) ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا کہ کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے

یا عذاب کی فرشتی ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں آیت موصوفہ کے روایت کیا ہی کہ فرشتی بعض بعض سی کہتے ہین کون سی دروازے سے اسکا عمل چڑہایا جاتا تہا اوس سی اسکی روح چڑہائی جاوی ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین والتفت الساق بالساق کہ لوگ تو اوس کے بدن کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین (۱)

ابن ابی الدنیا نے وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ نہین ہی کوئی مومن کہ مری پہان تک کہ دکہائی دیتے ہین اوس کو دونون فرشتی اوسکے جو کہ نگاہبانی کرتے تہے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت آلہی کی ساتہہ اونکا مصاحب ہاوی تو اوس سی کہتے ہین جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی سچی مجلسون مین تو نے ہمکو بہٹایا اور بہت سی عمل صالح مین تو نے ہم کو حاضر کیا اور بہت سی اچہی باتین تو نی ہمکو سنائین فجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکی سوا اور باتون مین اونکا مصاحب ہاوی جنمین اللہ تعالی کی کوئی رضا نہین ہی تو تعریف کو اوسپر لوٹ دیتے ہین پس کہتے ہین لاجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی بری مجلسون مین تو نی ہمکو بہٹایا اور بہت سے برے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بری باتین تو نے ہمکو سنائین فلاجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ ہی بلند ہونا بصرمیت کا طرف اونکے اور وہ کبہی دنیا کی طرف نہ پہر یگی ۲ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ بندۂ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے دو فرشتے جو کہ اوسکے ساتہہ رہتی زمانۂ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تہے جبکہ اسکے گہر والے روتے ہین تو وہ کہتی ہین ہم کو چہوڑو کہ ہم اپنی مصاحب پر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتی ہین پس کہتی ہین رحمک اللہ و جزاک من صاحب خیر بتیک البتہ تو نہا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بتیک البتہ تو وہ شخص تہا کہ ہم تیرے غیب سی امن مین تہی سو ہم چڑہتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کر ذکر کی ساتہہ فرشتون کے اور جبکہ برے بندے کو موت حاضر ہوتی ہی اور اوسکی گہر والے روتے چیختے چلاتی ہین تو دونون فرشتے کہڑے ہوتی ہین پس کہتی ہین ہمکو چہوڑو کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتی ہین پس کہتی ہین جزاک اللہ من صاحب شر ا بتیک تو بہت دیر کرنیوالا تہا اللہ کی طاعت سے بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کی اور ہم تیرے غیب سے امن مین نہین ہوتے تہے پہر وہ آسمان کی طرف چڑہ جاتی ہین

فصل مرتی وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین (۱)

ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکے اہل مجلس اوسپر پیش کیے جاتے ہین اگر ہے وہ اہل ذکر سی تو اہل ذکر سی اور اگر اہل لہوسی ہے تو اہل لہوسی ۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سی یزید بن شجرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہی کوئی میت کہ مرے یہان تک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لیے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ۳ **حکایت** بیہقی نے شعب مین ربیع بن برذہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور یہ عابد تہے بصرہ مین کہا مینے یا یا لوگون کو شام مین ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنی کہا تو پی اور مجہے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سی اہواز مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ دہ دوازدہ ایک اور آدمی سے یہان بصرہ مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنی لگا ؎ یارب قائلۃ یوما وقد تعبت ۔ کیف الطریق الی حمام منجاب ۔ ابو بکر نے کہا یہ ایک آدمی تہا کہ اوس سی ایک عورت نے حمام کی راہ پوچہی اوسنے اپنا گہر بتا دیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کی مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ محاسن المحسنین مین مسطور ہی

فصل مرتے وقت اچہے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہی (۱)

ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مری مگر صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچہے اوسکے اور اعمال بری پس اپنے حسنات کی طرف نظر بلند کرتا ہی اور سیئات سی نگاہ نیچی کرتا ہی ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر نبأ الانسان یومئذ بما قدم و اخر مین روایت کیا ہی کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگہبان فرشتے اوسپر اوترتے ہین پس وہ خیر و شر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکہتا ہی تو خوش ہوتا ہی اور مونہہ چمکنے لگتا ہے اور جب بدی کو

لہ سو جبکہ نیکی کو دیکہتا ہی ای طرح ہی بنایا ہے کوئی روایت ہوئی ۱۲ منہ

شعبہ

دیکھتا ہی تو انکھ کاٹتا ہی اور تیوری چڑہاتا ہی ۳ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا میرا ایک غلام مرا یعنی مرنے کے قریب ہوا میں اوسی شروع کیا کہ ایک بار موہ ڈہانکتا تہا ایک بار کہول دیتا تہا میں نے اسکا ذکر مجاہد سی کیا اونہون نی کہا مجکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی جان نہین نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر عمل اوسکا خیر و شر ۴ حکایت بزار و طبرانی نے کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوی انصار سی اور وہ موت مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہی کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتھ خیر کے اور مقر حاضر ہوئی مجکو دو یعنی دو شخص ایک اونمین کا کالا ہی اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اونمین کا کونسا تجسی زیادہ تر قریب ہی اوسنی کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیگی مجکو آپ سی یا رسول اللہ ساتہہ ایک دعا کے آپ نی فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکہتا ہی کہا خیر قربان ہون آپ پر بسی میرے مان باپ مین خیر کو دیکہتا ہون کہ بڑہتی ہی اور شر مضمحل ہو رہا ہی اور کالا مجہسے پیچہے ہٹ گیا فرمایا ای عملک الملک بک کہا مین پانی بلایا کرتا تہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہی نہین ہی اوس سی کوئی رگ مگر وہ موت کے سبب سی علیحدہ درد ناک ہو رہی ہی

فصل فرشتے موت کے وقت میت کی اعضا کو سونگہتے ہین (۱)

ابن ابی الدنیا نی ابو مکین رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہی کہ تو اوسکا سر سونگہہ وہ کہتا ہی مین اوسکی سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکی دل کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکی دل مین روزہ پاتا ہون کہا اوسکے پانون کو سونگہہ وہ کہتا ہی مین اوسکی پانون مین قیام کو پاتا ہون کہا اوسنی اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ اوسکو محفوظ رکہی ۲ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بہتیجا ماجن تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون نی اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابو قلابہ نی کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا ہی اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکی بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ دو آدمی کالے ہین اونکے ساتہہ عمامے ہے پہر دفعتہً گہر کی چھت سی اوترے ابو قلابہ نی کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے سے کہتا ہی کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہی تو نزدیک اوسکی کچہہ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے بہتیجے کے پاس آیا تو اوسنی اوسکا سر سونگہا پہر اوسکا پیٹ سونگہا پہر اوسکی دونون پانون سونگہی پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہی مینے اوسکے سر کو سونگہا سو اوسکے سر مین کچہہ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگہا تو مین نی نہین پایا کہ اوسنی ایک دن روزہ رکہا ہو اوسکے پانون کو سونگہا سو نہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنی اوسکا سر سونگہا ہے اوسکی دونون ہتیلیون کو سونگہا پہر اوسکے پیٹ کو سونگہا پہر اوسکے دونون پانون کو سونگہا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اسکو اللہ نی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی لکہا ہی حالانکہ اسمین ان خصلتون مین سی کوئی خصلت نہین ہی پہر اوسے دیکہا اوسکا مونہہ کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسی نی چہوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پاتا ہو نہین اوسکے لیے ایک تکبیر کہ اوسکو نطاکیہ مین خلاص سی کہا تہا پس اوس سے تشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سی کہتا ہی اور وہ گہر کے دروازے پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لیے اوس کی طرف کوئی راہ نہین ہی جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نی لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکہا تہا پس کہا گیا ای ابو قلابہ انتہا بانطاکیہ کیا تہا ابو قلابہ نی کہا نہین قسم ہی اوسکی کہ نہین ہی کوئی معبود دیگر وہ نہین سنا میں نے اوسکو فرشتون کے مونہہ سی مگر بالنطاکیہ پس جلدی کی لوگون نی طرف جنازہ برادر زادہ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین طریق نضر بن سعید ابو مخدم سی ابو قلابہ سی

فصل مرتی وقت فرشتے میت کے اعضا کو چہوتی ہین

۱ حکایت داود بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ بہت سخت بیمار ہوئی پس کہا کہ مینی طرف ایک آدمی کی دیکہا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور مونڈہے پر گوشت تہے گویا وہ ادن لوگون مین سی تہا جنکو رُطّ کہتے ہین کہا جبکہ مینی اوسکو دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینی کہا وہ مجکو قبض کریگا کیا مین کافر ہون مینی سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہی کہا پس میری یہ حالت تہی کہ سینے سنا کہ گہر کی چھت ٹوٹی ہی پہر وہ کہل گئی یہانتک کہ مینی آسمان کو

دیکھا پھر مجھپر ایک آدمی اوترا اوسپر سفید کپڑی تھے پہراو سکے پیچھے دوسرا اوترا پس وہ دو ہوگئے وہ کالے آدمی پر پیچھے وہ پیچھے ہٹ گیا اور دوسرے میری طرف دیکھنے لگا اور وہ دونوں اوسی ڈانٹتے تھے پس وہنمیں سی ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹھا اور دوسرا پانون کے نزدیک سر والے نے پانون والے سی کہا تو اسکو لمس کر یعنی چھواوسنے میری انگلیون کے درمیان مین چھوا پھر اوس سی کہا کہ یہ ان پانون سے نماز کی طرف بہت جاتا تھا پھر پانون والے نے سر والے سے کہا کہ تو چھواو سنے میرے کوتے کو چھوا پھر کہا کہ رتہ ہے اللہ کے ذکر سی اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین داؤد سی روایت کیا ہی **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا میرا ایک بہتیجا تھا وہ حدسی بڑہتا تھا مین اوسکو غزو مین اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار ہوگیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کنڈا ہو انماز پڑھ رہا تھا کہ صومعہ شق ہوگیا دو فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوی پس سفید اوسکے داہنی طرف اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹھی پھر سفید فرشتون نی اپنے ہاتھون سے اوسکو چھوا اور سیاہ فرشتون نی کہا ہم اوسکے زیادہ ترحقدار ہین اور سفید نے کہا ہرگز یون نہین پس انمین سی ایک نی اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے موخہ مین داخل کین اور اوسکی زبان کو لوٹا پھر کہا اللہ اکبر ہم زیادہ ترا وسکی حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ کے دن ایک تکبیر کہی تھی - پس شہر سے نکلے لوگونکو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوے **فصل مرتی وقت پرندی عمل صالح کی جستجو کرتے ہین**

۱ حکایت قاسم بن مخیمرہ کہتے ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی اللہ عنہ کا ایک بہتیجا تھا محارم کا مرتکب ہوتا تھا پس اوسی موت حاضر ہوئی تو دو پرندی سفید مشابہ کبوتر کے آئے گہر کے طاق مین بیٹھ گئے ایک نی دوسرے سے کہا اللہ اکبر تو اوتر اسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کردی اور تا بات ابو قلابہ کی آنکھ کی دیکھی ہوئی ہے پس اوسنی اپنے ساتھی سی کہا اللہ اکبر تو اوتر آمقرر مینے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر پائی ہی جسکو اسنی اللہ کی راہ مین انطاکیہ کی فصیل پر کہا تھا پس ایک پرندے نے ایک سفید کپڑا نکالا پھر دونون نی اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پھر اوسی اوٹھایا پھر کہا ای ابو قلابہ تو اپنے بہتیجے کی طرف کھڑا ہو اوسکو دفن کردہ تو اہل جنت سی ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تھی لوگونکی طرف نکلی جو دیکھتا تھا اوسکی خبر لوگونکو دی پس مینے کسی جنازے کو نہین دیکھا کہ اوس سی زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی نے سنت مین طریق اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو **۲ حکایت** لالکائی نی سنت مین میمون مرادی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمارے نزدیک ایک داعر[۱] رہزن تھا وہ مرگیا لوگون نی اوس سے کنارہ کیا راہ پر پھینک دیا مین بیٹھ گیا اوسمین اور اوس سے لوگونکی کیسو ہونے مین فکر کرنے لگا گمان مین نی غلبۂ نیند سی اپنا سر ہلایا یعنی مجھے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تھی ایک نی دوسرے سی کہا تو داخل ہو پس دیکھہ آیا دیکھتا ہی تو کسی خبر کو وہ اوس کے تالو سے گسا اور اوس کی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ مینے کوئی خیر نہین دیکھی دوسرے نے کہا جلدی نہ کر پھر وہ اوسکی تالو سی گسا اور اوسکی تلوے سے نکلا اور وہ کہتا ہی اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سی چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس مینے لوگون سی کہا آؤ

فصل جنب کے بے وضو سونے سے خوف ہے کہ مرتے وقت جبریل علیہ السلام تشریف نہ لاوین

طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سور ہے جنب فرمایا مین وضو نہین رکتا کہ سو رہے یہانتک کہ وضو کری پس بیشک مین ڈرتا ہون اس سی کہ وفات دیا جاوی پس اوسکو جبریل حاضر نہون اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی مرتے وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبریل علیہ السلام بہی تشریف لاتی ہین **فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہوچکا ہے**

فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مرفوعاً آیا ہی جبکہ حکم کرتا ہی اللہ ملک الموت کو اون لوگونکی روحین قبض کر نیکا جو کہ مستوجب نار کے ہوچکے ہین میری امت کے گنہگارون سی تو فرماتا ہی خوشخبری دی اونکو ساتھ جنت کی بعد انتقام ایسے ایسے کے بعد اوس جبیر کے کہ روکے جاوینگی نار مین **فصل امید کرامت الٰہی بعد از موت**

ابو نعیم نی ربیع بن شداد سی روایت کیا ہی کہا اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ امید رکھتے ہین مومن اللہ کی کرامت سی اپنی واسطے بعد موت کے تو دنیا مین اونکی تپی پیٹ جاتی اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہوجاتی **فصل جمعہ کی دن ہزار بار درود پڑہنی والا مرنی سی پہلی اپنا گہر جنت مین دیکھ لیتا ہے**

[۱] داعر فاجر فاسق ہی ہے پر

اصبہانی نے ترغیب میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے درود بھیجا مجھپر جمعے کے دن میں ہزار بار وہ نہ مرے گا یہانتک کہ دیکھلے اپنا ٹھکانا جنت سی **فصل بشارت مومن بصلاح ولد** ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ بیشک البتہ مومن بشارت دیا جاتا ہی ساتھ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکھ ٹھنڈی ہو **فصل بیان میں اوسکی جو مرتی وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتی ہین**

(۱) ابن جریر وابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معاینہ کرتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گھر ہموم واحزان کے تم تو مجھے آگے بڑہاؤ طرف اللہ کے اور کافر سے کہتی ہین کہ ہم تجھی دنیا کی طرف پھیر دین وہ کہتا ہے ای رب مجھی پھیر دو شاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو مینے چھوڑا (۲) ترمذی وابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا جس شخص کے لیے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانۂ کعبہ تک پہونچاوی یا واجب ہوا وسپر اوسمین زکوۃ پھر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کی پس ایک آدمی نے کہا ای ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نے فرمایا مین ابھی تم پر اس باب مین قرآن پڑہتا ہون یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک (۳) دیلمی نے حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہی جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہی اوسکی لیے ہر چیز جو اوسکو حق سی روکتی تھی پھر وہ کیجاتی ہے درمیان دونون آنکھون اوسکی کے پس اوس وقت وہ کہتا ہی رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت **فصل بشارت مومن و کافر وقت موت** امام احمد نے زہد مین ربیع ابن خیثم سی اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکی لیے وقت موت کے ہے اور رکہہ چھوڑی جاتی ہی واسطی اوسکی آخرت مین جنت واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کی ہی اور رکہہ چھوڑی جاتی ہی اوسکے لیے آخرت مین اگر **فصل شرابی کی موت** ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہی نہین نکلتا ہی کافر دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہی اوسکو ایک پیالہ حمیم سی اور ضحاک سی اسی کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہی تو ڈالی جاتی ہی اوسکی مونہہ مین جہنم کی شراب سے **فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہین** امام احمد نے زہد مین ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کفار فجار دنیا سی پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسی داخل ہوتی ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگی اور حکم کیا جاوے گا اون کو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت شریف سی پوچھے گئے وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہ یہود مین ہی قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک انگی کی یہان تک کہ آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکی ساتھ ایک شعلہ ہوتا ہی نار سی پس وہ اوسکو اوسکے مونہہ اور دبر پر مارتا ہی پھر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوس کے رسول تھے پس وہ اوس کی کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہی پس جب اوسنے اقرار کر لیا تو ملک الموت اوس کی روح قبض کرتے ہین

فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکہتا ہی ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سی روایت کیا ہے کہا مکحول سی پوچھے گئی کیا نابینا ملک الموت کو دیکہتا ہی جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان **فصل بندی کی پہچان لوگون سی کب منقطع ہوتی ہی** (۱) ابن ماجہ نے ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سی فرمایا جبکہ وقتہ معاینہ کرتا ہی قرطبی نے کہا مراد یہ ہی کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو یا ملائکہ کو دیکہتا ہی (۲) مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکہا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہی تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی اوسکے نفس کو (۳) ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی

واسطے روح کی جبکہ لوسکو بجا لیجاتی ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دھڑکتی رگ کو دباتے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہی اور لوگونسی غافل ہوجاتا ہی ۵ دینوری نی مجالسہ مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ دباتے ہین مومن یعنی بندے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہی اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بھول جاتا ہی اور جو کچھ اوسمین ہی اوس سی غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے بلایا نہ جاوی تو جو اوسکے گرد ہین اوسکو مارتی لو اوسی بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹھا رہا ہی ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹھے ہوتی ہین درمیان آسمان وزمین کی اور واسطے اوسکی قاصدہین فرشتون سی پس جبکہ جان نفرہ نخرمین ہوتی ہی تو ملک الموت کو اوسکی سیڑہی پر دیکھتا ہی اور اوسکی بصر اوسکی طرف بلند ہوتی ہی پس وہ اوسکو دیکھتا ہی آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے **فصل حربہ ملک الموت علیہ السلام** ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کی ایک برچھی ہی کہ وہ مابین مشرق ومغرب کو پہونچتی ہی پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچھی سے مارتے ہین اور کہتی ہین کہ اب تجھکو مردون کے نشکر کی زیارت کرائینگے ۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سی مرفوعا روایت کیا ہی کہ ملک الموت کو لیے ایک حربہ مسموط ہی ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسری مغرب مین وہ اوس سی حیات کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اس کا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ مین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہی اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئی پس کہا کہ مین نے اس حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر مین معاذ رضی اللہ عنہ کے **فصل بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن وکافر کی روح قبض کرتے ہین** (۱) سعید بن منصور نی اپنی سنن مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کھینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین کہ کھینچتے ہین ارواح کفار کو ماہین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتے ہین والسابحات سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان وزمین کی فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتے ہین بعض بعض پر ساتھہ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کی کام کی ایک سال سی دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہین کہ کھینچی جاتی ہین پہر نشط کیے جاتی ہین پہر ڈبوئے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نی اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ وہ کفار کی روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہین پہر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہین پس وہ اونکو کھینچتے ہین کھینچنے کرنے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو ای نفس پاک طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیر نے غوطہ لگانیوالے کے پانی مین از راہ فرح وشوق نے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ دونون آیتین کفار کے واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کھینچی جاتی ہین مثل وہے کی سیخ کے کہ مساوی تو اوسکو اون مین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہی والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون واسطے مومنین کی ہین ۵ سدی سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا نفس جبکہ سینے مین غرق ہوتا ہی والناشطات نشطا کہا فرشتے روح کو کھینچتے ہین انگلیون اور پاؤن سی والسابحات سبحا جبکہ تیراتے ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہی نزدیک موت کے **فصل بیان مین حکایات اکابر صالحین** کے جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح وریحان وملاقات رحمن وسیر جنان وغیرہ امور حقہ وصادقہ کی خبر دی یا غشی سی افاقہ کے بعد بیان کیا ابن ابی الدنیا نی کتاب المحتضرین مین بطریق سہل حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا تم مردون کی پاس حاضر ہو اور دنیا

ل یعنی جسنے کہ اوسکو بہت سی برچھیان ماری ہین ۱۲
۲ یعنی برچھی کی گونج ۱۲
۳ یعنی ایک برچھی ہر ایک مومن کی لیے ہی جسکی ہر ایک ضرب سی ایک مومن مرجاتا ہی ۱۲
۴ اصل کا نسخہ ذکر کرتے ہین ہی درست ہے
۵ ایک نسخہ مین ذکر کرتے ہین ہی ہے اور ایک نسخہ مین ذکر کرتے ہین ہی ہے یعنی ہم نے ذکر کیا ہے ۱۲

کیونکہ وہ دیکھتی ہین جو تم نہین دیکھتی ابن ابی شیبہ و مروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین بطریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا اور انکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی پس بیشک وہ دیکھتی ہین جو تم نہین دیکھتی اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہی سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور مروزی نے طریق یحیٰ سی روایت کیا ہی کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنی مردون کو لا الہ الا اللہ کی اور سمجھو جو سنو اپنے میتین سی پس بیشک متجلی ہوتی ہین اونکے لیے امور صادقہ **روح و ریحان و ملاقات ربن**

۱ حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا ایک شخص آیا اوسنی کہا کہ تیرا بھائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوس کو کپڑے سے ڈھانک دیا تا مین اوسکی سر کے نزدیک بیٹھا اوسکے لیے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنی لگا کہ اتنی مین اوسنی اپنے موہنہ سے کپڑا کھول دیا پس کہا السلام علیک ہنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنی کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہاری یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح و ریحان و رب غیر غضبان ہی اور رہنا یا مجھکو بہتر لباس سندس و استبرق ہی اور پایا مین نی امر کو زیادہ تر سہل اوس ہی جو تم گمان کرتی ہو اور بہروسا کرو میتھو مینے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین تمین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹھالیجاؤ پس بیشک اونہون نی مجھسے عہد فرمایا ہی کہ وہ نہ جاوینگی یہان تک کہ مین اونکی پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی مرگیا **۲ حکایت** ابو نعیم نی ربعی ہی سی روایت کیا ہی کہا ہم چار بھائی تھے اور میرے بھائی ربیع ہمیشہ نماز روزے مین بڑہا ہوا تھا اوسکا انتقال ہو گیا اور ہم اوس کے گرد تھے اتنے مین اوسنے اپنے موہنہ سے کپڑا کھولا پس کہا السلام علیکم ہمنی کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہان مینے اپنے رب کی بعد تمہاری سو مین ملا رب غیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھ روح و ریحان و استبرق کے خبردار اور بیشک ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے ہین مجھپر سو تم میری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پہر بجھ گیا یعنی مرگیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے ابو نعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نی دلائل مین اسکو روایت کیا ہی اور کہا صحیح ہے اس کی صحت مین کوئی شک نہین ہی

شفاعت سورہ سجدہ و حراست تبارک **حکایت ۱** جویبر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہی کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ کی وفات مین حاضر ہوے پس جبکہ وہ ڈھانکے گئے اور ہم نے کہا کہ وہ مرچکے تو ہم نے دیکھا کہ ایک نور ساطع اونکے سر کے نزدیک بلند ہوا یہانتک کہ اوس نے چھت کو پھاڑا پہر مینے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پانون کے نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پہر مینے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گھڑی بھر ٹھیرے پہر اونہون نی اپنے موہنہ سے کپڑا کھولا کہا کیا تم نے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہم نے دیکھا تھا وہ اوس سے کہا اونسے کہا وہ سورہ سجدہ تھی مین ہر رات اوسی پڑہا کرتا تھا وہ نور جو تم نے میرے سر کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے اول کی تین اور وہ نور جو تم نے میرے پانون کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے آخر کی تھین اور وہ نور جو تم نے میرے وسط مین دیکھا خود یہ آیت سجدہ تھی جڑہی کہ میرے لیے شفاعت کری اور سورہ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہی پہر جو چلے رضی اللہ عنہ **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر بیہوشی طاری ہوئی تھی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چھت کو پایا اوسی بھاڑا اور چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سی نکلا یہانتک کہ اوسنی بھی ایسا ہی کیا پہر ایک نور اوسکی دونون پانون سی نکلا یہانتک کہ اونسے بھی ایسا ہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے کہا کیا تجھی معلوم ہی کہ تجھسے کیا ہوا اوسنی کہا ہان دو نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تھین اول الم تنزیل الکتاب ہی اور وہ نور جو میری ناف سی نکلا سو وہ آیت سجدہ تھی اور وہ نور جو میرے پانون سی نکلا وہ آخر سورہ سجدہ تھی۔ تینون گئین کہ میرے لیے شفاعت کرین اور سورہ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کری مین ان دونون سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تھا **۳ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت

لہ یوں ہی ہے ہمارے نسخہ مین اور صحیح ہے ہمارے نسخہ مین اور صحیح ہے ہمارے نسخہ مین اور صحیح

کیا ہی کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبداللہ بن شخیر پر داخل ہوی اونکی عیادت کے لیے پس انہون نی اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئی اونسی مین نور ایک نور اونکی سرسی اور ایک نور اونکے وسط سی اور ایک اونکے دونون پانون سی اسنے ہم کو ہوش مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہم نے اونسی کہا کہ البتہ ہم نے ایک چیز دیکھی کہ اونسی ہمکو ڈرا دیا کہا وہ کیا ہی ہمنے اونکو خبر دی کہا تم نے یہ دیکھا ہمنے کہا ہان کہا یہ السجدہ ہی اور وہ اوتیس آیتین ہین اول اوسکا میری سر سے بلند ہوا اور اوسط اوسکا میرے وسط سے اور آخر اوسکا میرے پانون سی وہ چڑھ گئی کہ میرے لیے شفاعت کری اور یہ تبارک ہی کہ میری حراست کرتی ہی کہا پھر وہ مرگئے رحمہ اللہ تعالی

روئیت نور - **حکایت** ابو الحسین سری نی کتاب کرامات اولیا مین عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنی ساتھ نور دیکھا کرتے تھی جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو اونسی اوس نور کا ذکر کیا گیا جبکہ وہ اپنی زندگی مین دیکھتی تھے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ

ضحک و تبسم بعد موت - **حکایت** ابن ابی الدنیا نی حارث غنوی سی روایت کیا ہی کہا کہ ربیع بن خراش رضی اللہ عنہ نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ اونکا ٹھکانا کہان ہی پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے آنکے بعد ربعی اونکے بہائی نی قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا کہ مجھے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے یہانتک کہ ہم اوس سی فارغ ہوی

قاطع رحم مدمن خمر مشرک جنت مین داخل نہونگی - **حکایت** ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن خلف سی روایت کیا ہی کہ روبہ بیٹی بیجان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پھر اونہون نے حرکت کی اور لوگون کی طرف دیکھا پس کہا تم خوش ہو جاؤ پس بیشک مین نی کلام کو اوس سی زیادہ تر آسان پایا جس سی تم ڈراتے تھے اور پایا مین نی کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ قسر

شیخین کی برائی کہنی والی پر فرشتی لعنت کرتی ہین - **حکایت** ابن ابی الدنیا نی خلف بن حوشب سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدائن مین گیا اور کپڑے سے ڈھانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پھر اوسی اپنے اوپر سے کھولا کہا ایک قوم ہی کہ اونکی داڑہی بیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین اور وہ فرشتی کہ میری روح قبض کرنیکو آئی وہ اوس قوم کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین پھر وہ مردہ ہوگیا جیسا کہ تھا

شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہی - **حکایت** ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبدالملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سی روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تھی پس ہم اس حال مین تھی کہ اونسی ایک جست کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل و ثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نی یہ دیکھا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا میں نے کہا تو نے کیا دیکھا تیرا کیا حال ہی کہا مین مشغول اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجھے اپنی رای مین داخل کیا سب ابوبکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر میں نے کہا پس تو اللہ سی مغفرت مانگ اور بیزار نہ کرنا کہا یہ اب مجھکو کیا نفع دیگا مجھے تو میرے داخل ہونیکی جگہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دیکھا گیا پھر مجھسے کہا گیا کہ تو ابھی اپنے اصحاب کی طرف جاوی اور جو تو نی دیکھا ہی اونسی بیان کری پھر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آوی پس مین نہین جانتا کہ اوس کی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر

دیکھنا عبدالملک و حجاج کو نار مین - **حکایت** ابن عساکر نی ابو نعشری روایت کیا ہی کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینی مین مرگیا جبکہ نہانے کی جگہ پر رکھا گیا تاکہ نہلایا جاوی تو وہ برابر بیٹھ گیا پھر اپنے ہاتھ کو دونون آنکھون کی طرف جھکایا کہا دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے طرف عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کھینچ رہے ہین پھر وہ لیٹ گیا جیسا تھا ویسا ہوگیا

دیکھنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبدالملک و حجاج کو نار مین - **حکایت** ابن عساکر و ابن ابی الدنیا نی زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر ہوش مین آئی پس کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ عبدالرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبدالملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کھینچ رہے ہین یہ قصہ عبدالملک و حجاج کی

حکومت سی کچھ پہلے ہوا تھا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ کے مین مرے جس دن کہ یزید بن معاویہ کے مرنیکی خبر آئی ۶۴ھ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد ستر کے آئی

عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین - حکایت ابن ابی الدنیا نے عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سی چالیس برس قضا کا کام کیا جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنے والا ہون پس اگر مین مرجاؤن تو تم مجھے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکھنا پھر اگر تم مجھسے کوئی چیز دیکھو تو تم مین سے کوئی آدمی مجھے پکاری جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکھا گیا تین دن جب گذر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا ای فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لیے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجھے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پھنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئی اور میرے لیے اونمین سے ایک مین خواہش تھی پس مین اوس سی سنتا تھا اپنے کان کے ساتھ جو اوسکے متصل تھا زیادہ تر اوس سی جو مین سنتا تھا ساتھ دوسرے کے سو یہ بدبو اوس کان سے ہے اللہ تعالی نے اوسکا کان تہک دیا پس وہ مرگیا **دیکھنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین - حکایت** ابن عساکر نے کئی طریق سی قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک عورت کو ہمارے گھر والون مین سی سات دن تک عرج روح رہا اونکو اوسکو دفن کرنی سی کوئی چیز مانع نہ تھی مگر ایک رگ اوسکی ذرا سی مین حرکت کرتی تھی پھر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دونمین مرچکے تھے نہین اوسکو ہوش نہ تھا پس کہا واللہ البتہ مین نے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکھا ہی اور فرشتے اوسکی مباشرت کرتے ہین مین اوسی اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہہ رہی تھے کہ مقرر محسن آیا بیحسن آیا **دیکھنا ثواب اعمال کا - حکایت** ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے ایک اپنے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عرج روح ہوا اوسپر اوسکا عمل پیش کیا گیا پس جس گناہ سے سینے استغفار کر لیا تھا سو نہین دیکھا مین نے مگر وہ میرے لیے بخشا گیا اور جس گناہ سی سینے استغفار نہ کی تھی نہ دیکھا سینے اوسکو مگر پایا اوسی جون کا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مین اوسی دہایا تھا پس اوسکے سبب سے میرے لیے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک رکعت مین کھڑا ہوا نماز پڑہنے لگا سینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی سو اوسکی سبب سے میرے لیے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو سینے ایک درہم دیا نہ دیکھا ایک قوم کی نہین دیا سینے اوسکو مگر اونکے سبب سی پس پایا سینے اوسکو نہ واسطے میرے نہ مجھپر یعنی اوسکا ثواب نہ عقاب **فضیلت عمل بحق کی زمانہ جوبن مین - حکایت** ابن عساکر نے ابن الماجشون سی روایت کیا ہی کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عرج روح ہوا ہم نے اونکو تختہ غسل پر رکھا اور ہم نے کہا لوگون سی کہ انکو لیجاوینگے پس ایک نہلانے والا اونکی پاس آیا اوسنے دیکھا کہ ایک رگ اوسکے پانون کے نیچے کی حرکت کرتی ہی ہنسے اونکو ڈال رکھا جب تین دن ہوچکے تو وہ سیدہے بیٹھ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہنسے کہا خبر دو مجھکو جو تم نے دیکھا کہا ہان میری روح کو عرج روح ہوا پس فرشتہ مجھے چڑہایا گیا یہانتک کہ سمار دنیا کو آیا دروازہ کھلنے کو کہا پس اوسکے لیے کھولا گیا پھر اسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس دس سی کہا گیا تیرے ساتھ کون ہی کہا ماجشون اوس سی کہا گیا ابھی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہی پھر وہ اوترا پس مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اونکی داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف دیکھا اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو آپکے سامنے دیکھا مینے اوس سی کہا جو میرے ساتھ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین اور یہ عمر رضی اللہ عنہ ہین اور یہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ہین مینے کہا کہ تو ہمیشہ ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہا اونہون نے دوست رکھا کہ تثبت کرون یعنی یقینا جان لون کہا یہ عمر بن عبد العزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہا اونہون نے عمل کیا ہی حق کے ساتھ زمانہ جوبن مین اور اون دونون نے حق کی ساتھ عمل کیا ہی زمانہ حق مین[۵۵] **سعادت مان کی پیٹ مین ہوتی ہی - حکایت** ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے پاس سی اوٹھ کہڑے ہوے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پھر وہ ہوش مین آئی کہا میرے پاس دو فرشتے خو

[۵۵] یعنی زمانہ اون کی زمانہ جوبن مین اور اونہون نے حق کی ساتھ عمل کیا ہی زمانہ حق مین

دشت گوآئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتھ چل ہم تیرا محاکہ کرینگے طرف عزیزامین کے پس وہ بھی لیگئے اون سے دو فرشتے اور ملے وہ اونسی نرمی مد رحم مین بڑھے ہوئے تھے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لیے جاتے ہو کہا ہم اسکا محاکہ کرینگے طرف عزیزامین کے اونہون نے کہا تم اسے چھوڑ دو یہ تو اونمین سے ہے جنکے لیے سعادت سابق ہوچکی اور وہ ماں کے پیٹ مین تھی حضرت عبدالرحمن اسکے بعد مہینا بھر زندہ رہے پھر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سی روایت کیا ہی مرنے سے پہلے موت کی خبر۔ **حکایت** ابوبکر شافعی فوائد نیات مین سلام بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین اور فضل بن عطیہ مکے تک رفیق ہوی جب ہمنی قید سے کوچ کیا فضل نے کہا آدہی رات کو جگایا مین نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ تجھی وصیت کردون مینے کہا تو جگا ہے کہا مین نی خواب مین دو فرشتون کو دیکھا اونہون نی کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہین مین نی کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کرلیتا یعنی حج اونہون نی کہا کہ اسد نے تو ہر عبادت کو بجتے قبول کرلیا پھر ایک نی دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کلے کی اور بیچ کی انگلی کو کھول پس اونکے درمیان سی دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہی جنت سے پھر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکھ لیا پس ہم منزل پر وارد ہوئے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ **حضور ملائکہ وقت موت** ۔ **حکایت ۱** سعید بن منصور نے اپنی سنن مین کہا ہی کہ سلمہ سفیان نے عطار سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تھا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکھا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہی جو مینے تیرے پاس امانت رکھا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سی تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دی کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سی حاضر ہوتی ہے وہ نہ کھانا کھاتی ہین نہ پانی پیتے ہین اور پاتے ہین وہ بو کو **حکایت ۲** ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سی روایت کیا ہی کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تھی جسمین اونہون نی وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگون نی اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے ہو پس فرمایا مین البتہ دیکھتا ہون کہ نوحہ والس مین نہ جن پھر وہ قبض کیے گئے رضی اللہ عنہ **حکایت ۳** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اونکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سونگھی مین نی خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگھی پھر اپنی بصر کو بلند کیا اور مرگئے رضی اللہ عنہ **حکایت ۴** حسن بن صالح بن حی سی مروی ہی کہا مجھے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ اے بھائی تم مجھے پانی پلاؤ اور مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا جب مین اپنی نماز پوری کرچکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مین نے کہا پیو اونہون نی کہا مین تو ابھی پی چکا مین نے کہا پیو کہا مین ابھی پی چکا مین نے کہا تین کس نے پلایا حالانکہ بالاخانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہی کہا ابھی جبریل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پلایا اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری ماں اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین وصدیقین وشہدا وصالحین سی اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے کتاب کرامت اولیا مین اور ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب احوال وایمان بالسوال مین اور ابوالحسین بن عریف نی اپنے فوائد مین اپنی سند کے ساتھ حسن بن صالح سی **حکایت ۵** ابن عساکر نے عبدالرحمن بن غنم اشعری سی روایت کیا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا کا سال عمواس مین مطعون ہوا پھر مرگیا اونہون نی صبر کیا اور عرجا پاس جبکہ وہ خود اپنی ہتیلی مین مطعون ہوی تو فرمایا یا حبیبہ جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اونی جو نادم ہوا عبدالرحمن کہتے ہین مینے کہا ای معاذ کیا تم کچھ دیکھتے ہو کہا ہان میرے رب نے میرے حسن عزا کی قدردانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھو بشارت دی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ مقربین وشہدا وصالحین کی ایک سو صفون مین میری روح پر نماز پڑھینگے اور مجھے جنت کی طرف کھینچ لیجا ویگی پھر اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مین نی اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سی مصافحہ کرتے ہین اور کہتے ہین مرحبا بہ حبا مین تمہاری پاس آیا پھر اونکا انتقال ہوگیا اسکے بعد

یعنی اونکو خواب مین دیکھا کہ اونکی گرداگرد حام ہمارے کے وہ لوگ الحق گھوڑون پر ہین اونپر سفید کپڑے ہین اور معاذ ندا کرتی ہین یا سعد بین داع ومطعون الحمد لله الذی اورثنا الارض نتبوأ من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین پھر ہین بیدار ہوگیا **حکایت ۶** ابو نعیم نے سفیان سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ہی کہ داؤد کو طاعون ہوئی بیچ مین اونپر غشی طاری ہوئی پھر وہ ہوش مین آئی کہا میری پاس دو آئے ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہی کہا مین پاتا ہون تسبیح وتکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے اور کہیہ قرات قرآن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تہا **مثال** جسد عبد الرزاق وابن منذر نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نفس نکلتا ہی انسان سے بقدر ہر شے کے اوس کے ارکان یعنی اعضا سے راہ جسم سو وہ مثل کرتے کے ہے کہ اوتارتا ہے اوس کو انسان اپنے سے پس اگر کرتا اس کسی چیز کی پاتا ہی تو جسم بقدر اوسکے ہے لیکن نفس وہی ہی کہ راحت وبلا کو پاتا ہی

فصل توبہ کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے انما التوبة علی الله للذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب الآیتین (۱) ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کی۔ کہا قریب وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکی ہر کہ ملک الموت کی طرف دیکھے **۲** احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے **۳** عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا توبہ بندے کے لیے پھیلائی گئی ہی جبتک کہ کھینچا نہ جاوی پھر یہ آیت پڑھی ولیست التوبة پھر کہا اور کیا ہی حضر مگر سو ق **۴** ابن منذر نے نخعی سے روایت کیا ہی کہا توبہ پھیلائی گئی ہی مالم یوخذ بکظمه **۵** ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدهم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا جبکہ معاینہ کرے **۶** ابن ابی الدنیا نے ابو محلز سے روایت کیا ہی کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جبتک کہ نہ دیکھے فرشتون کو **۷** بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت کے فرشتے پھر جبکہ اونسے اونکو دیکھ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہوگئی **حکایت** ابو نعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تہا اور اونسے ستانوے جانون کو قتل کیا تہا سب کو ظلماً ناحق مارا تہا وہ نکلا ایک پیر دانی یعنی راہب کے پاس آیا کہا ای راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چہوڑا مگر اوسکو کیا اونسے ستانوے جانون کو ظلماً ناحق قتل کیا ہے پس کیا اوسکے لیے توبہ ہی اونسے کہا نہین پس اوسکو مار کو ڈالا باہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تہا اونسے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہی اوسکو بھی مار ڈالا باہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے بھی وہی کہا جو اول سے کہا تہا اونسے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہی اوسکو بہی مار ڈالا باہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دور نے نہین چہوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلماً بغیر حق کے مارا ہی پس کیا اوسکے لیے توبہ ہے پس اونسے اوس سے کہا واللہ البتہ اگر مین تجھسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مینے جہوٹہ بولا یہان ایک دیر ہے اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکی پاس جا سو اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر پس وہ تائب ہوکر چلا یہان تک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بہیجا اونسی اوسکی روح کو قبض کرلیا پس حاضر ہوی اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جھگڑنے لگے اللہ نے اونکی طرف ایک اور فرشتہ بہیجا اونسی کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسکو قریب یا بطرف قریۂ تو اوسمین کے مقدار ایک پیروے کے پس اوسکے لیے بخشش کیگئی **اصل حدیث صحیحین** مین ہی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بانہ اختصار کے اور اوسمین یہ ہی کہ اللہ نے وحی کی طرف اوسکے یعنی زمین دیرے کہ تو قریب ہو جا اور طرف اوسکے یعنی زمین پاسی کو بہ کے کہ تو دور ہو جا۔ اور یہ حدیث ابن عمر ومقدام بن معدیکرب وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بہی وارد ہوئی ہی **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص مبہم ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک بیمار کے گرد بیٹہے ہوے تھے کہ اتنے مین وہ ساکن ہوگیا یہانتک کہ ایک گہی اوسکی حرکت نہین کرتی تہی ہمنے اوسکو ڈہانک دیا اور

اوسکی آنکھون کو بند کر دیا اور اوسکے گیڑے بیری کے پتے پلنگ کے لیے آدمی بھیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو نہلا دین تو اوسنی حرکت کی ہنسے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجھے تھے کہ تو مرچکا اوسنے کہا بیشک مین مرچکا تھا اور مجھے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو نے مجھے میری لحد مین رکھدیا اور اوسکو قراطیس سی لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی بدبودار آئی اوسنے کہا یہ صاحب اسکا ہے یہ صاحب اسکا ہے یعنی کئی چیزین بیان کین والد مین اوسنی شرمانا ہون گویا مین اس گھڑی اون سی جدا ہوا ہون کہا کہ مین نی کہا مین تجھی قسم دیتا ہون کہ تو مجھی اور اس حورت کو چھوڑ دی عورت نی کہا تو چل ہم اور تو جگہ لیجلین پس مین چلا طرف ایک گہر فرخ وکشادہ کے اوسمین جاندی کا مصطبہ تہا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تہی اور ایک شخص کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے پس اوسنی سورۂ نحل کو پڑہا وہ اوسمین سی کسی جگہ متردد ہوا مینے اوسکو لقمہ دیا پھر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا تجھے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم ہی کہا اور اوسنی ایک تکیہ اوٹہایا جو اوس سے قریب تہا پس اوسمین سی ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکہا وہ کالی عورت جلدی سی اوسکے پاس آئی بولی اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا۔ کہا اور اوس خوبصورت آدمی نی کہنا شروع کیا کہ اونسے کیا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن وخوبیان ذکر کرنے لگا پس اوس آدمی نی کہا بندۂ ظالم لنفسہ ہی ولیکن اللہ نے اوس سی تجاوز فرمایا تبک اسکی اجل نہین آئی ہی اسکی اجل تو پیر کے دن ہی۔ کہا پس اوسنی لوگون سی کہا تم دیکہو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین امید رکہتا ہون اپنی پچہ مہینے دیکہا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پھر وہ بیماری کا ہذیان ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اجہا رہا عصر کی بعد تک پھر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحون کے میت سے جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اس بیان مین کہ روحین اوسکی پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سی حال پوچہتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سی مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتی ہین اور زندون کا حال پوچہتے ہین (۱)

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا اہل رحمت اللہ کے بندون سی جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوی کیونکہ وہ کرب شدید مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کر لیا پس جبکہ اوس سی اوس آدمی کا حال پوچہتے ہین جو کہ اس سے پہلے مرچکا ہی تو یہ کہتا ہی بہیات وہ تو مجھسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری ماں ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہاری اعمال اقارب وعشائر تمہارے پر پیش کیے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتی ہین مستبشر ہوتے ہین اور کہتے ہین آلہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہی سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور اوسکو اوسپر ثابت رکہا اور اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل کو مانند کالیس کہتے ہین آلہی تو اوسی عمل صالح کا الہام کر جس سی تو راضی ہو اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کردی ۲ سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہی تو حاضر ہوتے ہین اوسکے پاس پانسو فرشتے پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر اوسی سماء دنیا کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس ملتی ہین اوسنی گذشتہ ارواح مومنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سی خبر پوچہین فرشتے اونسے کہتے ہین تم اسکی ساتھ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہی پہر اوس سی خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ خبر پوچہتا ہے آدمی اپنی بھائی کی اپنے دوست کی مومن کہتا ہی وہ ولیسا ہے جیسا تو جہوڑ آیا ہی یہان تک کہ خبر پوچہتے ہین اوس سی اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا کہتے ہین کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس وہ بری ماں ہی اور بری پرورش کرنیوالی ۳ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر مین کہا ہی ہکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نی حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سی مومنون کی روحین ملتی ہین پس اوس سی کہتی ہین کیا کیا فلان نی کیا کیا فلان نی پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین او سے اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری ماں ہی اور بری پرورش کرنیوالی ۴ بزار نے بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہی اور دیکہتا ہی جو کچہ دیکہتا ہی

دوست رکھتا ہی کاش اوسکی روح مکل جاوی اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اور بیشک مومن جڑھتی ہی اوسکی روح طرف آسمان کی پس آتی ہین اوس کے پاس ارواح مومنین کی خبر پوچھتی ہین اوس سی اپنے پہچان والون کی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہی مین نی فلان کو دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ بات اونکو ناپسند آتی ہے اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے میت کے جیسا کنوے مین توقع کیا جاتا ہی سوار کا اوس سے پوچھتے ہین پس جبکہ اوس سی پوچھتے ہین کہ فلان نی کیا کیا اون لوگون سے جو اوس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو تو لے گئے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے ۶ ابن ابی الدنیا صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کی ملاقات کرتی ہین پس روحین مردون کی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہی کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین تھی پاک مین تھی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین اوس سی ملتی ہین خبر پوچھتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچھی جاتی ہی کیا کیا فلان فلان نی ثعلبی نی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی ذکر کیا ہی اور اوسکے آخر مین یہ ہی یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچھتے ہین گہر کی بلی کا قرظی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا گیا ہی کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سی تعارف ہوا تو آپس مین الفت ہوتی ہی اور جنہین تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سی مراد ہی ملاقات ہے بعضون نے کہا زندہ سے مردون کی روحون کی ملاقات ہی خواب مین ۸ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر مین مایوس ہوجاؤن ملاقات سے اون لوگونکی جو میری گہر والون سے مرچکے ہین تو مین پاؤن آپ کو کہ غم کے مارے مرچکا ۹ امام احمد وحکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو روحین دو مومنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکہا ایک نے اون دونون مین سی اپنے صاحب کو کبھی **فصل** مومن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتی ہین (۱) ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت مرتا ہی تو اوسکا رب اوسکا اوسکا استقبال کرتا ہی جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہی ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہی تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گیر لیتے ہین جو کہ اوس سی پہلے مرچکے ہین پس البتہ وہ اون سی اور وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتی ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گہر کی طرف آتا ہی **فصل** روحین آپس مین ایک دوسری کو پہچانتی ہین (۱) ابن ابی الدنیا نے ابو سہیہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ بشر بن برا بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی ماں کو اوپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرنیوالا مرتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہین کہ بشر کی طرف سلام بہیجون فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جیکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک وہ پہچانتے ہین جیسے کہ پہچانتے ہین پرندے ایک دوسرے کو درختون کی سرون مین کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ مین مگر لاتے بشر اوسکے پاس آتین پس کہتین ای فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی بہتیر سلام بہیجتین تو اسپر سلام پڑھ ۳ ابن ماجہ نی محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مر رہے تھے مینے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھ ۳ بخاری نے اپنی تاریخ مین خالدہ بنت عبداللہ بن اُنیس سی روایت کیا ہی کہا ام مبین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنے سے عبداللہ بن انیس کی طرف آئین اور وہ بیمار تھے پس کہا ای چچا تم میرے باپ پر سلام پڑھو ۴ ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپیٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتھ قرون شمس کے ہر برس مین ایک بار پھیلائی جاتی ہے اور روحین مومنون کی پرندون مین مثل زرازیر کے ہین ایک دوسری کو پہچانتی ہین اور رزق دیجاتی ہین جنت کے پھلون سے۔

حکایت ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سی روایت کیا ہی کہا مینے مُندی کو سنا اوسنے کہا مین نی عبدالرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تھے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گہبرائے پس اونپر مرحوم بن عبدالعزیز داخل ہوئے کہا ای ابو عبداللہ یہ کیا گہبراہٹ ہی تم آؤگے ایسے سب پر

۵ یعنی جب مرچکا اور اسکے اقارب کی روحون سے ملاقات کرچکا ہے
۶ ابن ابی الدنیا نے ابو بکر بن ابی الدنیا نے عبداللہ بن ابی الحسن سے
۷ صحیح ہے روایت کیا ہے ابو نعیم نے
از غفران مآب

جسکو سا نھہ برس پوجا تنے اوسکے لیے روزہ رکھا اوسکے واسطے نماز پڑھی اوسکے لیے حج کیا تین بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہوگے
کہ اوس سی ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا بیشک اونکی گھبراہٹ دور ہوگئی ابو جعفر نے کہا سُدی نی یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتھ ابو نعیم کے تھے
پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گھبرائے پس دیکھا ایک آدمی داخل ہوا اوسنی کہا ای ابو محمد یہ کیا
گھبراہٹ ہی نہین ہی وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہاری جسم سی مفارقت کری پس تم آؤگے اپنے ماں باپ علی و فاطمہ پر اور اپنی نانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
خدیجہ پر اور اپنی چاچاؤن حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموون قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤن رقیہ و کلثوم و زینب پر کہا پس اوسنی گھبراہٹ دور ہوگئی

حکایت ابو نعیم نے لیث بن سعد سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی اہل شام سی شہید ہوگیا تہا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اوس سے
باتین کرتا اور اوسکو اوس سی انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سی غائب رہا پھر دوسرے جمعے مین آیا باپ نی کہا بیٹا مقرر تو نے مجھسے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجھپر شاق
گذرا کہا مجھے تم سی صرف اس بات نی مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تہا کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسی ملی اور یہ نزدیک موت عمر بن
عبد العزیز کے تہا بیہقی نی شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست
دو کافر پس جو مومنون مین سی ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنی اپنے دوست کو یاد کیا کہا الٰہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت
کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تہا مجھے خیر کا اور منع کرتا تہا شر سے اور خبر دیتا تہا مجھکو کہ مین تجھسے ملاقات کرنیوالا ہون الٰہی تو اوسکو
میرے بعد گمراہ نہ کر یہانتک کہ دکھا دی اوسکو جیسا مجھے دکھایا اور راضی ہوا اوس سی جیسا تو مجھسے راضی ہوا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیا جاتا ہی درمیان اونکی
روحون کی کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سی اپنے صاحب پر ثنا کری پھر ہر ایک اونمین سی اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بھائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے
اور جبکہ دونون کافرون مین سی ایک مرتا ہی تو دوزخ کی بشارت دیا جاتا ہی پس اپنی دوست کو یاد کرتا ہی کہتا ہے آلہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا
حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تہا مجھی شر کا اور روکتا تہا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تہا کہ مین تجھسے ملنے والا نہین ہون الٰہی تو اوسے میرے
بعد ہدایت نہ کر یہان تک کہ دکھا دی تو اوس کو جیسا مجھے دکھایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہی درمیان
اون کی روحون کے کہا جاتا ہی کہ ہر ایک تم مین سی اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہی تو برا بھائی برا صاحب برا خلیل ہے

باب ۲۰ میت اپنی نہلانیوالی کفنانی والے اوٹھانیوالی قبر مین اوتارنی والی کو پہچانتا ہی اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتی ہین
وہ اوسکو سنتا ہی اور جنازہ گذر رہا ہے

(۱) امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی نے اوسط مین اور مروزی و ابن سندہ نی ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک میت پہچانتا ہی اوس شخص کو جو اوسی نہلاتا ہی اور اوٹھاتا ہی اور اوسکو جو اوسکو کفناتا ہے
اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہی (۲) ابو الحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مری مگر وہ پہچانتا ہی اپنے نہلانے والے کو اور دفن دیتا ہی اپنی اوٹھانیوالی کو اگر وہ بشارت
دیا گیا ہی روح و ریحان و جنت نعیم کی کہ جلد لیجاوی اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے عذاب کی گرم پانی سے اور پیٹنے کی دوزخ مین تو اسکی کہ اوسے
روک رکھو (۳) ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت مرجاتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کیے رہتا ہے پس نہین ہے
کوئی چیز مگر وہ اوسی دیکھتا ہی نزدیک اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہی اوسکو طرف اوسکی قبر کے (۴) ابن ابی شیبہ نی عبد الرحمن بن ابی لیلی
سے روایت کیا ہی کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی وہ اوسی لیے جاتا ہے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھدیتا ہی (۵)
ابو نعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہی

کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی اور کس طرح کفن دیا جاتا ہی اور کس طرح اوسکو لیجاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کھاٹ پر ہوتا ہی کہ تو سن تنا لوگونکی تجہیز ۶ ابن ابی الدنیا نی عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مری گرد وہ جانتا ہی کہ جو ہوتا ہے اوسکے گہر والون مین بعد اوسکی اور بیشک وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف دیکھ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھو یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہی کوئی میت کہ مری گرا وسکی روح ہاتھ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی گہر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھ رہا ہے کہ اوسکے گہر والے اوسکے ساتھ جو کر رہی ہین پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو رونے دونے سی منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل وثبور پکارنے سی اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہی اللہ کی اپنے نہلانی والی کو کہ تو میرے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کھاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن تنا لوگونکی تجہیز ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا روح ہاتھ مین فرشتے کے ہوتی ہی اور بیشک جسم البتہ سلایا جاتا ہی اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتھ اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کر دیجاتی ہی یعنی مٹی قبر کی تو وہ آوین رکہتا ہے یعنی روح کو پس یہ وہ وقت ہے کہ خطاب کیا جاتا ہی ۱۰ بیہقی نی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح ہاتھ مین فرشتے کے ہوتی ہے اور جسم لوٹایا جاتا ہی پس جبکہ لوگون نی اوسی اوٹھا لیا تو وہ فرشتہ اونکے ساتھ ہو جاتا ہی پہر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو وہ روح کو جسم مین پہیلا دیتا ہی ۱۱ ابن ابی الدنیا نی عبدالرحمن بن ابی لیلی سی روایت کیا ہی کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتھ چلتا ہی میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے لیے کہا جاتا ہی پس جبکہ اوسکے گڑہے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکی ساتھ دفن کر دیتا ہی ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی کس طرح کفنایا جاتا ہے کس طرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر پر کہڑے ہوی پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہاری رب نے حق پس بیشک میں نی پایا جو وعدہ کیا مجھو میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کس طرح کلام کرتے ہو اون جسمون سی جسمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم زیادہ ترسننے والے اوسکو جو مین کہتا ہون اونسی سوا ای سکی کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رد کرین مجہ کو ۱۴ ابو الشیخ نی مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اوسکی قبر پر گذری فرمایا یہ کیا قبر ہے صحابہ نے عرض کیا ام محجن ہی فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نی لوگون کی صف باندہی اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا تو نے کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ ترسننے والے اوس سی پس ذکر کیا کہ اونسی آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو دینا مسجد کا ۱۵ بخاری و مسلم نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ جنازہ رکہا جاتا ہی اور اوٹہایا جاتا ہے اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہی تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لیے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شی سنتی ہی مگر انسان اور اگر سنے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوی ۱۶ بخاری و مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہی تو خیر ہے کہ تم اوسکو طرف خیر کے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اوسکے ہی تو تم اوسے اپنی گردنون سی رکہدوگے ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی حکم کیا ایک میت مین کہ مر گیا تہا اس بات کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سی چارہ نہین ہی سوتم اوسی اوسکی طرف جلد لیجاؤ تا وہ دیکہے جو کچہ اوسکے لیے ہے خیر و شر اوسکے سی ۱۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہی اوسکے جلد لیجانے سے طرف قبرستان کے ۱۹ ایوب

ابن ابی
۱۲ اور ابن ابی الدنیا نی ابن سیرین سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی کس طرح کفنایا جاتا ہے کس طرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر پر کہڑے ہوی پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہاری رب نے حق پس بیشک میں نی پایا جو وعدہ کیا مجھو میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کس طرح کلام کرتے ہو اون جسمون سی جسمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم زیادہ ترسننے والے اوسکو جو مین کہتا ہون اونسی سوا ای سکی کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رد کرین مجہ کو ۱۴ ابو الشیخ نی مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اوسکی قبر پر گذری فرمایا یہ کیا قبر ہے صحابہ نے عرض کیا ام محجن ہی فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نی لوگون کی صف باندہی اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا تو نے کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ ترسننے والے اوس سی پس ذکر کیا کہ اونسی آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو دینا مسجد کا ۱۵ بخاری و مسلم نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ جنازہ رکہا جاتا ہی اور اوٹہایا جاتا ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہی تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لیے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شی سنتی ہی مگر انسان اور اگر سنے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوی ۱۶ بخاری و مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہی تو خیر ہے کہ تم اوسکو طرف خیر کے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اوسکے ہی تو تم اوسے اپنی گردنون سی رکہدوگے ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی حکم کیا ایک میت مین کہ مر گیا تہا اس بات کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سی چارہ نہین ہی سوتم اوسی اوسکی طرف جلد لیجاؤ تا وہ دیکہے جو کچہ اوسکے لیے ہے خیر و شر اوسکے سی ۱۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہی اوسکے جلد لیجانے سے طرف قبرستان کے ۱۹ ایوب

رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہا جاتا تہا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گہر والون پر جلد لیجانا اوسکا طرف اوسکے گڑہے کی ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ رکہا جاوے اپنی کہاٹ پر پس لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہی کہ سنتے ہین اوسکو جنکو اللہ چاہے مگر ثقلین جن وانس کہتا ہے اے میرے بھائیو ای میرے دوستو ای میرے جنازے کے لوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا جیسا کہ اوسنے مجہو دہوکا دیا اور ہرگز نہ کیلے تمہاری ساتہ زمانہ جیسا کہ میرے ساتہ کہیلا پیچے چہوڑا اپنے جو کہ چہوڑا اپنے واسطے اپنے وارثون کی اور دنیان قیامت کے دن مجہسی مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم میری مشابہت کرتے ہو اور مجہکو میری لحاظ مین چہوڑتی ہو ۲۱ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہی تو وہ ندا کرتا ہی اپنے گہر والون سے میرے گہر والو ای میری پڑوسیو ای میرے جنازے کے اوٹہانے والو ہرگز دہوکا نہ دی تمکو دنیا جیسا کہ مجہو دہوکا دیا اور ہرگز نہ کیلے وہ تمہاری ساتہ جیسے کہ وہ میرے ساتہ کہیلی پس بیشک میرے گہر والون نے نہ اوٹہایا مجہے میرے گناہ سے کہہ ۲۲ حکایت تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن نجار سے مروی ہی کہ وہ اصحاب مروزی سی تہے اور خلاس اوکو بسبب اوکی فضل کی مقدم کرتے تہے اونہون نی کہا کہ مینے ایک میت کو نہلایا پس مین اوسی نہلا رہا تہا کہ اتنے مین اوسنی اپنی دونون آنکہین کہولین پہر میرا ہاتہ پکڑا اور مجہسے کہا ای ابو محمد تم اچہی تیاری کرو واسطے اس پہرنے کے

باب ۲۱ بیان مین جنازے فرشتون کی جنازہ مین اور جو کچہ وہ کہتے ہین

(۱) سعید بن منصور نے ابو غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نی اور لوگ کہتے ہین فلان نی کیا چہوڑا ۲ ابن ابی الدنیا نے کتاب العزاء مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہا مین نی سوال داؤد علیہ السلام مین اونہون نے اپنی رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کی واسطے چاہنے تیری رضا کی فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ مشایعت کرین اوسکی فرشتے جس دن کہ وہ مریگا اور درود بہیجین مین اوسکی روح پر روحون مین ۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی تبرک واسطے چاہنے تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بہیجین اوسکی روح پر روحون مین ۴ بیہقی نی شعب الایمان مین اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچہے چہوڑا

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتی ہین جبکہ وہ مرتا ہے فصل اس بیان مین رونی آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک و تعالی نی فما بکت علیهم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اوپر یعنی فرعون اور اوسکی قوم پر آسمان و زمین (۱) ترمذی و ابو نعیم و ابو یعلی و ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی انسان مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہی کہ چڑہتا ہے اوس سی عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سی رزق اوسکا پس جبکہ مرتا ہے بندۂ مومن تو وہ دونون اوسپر روتی ہین ۲ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ وہ آیت مذکورہ سی پوچہے گئے کیا آسمان زمین کسی پر روتی ہین فرمایا ہان تین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ آسمان مین کہ اوس سی اوسکا رزق اوترتا ہی اور اوسمین اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا آسمان سی کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سی اوسکا رزق اوترتا تہا پس مقرر وہ اوسپر روتا ہی اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ زمین سی جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تہا اور اللہ کا ذکر کیا کرتا تہا تو وہ اوسپر روتی ہی اور قوم فرعون کے لیے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تہے نہ اوسنی طرف اللہ تعالی کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اوپر آسمان و زمین ۳ ابن جریر و ابن ابی الدنیا و بیہقی نے شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین مرکوئی مومن مسافرت مین کہ غائب

مومن اوس سی اور زمین رونے والیان اوسکی مگر روتا اور سپر آسمان و زمین سپر یہ آیت پڑہی فما بکت علیھم السماء والارض پھر فرمایا بیشک وہ دونون نہین روتی کافر پر ۴ سعید بن منصور و ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی مومن کہ مری مگر روتی ہی اوسپر زمین چالیس صبح ۵ ابن ابی الدنیا و حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک زمین البتہ روتی ہی ایک آدمی سی اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی بیٹھ پر ساتھ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سی کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹھ پر ساتھ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان و زمین مومن پر روتی ہین آسمان کہتا ہے کہ ہمیشہ چڑہتی تہی اوس سی طرف میری خیر سا اور زمین کہتی ہے ہمیشہ بھیر نیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رونا آسمان کا اوسکی حمرای ہے ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہے ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہی رونا آسمان کا ہے مومن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہی کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتھ ہوتی ہے یہ تب تک ہے یا تک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے مروی ہی کہ زمانہ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطا حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہی یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مومن پر حضرت مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی و ابو نعیم نے بصرۃ ازدیہ سے روایت کیا ہی کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو ہمنے صبح کی اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سی بھری ہتی بیہقی و ابو نعیم نے زہری سی روایت کیا ہی کہ مجھو یہ بات پہونچی ہی کہ جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو بیت المقدس کی پتھرون سی کوئی پتھر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جمادی روتے ہین

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مومن پر روتی ہی (۱) ابو نعیم نے عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہ زمین کے قطعات سے مگر دہ جگہ اوسکے لیے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جس دن وہ مرتا ہی ۲ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا مومن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکے نماز پڑہنے کی جگہ زمین سی اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہ آسمان سی سپر یہ آیت شریف پڑہی فما بکت علیھم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہی ہو سکتا ہے مروی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہی تو اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہ قطعات زمین سی چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابو عبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سی روایت کیا ہی کہا بیشک بندہ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندہ مومن مرگیا پس زمین و آسمان اوسپر روتے ہین رحمن فرماتا ہے کون چیز روکتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کنارے مین ہم سے کبھی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تہا ۴ ابن جریر نے ضحاک رضے اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوس کے عمل کر نیکی جگہ زمین سی اور اوس کے عمل چڑہنے کی جگہ آسمان سے —

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہی ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے تو اوسکو عذاب نہین کرتا ہی اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی سی شرح برزخ مین لکہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہوسکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہی کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لیے عرش رحمن ہل جاتا ہی کہتے ہین کہ مراد اوس سی حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اوسکی روح کے مومن کے

اور یہ مومن کی کرامت ہی اللہ تعالی کی طرف سے جبکہ کافر مرتا ہی تو اوسپر کوئی جگہ نہین رہتی **باب ۲۳ دفن کے بیان مین ۔ فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہی جس سی وہ پیدا کیا گیا ہی** (۱) بزار و حاکم و بیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ قبر کھود رہی تھی آپ نی اوس سے پوچھا لوگون نی عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تھا پھر مرگیا آپ نی فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین و آسمان سے کھینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سی وہ پیدا کیا گیا ۳ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ۳ طبرانی نے اوسط مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوذری ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کھود رہے تھے فرمایا تم کیا کرتے ہو ہم نے کہا ہم قبر کھودتی ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۴ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ مین پس ناگاہ ایک قبر کھودی جاتی تھی آپ متوجہ ہوی یہانتک کہ اوسپر آکھڑے ہوی فرمایا یہ کسکے لیے ہی عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کی ہی حبشہ سی فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچا گیا اپنی زمین و آسمان سی یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سی وہ پیدا کیا گیا تھا **فصل نطفے پر قبر کی مٹی برابر ائی جاتی ہی** (۱) ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی بچہ مگر برابر ائی گئی ہی اوسپر اوسکے گڑھے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا ہے بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتیلی پر رکھتا ہی پھر کہتا ہی یا رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہی یا رب کیا رزق ہی کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہی پس اللہ فرماتا ہی دیکھیہ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ مین وہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہی پس پاتا ہی اوسمین رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعے مین وہ دفن کیا جاویگا اور گوندھتا ہی اوسکے ساتھ اوس کے نطفے کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ۳۴ دیلمی نی مجالسہ مین ہلال بن سیاف سی روایت کیا ہے کہا نہین ہی کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف مین اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمین وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نطفہ جبکہ رحم مین ٹہیرتا ہی تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتیلی مین لیتا ہی پس کہتا ہی ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہین ہوتا یعنی اوسمین جان نہین پڑتی اور رحم اوسکو خون کری ڈالدیتی ہین اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہی یا سعید کیا اجل ہی کیا اثر ہے کیا رزق ہے اور کس زمین مین مریگا پس فرماتا ہی تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفی کو ابھی اوسمین پاویگا پس نطفے سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پھر کہا جاتا ہے کون ہی رازق تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پس وہ پیدا کیا جاتا ہی اپنی گہروالون مین زندہ رہتا ہی اور اپنا رزق کھاتا ہی اور اپنی نقش قدم کو روندتا ہی پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہی تو مرجاتا ہی اور اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہی **فصل اللہ تعالی کو جس زمین مین بندی کا مارنا منظور ہوتا ہی تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکو کردیتا ہے** (۱) ترمذی نی مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۲ حاکم و بیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا جبکہ ہوتی ہی موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہی واسطے اوسکی حاجت پس وہ قصد کرتا ہی طرف اوسکی پس ہوتی ہی منتہی نقش قدم اوسکا پہر قبض کیجاتی ہی اوسمین روح اوسکی زمین کہیگی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہی جو تو نی میری پس امانت کی تھی **فصل مردے کو نیک لوگون کی درمیان مین دفن کرین** (۱) ابو نعیم و ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہی بدپڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ بدپڑوسی سے

حاشیہ

۲ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنی مردونکو درمیان قوم صالحین کی پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بدپڑوسی سی ۳ ابن عساکر نے اور مالینی نے مؤتلف و مختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہماری مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ۴ مالینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو چاہیے دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنی مین اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بدپڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ۵ دیلمی و ابن مندہ فی حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہی اچھا دو کفن اور ایذا نہ دو اپنی مردون کو ساتھ عویل کی اور نہ ساتھ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکی قرض کی ادائی کو اور علحدہ کرو اوسکو بدپڑوسیون سی ۶ **حکایت** ابن ابی الدنیا (آواز دیگر) نے قبور مین عبداللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سی ہے وہ اس سبب سی غمگین ہوا پھر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سی ہے پس اسنے اوس سی پوچھا اوسنی کہا ایک شخص صالحین مین سی ہماری ساتھ دفن کیا گیا پس اوسنی چالیس آدمیونکے لیے اپنی پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونمین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکی اسفل سی بہتر ہے ۱ ابن سعد نی معاویہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہا جبکہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو اونہون نی لوگونکو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لیے کھودو اور عمیق نہ کرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی اوسکا ہی اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہی ۲ ابن عساکر نے کئی طریقون سی عمرو بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا سہل بن عبدالعزیز عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نی مجھی حکم دیا کہ میں اوسکی لیے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کھداؤ اوسکے لیے بقدر تیرے طول کے یا مونڈھے تک اور دوری نکرو اسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین طیب ہے اوسکے اسفل سی **فصل قبرستان مومن کی لیی تحمل ذریت کرتا ہی** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تحمل کرتا ہے اوسکی موت کے لیی پس نہین ہی اوس سی کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ اوسمین دفن کیا جاوی اور کافر جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تارک ہو جاتا ہے اوسکی موت کے لیے پس نہین ہی اوس سی کوئی بقعہ یعنی قطعہ مگر وہ پناہ مانگتا ہے اللہ کے ساتھ کہ وہ اوسمین دفن نہ کیا جاوی اس کو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہی جسمین ضعف انقطاع ہے +

فصل دن کی فرشتے رات کے فرشتون سی زیادہ تر نرم ہین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبداللہ اسدی سی روایت کیا ہے کہا مین ایک جنازے مین حاضر ہوا وہ عبدالصمد بن علی کے گھر والون مین سے کسی کا تھا پس عبدالصمد اون کو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے کہ تم ہم کو شام سے پہلے راحت دو ہم نی اوسنی کہا کیا تم اس باب مین کچھ روایت کرتے ہو کہ مجھے حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کی فرشتے زیادہ تر نرم ہین رات کے فرشتون سے -

فصل فضل جبل مقطم سفیان بن وہب خولانی رحمہ اللہ سی مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھ مقوقس تاجر رومنے اوس سی فرمایا ای مقوقس کیا حال ہے تمہارے اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون پر ہوتی ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھ اوس سی غنی کر دیا ہی ولیکن ہم پاتے ہین اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کیے جاینگے کہ اوٹھاوینگا اونکو اللہ دن قیامت کی اونپر کوئی حساب نہوگا

ع کہ وصیت کرنا حوالی حرم مکہ کے دفن کیے جانے کی لیے اہل حرم کے معلی کی اور دوم کے

ع اصل مین ہے

ع یہان سے ختم ہوا

پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھا دشمن سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اوسمین اور اوسمین ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی قبرین بھی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وھب عن حرملۃ بن عمران عن عقیل بن ابی مدرک عن سفیان بن وھب الخولانی

فصل قبر امانت ہے

دیلمی و ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا میت جسکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید تم کھولے جاوین پھر دیکھا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید اوسے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی۔

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہی کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہ ہیون کو مارتا ہی تاکہ اون کا غم غلط ہو

(۱) طوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ محزون مہموم ہوتے ہین یہانتک کہ جب دہنون فی اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پھر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سی لیتا ہی پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے۔ بھلاوے تھین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت و کاروبار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تھے نہ وہ اونسے تھا ۲ امالی ابن بطہ مین بطریق عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوسپر برابر کیگئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوتی تاکہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہی قبر کی مٹی سی پس اوسے اونکی گردنون کے پیچھے مارتا ہی اور کہتا ہی لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بھول جاؤ اپنی مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین

اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہی بعض نے کہا کوّا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالے نے کوّے کو بھیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیسا کہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتی ہین قبر کے موجد بنی اسرائیل ہین لیکن اولی و اصح پہلا ہی قول ہی پہلے پہل یہ طریقہ کوّے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر دائم باقی ہا

باب ۲۴ اس امر کی بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین۔ فصل دفن کے وقت کیا کہین

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھ جاوین پس تو نہ بیٹھو لیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے تو کہہ بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک نزل بک و انت خیر منزول بہ خلف الدنیا خلف ظھرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف و انت قلت و ما عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ بھیجا اور تو اوسے یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اونسے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسمیں وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تو نے فرمایا ہی کہ جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ۳ طبرانی و بیہقی نے شعب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحۃ الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحۃ البقرہ اور نزدیک اوسکے پانون کی خاتمہ سورۂ بقرہ اوسکی قبر مین ۴ طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علاء بن لجلاج سے روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجھے میری لحد مین رکھے تو کہہ بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پھر ڈال تو مجھپر مٹی کو ڈالنے کر پھر پڑھ نزدیک میرے سر کے فاتحہ بقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تھے ۴ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا اللھم جاف الارض عن جنبیہ و افتح لہ ابواب السماء لروحہ و ابدلہ دارا خیرا من دارہ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور کھولدے دروازے

آسمان کے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دی اوسکو گھر بہتر اوسکے گھر سے ۵ سعید بن منصور نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب وہ میت کو اوسکی قبر مین رکھتے تو فرماتے اللھم جاف الارض عن جنبیہ وصعد روحہ وتقبلہ وتلقہ منک برَوح الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑھا اوسکی روح کو اور پیش آ تو اوسکو اپنے سے ساتھ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا حاضر ہوا مین ابن عمر کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نی اوسکو لحد مین رکھا تو کہا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر الٰہی بچا اوسکو شیطان سی اور عذاب قبر سے پھر جب ریت کے ڈھیر کو اوسپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہنے ہوے پھر فرمایا اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا ولقھا منک رضوانا یعنی الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سی اور چڑھا اوسکی روح کو اور پیش آ اوسکو رضوان سی پھر کہا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ کہا کرتے تھے بسم اللہ وفی سبیل اللہ اللھم افتح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ والحقہ بنبیہ یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتھ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مُرّہ سے روایت کیا ہے کہا احیا جانتے تھے جبکہ میت لحد مین رکھا جاوے تو یہ کہین اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم الٰہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ سی روایت کیا ہے کہا احیا جانتے تھے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم اجرہ من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم یعنی ساتھ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الٰہی پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سی اور بُرائی شیطان مردود سے

فصل تلقین بعد الدفن کے بیان مین (۱۱)

سعید ابن منصور نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کھڑے رہتے تھے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کر دیجاتی پس فرماتے اللھم نزل بک صاحبنا وخلف الدنیا خلف ظھرہ اللھم ثبت عند المسئلۃ منطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بما لا طاقۃ لہ بہ یعنی الٰہی اوترا طرف تیرے یار ہمارا اور اونے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا الٰہی ثابت رکھ سوال کے وقت اوسکی گویائی کو اور مبتلا نہ کر اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتھ جسکی اوسے طاقت نہین ہی ۲ طبرانی نے کبیر مین اور ابن مندہ نی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بھائیون سی اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کھڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سر پر پھر چاہیے کہ کہے یا فلان بن فلانتای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ اوسکو سنیگا اور جواب نہ دیگا پھر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ برابر بیٹھ جاویگا پھر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر مجکو اللہ تجپر رحم کرے ولیکن تم نہین سمجھتے پس چاہیے کہ کہے اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماما یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جان کر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونین سی ہاتھ دوسری کا اور کہتا ہے چلو کیا بیٹھین نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی عجت کو سکھایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر نکیر ایک آدمی سے کہا یا رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا میت کی ماں کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حواء کے یا فلان بن حوّاء ۳ ابن سنی نے دوسری طرح ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مرجاؤن اور تم مجھ دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کھڑا ہو پس چاہیے کہ

(۱۱) اصل کلمہ ذال ساکن ہے ضرورت شعر سے متحرک ہوا ہے

گواہی صدق بیٹے عجلان کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا مین تھا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ کے ۴ سعید بن منصور نی راشد بن سعد مقرائی اور ضمرہ بن حبیب اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سی روایت کیا ہے کہ ان تینون نی کہا جبکہ برابر کر دیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سی چلے جاوین تو مستحب جانی جاتی ہی یہ بات کہ کہے کوئی شخص میت سے نزدیک اوسکی قبر کے یا فُلان قُل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی ای فلان کہہ لا الہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یا فُلَان قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی ای فلان کہدے میرا رب اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر چلا جاوی ۵ تنبیہ آخری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ مستحب ہے دفن کی بعد تھوڑی دیر ٹھیرنا اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے سامنے پس کہا جاوی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَہٗ لِتَسْاَلَہٗ اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا ثَبَّتَّہٗ فِی الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہی اور تو اوسکو ہم سے زیادہ تر جانتا ہی اور ہم نہین جانتی اوس سے مگر بھلائی کو اور مقرر تو نی اوسی بٹھایا ہی تاکہ تو اوس سی سوال کری الٰہی پس ثابت رکھ اوسکو ساتھ قول ثابت کی آخرت مین جیسا کہ ثابت رکھا تو نی اوسکو دنیا مین الٰہی تو اوسپر رحم کر اور ملا اوسکو ساتھ اوسکے نبی کی اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکی اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ قبر پر ٹھیرنا اور وقت دفن کی ثابت رکھنی کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کی بعد نماز کی کیونکہ نماز جماعت مومنین کی ساتھ اوسکی لیے مثل لشکر کی ہی کہ وہ بادشاہ کی دروازے پر جمع ہوکر اوسکی لیے شفاعت کرتی ہین اور قبر پر وقوف کرنا اور سوال ثابت رکھنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کی اور یہ گھڑی میت کی شغل کی ہی کیونکہ اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر ونکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سی روایت کیا ہی کہا کہ مجھسے نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجھے میری قبر مین داخل کرکے تو یون کہنا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ ھٰذَا الْقَبْرِ وَفِیْ دَاخِلِہٖ یعنی الٰہی تو برکت دی اس قبر مین اور اسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن کے جسکو حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدر مین ذکر فرمایا ہی اور ابیات ثبیت مین یون فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی امر فرمایا ہی تلقین کا واسطے دفن کی بعد مٹی ڈالنے کے اور بعض نی کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائی تو مستحب ہی اور اسی کی مثل اصحاب سی آیا ہی اور ثابت رکھنے کی دعا کرنا مستحب ہی سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین کہتی ہین کہ ناظم رح نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کی لحد مین داخل کرنے اوسکے بند کرنے حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہی دلیلین جو آیندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین اور یہی بیت اول کا مفاد ہی یہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہی جو کہ دوسری بیت سی معلوم ہوتا ہی سو مین اوسکو نہین پہچانتا نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئی ہون جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہی ۱ کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نی تلخیص جبیر مین ذکر کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتی تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کی واسطے اور سوال کرو اوسکے لیی ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد حاکم نی اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سی انتہی مگر یہ اسکی دلیل ہی کہ میت کے لیے ثابت رکھنے کی دعا کرین جیسا کہ آیندہ آویگا اور وہ تلقین جو ابیات مین مراد ہے سو اغلبی حمد اللہ نے کہا ۲ مستحب ہی کہ بعد دفن کے میت کی تلقین کیجاوی پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمَۃِ اللّٰہِ اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْقِبْلَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا یعنی ای اللہ کی بندی کا بیٹے اللہ کی لونڈی کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین

اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور قبر سے اوٹھنا حق ہی اور قیامت آنیوالی ہی اوسمین کسی طرح کا شک نہین ہی اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اوسکو جو قبرون مین ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے پیشوا جانکر اور ساتھ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتھ مسلمانون کی بھائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہی ۳ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مرجاؤن تو تم میرے ساتھ کرنا جیسا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہی پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے بھائیون سے الخ اسکی اسناد صالح ہی ضیاء نے اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہی اور عبد العزیز نے شافی مین اسکی تخریج کی ہی اسکے راوی ابوامامہ سے سعید ازدی ہین ابو حاتم نے اونکے لیے بیاض چھوڑی ہی لیکن اسکے واسطے شواہد ہین ۱ اونمین سے ایک یہ ہی جسکو سعید بن منصور نے طریق راشد بن سعد وضمرہ بن حبیب وغیرہما سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کر دیچاوے اور لوگ چلے جاوین تو مستحب جانتے تھے کہ میت سے کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ۲ ابزرعہ رحمہ اللہ نے کہا کہ مین نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا یہ جو لوگ کرتے ہین جبکہ میت دفن کر دیا جاتا ہی تو آدمی کھڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے ای فلان فلان کے بیٹے اونہون نے فرمایا مینے اسے کسیکو کہتے نہین دیکھا مگر اہل شام کو جبکہ ابوالمغیرہ مری اس باب مین ابوبکر بن ابو مریم سے مروی ہی وہ اونکی شیوخ سے روایت کرتے ہین کہ وہ اسکو کرتے تھے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کیے ہین ہمنے اوسکا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کی قابل شہادت کی نہین

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ محدث بلکہ عاقل شک نہین کرتا ہی کہ الفاظ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حوا کہنے کی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہی پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹھین جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا ہے انتہی ۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہی فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچھے گئی اونہون نے اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سے امام احمد سے نقل کیا ہی تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو مستحسن کہا بلکہ اونہون نے تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوای اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا ہے اور وہ اوسکو ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اوسکو طرف ابوبکر بن ابی مریم کے دلیل ہی اوسکی کہ وہ روایت کو ضعیف بتاتے ہین یہ اسلیے ہے کہ ابوبکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابوبکر بن ابو مریم غسانی حمصی پس کہا کہ نام اونکا بکر ہے بعض نے کبیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسی نے کہا عبد السلام ہی نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پھر اونکا احوال بیان کیا اور اوسکے آخر مین کہا کہ ابوداؤد سے مروی ہے کہ اونہون نے امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچھ نہین ہی انتہے پس حافظ ابن قیم کا یہ عجب قول ہی کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کے مستحسن کہا پھر حافظ ابن قیم نے کہا کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بھی اتصال عمل کا تلقین کے ساتھ سارے امصار وعصار مین بدون انکار کے اور اسکے ساتھ عمل کرنے مین کافی ہی اللہ تعالی نے کبھی یہ حادث جاری نہین کی کہ جو است مشارق ومغارب کو ڈھانک لیوے اور وہ ساری امتون سے عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑھی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے جو کہ نہ شے نہ عقل رکھی اور اس خطاب کو نیکو مستحسن سمجھے اور اوسکے ساتھ مین سے کوئی منکر اوسکا انکار نہ کرے بلکہ اول آخر کے لیے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوی اور اوسمین پچھلا پہلے کی پیروی کرے انتہے سید صاحب مرحوم نے اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکھتا ہے نہایت ضعف مین ہی کیونکہ اولا حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپنے دامن اس عمل مین شک کرتے ہین انکار کہ ساری امت جو کہ متابعت اور اقتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساری امت سے بڑھے ہوے آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم ہین اونسے ایک طرف بھی نہین آیا کہ اونہون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی جو نہ یہ بات آئی کہ کسی نے خلفای راشدین مین سے

لہ اصل کتاب مین اسی طرح ہے معلوم ہوتا ہی کہ قوله ثانیا سے پہلے کچھ ساقط ہوا ہے منہ

کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے کہ حافظ صاحب ایک روایت بھی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی غیر کے قبر پر کھڑی ہون اور کہا ہو کہ ای فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کھڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہون تو پھر حافظ صاحب باوجود اپنی امامت کے کس طرح کہتے ہین کہ سائر امصار واعصار مین تلقین کے ساتھ عمل متصل چلا آتا ہی پھر ثانیا حافظ صاحب مرحوم ہی کہا جائی کہ یہ امام احمد صاحب فرما رہی ہین کہ اونہون نے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل شام جبکہ ابو المغیرہ کا انتقال ہوا پھر وہ کیونکر سائر امصار واعصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نے ابو المغیرہ کے مرنے مین اور کتنے عصر اس سے پہلے گذر چکے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب کرین تاکہ پورا پورا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوی باوجود اسکے کہ اونکے لیے اس مدعا پر صحیح نا محض دلیلین موجود ہین تو پھر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہین سی جو کہ بالکل انصاف سی محروم ہین پس ہرگز سوای ادلہ کتاب وسنت کے دہوکا نہ کھانا چاہیے جبکہ تم نے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہی الخ اوس سی مراد اونکی وہی حدیث ابو امامہ ہی جو ہم نے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہی جو تم دیکھتے ہو اور اونہون نی شرح الصدور مین سوای حدیث ابو امامہ کے اور کچھ ذکر نہین کیا پھر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح المقوی شرح منظومۂ ہدی نبوی مین کہا ہی کہ قبر پر درس شروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کی بدعت ہے اسکے بعد یہ لکھا ہے کہ تلقین مین علماء کا اختلاف ہی اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہی ہدی نبوی یعنی زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ آیمین وارد ہوئی ہی اوسکو ضعیف کہا ہی وکتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہی اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی رحمۃ اللہ اسکے بدعت ہونے کی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے اونہون نے کتاب منار اور الجناح سدہ مین طول طویل کلام کیا ہی اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہی اوسکے موضوع ہونے مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکھتے ہین اونکو شک نہین ہی اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے راشد بن سعد وضمرہ سی اونہون نی اپنے شیوخ اہل حمص سی روایت کیا ہی پس یہ مسئلہ محصی ہی رہی یہ حدیث کہ تم اوسکے لیے تثبیت کا سوال کرو وہ ابھی سوال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لیے شاہد ٹھیرانا ٹھیک نہین ہی کیونکہ حکم عدل کی لیے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہی انتہی اور حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ نی جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہی اسلیے کہ وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نی سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے ہوے نہین دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ ساری لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار کا حال ہی کیونکہ جماہیر علماء اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونیکی تصریح فرماتی ہین اس سے ظاہر ہی کہ اونسے انکار واقع ہوا جبکہ کسی نی اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق مرحمہ فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونیکی تصریح نہین کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تا اگر بتیک ایسے ادلۂ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہین ہین رہا عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہاء شافعیہ وغیرہم کا سوا ایسے مقام مین قابل سند نہین ہی پس اولی عدم جواز تلقین ہی علم الٰہی مین جس کسی کے لیے ثبات قول کا حکم ہو چکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہی اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سی ثابت القول ہو جاوی تو چاہیے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہی ہان اگر وہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہی صحت کو پہونچ جاوی تو اوسکا قائل ہونا واجب ہوگا مگر یہ کہان ہو سکتا ہے

باب ۲۵ ضمۂ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہی **فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین** ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کہا جاتا تھا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہی کہ زمین آدمیون کی مان ہی وہ اوسی سے پیدا کیے گئے ہین پھر وہ اوس سے اغیبت طویل غائب رہے جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پھیرلائی گئی تو اوس نے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہی جبکا بچہ اوس سی غائب ہو گیا پھر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار رہتا ہی تو اوسکو مہربانی ونرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہی تو اوسکو سختی سی دباتی ہے اپنے رب کے سبب سے اوسپر غصہ کرتی ہے

فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین حکیم ترمذی نے فرمایا ہی کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہی کہ کوئی نہین ہی مگر کچھ نہ کچھ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے اگرچہ صالح ہی کیون نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹھیرایا گیا ہی پھر اوسکو رحمت پالیتی ہی اسی لیے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیتاب سے کہا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہین جانتے کہ اونکے لیے قبرون مین دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے ہین کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکی معصوم ہونیکی نفی رملہ اسدی عن الکلام مین فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لیے قبر کا عذاب نہین ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہی پس وہ اسکا خوف دہول پاتا ہی اسلیے کہ اونسے اللہ تعالی کی نعمت کے ساتھ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک بد لڑکے بچے سب کو ہوتا ہی (۱) امام احمد وحکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے مین تھے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹھ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمین کرنے لگے پھر فرمایا دبایا جاتا ہی مومن اوسمین ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بھر دیتا ہے کافر پر آگ کو

ف نہایہ مین ہی ازہری نے کہا حمائل بیان تشبیہ کی رگین ہین کہا اور احتمال ہی کہ مراد تلوار کے پرتلہ ڈالنے کی جگہ ہو یعنی اوسکے کاندھے اور سینہ اور پسلیان

۲ امام احمد وبیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لیے ایک ضغطہ ہی اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوس سے سعد بن معاذ ۳ امام احمد وحکیم ترمذی وطبرانی وبیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگون نے آپ کے ساتھ دیر تک پھر آپ نے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگون نے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہوگئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے ۴ سعید بن منصور وحکیم ترمذی و طبرانی وبیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن کہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹھے ہوے تھے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سے ڈھیل کی گئی ۵ نسائی وبیہقی نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکے لیے عرش ہل گیا اور اوسکے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سے کشادہ کی گئی یعنی سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ کہا ہل گیا اونکے لیے عرش واسطے خوشی اونکی روح کی اخرجہ البیہقی فی الدلائل ۶ حاکم وبیہقی وحکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا داخل ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر مین پس رک رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر مین ایک دباؤ پس مینے اوسکی دعا کی کہ وہ اوس سے کھولدی ۷ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلی ہمنے آپ کو بہت غمگین دیکھا پس آپ تھوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے پھر قبر مین اور ترے مینے آپ کو دیکھا کہ حزن بڑھتا جاتا تھا پھر نکلے مین نے دیکھا کہ آپکا غم دور ہوگیا اور تبسم فرمایا ہمنے آپ سے یہ چیز فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے غم کو یاد کرتا تھا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجھپر شاق گذرتا تھا مینے اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کری پس اونسے کردی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونون نے جو کہ درمیان مشرق ومغرب کے ہین مگر جن وانس ۸ سعید ابن منصور وابن ابی الدنیا ان ذاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پھر یہ تغیر دور ہوگیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچھا فرمایا مینے اپنی بیٹی اور اوسکی ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس مینے اللہ سے دعا کی سوا اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق ومغرب کے ہی ۹ ہناد بن سری نے زہد مین ابن ابی ہلیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوس کے رومالون سے دنیا وما فیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر بن ہشام نے خبر دی کہا ہم کو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجھ سے یہ بات پہونچی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہی اور آپ نزدیک قبر سعد کے کھڑے ہوئے تھے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے عبد المجید بن عبد العزیز سے روایت کیا ہی وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمین کون چیز رولاتی ہی کہا مینے سعد کو اور ضغطۂ قبر کو یاد کیا ۱۲ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلی طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جا رہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ نہیں رہگئی یہانتک کہ آپ نی اونکو پالیا پس عرض کیا گیا یا نبی اللہ آپکو ہمسے کس چیز نے پیچھے رکھا فرمایا مینے سعد بن معاذ کو سنا جو وقت کہ وہ اپنی قبر مین دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لیے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر اللہ پر کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ تحقیق یحیی دبائے گئے اسلیے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ الانصاری عن ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحٰق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہی کہ انبیاء کو ضغطۂ نہین ہوتا ۱۳ ابو القاسم سعدی نے اپنی کتاب الروح مین کہا ہے کہ ضغطۂ قبر سی نجات نہین پاتا ہی نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے یہ ہے کہ کافر کیلیے دو ضغطہ ہی اور مومن کے لیے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہی پھر وہ عود کرتی ہی طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطۂ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب میت کے جسم پر ملجاتی ہین **فصل ضغطۂ صبیان کی بیان مین** (۱) طبرانی نے بسند صحیح ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچتا بچتا ۲ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑھی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۳ علی بن معبد نے کتاب طاعت وعصیان مین بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سی روایت کیا ہی کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تھا پس ایک چھوٹے لڑکے کا جنازہ گذرا وہ رومین مینے اونسی کہا آپ کو کون چیز رولاتی ہی فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لیے روئی واسطے شفقت کی دباؤ قبر کی **فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہی** (۱) حکیم ترمذی و بیہقی فی طریق ابن اسحٰق سے روایت کیا ہی کہا مجھے حدیث کی اسمہ بن عبد اللہ نے کہ اونھون نے سعد کے بعض گھر والون سی پوچھا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب مین اونھون نے کہا ہاری لیے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ مقصر کرتا تھا بعض طہارت مین پیشاب سے ۲ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا تو وہ دبائے گئے قبر مین ایک دباؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کی پس مینی اللہ سی دعا کی کہ راحت دے اوسکو اوس سی اور یہ اسلیے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا ۳ ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ ہمکو شابہ بن سوار نے خبر دی کہا ہمی ابو معشر نے سعید مقبری سی خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ کہ اوس سی اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کے یعنی ادہر کی پسلیان اودھر اور اودھر کی ادہر ہوگئین ۴ عبد الرزاق نی مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ سی روایت ہے وہ ابن ابی نجیح سی وہ مجاہد سی روایت کرتی مین کہ کہا سخت تر حدیث کہ سنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا آپ کا قول ہی سعد بن معاذ مین اور آپکا قول ہی امر قبر مین **فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے** بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپ نے اوس دن سی کہ مجھے منکر نکیر کی آواز و ضغطۂ قبر کی حدیث کی ہی کوئی شے مجھی نفع نہین دیتی ہی فرمایا اے عائشہ بیشک منکر نکیر کی آوازین مومنین کے کانون مین مثل اشفار یعنی سرمہ کے ہین آنکھ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق ماں کی ہی کہ اوسکا بیٹا اوس سی درد سر کا شکوہ کرے پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دی ولیکن اے عائشہ خرابی تو البتہ مین تمکو کرنیوالون کی ہی کہ وہ اپنی قبر مومنین پائی جاتی ہین مثل دباؤ تیہر کے انڈے پر

فصل اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا عروہ بن زبیر نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونون مین چھوٹے تھے **ف** صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدۂ شریفہ ہین انہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تھی اور آپ کو دوست رکھتی تھین آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک اونکے کفن مین داخل فرمائی اور اون کی قبر مین داخل ہوے اور لوٹے بسبب اس کی برکت کے وہ ضغطۂ قبر سے امن مین رہا رضی اللہ تعالے عنہا

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہی ضغطۂ قبر کی ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مرگیا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اور ضغطۂ قبر سے امن مین رہیگا اور اوٹھائین گے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتھیلیون سی یہانتک کہ گذار دینگے اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی فرطبی نے کہا یہ حسن غریب ہی نصر بن حماد بجلی اسکے ساتھ منفرد ہے **فائدہ** بعض نے کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سی دس سبب کی ساتھ دفع کیجاتی ہے ۱ توبہ کری تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی ۲ یا مغفرت چاہے تو اوسکی بخشش کیجائیگی ۳ یا نیکیان کری تو وہ اوس گناہ کو مٹا دینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتی ہین ۴ یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہوجاویگی ۵ یا برزخ مین ضغطۂ وفتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہوجاویگا ۶ یا اوسکی مومن بھائی اوسکے لیے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین ۷ یا اپنے اعمال کی ثواب سی اوسکو وہ چیز بخشین جو کہ اوسے نفع دی ۸ یا عرصات قیامت مین ہولون کی ساتھ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجاوین ۹ یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی یا دی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۰ یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ وعظم سلطانہ اللھم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وادرکنا برحمتک یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین امین یارب العالمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الآمال مین لکہا ہی کہ ابن تیمیہ نے منہج السنہ مین ان اسباب کی ذکر مین فرمایا ہی کہ استغفار جنس دعا وسوال سی ہے اور غالبًا توبہ کے ساتھ مقرون ہوتی ہی لیکن کبھی توبہ کرتا ہی اور کبھی مغفرت کی دعا بدون توبہ کی کرتا ہی ایسی کوئی چیز نہین ہی کہ جس سی ساری گناہ بخشے جاوین مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہین ہی لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سی صحیحین مین آیا ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی پس کہتا ہے خدایا تو میرے لیے میرا گناہ بخشدی اللہ تعالی فرماتا ہی میرے بندی نے گناہ کیا اور جانتا کہ اوسکا پروردگار ہی کہ گناہون کو بخشتا ہی اور اوسپر گرفت کرتا ہے مین نے اپنے بندی کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤن کو دھو کرتا ہی اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہی کہ مقبول ہو دی فرمایا اللہ تعالی نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیون سی خوارج ومعتزلہ اسی طرف گئی ہین کہ قبول نہین کرتا ہے اگر اوس شخص سی کہ مرد کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہین ہے اور مرجیہ اسپر ہین کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقوی ہے اوس عمل مین جسکو کرتا ہی فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا مین فرمایا ہی حسن عمل وہ ہی کہ خالص وبروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہی اور بروجہ صواب نہین ہی یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہین ہی تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہی کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کی ہو

باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کی پاس عمل حاضر ہوتا ہی (۱) ابن ابی الدنیا نی کتاب القبور مین ولید بن عمرو بن رشاح سی روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ نہین بلکہ میت پاتا ہی ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونون پانون کی پس میت کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون ۲ ابن ابی الدنیا نی یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے اوس کے اعمال گہیر لیتے ہین ہر اندام کو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتی ہین ہاتہ نے میں تجہ سی تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہوگئے تجہ سے دوست اور گہر والے سو کوئی انیس نہین ہے

لہ ظاہر ہین یہ بات بلا واسطہ روایت کی ہے یا واسطہ ذکر نہین کیا ہے

تیرے لیے آج سوا ہماری ۳ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت لحد مین رکھا جاتا ہی تو اول شی جو اوسکو آتی ہی اوسکا عمل ہی پس مارتا ہے
اوسکی بائین ران کو اور کہتا ہی مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان مین میرے گھر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والی اور جو کہ اللہ تعالی نے مجھے دیا تھا
پس عمل کہتا ہے چھوڑا تو نے اپنے گھر والون اولاد قرابت والون کو اور جو کہ تجھے اللہ نے دیا تھا بیٹھ کے پیچھے سو داخل ہوا تیری قبر مین تیرے ساتھ سوا تیرے
پس کہتا ہے ای کاش مین تجھی کو اختیار کرتا اپنے اہل واولاد وقرابت والون پر اور اوسپر جو مجھی اللہ نے دیا تھا اسو اسطی کہ داخل ہوا میری ساتھ سوا تیرے
۴ احمد بن ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نی ابو الملیح رقی سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے
وہ دنیا مین ڈرتا تھا سوای اللہ عزوجل کی مگر وہ اوسکے لیے متمثل ہوتی ہی وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین اوس سی ڈرتا تھا سوای اللہ عزوجل کے

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے (۱)

ترمذی وحسنہ نی ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی اور حسن کہا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہت کرو یاد ہاذم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک نہین آیا قبر پر
کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہی مین گھر ہون غربت[1] کا اور مین گھر ہون تنہائی کا مین گھر ہون مٹی کا مین گھر ہون کیڑون کا پس جبکہ مومن
بندہ دفن کیا جاتا ہی تو قبر اوس سی کہتی ہی مرحبًا واہلًا یعنی تو فراخ جگھ مین اور گھر والون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تھا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے
ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا سو اب تو دیکھیگا میری احسان کو تیری ساتھ پس وسیع ہو جاتی ہی واسطے اوسکی دراز
بصر تک اور کھولا جاتا ہی واسکی واسطے دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہی فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہی لا مرحبًا ولا اہلًا خبردار بیشک تو البتہ مبغوض تر
تھا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو اب تو دیکھیگا میرے کام کو تیرے ساتھ فرمایا پس وہ
ملجاتی ہی اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیون سی پس داخل
کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور متعین کیے جاتے ہین اوسکے لیے ستر بڑی سانپ کہ اگر ایک اونمین سی زمین مین پھونک ماردی تو وہ نہ اگائے
کسی چیز کو جب تک کہ دنیا باقی ہی پس وہ اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہی جنت کے چمنون سی یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سی ۳ طبرانی نی اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہی اس قبر پر کوئی دن مگر وہ آواز
کشادہ دیتی کہتی ہے ای بنی آدم تو کیونکر مجھی بھول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون غربت کا گھر ہون وحشت کا گھر ہون کیڑون کا گھر
ہون تنگی کا مگر وشخص کہ اوسپر اللہ مجھی کشادہ کردی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہی جنت کی چمنون سی یا ایک گڑھا ہی آگ
کے گڑھون سی ۳ ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابو یعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابو حجاج ثمالی سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی قبر میت سے کہتی ہی جبکہ وہ اوسمین رکھا جاتا ہی خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجھی کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نی
نہ جانا کہ مین گھر ہون فتنہ کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون کیڑون کا تجھے کس چیز نے مجھے سہکایا جبکہ تو اوپر سے[2] ہوا مجھپر گذرتا تھا پس اگر وہ نیک ہے
تو اوسکی طرف سی قبر کا جواب دینی والا جواب دیتا ہی پس کہتا ہے بہلا دیکھا تو وہ نیک بات کا حکم اور بری بات سی منع کرتا تھا پس قبر کہتی ہی بیشک مین اب اوسپر
سبز ہوئی جاتی ہون اور اوسکا جسم نور ہو جاتا ہی اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑھ جاتی ہی ۴ ابن مندہ نی کتاب الروح مین طریق مجاہد سی براہ ابن عازب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ محتضر ہوتا ہی تو اوسکی پاس ایک فرشتہ آتا ہی اچھی سی اچھی صورت اور
بہتر سے بہتر خوشبو مین پس وہ اوسکی نزدیک بیٹھتا ہی واسطے قبض کرنے اوسکی روح کی اور آتے ہین اوسکے پاس در فرشتے مع حنوط[3] جنت کی اور کفن جنت کی اور وہ

[1] غربت غم
[2] اوپر سے دنیا سے
[3] حنوط وہ خوشبو جو مردہ کو لگائی جاتی ہے

اوس سی دوری پر ہوتی ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکی جسم سی نکالتے ہین پسینا کرکے پھر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئی تو وہ دونون فرشتے جلد اوسکی طرف آتی ہین پھر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کا حنوط اوسی لگاتی ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفناتے ہین پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین اور فرشتے اوس سی خوش ہوتی ہین اور کہتے ہین یہ پاک روح کسکی ہی جسکے لیے آسمان کی دروازے کہولے گئے اور اچہے سے اچہے نام کے ساتہ اوسکا نام لیا جاتا ہی جنکے ساتھ اوسکا نام لیتے تھے دنیا مین پس کہتی ہین کہ یہ روح فلان کی ہی پھر جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لے چڑہتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتی ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک کہ رکہی جاتی ہے روبروء اللہ کے نزدیک عرش کی پس نکالا جاتا ہی اوسکا عمل علیین مین پھر فرماتا ہی اللہ عزوجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخش دیا واسطی صاحب اس عمل کی اور مُہر کیجاتی ہی اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رد کیجاتی ہی علیین مین پھر فرماتا ہی اللہ تعالی پھیر لیجاؤ میرے بندے کی روح کو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہی کہ بیشک مین اونکو پھیرونگا اوسی مین اب مین تجھی دکہاؤنگی کہ مین تیرے ساتھ کیا کیا کچھ کرونگی پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی مین اوسکی درازی بصر تک اور کہولا جاتا ہی اوسکی واسطے ایک دروازہ نزدیک اوسکی دونون پانون کے طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ تو طرف اوس چیز کے کہ تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ نزدیک اوسکی سر کے طرف نار کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ تو طرف اوس چیز کے کہ پھیر دیا اللہ نے تجھے عذاب پھر اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکی قیامت کے قائم ہونے سے ۵ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عبید سی روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹھتا ہے اور وہ سنتا ہی اپنے ساتھ جانیوالونکی آواز قدم کو پس کلام نہین کرتی اوس سی کوئی چیز اول وسکے گڑھے سی پس وہ کہتا ہی خرابی ہو تیری ای آدم کے بیٹے کیا تو نہ ڈرا مجھے اور میری ضیق وتنگی ومدبو وہول اور کیڑون سی کہ تو اسکے لیے تیاری کرتا سو تو نے میری واسطی تیاری نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک بندہ جبکہ رکہا جاتا ہے قبر مین تو وہ اوس سی کلام کرتی ہے پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تو نی نہ جانا کہ مین گہر ہون تنہائی کا گہر ہون تاریکی کا گہر ہون حق کا ای ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھے دہوکا دیا کہ مقبر تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تہا پس اگر وہ مومن ہے تو اوسکے لیے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی جاتی ہی ۷ ابن ابی شیبہ نی یزید بن شجرہ سے روایت کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تو نی یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تو نے میری وحشت کیا یاد نہ کی تو نے میری تنہائی کیا یاد نہ کی تو نے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تو نے میرے غم کو ۸ عُبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہوای ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لیے کیا تو نی نہ جانا کہ مین غربت کا گہر ہون تنہائی کا گہر ہون آکلہ کا گہر ہون کیڑون کا گہر ہون ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر مذاکرتا ہی اوسکو گڑھا اوسکا حسین وہ دفن کیا جاتا ہی کہ مین گہر ہون تاریکی کا اور وحدت وانفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہوتا تو مین آج تجھپر رحمت ہوتی اور جبکہ تو اپنے رب کا تیری حیات مین نافرمان تہا تو مین آج تجھپر نقمہ ہون یعنی کینہ وعذاب مین وہ گہر ہون کہ جو شخص اوسمین داخل ہوا فرمانبردار ہوکر تو وہ اوس سی نکلیگا خوش ہوکر اور جو اوسمین داخل ہوا نافرمان ہوکر وہ اوس سی نکلیگا ہلاک ہوکر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ بیشک قبر کے لیے ایک زبان ہی کہ وہ اوس سی بولتی ہی کہتی ہے ای ابن آدم تو مجھے کس طرح بھول گیا کیا تو نی نہ جانا کہ مین وحشت کا گہر ہون غربت کا گہر ہون کیڑون کا گہر ہون تنگی کا گہر ہون مگر وسیع کردی اللہ کسی آدمی سی ۱۱ ابوبکر بن عبدالعزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نی کتاب الشافی فی الفقہ مین باسنہ خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم چلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازی مین پس پایا مینے قبر کو کہ لحد نہین بنائی گئی تھی آپ بیٹھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ نی فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی پھر وہ اوسپر برابر کردیجاتی ہی تو زمین اوس سی کلام کرتی ہے

پس کہتی ہی کیا تو نی نہ جانا کہ مین وحشت وغربت وکیڑون کا گہر ہون سو تو نے میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہی حدثنا اسمعیل بن ابراھیم الشبازی حدثنا محمد بن حماد قرئی علی عبدالرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنھال بن عمرو عن زاذان عن البراء ۱۲ بیقی نی شعب مین بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مانذا کرتی ہی قبر ہردن مین کہ مین غربت کا گہر ہون اور گہر کیڑون کا اور گہر وحشت کا اور مین ایک گڑہا ہون آگ کے گڑھون سی یا ایک چمن جنت کے چمنون سی اور بیشک مومن جبکہ اپنی لحد مین رکھا جاتا ہی تو کلام کرتی ہے اوس سی زمین اوسکے نیچے سے بس کہتی ہی متم ہی اللہ کی البتہ مقرر مین تجھی دوست رکہتی تھی اور تو میری پیٹھ پر تہا پس کیونکر تجھے دوست نہ رکھونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی ہگئی تو اب تو جان لیگا کہ مین تیرے ساتھ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکی لیے وسیع ہوجاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک اور جبکہ کافر رکھا جاتا ہی تو کہتی ہے واللہ البتہ مقرر مین تجھ مبغوض رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر چلتا تہا پس جبکہ مین تیری والی ہگئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہی اوسکو ایسا دبانا کہ اوس سی اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۱۳ دلمی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی تیاری کرو تم واسطے اپنی قبرون کی پس بیشک قبر ہردن مین سات بار کہتی ہی ای ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلی اس سی کہ تو مجھے ملاقات کری مین تجھپر رحم کرونگی وتکفی منی المروۃ ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نی عمرو بن دینار سے روایت کیا ہی کہا جبکہ داخل ہوتا ہی مومن اپنے گڑھے مین تو زمین اوسکو مذاکرتی ہی کیا فرمانبردار ہی یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہی تو مذاکرتا ہی اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سی کہ ہوجا تو اوسپر سبز اور ہوجا اوسپر رحمت پس ایسا جیا بندہ تہا واسطے اللہ کی اور اچہا پہیر لایا گیا طرف تیری پس زمین کہتی ہی اب اس وقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو مکروہ رکھتا ہی تو مذاکرتی ہین اوسکو اوسکی پڑوسی مردون سے کہ ای پیچہے رہنے والی دنیا مین بعد اپنے بھائیون کی یا ہوئی تیرے لیے ہم مین عبرت کیا ہوئی واسطے تیرے ہمارے آنی مین تجھے پہلے فکر کیا نہ دیکہا تو نی منقطع ہونا ہمارے اعمال کا سے اور تو مہلت مین تہا پس تو نی کیون نہ مافات کا تدارک کیا اور نذکرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے کہ ای دہوکا کہانیوالی زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نی اون لوگون کو جو کہ غائب کیے گئے تیرے گہر والون سی زمین کے پیٹ مین اونمین سی کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نی تجھے پہلی پھیر دوڑا لیگئی اونکو اجل اونکی طرف قبور کی اور تو اونکو دیکہتا ہی اوندہائی ہوے کہ لیے جاتی ہین اونکو اونکی دوست طرف اوس منزل کی کہ جس سی کوئی چارہ نہین ہی ۱۶ سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہی وہ اوسکو پائیگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سی غافل رہتا ہے وہ پائیگا اوسکو ایک گڑھا آگ کے گڑھون سی ۱۷ خطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو گہیرلیتی ہین اوسکو عمل اوسکی پہر اللہ تعالے اونکو نطق عنایت کرتا ہی پس کہتی ہین ای تنہا اپنے گڑھے مین منقطع ہوگئے تجھے دوست اور گہر والی پس نہین ہی کوئی انیس واسطے تیری آج سوا ہماری پہر یزید رونے پس کہتی خوشی ہی اوسکے لیے جبکا انیس صالح ہی اور خرابی ہی اوسکی کہ جبکا انیس وسپر وبال ہی ۱۸ بیہقی نی شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کیا خبر نہ دون مین تمکو دو دن اور دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نی مثل اونکی اول دن وہ ہی کہ آئیگا تیری پاس خوشخبری دینی والا اللہ کی یا تو ساتھ اللہ کی رضا کی یا اوسکی غصہ کے اور ایک دن وہ ہی کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کی لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتھ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہی کہ میت اپنی قبر مین رات گذارتا ہی کہ نہ گذاری کوئی رات پہلے اوس سی مثل اوسکی اور ایک وہ ہی کہ جبکی صبح کو قیامت کا دن ہی اوسکی بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۲۸ فتنۂ قبر کے بیان مین ✦ فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ فتنہ کے معنے عربی زبان مین امتحان آزمایش کے ہین دیکہو اللہ تعالی نی موسی علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناک فتونا راغب نی کہا فتنہ وہ شی ہے جس سی انسان کا حال نیک وبد ظاہر ہوجاوی علما لغت نی اسکے سوا اور معنی بہی بیان کیے ہین مقبور کے معنے مدفون کی ہین قبر مُردے کی جای قرار کو کہتی ہین مراد فتنۂ قبر و مقبور سی منکر نکیر کی موجیہ ہیں

ہی چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی **فصل ملائکۂ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ سوال کرنیوالے فرشتون مین سے ایک کا نام مُنکَر بفتح کاف صیغۂ اسم مفعول ہی اور دوسرے کا نام نکیر بروزن فعیل ہی یعنی اوپری لوگ کیونکہ ان کی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتون کے نہ ہوام کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہی انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہی اللہ تعالی نے مومن کے لیے انکو تکریمہ یعنی عزت و تعظیم پیدا کیا ہی تاکہ اوسکو ثابت رکھی اور بصیرت دی اور منافق کی لیے اوسکا ہیبت کرنیکے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونے سے پہلے اونکو مقرر کیا ہی تاکہ اوسپر عذاب وتری حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ منکر بہ فتح کاف ضبط ہی مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ائمۂ لغت وحدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہی قاضی مجدالدین رحمہ اللہ نی قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہی شیخ عمادالدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کی پاس آتی ہین اونمین سی ایک کا نام بشیر دوسرے کا نام مبشر ہی لیکن جمہور علما سی جو منقول ہی یہ قول اوسکی خلاف ہی اور نصل احادیث بھی اسکو رد کرتی ہی حدیثون کی لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھہ گذر چکے اور بہت کچھہ آوینگی سب جگہ اونکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو بھی ارشاد فرمایا کہ پس آوینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نی اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتی ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہی باوجود اسکی کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہی تعدد ملائکہ پر جیسا کہ حلیمی نی بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہی سیوطی رضی اللہ عنہ نی درمنثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہی چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بھی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہی **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہی کہ سوال کے لیے چار فرشتے آتے ہین ایک منکر دوسرا نکیر تیسرا ناکور چوتھا رومان ابن لال نی ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آتی ہین قبر مین منکر و نکیر و ناکور و رومان ابن جوزی نی کہا اس حدیث کی کچھہ اصل نہین ہی یعنی موضوع ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی ظاہر ہی شرح الصدور مین فرمایا ہی کہ ابونعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فتان قبر کے تین ہین آنکر و ناکور و رومان ابن لال و ابن جوزی نی موضوعات مین ضمرہ بن حبیب سی مرفوعا اخراج کیا ہی کہ فتان قبر کے چار ہین منکر و نکیر و ناکور اور سردار اونکا رومان ہی ابن جوزی نی کہا کہ اسکی کچھہ اصل نہین ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی اونپر ثابت تر ہی شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ سی کسی نی رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہی میت کی پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہی پس جواب دیا کہ ایسی سند سی وارد ہوا ہی کہ اوسمین لین ہی یعنی اسکی سند ترمذی کی پکی نہین ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نی ابیات مین اسطرف اشارہ کیا ہی لیکن درمنثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا **فصل بیان مین حلیۂ منکر و نکیر کے** رنگ سیاہ بال بیچیدہ اتنے لمبے کہ اونکو اپنے پانون مین گھسیٹتے چلینگے آنکھین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کی جیسے تانبے کی دیگین سا آنکھین اونکی جیسے آگ کی شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکلینگے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت مونہہ سے نکلے ہوے جیسے بیل کے سینگ اتنے لمبے کہ زمین تک پہونچے ہوے اونسی بزور و قوت زمین کو کھودتی ہوی میت تک پہونچینگی ہاتھون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگی ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منی مین جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹھاوین تو نہ اوٹھا سکین اور وہ باوجود اس بوجھ کی اونکے ہاتھ مین ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کی ہاتھ مین پرکاہ ہو علیہما الصلوۃ والسلام **فصل بیان مین احادیث فتنۂ قبر کے** مراد فتنۂ قبر سی منکر نکیر کا سوال ہی اس باب مین ۲۷ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہی وہ یہ ہین ۱ انس ۲ براء ۳ تمیم داری ۴ بشیر بن کعب ۵ ثوبان ۶ جابر بن عبداللہ ۷ عبداللہ بن رواحہ ۸ عبادہ بن صامت ۹ حذیفہ ۱۰ ضمرہ بن حبیب ۱۱ ابن عباس ۱۲ ابن عمر ۱۳ ابن عمرو ۱۴ ابن مسعود ۱۵ عثمان بن عفان ۱۶ عمر بن خطاب ۱۷ عمرو بن عاص ۱۸ معاذ بن جبل ۱۹ ابوامامہ ۲۰ ابوالدرداء ۲۱ ابورافع ۲۲ ابوسعید خدری ۲۳ ابوقتادہ ۲۴ ابوہریرہ ۲۵ ابوموسی ۲۶ اسماء ۲۷ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ (۱) بخاری و مسلم و خیر ہما کی طریق

قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی اور اوسکے ساتھ والے اوس سے پیٹھ پھیرتے ہین تو بیشک وہ البتہ سنتا ہی اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹھاتے ہین پھر وہ اوس سے کہتے ہین تو کیا کہتا تھا اس آدمی کے حق مین جو تمہاری درمیان مین تھا جسکو محمد کہا جاتا تھا فرمایا پس مومن کہتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھو تو طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے کہ بدلدیا اللہ نی تمکو اوسکی عوض ایک ٹھکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا پس وہ اونون کو ایک ساتھ دیکھتا ہی قتادہ نی کہا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہی کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبز ہی سے اوسپر بھر دیجاتی ہی اور لیکن منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہی تو کیا کہتا تھا اوس شخص کی حق مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تھا جو لوگ کہتے ہین پس کہا جاتا ہی نہ تو نی جانا اور نہ تو نی پڑہا اور مارا جاتا ہی لوہے کے ہتوڑون سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اوسکی اردگرد ہین سوای جن و انس کی ۲ امام احمد و ابو داؤد نی اپنی سنن مین اور بیہقی نی عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہی اپنی قبرون مین اور بیشک مومن جبکہ رکھا جاتا ہی اپنی قبر مین تو آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ پس اوس سے سوال کرتا ہے تو کیا پوجتا تھا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہی مین اللہ کو پوجتا تھا پس اوس سے کہا جاتا ہی تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین پس سوال نہین کیا جاتا ہی کسی چیز سے بعد اسکے پھر لیجاتی ہین اوسکو طرف اوس گھر کے جو اوسکے لیے تھا آگ مین پس اوس سے کہا جاتا ہی یہ تیرا گھر تھا آگ مین ولیکن اللہ نے تجھی بچایا اور بحیثیت رحم کیا پس بدلدیا تجھکو اسکے عوض ایک گھر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑو تا کہ مین جاؤن پس نبی گھر والون کو خوشخبری دون اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹھیرجا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی قبر اوسکی پاس ایک فرشتہ آتا ہی پس اوسی جبر کہتا ہی کتا ہے تو کیا پوجتا تھا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پھر اوس سے کہا جاتا ہی تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا کہتا ہے مین کہتا تھا جو لوگ کہتے ہین پس مارتا ہی اوسکو لوہے کے گرز سے درمیان اوسکے دونون کانون کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہی کہ سنتی ہی اوسکو خلائق سوای جن و انس کی ۳ دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ داخل ہوتی ہین منکر نکیر میت پر اوسکی قبر مین وہ اوسی بٹھاتی ہین پس اگر مومن ہی تو اوس سے کہتی ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے وہ کہتی ہین اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین اور کون ہی امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہی پس فراخ کر دیتے ہین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتی ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہتی ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے ہین اور کون ہی امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسی مارتی ہین عمود سے ایک ضرب پہانتک کہ قبر آگ سی شعلہ مارنے لگتی ہی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر پہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین یعنی ادہر کی اور ادہر اور ادہر کی ادہر آجاتی ہین

حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما یہ دونون حدیثین اوس باب مین گذر چکین کہ جس مین یہ ذکر ہے کہ میت کی پاس ملائکہ حاضر ہوتے ہین

حدیث بشیر رضی اللہ عنہ بزار و طبرانی و ابن سکونہ ابو ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہی کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئی کہ اونکو درمیان مین صلح کرادین آپ نی ایک قبر کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نی آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجھ سے پوچھا جاتا ہی سوا اوسکی کہ مین نہین جانتا

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ ابو نعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہی مومن تو نماز اوسکی سر کے نزدیک ہوتی ہی اور صدقہ اوسکی داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کی اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث براء کے اسی طرح اسکو حلیہ مین وارد کیا ہی اور پورا ذکر نہین کیا

حدیث جابر رضی اللہ عنہ (۱) امام احمد و طبرانی نی اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نی طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہی کہ ابو الزبیر نی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتان قبر کا سوال کیا اونہون نی کہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہی پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور اوسکے پاس سے اوسکی اصحاب

بیٹھے پھر قبر میں تو اوسکی پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا آتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہی مین کہتا ہون بیشک وہ رسول ہین اللہ کی اور اوسکی بندے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرشتہ اوس سی کہتا ہی تو دیکھ طرف تیری مقعد کے جو کہ تیرے لیے آگ سی تھا اللہ نی تجھ اوس سے نجات دی اور بدل دیا تجھکو بعوض تیری اوس مقعد کی جسکو تو دیکھ رہا ہی آگ سی وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سی پس وہ اون دونون کو دیکھتا ہی مومن کہتا ہی مجھی چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو ٹھیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہی جبکہ اوسکے پاس سی اوسکی گھر والے بیٹھ پھیرتی ہین پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتے ہین۔ کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی یہ تیرا مقعد ہے جو کہ تیرے لیے جنت سی تھا بدل دیا اللہ نی تجھکو اوسکی عوض مقعد تیرا آگ سی جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہی ہر بندہ قبر مین جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر ۲ ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہی اوسکی لیے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہی اور کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ مین نماز پڑھون ف صاحب مقصد الآمال رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین یہ قول اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اوسپر مداومت کرنی مین راسخ تھا دنیا مین ۳ ابن ابی الدنیا و ابونعیم فی حلیہ ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہی اوس سی جسکے لیئی وہ پیدا کیا گیا ہی بیشک اللہ جبکہ اوسکی پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہی لکھ رزق اوسکا لکھ نقش قدم اوسکا لکھ اجل اوسکی لکھ شقی ہے یا سعید پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی آسمان پر اللہ جسکو چاہتا ہی ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہی یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہی پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی پھر مقرر کرتا ہی اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکی حسنات و سیئات کو لکھتی ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو یہ دونون فرشتے چڑھ جاتے ہین اور آتی ہین اوسکے لیے ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ روح کو اوسکی جسم مین پھیر دیتے ہین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتے قبر کی پس وہ اوسکا امتحان لیتی ہین پھر وہ دونون چڑھ جاتی ہین پھر جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اترینگا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کھینچین گی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندھا ہوا ہی پھر وہ دونون اوسکی ساتھ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنی ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا بیشک تمہاری آگ البتہ ایک عرظیم ہی کہ تم اوس کی قدرت نہین رکھتی ہو پس تم حمد خدا ہو سا تھا اللہ عظیم کے ۴ ابن ابی عاصم و ابن مردویہ و بیہقی فی طریق ابو سفیان سی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جبکہ رکھا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین تو آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسی جھڑکتی ہین وہ جاگ اوٹھتا ہی جیسے جاگ اوٹھتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہی میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین پس نداکرتا ہی ایک منادی کہ اوسنے سچ کہا فرش کرو اوسکا جنت سی اور پہناؤ اوسکو جنت سی وہ کہتا ہی مجھی چھوڑ دو کہ مین اپنی گھر والونکو خبر کرون پس اوس سی کہا جاتا ہی ٹھیر جا ۷ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث اوس باب مین گذر چکی جسمین یہ ذکر ہی کہ میت اپنی غسل دینے والی کو پہچانتا ہے ۸ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث فصل اسمار ملائکہ سوال مین گذر چکی ۹ حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ ابن ابی الدنیا فی التہجد مین ابن ضریس نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ کہڑا ہوا ایک تمہارا اپنی نماز مین پس چاہیے کہ اپنی قرارت کو آواز سے پڑھے کیونکہ وہ بہکاتا ہی اپنے مہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے جو کہ ہوا مین ہین اور گھر مین رہنے والی اوسکی قرارت کو سنتی ہین اور اوسکی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے ہین پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہی تو یہ شب آیندہ کو اوسکی وصیت کرتی ہی پس کہتی ہے تو اوسکو اوس کڑھی پیدا کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہی تو قرآن آتا ہے پس اوسکی سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہی اور وہ اوس کو

غسل دیتے ہین پھر جبکہ اوس سی فراغت ہوتی ہی تو قرآن داخل ہوتا ہے یہانتک کہ درمیان اوسکی کفن اور اوسکے سینے کے ہوجاتا ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے پاس منکر نکیر آتی ہین تو قرآن نکلتا ہی پس درمیان اوسکی اور درمیان اون دونونکے ہوجاتا ہی پس وہ دونون قرآن سی کہتی ہین کہ تو ہمسی ہٹ جا ہم چاہتے ہین کہ اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہی واللہ مین اوس سی جدا ہونیوالا نہین ہون یہانتک کہ داخل کردون اوسکو جنت مین پس اگر تم اسمین کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتے ہین پھر قرآن طرف اوسکی دیکہتا ہی پس کہتا ہے کیا تو مجہی پہچانتا ہی وہ کہتا ہے نہین قرآن کہتا ہی مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار رکہتا تہا اور تیرے دن کو پیاسا رکہتا تہا اور روکتا تہا تجہے تیری شہوت و کان و آنکہہ سی پس اب تو مجہی پائیگا درمیان دوستون کی سچا دوست درمیان بہائیون کی سچا بہائی پس خوش ہوجا نہین ہے تجہپر بعد سوال منکر نکیر کے کوئی ہم نہ حزن پھر منکر نکیر اوسکی پاس سی نکل جاتی ہین پس قرآن اپنے رب تعالی کی طرف چڑھ جاتا ہی مانگتا ہے اوسکے واسطے پہونا اور پہننا پس حکم کیا جاتا ہی اوسکی لیے پہونی اور پہننے کا اور قندیل کا نور جنت سی اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سی پس لیا جاتا ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سمار دنیا سی سبقت کرتا ہی قرآن اونسے طرف اوسکی پس کہتا ہے کیا تجہی وحشت ہوئی بعد میری مین تو جب سی تجہسے جدا ہوا ہون سے زیادہ نہین کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا پہونے اور پہننے چراغ مین سویہ مین اوسکو تیری پاس لے آیا پس فرشتے اوسپر داخل ہوتی ہین اوسی اوٹہاتی ہین اور وہ پہونا پہناتے ہین اور رکہتے ہین اوڑہنے کو نیچے اوسکے دونون پانون کی چنبیلی کو نرمی کیطرف اوسکے سینے کی پہر اوسی اوٹہاتی ہین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پہر اوسکے پاس سے چڑہجاتی ہین پس وہ اوس کروٹ پر لیٹتا ہی پس وہ فرشتون کی طرف دیکہتا رہتا ہی یہان تک کہ آسمان مین داخل ہوجاتی ہین پہر قرآن جانب قبلہ قبر مین دیکہا کرتا ہی تو وہ اوسپر کشادہ کردیجاتی ہی جسقدر کہ اللہ چاہی اوس سی اور کتاب ابو معاویہ مین یون ہی کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چار رسو برس کی راہ کی پہر چنبیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سی اوہاتا ہے پس اوسی اوسکی ناک کے نزدیک رکہتا ہی وہ اوسے تر و تازہ سونگہتا رہتا ہی صور پہونکنے کے دن تک پہر وہ اوسکے گہر والون کے پاس ہر روز ایک بار یا دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہی اور اونکے لیے دعای خیر و اقبال کی کرتا ہی اور اوسکے بچون مین سی اگر کسی نی قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسی دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد نہی ہے تو صبح و شام اوسکے گہر پر آتا ہی پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسی نے کہا یہ خبر حسن ہی اسکو امام احمد بن حنبل و ابو یعشیہ اور ان دونون کی طبقہ نی جو کہ متقدمین سی ہین ابو عبد الرحمن مقری سی انہون نی اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہی اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نی ضعفا مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین ہی ۱۰ **احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہما**

عیسی و یحیی

(۱) بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای عمر جبکہ تجہی ہونچائینگے طرف زمین کی پس کہودا جائیگا تیرے لیے تین ہاتھ ایک ہاتھ ایک بالشت ایک بالشت مین پہر آئینگے تیری پاس منکر نکیر سیاہ رنگ نیلی بانو کو کھینچتے ہوئے گویا آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکہین اونکی بجلی چمکنے والی کودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سی پس وہ بہی ہٹاوینگی حالانکہ تو خوفناک ہوگا پہر وہ تجہے ہلاوینگے بیچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس دن اوس حال پر ہوؤنگا جیسے مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت کروںگا ساتھ اذن اللہ کے یا رسول اللہ ۲ بیہقی نی بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگون کی جوتون کی آواز کو سنتا ہی جبکہ پیٹہ پیرتے ہین کہا پہر وہ بیٹہتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہے پہر اوس سے کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہی اسلام پہر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہی درکیا ہی علم تیرا وہ کہتا ہی مینے اونکو پہچانا اور ایمان لایا اور اونکی تصدیق کی ساتھ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سی پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی درازی بصر تک اور کردیجاتی ہی روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے ۳ طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا نام اون

دونون فرشتون کے جو قبر مین آتے ہین منکر و نکیر مین ۴ ابن ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین پھر جبکہ وہ مرجاتا ہی تو اوسکی جنازے کے ساتھ چلتے ہین پھر لوگون کی ساتھ اوسپر نماز پڑہتے ہین پس جبکہ وہ دفن ہوجاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر اوس سے کہا جاتا ہی کون ہی رسول تیرا وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا الایۃ پھر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین مد بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتی ہین فرشتے پس وہ اپنی ہاتھون کو بسط کرتی ہین بسط کے معنی ضرب کے ہین مارتی ہین اونکے مونھ کو اور اونکی دبر کو نزدیک موت کے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو بٹہایا جاتا ہی اوس سے کہا جاتا ہی کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچھ جواب نہین دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ اوسکو اسکی یاد اور جبکہ اوس سے کہا جاتا ہی کون رسول ہی جو کہ تم مین مبعوث ہوا تھا تو وہ اوسکی ہدایت نہین پاتا اور نہ کچھ اونکو جواب دیتا ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا ویضل اللہ الظالمین ۵ جویریؒ اپنی تفسیر مین ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی فرمایا کہ حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے جنازی مین انصار سے پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اسحال مین کہ اوسکے لیے لحد نہین بنائی گئی تھی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھ گئی گویا اونکے سروں پر پرندے ہین یعنی خاموش باادب بیٹھی پس آپ نے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپ کے ساتھ تھی اوس سے زمین کو مارنے لگی پھر اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی عذاب قبر سے پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے اقبال مین آخرت سے اور ادبار مین دنیا سے تو آتا ہی اوسکی پاس ملک الموت پس بیٹہتا ہے نزدیک اوسکی سر کے اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکے ساتھ تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سے اور حنوط جنت کے حنوط سے اور لباس جنت کی لباس سے پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا ہے ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہی پھر بشارت دیتی ہین فرشتے پس ہنستی ہی جان اوسکی جیسے ہنستا ہے قطرہ مشک کے دانے سے واسطے خوشی کی اوس چیز کے ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لیلیا تو نہین چھوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوس کو لے لیتے ہین اور ملا لیتے ہین اوسکو طرف اپنی ساتھ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو اوسکی مابین آسمان و زمین کو بھر دیتی ہی فرشتے کہتے ہین کیا اچھی ہی یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو فلان مومن کے نفس کی ہی کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بھیجتے ہین پھر جب اوسکو طرف آسمان کے لے پہونچتی ہین تو اوسکی لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر مشتاق ہی طرف اسکے کہ وہ اوس سے داخل ہو یہانتک کہ جسوقت اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتی ہین تو وہ دروازہ اوسپر روتا ہی پس نہین گذرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر مگر وہ کہتی ہین مرحبا ہے اس نفس طیبہ کو جسنے اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتی ہین سدرۃ المنتہی تک پس کہتی ہین ملک الموت اور وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھے یا رب ہم نے فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اوسکو اوس سے زیادہ ترجانتا ہی پس اللہ فرماتا ہی تم پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو اوس سے پیدا کیا ہی اور اوسی مین اونکو پھیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہی تمہارے جوتون کی آواز کو اور تمہاری ہاتھون کی جبا ڈنے کو جبکہ تم اوس سے بیٹھ پھیر کے جاتی ہو پس آتے ہین اوسکی پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سے اور ایک ملائکہ عذاب سے اور اوسکا عمل صالح اوسکو گھیرے ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پاتون کی اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوۃ اوسکے داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور برّ و حسن خلق اوسکی سینے پر ہوتا ہی پس جبکہ آتا ہی اوسکو عذاب کا فرشتہ ناحیۂ قبر سے تو اوسکا عمل صالح اوس سے دفع کرتا ہی پس اشارہ کرتا ہی ساتھ مرزبہ کے کہ آگا مت ہو الا پر جمیع ہو جاوین تو اوسی نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہی اوسی بندۂ صالح اگر ہوتی وہ چیز کہ جسنے بچتے گہیرے ہے نماز روزے زکوۃ صدقے تو البتہ مین تجھی اس مرزبہ سے مارتا ایک ایسی ضرب

۱ لفظ جبرئیل کا ظہور ہے فہم و بالکر کا زیادہ تھا و ہون ۲ چنانچہ ان مین مدد الرحمۃ نفسر فلان الہ می سے یعنی ۳ فرشتے فلان ہون کا ہے ۱۲ منہ

کرشتہ مارتی تیری قبر آگ سی وہ تم دونو نکے لیے ہے اور تم اوسکے لیے پھر عذاب کا فرشتہ چڑھ جاتا ہی پس کہتا ہی ایک اون دونون کا اپنی صاحب سی کہ تو نی کرسا تھ دلی اللہ کی کیونکہ بیشک وہ آیا ہی ہول شدید سی پس وہ کہتا ہی کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ پھر وہ کہتا ہی کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہے پھر کہتا ہی کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتی ہین اور تجھی کس چیز نی معلوم کرایا وہ کہتا ہی میںنے اللہ کی کتاب کو پڑہا سو مین ایمان لایا ساتھ اوسکی اور مینی تصدیق کی اور وہ دونون جھڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکی اور وہ سخت تر فتنہ ہی کہ مومن پر پیش ہوتا ہی پس ایک منادی ندا کرتا ہی آسمان سی کہ مقرر سچ کہا میری بندی نی سو تم بچھاؤ اوسکی لیے بچھونا جنت کی بچھونے سی اور پہناؤ اوسکو جنت کی لباس سی اور خوشبو لگاؤ اوسکو جنت کی خوشبو سی اور فراخ کرو اوسکی لیے اوسکی قبر مین دور تک بصر تک اور کھولو اوسکی واسطے ایک دروازہ جنت کے دروازون سی نزدیک اوسکی سر کی اور ایک دروازہ نزدیک اوسکی دونون پانون کی پھر اوس سی کہتی ہین تو سورۂ مثل سونے دولھن کی اپنے جیہر کھٹ[1] مین اوسنی چکھا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہی اے رب قائم کر قیامت کو تا کہ مین رجوع کرون طرف اپنی اہل و مال کی اور جو کچھ کہ تو نے میرے واسطے تیار کیا ہی پس وہ اپنی قبر سی قیامت کی دن سفید رو اوٹھایا جاوے گا

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما (۱) بیہقی نی زہد مین اور ابن عساکر نی بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی ایک آدمی سی کہا اے میرے بھائی کیا تو نی نہ جانا کہ موت تیری آگے ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجھی کب آجاوی صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پھر قبر و ہول مطلع و منکر نکیر ہین بعد اسکی قیامت ہی جس دن کہ اوس مین مبطل ٹوٹا پائینگی ۲ دیلمی نی مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا و محمدا نبینا کا پس بیشک تم سوال کیے جاؤگے اوس سی اپنی قبرون مین اسکی سند مین عثمان بن مطر[2] ہین ۳ **احدیث** ابن عمر و امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و آجری نی شریعہ مین اور ابن عدی نی بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پھیر دی جاوین گی طرف ہمارے عقلین ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کی آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہہ مین تہ بہ

۱۲ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱) طبرانی نی کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وست کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکی واسطے قبر مین پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت الایۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ اوسمین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی اور عذاب کیا جاتا ہی اوسمین پھر ابن مسعود نی یہ آیت پڑھی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۲ بیہقی و ابن ابی شیبہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک ایک تمہارا البتہ بٹھایا جاتا ہی اپنی قبر مین بٹھانی کر پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی تو سو اگر وہ مومن ہی تو کہتا ہی مین بندہ ہون اللہ کا زندہ و مردہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین جتنی کہ اللہ چاہے پس وہ دیکھتا ہی اپنے مکان کو جنت سی اور اوترتا ہی اوسپر لباس کہ وہ اوسکو پہنتا ہے جنت سی اور لیکن کافر پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا تو وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہی پھر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بھیچے جاتی ہین اوسپر سانپ اوسکی قبر کے اطراف سی وہ اوسکو نوچتے کھاتی ہین پھر جبکہ گھبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہی ساتھ کوڑے کے آگ یا لوہے سے اور کھولا جاتا ہی واسطے اوسکی دروازہ طرف آگ کی ۳ آجری نی شریعہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہی بندہ تو بھیجا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون کو پس وہ قبض

---

[1] لفظ مہ برتن قلمی کے [2] لفظ عاصم عراقی ہے کما فی خلاصۃ الخزرجی فلیحرر
[3] ابن ہیں وران کما فی ضعفاء العقیلی [4] عاصم
[5] صحیح ہے ابن ابی عاصم کا کما فی الخلاصۃ [6] ابن ابی عاصم کی کہا ہی کہ
[7] لفظ واحدۃ الخ ہی یا ما من حدیث

کرتی ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکی دو فرشتون کو وہ اوسے جھڑکتے ہین پس اوس سے کہتے ہین کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہی کہتے ہین کون ہی نبی تیرا کہتا ہے نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتی ہین تو نی سچ کہا تو اسیا ہی تنا فرش کردا وسکا جنت سی اور بہنا ؤ اوسکو جنت سی اور دکھاؤ اوسکو قرارگاہ اوسکی جنت سی اور لیکن کافر مارا جاتا ہے ایک مار کہ اوس سی اوسکی قبر آگ کا شعلہ مارتی ہی اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بھیجے جاتی ہین اوسپر سانپ قبر کے سانپون سی جیسے گردنین اونٹون کی ۱۴ خلال نی کتاب شرح السنہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا بیشک مؤمن جبکہ اوترتی ہی اوسپر موت تو آتی ہین اوسکو ملک الموت ندا کرتی ہین اوسکو کہ ای روح پاک نکل تو جسم پاک سی پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچہ سرخ مین لپیٹی جاتی ہی پھر جب وہ نہلایا کفنایا کھاٹ پر اوٹھایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہی کھاٹ پر جس جگھ کھاٹ انتقال کرتی ہی وہ بھی انتقال کرتی ہی یہانتک کہ رکھا جاتا ہی اپنی قبر مین پھر جبکہ رکھدیا جاتا ہے اوسکی قبر مین تو بٹھایا جاتا ہی اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکھدیجاتی ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی کہا جاتا ہی تو نے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اوسکی درازی بصر تک پھر اوٹھائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکھی جاتی ہی علیین مین پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اوپر لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین

۱۴ احدیث عثمان رضی اللہ عنہ ابو داؤد و حاکم و بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ کے نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تھا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنی بھائی کی اور سوال کرو اوسکے لیئے ثابت رکھنی کا پس بیشک وہ ابھی سوال کیا جاوےگا

۱۵ احدیث عمر رضی اللہ عنہ (۱) ابن ابی داؤد نی بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتھ مین جو کہ دو ہاتھ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا ہوگا اور دیکھیگا تو منکر و نکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے کہودینگی زمین کو اپنے دانتون سی اور روندینگی اپنے بالون مین یعنی اونکے بال اتنی لمبے ہونگی کہ پانون مین روندینگی آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھین جیسے بجلی چمکنے والی اونکے ساتھ ایک مزربہ ہوگا کہ اگر اوسپر منی والے جمع ہوجاوین تو اوسی اوٹھا نہ سکین وہ اونپر پھر پس اوس لکڑی سے بھی زیادہ ترسہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگی پس اگر تو بات مین عاجز ہوگیا یا تو نی زبان موڑی تو وہ تجھی ایسی مارمارینگی کہ تو اوسکی سبب سی لکھ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنی اس حال پر ہوؤنگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ۲ ابو نعیم و ابن ابی الدنیا و آجری نی شریعت مین اور بیہقی نے عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مرجاویگا پھر پیایش کرینگے تیرے لیے تین ہاتھ ایک ہاتھ ایک بالشت ایک ہاتھ ایک بالشت مین پھر رجوع ہونگی طرف تیری پس تجھی نہلائینگے کفنائینگے خوشبو لگائین گی پھر تجھی اوتہائینگے یہانتک کہ تجھی اوسمین رکھدینگی پھر تجھپر مٹی ڈالین گی پھر جبکہ تیرے پاس سی چلی جاوینگی تو آئینگے تیری پاس دو امتحان لینے والی قبر کے منکر و نکیر آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھین اونکی جیسے بجلی چمکنے والی پس وہ تجھے ہلائینگے بے چین کرینگی اور تجھسی کلام کی کثرت و تردد کرینگی اور ڈرائینگے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر اونہون نی عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتھ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا یہ حدیث مرسل ہی راوی اسکے ثقہ ہین ۱۶ **احدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ** مسلم نی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ تم مجھے دفن کرچکو تو مجھپر مٹی ڈالو ڈالنے کر اور ٹھیرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا جاوی اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتھ انس لون اور دیکھون کہ مین کس چیز کے ساتھ اپنے رب کے قاصدون سی بات چیت کرتا ہون

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑہا جاتا ہی اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھ اوسکے آسمان والے جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھ چمکتے تارے کے جو ہین بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب قرآن مرجاتا ہی تو وہ خیمہ اوٹھالیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سی اور اوس نور کو نہین دیکھتے تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کی پس درود بھیجتے ہین فرشتے اوسکی روح پر زمین مین بہر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکی اوس دن تک کہ وہ اوٹھایا جاویگا اور نہین ہے کوئی آدمی کہ اوسنی اللہ کی کتاب کو سیکھا پہر گہڑی بھر رات کو نماز پڑہی مگر وصیت کرتی ہی ساتھ اوسکی وہ رات جو گذر گئی شب آیندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسی اوس گہڑی بیدار کردی اور اوسپر ہلکی ہو پس جبکہ وہ مرجاتا ہی اور اوسکے گھر والے اوسکی تیاری مین ہوتی ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہی پس اوسکی سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہی یہانتک کہ وہ اپنے کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہی پس قرآن اسکے سینے پر ہوتا ہی کفن کی اوری پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی اور اوسپر مٹی برابر کردیجاتی ہی اور اوسکے ہمراہی اوس سی متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر ونکیر آتی ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹھاتی ہین قرآن آتا ہی یہانتک کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سی تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین نہین ہون کہ اوسی خوار کرون اوسکی مدد نہ کرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو تم کردیکھا تمین حکم ہی اور مجہی اپنی جگہ چہوڑدو کیونکہ مین اوس سی جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسی جنت مین داخل کرونگا پہر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکہتا ہے پس کہتا ہی مین قرآن ہون جسکو تو جاگا کے اور آہستہ پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکہتا ہون اللہ اوسکو دوست رکہتا ہی نہین ہی تحقیر بعد سوال منکر ونکیر کے کوئی ہم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتے ہین اور چڑہ جاتی ہین اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہی البتہ مین بچاؤنگا تیرے لیے نرم بچونا اور اوڑہاؤنگا تجکی حسن جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہی طرف آسمان کے پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سی اسکا سوال کرتا ہی وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہی پس اوتارتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین جیسے آسمان سی قرآن آتا ہی پس اوسی تحیہ یعنی سلام کرتا ہے کہتا ہے کیا تجکو وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سی کہ تجسے جدا ہوا اسپر کہ اللہ سی گفتگو کی یہانتک کہ لیا مینے تیرے لیے فراش و دینار اور البتہ مین اوسی تیری پاس لایا سو تو اوٹھ تاکہ فرشتے تیرا بچونا کردین پس فرشتے اوسے آہستہ سی اوٹھاتی ہین بہر فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چار سو برس کی راہ کی بہر کردیا جاتا ہی اوسکے واسطے بچونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بہرتی اوسکی مشک تیز بو اور رکہے جاتے ہین اوسکے لیے نزدیک اوسکے سر اور دونون پانون کی تکیے مندس واستبرق سی یعنی باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کیے جاتے ہین اوسکی واسطے دو چراغ جنت کے نور سی نزدیک اوسکے سر اور دونون پانون کی کہ وہ قیامت کے دن تک روشن رہینگی پہر لٹاتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پر روبقبلہ پہر لائی جاتی ہی جنت کی چنبیلی اور وہ فرشتے اوسکی پاس سی چڑہ جاتی ہین اور باقی رہتا ہی وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹھایا جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہی قرآن طرف اوسکے گہر والون کی پس ہر دن رات اونکی خبر اوسی دیتا ہی اور خبر گیران رہتا ہے اوسکا جیسے کہ خبر گیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پہر اگر کسی نی اوسکی اولاد مین سے قرآن سیکہ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہی اور اگر اوسکی اولاد مری ہی تو انکے لیے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہی یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد مین جہالت و انقطاع ہے

۱۸ حدیث ابی امامہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث تلقین مین گذر چکی ۱۹ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ابن مبارک نی زہد مین اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ مین اور بیہقی نی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجہی خیر سکہاؤ جس سی اللہ مجہی نفع دے پس فرمایا اگر تو بار نہین رہتا ہی تو سمجہہ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین ہی مگر جگہ چار ہاتھ کی دو ہاتھ مین لا گنگے تجہہ پر گہر والے تیری جدائی کو ناخوش رکہتی تہی اور تیرے بھائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تھے پس وہ تجہی اوس جگہ مین پہپا ڑینگی پہر پہیر نہ کرینگے تجہہ پر مٹیون سی اور تجہہ پر بہت سی مٹی

---

۱۵ ایک نسخہ مین بجای بقدری کے بہوتی ہے پہر ۱۲ رایہ پہر نہین ۱۲ ۱۵ اس کا لفظ دون الکفن ہی ۱۲ ۱۵ یعنی دو کپڑے جسکے دو سرے پہر پہر ۱۲ مین اور پہر بہی آیا ہے ۱۲ ۱۵ ایک نسخہ مین ہے ۱۲ ۱۵ ایک نسخہ مین ۱۲ ۱۵ یعنی اول واسی بار

ڈالینگی پس آئینگی تیری پاس دو فرشتے نیلی آنکھون والی کھونگر بالون والی انکو منکر و نکیر کہتے ہین پس وہ کہینگی کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا سو اگر تو نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد بن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر ہوتم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو نی نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نہ رکھیگا مگر ساتھ ثابت رکھنے کے اللہ سی باوجود اس چیز کے کہ دیکھیگا تو سختی اور ڈرانے سی اور اگر تو نے کہا مین نہین جانتا ہون تو مقرر واللہ تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہوگیا **۲ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ** امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن مردویہ بیہقی نی بسند صحیح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حاضر ہوا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس کہی آپ نی فرمایا اے لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق ہوجاتے ہین اوس سی اوسکی اصحاب تو آتا ہی اوسکی پاس ایک فرشتہ اوسکی ہاتھ مین مطراق ہوتا ہی پس وہ اوسی بٹھاتا ہے اوس سی کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہی اشہد ان لا الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فرشتہ اوس سی کہتا ہے سچ کہا تو نی پھر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہتا ہے یہ تھی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنی رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے تیری منزل پس اوسکے لیے کہولا جاتا ہی ایک دروازہ طرف جنت کی وہ ارادہ کرتا ہی کہ اوسکی طرف کھڑا ہو فرشتہ اوسکو کہتا ہے تو ٹھیر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لیے اوسکی قبر مین اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا ہے اس آدمی مین پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون سینے لوگون کو سنا ہے کہ کچھ کہتی ہین فرشتہ کہتا ہے نہ جانا تو نے نہ پڑھا اور نہ ہدایت پائی پھر کہولا جاتا ہی اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس کہتا ہے یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کی ساتھ ایمان لاتا لیکن جبکہ تو نی اوسکے ساتھ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجھکو اوسکے عوض یہ اور کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کی پھر اوسکو مطراق سی ایک ایسی مارتا ہی کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہی سوای جن و انس کی پس بعض لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ نہین ہی کوئی کہ کھڑا ہو سر فرشتہ اوسکے ہاتھ مین مطراق ہوگا کہ وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ثابت رکھتا ہی اللہ اون لوگون کو جو کہ ایمان لائی ساتھ قول ثابت کے **۲۱ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ** طبرانی و ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اُف اُف اُف پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون مان باپ میری آپ پر سی اور نہین ہے آپکے ساتھ سوا میری پس آپ نی مجھے اُف کیا فرمایا نہین ولیکن مین نے اف کیا اس قبر والے سے جو کہ مجھسی پوچھا گیا سوا اوسنی مجھ مین شک کیا **۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ** بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع غرقد مین تھا اور مین آپکے پیچھے چلتا تھا کہ آپ نی فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تو نی ہدایت پائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا ہے فرمایا مینے تجھکو ارادہ نہین کیا ولکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسی سوال کیا گیا پس اوسنی زعم کیا کہ وہ مجھی نہین پہچانتا ہی پس ناگاہ ایک قبر تھی کہ اوسپر پانی چھڑکا گیا تھا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تھا **۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ** ابن ابی حاتم و طبرانی نی اوسط مین اور ابن مندہ نی ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پھر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی تین بار کہا جاتا ہی پھر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکھ تو طرف تیری منزل کی اگر تو اوس سی مائل ہوتا پھر کہولا جاتا ہے اوسکی واسطے ایک دروازہ طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کی جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگون کو سنتا تھا کہ کچھ کہتی ہین پس کہا جاتا ہی کہ نہ جانا تو پھر اوسکے لیے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ طرف تیری منزل کی اگر تو ثابت رہتا پھر اوسکے لیے ایک دروازہ طرف نار کہولا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ طرف تیری منزل کی جبکہ تو نی میل کیا پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا

کہا لا الہ الا اللہ وفی الآخرۃ کہا سوال قبر مین ۲۳ حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ جہقی نی اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بعد اخراج کیا ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کیے بلکہ اسکا حوالہ دیدیا ہے ۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہی میت تو آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہی پس کہتے ہین کیا کہتا تہا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہتے ہین مقرر ہم جانتے تھے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پہر اوسکے لیے اوسمین روشنی کیجاتی ہی اوس سی کہا جاتا ہی تو سو رہ وہ کہتا ہے مین لوٹ جاؤن طرف اپنی گہر والونکی کہ اونکو خبر دون وہ کہتی ہین تو سو جا مثل سونے دولہہ کی کہ جسکو بیدار نہ کرے مگر جو کہ اوسکی گہر والونمین سی اوسکو زیادہ محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سی جو یہ ہی پس اگر وہ منافق ہی تو کہتا ہی میں لوگونکو سنا کہ کہتی ہین سو مینے مثل اوسکی کہا مین جانتا نہین ہون پس وہ کہتی ہین مقرر ہم جانتی تھے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سی کہا جاتا ہی کہ تو اوسپر ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہی پس اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس وہ ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی اس خوابگاہ سی روایت کیا اسکو ترمذی نی اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نی در آخرتی نی شریعہ مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نی عذاب القبر مین ۲ طبرانی نی اوسط مین اور ابن مردویہ نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ہم حاضر ہوے ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سی فارغ ہوی اور لوگ چلی تو آپ نی فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہی تمہارے جوتون کی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر و نکیر آنکہین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکی جیسے بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ اوسی بہٹاتے ہین اوس سی سوال کرتی ہین کہ کسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونمین سی ہے جو کہ اللہ کو پوجتی ہین تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا اور نبی میری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائی ہماری پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان لائی ساتھ اونکی اور ہمنی اونکی پیروی کی پس یہ قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا الآیہ پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تحقیق ہی پر جیا تو اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف جنت کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ تنگ والون مین سی ہی تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگونکو سنا کہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو تنگ ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کی پس مسلط کیے جاتی ہین اوسپر بچہو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا مین پہونکا ری تو وہ کبہی نہ اُگاوی وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہی سو وہ اوسپر ملجاتی ہے یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک میت جبکہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین تو بیشک البتہ وہ سنتا ہی لوگونکے جوتے کی آواز کو جبکہ وہ پیٹہہ پہیرتے ہین پس جبکہ وہ مومن ہی تو نماز نزدیک اوسکے سر کے ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات و معروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پانون کی جانب پس وہ لایا جاتا ہی اپنے سر کی طرف سی یعنی ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے داخل ہونیکی پہر اوسکے داہنی جانب سی لایا جاتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہی میری طرف مدخل نہین ہی اور بائین جانب سی لایا جاتا ہی تو روزہ کہتا ہی میری طرف مدخل نہین ہی پہر پانون کی طرف سی لایا جاتا ہی تو فعل خیرات و معروف و احسان الی الناس میری طرف مدخل نہین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی بیٹہہ جاوہ بیٹہہ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکی سورج کہ غنقریب غروب ہوا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو ہمکو خبر دی اوس خبر سے جسکا ہم تجھے سوال کرتے ہین وہ کہتا ہی تم مجہی چہوڑو تا کہ نماز پڑہولون پس کہا جاتا ہے بیشک تو ابہی کریگا تو تو ہمکو خبر دی اس سی جسکا ہم تجہی سوال کرتی ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجھے سوال کرتے ہو پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا کہتا ہے تو اس شخص مین جو کہ تم مین تہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کی لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان

نہ دیکھ سکی ہمارے رب کی سو ہمنے تصدیق کی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پس اوسکی قبر میں اوسکی درازی بصر تک پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا الآیۃ اور کہا جاتا ہے کہ کھولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہولا جاتا ہے اوسکے لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہا جاتا ہے یہ تیری منزل تھی اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کھولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس وہ اوسکی واسطے کہولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے تیری لیے تیار کیا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو پھر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کی جس سے اوسکی ابتدا ہوئی تھی اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی پاک روحون مین اور وہ سبز پرندی ہین کہ جنت کے درختون مین چرتی ہین اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہے اپنی قبر مین اوسکے سر کی طرف سے پس پائی نہین جاتی ہے کوئی چیز پھر دونون پانون کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہین پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹہتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین جو کہ تم مین تھا اور کیا گواہی دیتا ہے تو سے تو اوسکی پس وہ اونکے نام کی راہ نہین پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہتا ہے مینے لوگونکو سنا ہے کہ کچھ کہتے ہین سو مینے کہا جیسا کہ اونہون نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تھی تیری منزل اور جو کچھ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا پس وہ حسرت و تبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف آگ کے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لیے طرف آگ کے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا پس وہ حسرت و تبور کو اور زیادہ کرتا ہے ابو عمرو ضریر نے کہا کہ مینے حماد بن سلمہ سے کہا کہ یہ اہل قبلہ سے تھا کہا ہان ابو عمر نے کہا گواہی غیر یقین پر دیتا تھا یقین اوسکے قلب تک نہین پہونچا تھا جیسا کہ وہ لوگون کو سنتا تھا کہ کچھ کہتے ہین ویسا وہ بھی کہتا تھا اسکو ہناد نے زہد مین ابن ابی شیبہ نے ابن جریر و ابن منذر و ابن حبان نے اپنی صحیح مین طبرانی نے اوسط مین ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۴ ابن مندہ و طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر مین یعنی اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکی سر کے طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتھون کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ دفع کرتا ہے اور جبوقت اوسکے پانون کی طرف سے آتا ہے تو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا طرف مساجد کے اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی درار دیکھتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکی نیک عمل آتی ہین پس وہ اوسکی گھیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کی طرف سے آیا تو اوسکی قرارت قرآن آتی ہے اور اگر پانون کی طرف سے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتھون کی جانب سے آیا تو ہاتھ کہتے ہین واللہ وہ ہمکو صدقہ و دعا کی واسطے پہلایا تھا تمہارے لیے کوئی راہ نہین ہے طرف اوسکی ہماری طرف سے اور اگر وہ اوسکی مونہہ کی طرف سے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس کہتا ہے خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکھتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ اوسکی طرف سے دفع کرتی ہین جیسے آدمی اپنے بہائی اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو سو رہ اللہ برکت دی تیرے لیے تیری خوابگاہ مین پس اچھی دوست تیری دوست ہین اور اچھے اصحاب تیرے اصحاب ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن محتضر ہوتا ہے یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس اوسکی روح اور اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح پاک جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گھر سے طرف قبر لے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکھتا ہے جسقدر کہ اوسکے ساتھ جلدی کیجائی پھر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسکی پاس ایک نیوالا آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑے تو اوسکا سجود اوسکی اور اوسکی درمیان مین حائل

ہوجاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکی میت کو بگڑی تو اوسکا روزہ اوسکی اور اسکی آڑے آجاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکا ہاتھ پکڑی پس اوسکا صدقہ درمیان اوسکی اور اسکے آجاتا ہی اور آتا ہی اوسکی پاس تاکہ اوسکے پانون کو پکڑی پس اوسکا قیام اوپر نماز مین اور اوسکا چلنا اوپر طرف نماز کی درمیان اوسکی اور اسکے حائل ہوجاتا ہی پس نہ گہبرائیگا مومن بعد اسکی کبھی اور بیشک اللہ جسکو چاہے خلق سی تو وہ البتہ گہبراتا ہی پس جبکہ مومن اپنی قرارگاہ کو دیکہتا ہی اور جو کچہ کہ اللہ نی اوسکی لیی مہیا کیا ہی تو کہتا ہی یارب تو مجہی میری منزل کی طرف پہونچا دی اوس سی کہا جاتا ہی کہ بیشک تیری لیی بہائی بہن ہین کہ وہ تجہسی نہین ملی ہین پس تو خنک چشم سورہ اور بیشک کافر جبکہ محتضر ہوتا ہی پس اوسکی روح اوسکی جسم سی نکلتی ہی تو فرشتے کہتی ہین روح خبیث جسم خبیث سی نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کی نکالا جاتا ہی تو وہ دوست رکہتا ہی جسقدر اوسکی ساتھ دیر کیجائے اور چیختا ہے کہ تم مجہے کہان لیی جاتی ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور دیکہتا ہی اوسکو جو اللہ نے اوسکی لیی تیار رکہا ہی تو کہتا ہی ای رب تم مجہی پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سی کہا جاتا ہے مقرر تو عمر دیا گیا اوس قدر کہ تو معمر ہوگیا تہا پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل سانپ کے کاٹے ہوے کے سوتا ہی اور گہبراتا ہی اور جہک پڑتی ہین طرف اوسکی ہوام زمین کی اوسکے سانپ و بچہو ۷ بزار نی اور ابن جریر نی تہذیب الآثار مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا روایت کیا ہی کہ بیشک مومن اوترتی ہے اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہی جو کچہ کہ معاینہ کرتا ہی پس دوست رکہتا ہی کاش نکلجاوی یعنی اوسکی جان اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور بیشک مومن چڑہائی جاتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی پس آتی ہین اوسکی پاس روحین مومنین کی زمین والونمین جو اونکی پہچان والے ہین اوس سی اونکی خبر پوچہتی ہین پس جب کہتا ہی کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتا ہی اور جب کہتا ہے کہ فلان مرچکا ہی تو وہ کہتی ہین کیا اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر اوسکی روح کو ارواح اہل نار کی طرف لیگئی اور بیشک مومن اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس پوچہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتا ہے یعنی فرشتہ کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کہتا ہی کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ طرف تیری مجلس کی تو سورہ خنک چشم پس اوٹہا دیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور جبکہ اللہ کی دشمن پر موت نازل ہوتی ہی اور معاینہ کرتا ہی جو کچہ کہ معاینہ کرتا ہی تو بیشک وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اوسکی روح کہبی نکلی اور اللہ ناخوش رکہتا ہی اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی تو اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی پہ کہا جاتا ہے کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی پہ کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیی اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مارا جاتا ہی کہ ہر دانہ بنتا ہی مگر جن وانس پہر اوس سی کہا جاتا ہی تو سو جیسے منہوس سوتا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا گیا کہ منہوس کیا ہی کہا وہ ہی جسکو دو اب و سانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عمر سے فرمایا کس طرح ہوگا تجہسوقت کہ منکر و نکیر کو دیکہیگا اونہون نی کہا منکر و نکیر کیا ہین فرمایا وہ فتان ہین قبر کی آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنی بالون مین اور کہودتی ہین زمین کو اپنے دانتون سی اونکی پاس لوہے کے عصے ہین کہ اگر اوسپر اہل منی جمع ہوجاوین تو نہ اوٹہا سکین ۹ ابن ماجہ نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا بیشک میت جاتا ہی طرف قبر کی پس بٹہایا جاتا ہی نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گہبراہٹ اوسکی دل تک پہونچی ہے پہر کہا جاتا ہی اوس سی تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہی مین اسلام مین تہا پس کہا جاتا ہے کیا ہے تیخص وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائی ہماری پاس کہلی نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سی پس ہمنی اونکی تصدیق کی پس کہا جاتا ہی کیا تو نی اللہ کو دیکہا ہی وہ کہتا ہی کسی کو لائق نہین ہی کہ وہ اللہ کو دیکہی پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطی اوسکی ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتا ہے طرف اوسکی کہ توڑ رہا ہی بعض اوسکا بعض کو پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ طرف اوسکی جس سی اللہ تعالے

نے تجھی بچایا پھر کشادہ کیا جاتا ہی اوسکی لیے ایک جھروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکھتا ہی اور جو کچھہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ تیرا ٹھکانا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تھا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی اور بٹھایا جاتا ہی بدآدمی اپنی قبر مین گھبراتا ہوا مشغوف پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کس مین تہا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی یہ آدمی وہ کہتا ہی میں نے لوگون کو ایک بات کہتی سنا پس مین نے اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک جھروکا طرف جنت کی پس وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچھہ کہ اوسمین ہی پس کہا جاتا ہی دیکھ طرف اوسکی جسکو اللہ نے تجھہ سی پھیر دیا پھر اوسکی لیے کیا جاتا ہی ایک جھروکا طرف آگ کی پس وہ اوسکی طرف دیکھتا ہی کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ تیرا ٹھکانا ہی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالی **۲۵ حدیث اسمار رضی اللہ عنہا** (۱) ابن ابی شیبہ وبخاری نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میری کہ تم آزمائے جاؤگے قبرون مین پس کہا جاتا ہی کیا علم ہی تیرا ساتھہ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہی کہ وہ محمد بن اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کھلی نشانیان اور ہدایت پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سی کہا جاتا ہی مقرر ہم نے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اجھی طرح سوزہ اور لیکن منافق اور شک کرتیوالا پس کہتا ہے مین نہین جانتا ہون سنی لوگون کو کہتے سنا کہ کچھہ کہتی ہین پس مین نے کہا **۲** امام احمد نے اسماء رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا جس وقت کہ داخل کیا جاتا ہی انسان اپنی قبر مین پس اگر وہ مومن ہی تو گھیر لیتا ہی اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہی اوسکی پاس فرشتہ نماز کی طرف سی تو وہ اوسکو رد کرتی ہی اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہی پس وہ اوسکو پکارتا ہی کہ بیٹھہ جا وہ بیٹھہ جاتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا ہے اس شخص مین یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہی کون فرشتہ کہتا ہی محمد مومن کہتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہین فرشتہ کہتا ہے تجھی کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے دیکھا پایا ہے مومن کہتا ہے اشھد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور اگر وہ فاجر یا کافر ہی تو اوسکی پاس فرشتہ آتا ہی اوسکی اور اسکی درمیان مین کوئی چیز نہین ہوتی ہے کہ اوسکو رد کری پس وہ اوسکو بٹھاتا ہی اور کہتا ہی تو کیا کہتا ہے اس شخص مین وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ مین نہین جانتا ہون مین نے تو لوگون کو کہتے سنا کہ کچھہ کہتی ہین سو مینے اوسکو کہا فرشتہ اوس سی کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہی اوسپر اوسکی قبر مین ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے کہ اوسکا ثمرہ یعنی پھندنا انگارہ ہی مثل عرف تیز کی مارتا ہی اوسکو اوس قدر کہ اللہ چاہی وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہی کہ اوسپر رحم کری **۲۶ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا** (۱) امام احمد وبیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنی میری دروازی پر کہا تا مانگا کہا کہ تم مجکو کہانا کھلاؤ اللہ تمکو پناہ دی مسیح دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر کے فتنے سی پس مین اوسی روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہی مینے عرض کیا وہ کہتی ہے کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر کے فتنے سے بی بی عائشہ نے کہا پس کھڑے ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپ نے دونون ہاتھہ اوٹھائے دراز کرکے پناہ مانگتے تھی ساتھہ اللہ کے فتنۂ دجال سی اور فتنہ عذاب قبر سی پھر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتھہ ایسی بات کے کہ نہین ڈرایا اوس سی کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہی اور اللہ کانا نہین ہی اوسکی دونون آنکھون کی درمیان مین کافر لکھا ہوا ہی کہ اوسکو ہر مومن پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میری ساتھہ آزمائے جاتی ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی اس حال مین کہ وہ خوفناک نہ ہوگا نہ مشغوف پھر اوس سی کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہی اسلام مین کہا جاتا ہی کیا ہی یہ مرد جو کہ تم مین تھا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے پاس کھلی نشانیان اللہ کے نزدیک سی سو ہمنے اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ایک جھروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکھتا ہی کہ

بعضل اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ تو طرف دوس چیز کے کہ اللہ نے تجھے بچایا پھر کہولا جاتا ہی واسطی اوس کے ایک جھروکا طرف جنت کی
پس وہ اوسکی خوبی و آرایش و تازگی کی طرف دیکھتا ہی اور جو کچھ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہی اوس سی اور کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تہا
اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ بدآدمی ہی تو اپنی قبر مین تہایا جاتا ہے خوفناک و مشغوف پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کس مین تہا
وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پھر کہا جاتا ہے کیا ہی یہ مردوجو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے میںنے لوگون کو سنا کہ کوئی بات کہتی ہین سو میںنے کہی جیسے اونہون نی کہی پس
کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک جھروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی خوبی و تازگی کی طرف دیکھتا ہی اور جو کچھ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ طرف دوس چیز کے کہ
اللہ نے بجہتی اوسکو پھیر دیا پھر اوسکے لیے ایک جھروکا طرف آگ کی کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکھتا ہی کہ بعضل اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہے کہ
یہ تیرا ٹھکانا ہی اوس سی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پھر وہ عذاب کیا جاتا ہی پھر روایت کیا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اوسکے ذکر کیا ۲ بزار نی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ میںنے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہی یہ امت
اپنی قبرون مین اور میری کیا کیفیت ہوگی حال آنحہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائی ساتھ قول ثابت کی زندگی دنیا
مین اور آخرت مین ۳ بیہقی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی میرے ساتھ آزمائے جاتے مین اہل قبور اور
اسی مین اوتری ہی یہ آیت یثبت اللہ الذین اٰمنوا الایہ ۴ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا جبکہ نکالا جاتا ہی مومن کا جنازہ تو وہ
ندا کرتا ہی تم دیتا ہو نہین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جبکہ اپنی قبر مین داخل کردیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہی اوسکو اعمال وسکا پس نماز آتی ہی وہ اوسکے داہنی طرف
ہوتی ہی روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہی تو وہ اوسکے دونون پانون کی نزدیک ہوتا ہی نماز کہتی ہی تمہارے لیی
میری طرف مدخل نہین ہی وہ بھی پڑہا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے بائین طرف سی تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہی رکہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتی ہین کوئی
جگہ پھر آتے ہین طرف سی اوسکی دونون پانون کے تو جہگڑتے ہین اوسکی طرف سی اعمال وسکی پس نہین پاتی ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنی مومن نہین
ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سی کہ اوسکو ہر شی سنتی ہی مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لی تو بیہوش ہو جائی یا گہبرا جائی **ف** اس باب مین چہبیس روسینکی
روایتین لکہی گئین اجمال مین ۲۷ نام تہے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رگہی شرح الصدور کی پانچ نسخون مین یہ روایت نہین ہی شاید
کاتب سی رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہی واللہ اعلم **فصل سوال کی وقت شیطان آتا ہی** حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا جسوقت میت سوال کیا جاتا ہی کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکہائی دیتا ہے اپنی صورت[1] مین پس اشارہ کرتا ہی اپنی نفس کی
طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہی اسکی حدیثون مین سی یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے
کہ اللھم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دی اوسکو شیطان سی جیسا کہ باب یقال عند الدفن مین گذر چکا پس اگر شیطان کی لیی وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتی

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سی اہل سنت کی لیی مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین کہی جاوین تو انکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی[2] نے سنت مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سی روایت کیا ہی کہا کہ میری والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑہنے کے بہت شائق تہے
میت سے پہچان ہو یا نہو اونہون نی کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوتری پہر ایک نکل آیا اور
دوسرا باقی رہا اور لوگون نی مٹی ڈالدی میںنے کہا اسی لوگو زندہ مردے کے ساتھ دفن کیا جاتا ہی اونہون نی کہا یہان تو کوئی بھی نہین ہی میںنے کہا شاید مجھے
شبہہ ہوا ہو پہر مین لوٹا میںنے کہا کہ نہین دیکہی میںنے مگر دو آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سی نہ ٹلونگا یہانتک کہ کشف کردی اللہ میری لیی جو میںنے دیکہا
پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورہ یٰسین و تبارک کو پڑہا اور رویا اور میںنے کہا یا رب تو کشف کردی میری لیی جو کہ مین نی دیکہا ہی اسلیی کہ مین اپنے عقل دین پر ڈرتا ہون

[1] بکل نفس مین دو نفس آیا ہے واللہ اعلم ۱۲
[2] عبداللہ احمد بن الحسن بن عبدالصمد رازی علم حدیث و فقہ شافعی کتاب السنۃ وغیرہ کی مصنف ہین ۱۲

پس قبر پھٹ گئی اور اسمین سی ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کے جلدی سے بھاگا میںنے کہا ای شخص تجھی تم ہے تیرے معبود کی کہ تو ٹھیر جا تاکہ مین تجھسی پوچھون اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار میںنے یہی کہا پس اوسنی التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے میںنے کہا ہان کہا تو مجھی نہین پہچانتا ہی میںنے کہا تین کہا ہم دو فرشتے ہین ملائکۂ رحمت سی کہ اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہین جسوقت کہ وہ اپنی قبرون مین رکھے جاتی ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین یہ کہا اور مجھسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمۂ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہی کہ لالکائی نے سنت مین بعضل اہل کشف اہل روایت سی نقل کیا ہی کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت کے لیے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ ناظم یعنی علائیہ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹھیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکھتی ہین مگر اتنی بات ہی کہ کشف و الہام کے ساتھ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہی علامۂ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نی کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہی حاصل اونکی قول کا یہ ہی کہ کشف و الہام اولیاء و احکام مین ملتفت الیہ نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ تر حقدار تھے اون لوگونسی جو کہ اوسکی ساتھ حکم کرتی ہین اور خود آپ نی فرمایا ہی کہ مقرر اسقون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تھی جنکو الہام ہوتا تھا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکی حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھ حکم نہین دیتی تھے یا بجز دو اس چیز کے کہ اون کی قلب پر واقع ہو یہانتک کہ اوسکو کتاب و سنت پر پیش کرتی پس اگر اوسکی موافق ہوا تو قبول کرتی ورنہ رد فرماتے انتہی آلہام لغت مین یہ ہی کہ ڈالنا کسی چیز کا دل مین جیسے کہ محاوری مین بولتی ہین کہ اللہ نی اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکی دل مین ڈالدیا اور عرف مین الہام یہ ہی کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس ہی سینہ مطمئن ہو جاوی اللہ تعالی اپنے بعض برگزیدہ لوگون کو اوسکی ساتھ خاص فرماتا ہی اور الہام اگر غیر معصوم سی ظاہر ہو تو حجت نہین ہی کیونکہ اوسکی خواطر پر اعتماد نہین ہی اسلیے کہ وہ شیطان کے دھوکھے سے مامون نہین رہ سکتا ہی بعض نی کہا کہ الہام فقط نفس ملہم مین حجت ہی بعض نی کہا کہ مطلقاً حجت ہی مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہی یہ ائمۂ شافعیہ کی مین عقائد نسفیہ مین ہی کہ الہام اسباب علم سی نہین ہی اسکی مؤلف حنفیہ سی مین علامۂ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نی اوسکی شرح مین اسی قول کو قوت دی ہی اور کشف و الہام مین سوائے دعوے کی اور کچھ فرق نہین ہے

فصل اس امر کی بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر و نکیر کا امر فرمایا ہی

ابن شاہین نی سنت مین فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نی کہا حدیث کی ہمکو صفوان نے صفوان نی کہا حدیث کی مجھکو راشد نی راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھ لو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھی جاؤگے یہانتک کہ بیشک تجھی گھر والی انصار سی کہ حاضر ہوتی آدمی کو اونمین سی موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسی عقل آتی تو اوس سی کہتی کہ جسوقت وہ تجھسی پوچھین کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہی اور کیا دین ہی تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہی اور کون ہی نبی تیرا تو کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے نبی ہین اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انصار مختصر کو اور لڑکے تمیز دار کو سوال جواب کی تعلیم کرتی تھی مختصر وہ ہی جو کہ جان کندنی کی حالت مین ہو ہر چند اوسکو تعلیم سے پہلی ہی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اوسکو اوسکی یاد دہی کردیتی تھے **ف** قاضی عیاض رحمۃ اللہ کہتی ہین غلام کا لفظ لڑکی پر پیدایش سی بلوغ تک ساری حالتون مین بولا جاتا ہی اور تمیز لڑکے کا یہ ہی کہ تنہا کھائے پیے استنجا کری بعض ائمۂ نی غلام کی حد سات برس بتائی ہی اسلیے کہ غالب یہی ہی اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا

فصل زندون نی مردون کو خواب مین دیکھا اونھون نی سوال و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات مین سہل بن عمار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا میںنے یزید بن ہارون کو اونکی مرنے کے بعد خواب مین دیکھا میںنے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا آئے میری پاس میری قبر مین دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بدخو سخت دل درشت سخن پس اونھون نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا میںنے اپنی سفید داڑھی پکڑی اور کہا مجھ جیسے کے لیے یہ کہا جاتی حال آنکہ مین نی اسّی برس تک لوگونکو

تمہارا جواب تعلیم کیا ہی پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تونی حریز بن عثمان سی لکھا ہی یعنی حدیث کو مینے کہا ہان کہا بیشک وہ عثمان سی بغض رکھتا ہی پس اللہ نی اوس سی بغض رکھا اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالی اوس سی بغض رکھتا ہی **حکایت** لالکائی نے سنت مین حوشرہ بن محمد منقری سی حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہی کہ حوشرہ نی کہا مینے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکھا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئی پس اونہون نے مجھ بٹھایا اور مجھسی سوال کیا اور کہا کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس مین نی اپنی سفید داڑھی سٹی سے جھاڑنی لگا اور کہنے لگا کہ مجھ سا آدمی پوچھا جاوی مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین دار دنیا مین ساٹھ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نی اونہین سی کہا کہ سچ کہا تو سورۂ مثل سونے نوشتہ کے پس آج کی بعد پھر کسی طرح کا خوف نہین ہی **حکایت** تاریخ ابن نجار مین ہی کہ اونہون نی ابی سندسی ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر سی روایت کیا ہی کہا کہ ہماری ایک شیخ تھی ہم اونپر قراءت کرتے تھی پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نی اونکو خواب مین دیکھا شیخ نی اونسی کہا کہ اللہ نے تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھی بخش دیا شیخ نے کہا منکر نکیر کے ساتھ تیرا کیا حال ہوا کہا اسی اوستاد جبکہ اونہون نی مجھی بٹھایا تو اللہ نے مجھکو یہ الہام کیا کہ مینی کہا حق ابی بکر و عمر تم مجھی چھوڑ دو رضی اللہ تعالی عنہما پس ایک نے دوسری سی کہا کہ مقرر اپنی قسم کہائی ہمپر ساتھ عظیم کے تو اوسے چھوڑ دی پھر اونہون نی مجھی چھوڑ دیا اور چلے گئے +

فصل زندون نی اپنی کا تون سی اس عالم مین منکر و نکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سی روایت کیا ہی کہا میرا بھائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہوچکا تو مینے اپنا سر اوسکی قبر پر رکھا پس بیشک میرا بایان کان قبر پر تھا جبکہ مینے اپنے بھائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تھا پس مینی اوسی سنا کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا کیا ہی دین تیرا اونسے کہا اسلام **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریق علاء بن عبد الکریم سی روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بھائی تھا ضعیف البصر اوسکے بھائی نی کہا کہ مینے اوسکو دفن کردیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سی چلے گئی تو مینے اپنا سر قبر پر رکھا پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہی من دینك وما دینك ومن نبیك مینے اپنے بھائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور مینے اوسکو اور اوسکی آواز کو پہچان لیا کہا اللہ میرا رب ہی اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئی پس میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مین چلا آیا **حکایت** ابو الحسن بن براء عبدسی نے کتاب الروضتین کہا ہی کہ حدیث کی مجھکو فضل بن سہل اعرج نی کہا حدیث کی مجھکو احمد بن نصیر نے کہا حدیث کی مجھکو ایک آدمی نی اوسی حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بھائی کا انتقال ہوگیا - اوسکو پہلی اس سی کہ مین اوسکی جنازے مین ملون دفن کردیا پس مین اوسکی قبر پر آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہی **حکایت** شیخ عبد الغفار قوصی نی وحید مین کہا ہی کہ مین شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاء الدین اجمیمی کے گھر کے نزدیک تھا کہ ایک فقیر ہمپر وارد ہوا پس مینی اوسکا پوستین اپنی کندھے پر لیلیا اوسنی مجھی خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی پوستین کو اپنے کاندھے پر اوٹھایا کرتا تھا اور وہ صالح آدمی تھا پس منکر نکیر کے سوال مین فیما مین اونکی بات ہونی لگی تو اوس فقیر نی کہا اور وہ مغربی تھا کہ واللہ اگر وہ مجھسی سوال کرینگی تو البتہ مین اونکو جواب دونگا لوگون نی کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اونسے کہا تم میری قبر پر بیٹھنا تاکہ سنو پھر جبکہ مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹھے پس اونہون نی سوال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجھسے سوال کرتی ہو حالانکہ مین نی ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹھایا ہے پھر وہ چلے گئے اور اوسکو چھوڑ دیا

فصل جمع روایات کی بیان مین جو کہ ملائکۂ سوال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا پس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہی بلکہ یہ بسبب اشخاص کی ہے بعض کے پاس دو فرشتے معًا آتے ہین اور معًا سوال کرتی ہین جبکہ لوگ چلے جاتی ہین تاکہ اوسکی حق مین زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر سخت ہو بقدر اونکے گناہونکی جو اونسے کیے ہین اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگونکے جانے سی پہلے آتی ہین اسلیے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کی ساتھ لوگونکی اور کسی کے پاس ایک آتا ہی تاکہ اوسپر زیادہ تخفیف ہو

من طریق ابن ابی الدنیا

عبدسی نصر

اور کتر ہو مرنیوالے پر آنیکی دو پہلے سے عمل سمجھا کر چکا ہے کیا اور یہ احتمال بھی ہے کہ دو آوین اور سائل دمین سے ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون
پس روایت ایک فرشتے کی اسپر محمول ہوگی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہے کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہے جواب
توفیق مذکورہ فرماتے ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتون کے آنے کا ذکر نہین کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہے گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہے
کہ تین فرشتون کا آنا زیادت ثقہ کی لیے ہے بعض بندونیر

فصل جمع روایات کی بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال و جواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص ہی سائل دمین ہی کوئی تو اپنی بعض اعتقادات سے سوال کیا
جاتا ہے اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہے کہا اور احتمال ہے کہ اقتضا بعض عقائد بر بعض راویون سے ہوا ور اوسکے سوا اور راویون نے اوسکو پورا بیان کیا ہو علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہے کیونکہ اکثر حدیثیں آئی پر متفق ہین ہان اون حدیثون سے یہ بات لیجاتی ہے جو صوبسا روایت ابو داؤد عن انس سے
پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوس کے کہ بیشک میت سوائے اعتقاد کے خاصۃً اور کسی شے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی

من طریق عکرمہ

تکلیفات سے رو آیت بیہقی مین عکرمہ عن ابن عباس رض سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے
بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچھے جاوینگی اور عکرمہ سے کہا گیا وہ کیا ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانی پر اور امر توحید سے سوال کیجاتے ہین

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ

بجمال ذلک وعلی العموم

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہے ایک روایت مین
وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سے ساکت ہین پس اس روایت پر محمول ہوگی یا حال مختلف ہے بنسبت اشخاص کے
یعنی کسی سے ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سے تین بار ایک مجلس مین و اسطے شدت ہول کی طاؤس سے مروی ہے کہ مردی سات روز مفتون ہوتی ہین امام احمد نے زہد مین
ابو نعیم نے حلیہ مین طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہین اپنی قبرون مین سات دن پس تھی یعنی صحابہ مستحب جانتے تھے کہ ان دنون
مین اونکی طرف سے کھانا کھلایا جاوی یعنی چونکہ ان دنون مین مردون سے سوال ہوتا ہے تو یہ کھانا کھلانا اونکے لیے مدد ہوجاوے اوس سے معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو
پہونچتا ہے اور قبر مین اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر درمنثور مین بھی ذکر کیا ہے اور بیان تثبیت مین فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور
اسکی اسناد صحیح ہے اور ایک جمعت سے متصل ہے اور حکم اسکا رفع ہے یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع مین ہے جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمین رائے کو کسی طرح کا مجال نہین ہے یہ دعوی
کو کوئی دخل اسمین تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلیے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہوجاتا ہے اس جہت سے
کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہین انہون نے صحابہ سے اوسکو نقل کیا ہے اور ان دنون مین طعام کو مستحب جاننا اس بات کو مستلزم ہے کہ یہ عمل صحابہ کی نزدیک معلوم تھا
پس اگر اس جہت سے اتصال کا حکم نہ کرین تو یہ طعام جو صحابہ سے منقول ہے یہی اس مرسل کا مقوی ہوجاویگا کیونکہ جس وجہ سے مرسل کو قوت ہوتی ہے اوسمین سے ایک وجہ یہ ہے
کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھ موافق ہو اس وقت بالاتفاق محتج ہوجاویگا دوسری یہ ہے کہ اصول فقہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ جو بات صحابہ دکبار تابعین سے
وارد ہوا ور اوسمین اجتہاد کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع مین ہوتی ہے پر وہ دلیل پھر جاتی ہے یہ اسلیے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت و برزخ کی اوس قسم سے ہین کہ
اونمین اجتہاد کو کسی طرح کا دخل نہین ہے بلکہ وہ تو طرق نبوت وحی سے معلوم ہوتی ہین امام رازی نے محصول مین فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہی اور اوسمین اجتہاد
کو مجال نہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سننے پر محمول ہوتی ہے اور طاؤس سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہے اسی کے مثل مجاہد
سے بھی آیا ہے یہ اوسکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ سات دن تک روحین اپنی قبرون مین پھرتی ہین یہانتک کہ سوال تمام ہوجاوی اس سب کو
امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب الکبور مین روایت کیا ہے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے
سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج کی ہے یہ ابن سیرین کے معتبر آدمی ہین ابن خلکان نے انکی ثنا کی ہے ۱۱۰ھ ڈیڑھ سو مین انکی وفات ہوئی ہے

امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہی کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام مین تالیف کتب اور تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہین اور بہت لوگون نے اس بات کو اپنی کتب مین نقل کیا ہی جیسے حافظ مغرب ابن عبدالبر نے کتاب تمہید مین اور بہت لوگون نے انکی پیروی کی ہی درمنثور مین روایت ابن عیینہ ابن نطفہ کی اخراج کیا ابن جریر نے اپنی مصنف مین حارث بن ابی الحارث سے حارث نے عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی مفتون ہوتی ہین مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہی سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے ابیات مین تو ابن جریج کہا ہی اور درمنثور مین ابن جریر واللہ اعلم ان دونون سے علیحدہ علیحدہ روایت ہی یا نقل مین غلطی واقع ہوئی ابن رشیق نے شرح موطا مین اور ابن رجب نے مثل روایت ابن عیینہ کے نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کی تھی اسلیے حافظ سیوطی نے ان دونون روایتون مین ترجیح دی اور کہا کہ ابن عیینہ طاؤس و مجاہد سے رتبے مین بڑے ہین کیونکہ ابن عیینہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین پیدا ہوئے اور آپ کی دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوئے پس صحابی ہوئے اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سے ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہین ہین کبار تابعین سے ہین پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین انہین نے لوگونکو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کیے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعد و وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ترجیح کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عیینہ مین کسی طرح کی منافات نہین ہی کیونکہ ابن عیینہ سات دن مین تو ان دو نونکی موافق ہین لیکن اونہون نے آنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کی ساتھ ہین اور منافق ۴۰ دن زیادہ مومن سے مفتون ہوتا ہی پس انکی روایت مین زیادت ہی اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہی جیسا کہ علم اصول اور علوم حدیث مین معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتون مین جبکا ذکر سابق مین ہو چکا اونہین سے کسی مین تکرار سوال کا ذکر نہین ہی مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہی چنانچہ یہ روایت پہلے گذر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہی وہ نہ تکرار کو ثابت کرتی ہین نہ اوسکی نفی کرتی ہین بلکہ وہ مطلق ہین ایک بار اور چند بار دونون پر صادق آتی ہین پس جنمین تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہین ہی وہ مطلق ہیں اور جنمین قید تکرار کی ہی وہ زیادت ثقہ ہوئین اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو مقبول ہی واللہ اعلم **فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کے** ۔ **طاؤس** رض انکی والد کا نام کیسان ہی یمن کی عالم تھی فارسی یمانی جندی ابناء فرس سے انتی جنکو کسری نے یمن کی طرف بھیجا تھا اونہون نے زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سے سنا ہی اور انسے ابن شہاب اور خلق کثیر نے سنا ہے علم و عمل مین سردار تھے انکی شہرت انکے وصف سے کافی ہی جبکہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو طاؤس نے اونکو لکھا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر ہو تو تم اہل خیر کو عامل بناؤ جب عمر نے فرمایا کہ یہی نصیحت کافی ہی انکی وفات سنہ ایک سو چھبیس ہجری مین ہوئی رضی اللہ عنہ **مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن ابی السائب کے ہین انہون نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا ہی قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹھیرتے اور اوسسے پوچھتے کہ کس باب مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تھی انہون نے سفر ہبت کیے تھے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچی ہاروت ماروت کو دیکھا کہ وہ دونون مثل دو پہاڑون کی اوندھے لٹکی ہوی ہین انہون نے اونکو دیکھتے ہی اللہ کی تسبیح کی اور غش کھا کے گر پڑے انکی وفات ۱۰۰ سنہ مین ہوئی **جلید بن عمیر بن قتادہ** یعنی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوئی مسلم نے کہا ہی اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سے شمار کیا ہی یہ مکہ والون کے قاضی تھے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام امام سنت قطب امت حجت فقہا سید محدثین ہین انہون نے مجاز شام یمن عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نے ان سے روایت کی ہی یہ بڑے متورع پرہیزگار تھے کبھی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہونکی مال سے لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موی پاک سے تین بال تھے وصیت کی تھی کہ ایک بال اونکی سینے پر اور دو دونون آنکھون پر رکھدین بیہقی و ابن جوزی نے انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہی انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول ۲۴۱ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق مدحدہ نے انکا ترجمہ اتحاف النبلاء اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سے لکھا ہی **ابو نعیم** رضی اللہ عنہ یہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبداللہ کی ہی انکی کتاب حلیۃ الاولیاء

کتاب نفیس بی نظیر جامع ہر منے حسن ہی احوال افاضل سلف پر مشتمل ہی یہ سب حال شرح ابیات تشبیب سی لکھا گیا **فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتھ خاص ہی یا نہین** جاننا چاہیے کہ اس مسئلی مین علما کی تین قول ہین **پہلا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نی اس قول کی تصریح کی ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہی کہ حکیم ترمذی نی وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہی کہ ہم سی پہلے جو امتین تھین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تھے جبکہ رسولون کا کرنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول ترک جاتی اونسی کنارہ کرتے جلدی سی عذاب آجاتا وہ ہلاک کر دیے جاتے تھے پھر جبکہ اللہ سبحانہ نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ بھیجا اور انکو خلق کی لیے امن بنا بھیجا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر جہان والونپر رحمت کی لیے تو اونسی عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہووین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو سبب خوف تلوار کی پھر ایمان اون کی دل مین جم جاویگا پس اون کو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سی نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چھپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانون چھپے چھپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نی تین فرشتے امتحان لینی والی اونکے لیے مقرر فرمائی تاکہ سوال کر کے اونکے دل کا بھید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سی جدا فرماوی پھر جو بچے کہ مومن ہین اونکو ثابت کی ساتھ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکھی اور جو ظالم ہین اونکو بہکا دی اس قول کی تین دلیلین ہین (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ثابت رضی اللہ عنہ سی فرمایا ای زید بتحقیق یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کی جاتی ہی (۲) آپ نی فرمایا بتحقیق تم اپنی قبرون مین جانچی جاتے ہو اس سی ظاہر ہی کہ سوال اس امت کی ساتھ خاص ہی (۳) فرشتے میت سی کہتے ہین تو کیا کہتا تھا اس شخص کی حق مین جو تم مین بھیجا گیا تھا پس مومن کہتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کا بندہ اور اوسکا رسول ہین اور یہ خاص ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دوسری حدیث مین آپ نی فرمایا ہی کہ تم جانچی جاتی ہو اور مجھسے پوچھی جاتی ہو **دوسرا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کی ساتھ خاص نہین ہی بلکہ اسمین اور دوسری امتون نہین عام ہی اس قول والونمین ہی عبد الحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نی پہلے قول کی دلیلون کا کئی طرح سی جواب دیا ہی **۱** کہتی ہین آپ نی جو لفظ ھذہ الامۃ کا فرمایا ہی اس سی یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ سوال اس امت کی ساتھ خاص ہی اور امتون کی لیے نہین ہی اسلیی کہ امت سی مراد یا تو آدمیونکی جماعت ہی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سی امت کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ کہتے ایک امت ہین امتون سی تو مین انکی قتل کا امر کرتا اسی طرح اوس حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک نبی کو چیونٹی نی کاٹا تھا اونہون نی قریہ نمل کی جلانی کا حکم دیا وہ جلا دیا گیا اللہ تعالی نی اونکی طرف وحی بھیجی کہ تونی اس سبب سی کہ ایک چیونٹی نی تجھے کاٹا ایک امت کو امتون سی جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تھے پس اس سی معلوم ہوا کہ امت کی معنی جماعت و گروہ کی ہین اور اگر امت سی مراد وہ امت ہی جسمین آپ مبعوث ہوے ہین تو بھی اوس سی اور امتون کی سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہی بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینی کی لیی ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہی اور سوال اگلی امتون کی ساتھ خاص نہین ہی کیونکہ یہ امت ساری امتون پر شرف و فضیلت رکھتی ہی **۲** باقی دو دلیلون کا جواب یہ ہی کہ آپ نی اپنی امت کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کی ساتھ اسی طرح ہی اور وہ بعد سوال و اقامت حجت کی اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہی جیسے کہ آخرت مین سوال و اقامت حجت کی بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم **تیسرا قول** توقف ہی یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتی ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ان لوگونمین سی ابو عمر بن عبد البر ہین انہون نی کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہی آپ نی فرمایا بتحقیق یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہی بعض نی یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہی اس لفظ کی بنا پر احتمال ہی کہ یہ امت سوال کی ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتی سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کی مخالف ہی کیونکہ اونہون نی اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کی ابن عبد البر کی طرف کی ہی اور حافظ ابن قیم نی فرمایا کہ وہ قائل توقف کی ہین لیکن مضبوط ابن قیم ہی

کا کلام ہی کیونکہ انہون نے ابن عبد البر کے لفظ نقل کیے ہین ان تین قولون مین سے اسلم قول توقف ہی کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہی اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہی اور اس قول سو کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سے بھی سوال ہوتا ہے اور قول معتمد پہلا ہی قول ہی سیوطی رحمہ اللہ نے تبعیت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ہی کو ترجیح دی ہی اور شرح الصدور مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کی فرمایا ہی کہ اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہی پس کہا کہ سوال اس امت کے لیے اور اسکے غیر کے لیے ہے ابن عبد البر نے کہا ہی کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میری سے کہ تم اپنی قبرون مین مفتون ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھ آزمائی جاتی ہو اور مجھسی پوچھے جاتی ہو انتہی قصر الآمال مین کہا ہے کہ بعض علمانے وجہ تخصیص مین یہ کہا ہی کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کے دن سارے گناہون سے پاک اوٹھین

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ انکو فتان اسلیے کہتے ہین کہ اوکا سوال کرنا زجر ہے اور انکی خلق مین صعوبت ہی اور منکر نکیر اسلیے نام رکھا کہ انکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتونکی نہ بہائم و ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کی فصل ملائکہ سوال مین گذر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین قرطبی سے نقل کیا ہی اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے مردون سے دور دور مکانون مین ایک وقت مین ایک بار مین کس طرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ اوہی حسبون کی عظمت اسکی مقتضی ہی پس وہ خلق کثیر کی ایک حبت مین ایک بار مین ایک خطاب کر سکتی ہین اس طور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہی کہ مخاطب وہی ہی نہ اوسکی سوا اور کوئی اور باقی مردونکی جواب سننے سے اللہ تعالی اوسکو روک دیتا ہی سیوطی فرماتے ہین اور احتمال ہی تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لیے تیار کیے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین ہی بہر مینے حلیمی کے ہمارے اصحاب مین سے دیکھا کہ وہ اس طرف گئے ہین پس اونہون نے اپنی کتاب منہاج مین کہا ہی وہ چیز کہ مشابہ ہے یہ ہی کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین سے ہر میت کی طرف دو بھیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کیے گئے ہین اور ابیات ثبیت مین یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کی قرطبی نے اسپر تصریح کی ہی اور مین بھی اسی کو اختیار کرتا ہون اور سند کرتا ہون اسپر سید محمد بن اسمعیل نے شرح ابیات مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کرکے یہ فرمایا کہ جب تم نے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر و نکیر کا مثل حال ملک الموت کے ہی قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہوا اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو واضح کر سکین جواب حقیقی یہ ہی کہ یہ بات اوس قسم سے ہی کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہی اور اوسکی تفصیل کو علم الٰہی کی طرف سپرد کرنا ہی کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتھ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے اپنی سوال کی بنا اسپر قائم کی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون ایک وقت مین جائز نہین ہی اور یہ قیاس اولی ہی واسطے ملائکہ کے اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیفہ ہین اللہ تعالی نے اونکو اوسپر قدرت دی ہی جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہی تو اوسکی عمل پر وہ کیا قادر ہونگی اونمین سے ایک کا تو یہ حال ہی کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو بلک مارنے سے بھی زیادہ جلدی قطع کرتا ہی پھر یہ بات ہی کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اونپر محال نہین ہین دو مکانون مین آن واحد مین ہونا اونکی نزدیک محال نہین ہی چنانچہ اونہون نے اس باب مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام **القول المنجلے فی تطورات الولی** رکھا ہی سید اسمعیل مرحوم کہتے ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہی انتے کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ عرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام سے رد ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہی کہ اونہون نے نظم مین یہ کہا ہی کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہی وقت قبض ارواح کی قرطبی نے اسپر نص کی ہی اور مین بھی اسی کو اختیار و سند کرتا ہون پس اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہی کہ قرطبی کے کلام مین اسپر تصریح نہین ہی کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتے ہین کہ قرطبی نے تصریح کی ہی منشا اس اعتراض کا یہ ہی کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو کہتے ہین کہ اوسپر قرطبی نے تصریح کی ہی حالانکہ یہ بات نہین ہی بلکہ اونکی غرض یہ ہی کہ قرطبی نے اسپر تصریح کی ہے کہ دو ہی فرشتے ساری خلق سے سوال کرتے ہین جیسا کہ قرطبی کے

سوال وجواب سی ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال وجواب دونون کو شرح الصدور مین نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال
مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہی سو بیشک یہ قرطبی کے کلام مین نہین ہی اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے اپنی طرف سی مثال بیان کی ہی یعنی جیسے عزرائیل ایک
ہین اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والونکی جان قبض کرتی ہین اسی طرح منکر نکیر کا حال ہی کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے احسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف
امصار وتباعد اقطار کے آن واحد مین خطاب کرتی ہین دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہی کہ قرطبی نے الخ جواب یہ سکتا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر
رکھی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین آن واحد مین جائز نہین ہی مگر جواب مین تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے احسام کی عظمت اسکی مقتضی ہی یعنی بسبب عظمت
احسام کے یہ بات اونپر محال نہین وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرون مین خلق کثیر سے آن واحد مین ایک خطاب کر سکتی ہین پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا
قیاس بنی آدم پر نہین ہو سکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتی ہین کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سی سوال کی بنا اسپر ہوتی
تو یہ اور بات ہی پھر سیوطی پر یہ اعتراض جما یا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہی کہ شخص واحد آن واحد مین دو مکانون مین ہو
حال آنکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہی اسکا یہ جواب ہی کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیے شرح الصدور مین جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہی وہان اس حمل کا
ذکر نہین کیا ہے یہ ایک مقام ہی مقامات اولیا کرام سے نرے سیوطی ہی اسکی قائل نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر اولیای عظام کا اسکا قائل ہی یہ اونکے نزدیک بڑی
بات نہین ہی بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بڑھا اس سی بڑھی ہوئی ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہین اس زمرہ پاک سی اسی لیے اونہون نے رسالہ
قول منجلی اس باب مین تالیف فرمایا ہی گو سید صاحب مرحوم یہ فرماوین کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سی عاطل ہی چند حکایتین اس باب کی محاسن العینین مین لکھی گئی
ہین اونسی صاف طور پر تطورات اولیا اللہ کا معلوم ہوتا ہی حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ الخیرۃ مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت
مین ذکر کیا ہی کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین تین جگہ نماز پڑہتے دیکھا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب کی
ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہی مگر وہ دلیل جو کہ اونکے مرکوز خاطر عاطر ہوگی نہ ملی اسی لیے کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل اور
ہر دلیل سی عاطل بتایا تعجب تو یہ ہی کہ سید صاحب مرحوم مسفل و مسفلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ انکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین
جو کچھ مردون کو ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسی کہتے ہین پھر وہ مردون سی جواب لا دیتے ہین اور یہ لوگ یمن مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا
تو قابل لحاظ ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین زاہدین مجبین کا فرمودہ قول باطل ہٹیرا یہ بات کچھ سمجھ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر
رد ہی کرنا منظور رہتا واللہ اعلم رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی کے کہا ہی یہ بھی احتمال ہی کہ ملائکہ متعدد ہون پھر اس احتمال کی تائید قول حلیمی سے
فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ بڑا دعوی ہے حلیمی کا اسپر کوئی دلیل نہین ہی یہ تو قیاس شبیہی ہی چنانچہ حلیمی نے شبیہ کا لفظ کہا ہے
ملائکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس کیا ہی اور قیاس کو بیان کچھ دخل نہین ہی کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہی اور ہم بعد ذکر کلام
قرطبی کے یہ کہہ چکے ہین کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہی کہ جسکے ساتھ نص وارد ہوئی ہی وہ سر ایمان لانا چاہیے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالے
کے کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت ٹھیک ہی لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پھر حلیمی کا کلام ذکر فرمایا
اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہی کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی ساری زمین والون سی سوال کرتی ہین **فصل تجسد اعمال کی بیان مین** جاننا چاہیے کہ اعمال
صالحہ وسیئہ مجسم ہو کے اپنے صاحب کو قبر و حشر مین راحت و تکلیف دینگی چنانچہ کیفیت اسکی فصل حادث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہی اگر کوئی قائل
ہے کہ اعمال منقلب بہ اشخاص کیونکر ہونگی حال آنکہ اعمال تو فی نفسہا عرض ہین تو جواب یہ سکتا یہ ہی کہ اللہ تعالی اعمال کی ثواب سی خوبصورت بدصورت اشخاص پیدا
فرماوینگا اس لیے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ موت لائی جاویگی گویا وہ چت کبرا سفید ہا ہے پس اوسکو

پل صراط پر کھڑا کرینگے پھر اوسکو ذبح کردینگے اور یہ محال ہی کہ موت مینڈھا ہوجاوے کیونکہ عرض ہی معنی یہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت رکھیگا پس وہ جنت و نار کے درمیان مین ذبح کی جاویگی اسی طرح جو کچھ اس باب سی تعجب وارد ہوتو اوسمین تاویل وہی ہی جو مینے ذکر کی انتہی قرطبی نی دوسری جگہ مذکرہ مین اس جواب کا بہت بسط کیا ہی جہان یہ ذکر ہی کہ قرآن شریف مومن کی شفاعت کریگا پھر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپ نی فرمایا آویگا قرآن قیامت کے دن جوان پس کہیگا مین وہ ہون کہ مینی تیری رات کو بیدار رکھا تیری دن کو پیاسا رکھا دواہ بریدۃ قرطبی نی کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے کا ثواب آویگا دوسری حدیث مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی کہ مینی سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتی تھی قرآن لایا جاویگا دن قیامت کی اور اوسکی لوگ جو اوسکے ساتھ عمل کرتے تھی آگے اوسکی سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپ نی ان دونون سورتون کی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہ ہی کہ وہ دونون اپنے پڑہنے والونکی طرف سی جھگڑینگی قرطبی نی کہا ہماری علماء فرماتی ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سی فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی طرف سی جھگڑینگی جیسا کہ بعض حدیثون مین آیا ہی کہ جو شخص شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو کو پڑہیگا تو اللہ ستر ہزار فرشتی پیدا کریگا کہ وہ اوسکی لیے قیامت کی دن تک مغفرت مانگتے رہینگے قرطبی نی کہا پس اسی طرح اللہ ثواب روزہ و قرآن سی دو فرشتی کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لیی شفاعت کرینگی اور ایسے ہی باقی اعمال صالحہ کا حال ہی جیسا کہ ابن مبارک نے اپنی رقائق مین ذکر کیا ہی کہا ایک آدمی زید بن اسلم کی پاس آیا کہا مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی لیی اوسکا عمل قیامت کی دن اچھی سی اچھی صورت مین متمثل ہوگا اوسکا موہنہ اور جوانی بہت اچھی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹھی گا جبکہ کوئی چیز اوسی گھبراوینگی تو وہ اوسی امن دیگا اور جبکہ کسی چیز سی ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی کریگا پس مومن کہیگا جزاک اللہ تو صاحب خیر ہی تو کون ہی وہ کہیگا کیا تو مجھی نہین پہچانتا حالانکہ مین تو تیری ہمراہ رہا تیری قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچھا تہا سو اسی لیی تو مجھی اچھا دیکھتا ہی اور تہا خوشبودار سو اسی لیی تو مجھی خوشبودار دیکھتا ہی آپس تو مجھپر سوار ہو جا کیونکہ مین زمانۂ دراز دنیا مین بھپر سوار ہوا ہون اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا ویجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم یہانتک کہ وہ او سے اوسکے رب کی طرف لاویگا پس کہیگا یارب بیشک ہر صاحب عمل نی یا اپنی عمل مین اور ہر صاحب تجارت وصنائع نی یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میری صاحب کی کہ اسنی اپنی نفس کو میری ساتھ مشغول کیا اللہ تبارک و تعالی فرماویگا تو کیا مانگتا ہی پس کہیگا مغفرت و رحمت پس اللہ اسکی لیی مغفرت کی پہر وہ حلۂ کرامت پہنایا جاویگا اور اوسکی سر پر تاج وقار رکہا جاویگا اوسمین ایک موتی ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سی چمکیگا پہر عمل عرض کریگا یارب وہ اپنی ماں باپ سی مشغول ہوگیا تہا اور ہر صاحب عمل و تجارت اپنی عمل سی ماں باپ پر داخل کرتا تہا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سی کچھ دیتا تہا پس اوسکی ماں باپ لیی جاوینگی مثل اوسکی جو وہ دیا گیا اور تمثل کیا جاویگی داہنی کافر کے اوسکی عمل سی ایک صورت بدتر اوس چیز مین کہ پیدا کی اللہ نی ازروی موہنہ کے اور نہایت بدبودار اوسکی ازروی بدبو کی پس وہ بدصورت شخص بیٹھیگا طرف اوسکی پہلو کی جبکہ کوئی چیز اوسی گھبراوینگی تو وہ اور زیادہ کردیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسی اور بڑہاویگا پس کافر کہیگا تو برا صاحب ہی اور تو کون ہے عمل کہیگا مجھی کیا تو نہین پہچانتا ہی وہ کہیگا نہین پس کہیگا مین تیرا عمل ہون وہ برا تہا سو اسی لیی تو مجھی بدصورت دیکھتا ہی اور وہ بدبودار تہا سو اسی واسطے تو مجھی بدبودار دیکھتا ہی پس تو اپنا سر جبکا کہ مین بھپر سوار ہوؤن کیونکہ تو زمانۂ دراز دنیا مین مجھپر سوار ہوا ہی اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم اور یہ قول ولیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ قرطبی رحمہ اللہ نی کہا کہ مثل اسکی رای سی نہین کہا جاتا ہی اور معنی اسکی حدیث قیس بن عاصم منقری سی لیے جاتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اوسی کہا ای قیس چار نہین ہی تیری لیی ایک قرین یعنی ساتھی سی کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکی ہمراہ مدفون ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہی تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لیم ہے تو تجھی سونپ دیگا یعنی تیری مدد نہ کریگا پہر وہ محشور نہوگا مگر ہمراہ تیری اور تو مبعوث نہوگا مگر ہمراہ اوسکی اور تو نہ پوچا جاویگا مگر اوس سی سو تو نہ کرا سکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہی تو انس پکڑیگا مگر ساتھ اوسکی اور اگر وہ فاجر ہی تو تو وحشت نہ کریگا مگر اوس سی اور وہ تیرا فعل ہی۔ ابو الفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نی کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لائی جاویگی قیامت کے دن تو یہ خوش صورت اور خوش بو مومن پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ پائیگا بسبب اوسکی خوشبو اور اوس کو یہ دیکھکر کافر و عاصی و منکر کہینگے کیا ہی ہماری لیے کہ ہمیں نہیں پایا جو تم نے پایا تو یہ بو اوسنے کہیگی کہ میں تو زمانۂ دراز تک تمہاری لیے پیش ہوئی دار دنیا میں پس تم نے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول کرتی تو البتہ تم آج مجھی پاتی پس کہینگے ہم آج تو بہ کرتی ہیں پس ندا کریگا ایک منادی عرش کی نیچے سے ہیہات ہیہات مہلت کے دن گئی اور توبہ کا کام تمام ہو چکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتی ہیں کہ یہ جو باتیں ظاہر ہوتی ہی وہ خلاف ہی اوسکی جو قرطبی نے کہی کہ اون اعمال کی خواب سی فرشتے پیدا کیے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہی کہ وہ اعراض یعنی اعمال خود جسم ہو جاوینگے اور یہی ظاہر ہی اس قول سی کہ زہراوین یعنی بقرہ و آل عمران دو صفین طیور کی ہو جاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونو سی اور مقدر کا نا خلاف اصل ہی اور ایسا ہی حال ہی عمل صالح کا اور اوسکی جدال کا قبر میں قدرت الٰہیہ میں اس سی کوئی مانع نہیں ہی اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہیں عقل اونکو نہ پہچانتی ہی نہ اونکی کیفیت کو باقی ہی پس ہمکو کیا ہی کہ ہم ایسے ایمان لائیں کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سی اعراض منقلب باجسام ہو جاتی ہیں سبیل الرشاد میں کہا ہی کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ میں فرمایا ہی جس کا نام المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ رکھا ہی بعض علمائی تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجھا تھا اونہوں نے اوس رسالی میں اوسکا جواب دیا ہی فرمایا ہیں کہ جو تحقیق اسکو اور اسکی غیر کو شامل ہی یہ ہی کہ ساری معانی جو ہماری نزدیک معقول ہیں وہ اللہ تعالی کی نزدیک متصور بصورت اجسام ہیں اور متشخص بصورت اشخاص ہیں اگرچہ ہم اونکو محسوس نہیں پاتی کیونکہ ہم اوسی حجاب میں ہیں فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لیے ناطق و شاہد ہیں اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکھنا اسی باب سی ہے اسلیے کہ دیکھنی والا اپنی خواب میں دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل اعراض کے ساتھ کیجاتی ہی پس وہ اجسام جو کہ خواب میں دکھائی دیے ہیں وہ اون اعراض کی صورت ہیں جنسی عالم ملکوت میں تعبیر کی گئی ہے پھر فرمایا میں اس جگہ حدیثوں کو ایک ایک حدیث کرکے بیان کرتا ہوں اس جزء میں تاکہ نفع لیوی اوس سی جو اوسپر واقف ہو و باللہ التوفیق پھر حدیثیں بیان کیں تجسد ایمان بہ کینہ صلوٰۃ صیام ذنوب خطایا رحم اذکار لعنت معروف منکر ایام وغیرہ میں فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیرا سید صاحب مرحوم فرماتی ہیں جو شخص غور کریگا اون حدیثوں کو اور جو اونکی معنی میں ہیں جنکو سیوطی نے اوس رسالی میں ذکر نہیں کیا ہی اور باقی کتب میں ذکر فرمایا ہے اوسی لائق نہیں ہی کہ تجسد اعمال کی تصدیق میں کبھی توقف کری علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہم تھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز میں پس ایک شخص آیا یہاں تک کہ صف میں داخل ہو گیا اوسنی کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر میں نے دیکھا تیری کلام کو کہ وہ چڑہتا ہی طرف آسمان کی یہاں تک کہ دروازہ کہولا گیا سورہ اوسمیں داخل ہو گیا پس یہ روایت مکاشفہ معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض بیداری میں تجسد ہو گئی انتہی در منثور میں الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی تفسیر میں کئی حاشیوں میں اسمیں اور جامع کبیر وغیرہ کتب سیوطی میں اور احادیث میں جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہو گی وہ یقینا تجسد اعراض کا بانبار صادق معلوم کریگا اونمیں سی ایک یہ قول ہمارا ہے کہ نہیں کہتا بندہ لا الہ الا اللہ مگر اوسکے لیے آسمان کی دروازی کہولی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ پہونچتا ہی طرف عرش کی سبیل الرشاد میں تقریر تجسد اعراض میں میزان آخرت کی بحث میں طول کیا ہی اور بیان کیا ہی کہ موزوں اعمال ہی کی صورتیں ہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابو داود و ابن حبان و ترمذی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں رکھی جاویگی میزان میں دن قیامت کے کوئی چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سی حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں مرفوعا آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان دن قیامت کے پس حسنات و سیئات تولے جاوینگی پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک دانے کی برابر بھاری ہو جاوینگی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک دانے کے بڑھجاوینگے وہ نار میں داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات و سیئات برابر ہونگے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہیں اسکو خیثمہ نے اپنے فوائد میں اور عبداللہ بن مبارک نے زہد میں روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفا بھی مروی ہے

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات مین فرماتی ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہین تو عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول پسندیدہ نہین ہے شرح الصدور مین یون فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ عصر ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لیے کشف کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر سند سوی قولہ فی ھذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذھن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتی ہین مینے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے وقت قبر مین متمثل کیے جاتے ہین

فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے

ابیات مین کہا ہے کہ منجملہ نادر کے جسکو آنکھین دیکھتی ہین یہ ہے کہ سوال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بلقینی ہمارے شیخ نے اور مینے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکھ سے اونکے غیر کے لیے اور شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین بلقینی مین واقع ہوا ہے کہ میت جواب دیتا ہے سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لیے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ عربی مین ہے فرمایا اور باوجود اسکے یہ احتمال ہے کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہو انتہی جناب توفیق مدوح فرماتی ہین کہ یہ بہت ٹھیک ہے

فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کی

اس مسئلے مین علما کا اختلاف ہے سیوطی رحمہ اللہ ابیات مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہے کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لیے ہے جو کہ کفار مین سے ہے جیسے کہ اسپر حدیث صادق کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اونکے مخالف ہین اور ارجح میرے نزدیک قول اول ہے یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین ہوتا مگر مومن یا منافق سے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اونمین سے نہین جن سے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف پر دلالت کرتی ہین اور سوال مومن و کافر دونون کی لیے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء صحیح مین ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہے جبکہ میت سے پوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کیا ہے دین تیرا کون ہے نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ رکھا جاتا ہے میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے یہ زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تھا جیسا لوگ کہتے تھے پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑی سی اور ایک چیخ مارتا ہے کہ اوسکے ارد گرد والی اوسکو سنتے ہین مگر جن و انس اور بخاری مین اس طرح ہے واما الکافر والمنافق واوسکے ساتھ انتہی سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق والکافر اس طریق مین اسی طرح ہے واو عطف کے ساتھ اور باب جنائز نعل مین یون گذر چکا ہے واما المنافق او الکافر شک کے ساتھ اور روایت ابو داؤد مین یون ہے کہ کافر جبکہ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یون ہے حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ مین آیا ہے اور حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہے اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتھ شک کی اور امام احمد کے نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہے پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سے یون ہے واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کے یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہے اور اگر وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہے سو اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لیے جو کہ ایمان کا دعوے

ساقط ہو گیا ہے ورنہ اسکے بعد ہی ہے کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین ہوتا مگر مومن یا منافق سے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اونمین سے نہین جن سے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے

شرح الصدور مین لفظ ہوتا ہے

سیوطی کے لفظ یہ ہین

کہ کسی کو سوال زبان سریانی مین ہوتا ہے اور اسی کی زبان سریانی کے سوال و جواب کے بھی ہی کہ ہین ۱۲ منہ

کرتا ہی خواہ حق سمجھ کر یا باطل جانکر اور مستند اوسکا یعنی دلیل لوسکی اس باب مین وہ ہی جسکو عبدالرزاق نے طریق عبید بن عمیر سی جو کہ کبار تابعین سی ہین
روایت کیا ہی کہا کہ منقون دو ہی آدمی ہوتی ہین مومن و منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال نہین کیا جاتا ہی نہ وہ اونکو پہچانتا ہی تاہم آنکہ یہ
اثر موقوف ہی اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سی سوال ہوتا ہی باوجود کثرت طرق صحیحہ کے مرفوع ہین پس وہ لائق ترہین ساتھ قبول کے
اور حکیم ترمذی نی جزم کیا ہی ساتھہ اسکی کہ کافر سے سوال ہوتا ہی حافظ ابن حجر نی کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سی اونہون نی ابن عبدالبر کے کلام کا تعقب کیا تہا اور اوسکو
ثابت رکھا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سی تعجب ہی کہ اونہون نی اپنی ابیات مین کلام ابن عبدالبر کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبدالبر کے خلاف پر قائم ہی اور
شرح الصدور کی یہ عبارت ہی کہ ابن عبدالبر نے کہا سوال نہین ہوتا ہی مگر واسطے مومن کی یا منافق کی جو کہ منسوب ہی طرف دین اسلام کی ظاہر شہادت کے ساتھہ
بخلاف کافر کے کہ اوس سی سوال نہین ہوتا ہی اور قرطبی و ابن قیم نے اوسکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہی کہ کافر و منافق سئول ہوتے ہین
مین کہتا ہون کہ جو اون دونون نی کہا ممنوع ہی اسلیے کہ کافر و منافق کی درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سی اور سوا اسکی نہین ہی کہ بعض حدیثون مین
ذکر منافق کا ہی اور بعض مین منافق کی بدل کافر ہی اور یہ سب محمول ہی کہ مراد کافر سے منافق ہی بدلیل آپ کے قول کہ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب
اور کافر کا ذکر نہین کیا اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد و ابوعمر ضریر سی دو چیز ہے جو اسکی تصریح کرتی ہی انتہی سید صاحب
مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سی یہ بات جان ہی چکے ہو کہ حدیثون کی لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہی جیسا کہ حافظ صاحب
نے اونکو نقل فرمایا ہی انتہی حاصل یہ ہی کہ یہ سب کچھہ کافر مکلف کے بارے مین ہی کسی ملت پر کیون نہو رہے اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات
مین فرمایا ہی کہ وقف سوال طفل مشرک سی کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہی یعنی حضرت امام صاحب فی اسمین توقف فرمایا ہی نہ یہ کہا کہ سوال
ہوتا ہی نہ یہ فرمایا کہ نہین ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی **فصل بیان مین سوال اون لوگون کی جو دفن نہین کیی گئی یا اون کو سولی**
دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئی یا اونکو درندون نے کہا لیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جسکو سولی دیگیا یا پانی مین ڈبو دیا گیا
گیا اور دو جسکو سولی دی گئی ان دونونسی سوال ہوتا ہی اور زندہ اوسکی دیکھنے سی حجاب مین ہی اسلیے کہ اگر ہم اونکو اس مقام مین بیٹہا ہوا دیکھہ لین تو وہ اصل جو کہ غفلت
کیگئی ہی باطل ہو جاوی وہ اصل یہ ہی کہ جو اوس جگہہ کے احکام غائب ہین اونکی ساتھہ خلق پر ایمان فرض ہی یعنی اللہ تعالی نی خلق پر فرض کیا ہی کہ امور برزخ پر ایمان
بالغیب لاوین پس جب اونکی تصدیق کرینگے پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پھینکے ہوے کو اپنی جگہہ مین یا سولی دیے ہوے کو سولی پر بیٹہا ہوا آنکہون سی دیکھہ لین تو ایمان
بالغیب جو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہی فوت ہو جاوی اس لیے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکہون سی مستور کر دیا ہی پھر جب کبھی چاہتا ہی تو بعض اظہار اپنی قدرت
کے بعض خالص بندون کی کسی امر پر مطلع کر دیتا ہی جیسا کہ بعض حکایات مین گذر چکا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر
مرنے والے کے لیکن کسی پر سوال کرنا اور کسی کو بھینک دینا یا ڈبو دینا یا آگ مین ڈالدینا یا درندے اوسکو کھا لینا یا پرندے اوسے چیٹ لینا اسمین کہ سوال کی
دلیلین عام ہین انتہی جناب سیوطی رحمہ اللہ نی شرح الصدور مین یون فرمایا ہی قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگونمین سی جو کہ روی زمین پر باقی رہے
اونکی پر سوال و عذاب واقع ہوتا ہی واللہ تعالی اسکے دیکھنے سی انبیاء ملائکہ کو باز رکھتا ہی جیسا کہ باز رکھا اونکو ملائکہ و شیاطین کی دیکھنے سی بعض نی کہا کہ جسکو سولی
دیجاتی ہی اوسکی طرف پیادہ پا جاتی ہی حالانکہ ہم کو اوسکا شعور نہین ہوتا ہی جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہی اور اسی
طرح اوسپر حواس تنگ کر دیجاتی ہی واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کی دل مین ایمان مل گیا ہی وہ ان امور مین سی کسی چیز کو انوکہی نہین جانتا ہی اور اسی طرح وہ شخص کہ جسکے
اجزا متفرق ہوگئی اللہ تعالی بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرما دیتا ہے اور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہی اسکو امام الحرمین نے کہا ہی بعض نے کہا یہ سوال ذرہ
زیادہ تر بعید نہین ہی جسکو اللہ تعالی آدم علیہ السلام کی پشت سی نکالا اور اونکو اونکی جانون پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین

کہ اللہ تعالی نے جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا ہی کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو میں تمکو سنوا دیتا یا مثل اسکی فرمایا بہت سی سچے خواب متواتر منقول ہین کہ اونمین کہنے احوال موتی کا ذکر ہی اور ہم تھوڑے سے کتاب الروح سے ذکر کرتے ہین بہرحیہ خواب ذکر کیے (۱) حضرت ابن عباس رض نے حضرت عمر کو خواب مین دیکھا (۲) عبداللہ ابن عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا گویا وہ باغ مین ہین اونہون نے مجھے چند تفاح دیے مینے اونکی تعبیر اولاد سے کی (۳) مسلمہ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز کو خواب مین دیکھا (۴) مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن دینار کو خواب مین دیکھا (۵) شہر بن حوشب کی روایت ہی کہ عوف نے صعب بن جثامہ کو خواب مین دیکھا حافظ ابن قیم نے بعد ذکر اس خواب کی فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہی ہے کہ اونہون نے صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قرائن کی جسکی اونہون نے اونکو خبر دی تھی کہ دینار دس ہین اور وہ ترکش مین رکھے ہین پھر یہودی سے پوچھا اور اوسکے قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کی ساتھ حکم کیا یہودی کو دینار دیدینے ایسی فقہ ہی کہ افقہ واعلم ناس ہی کو لائق ہی اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین شاید اکثر متاخرین اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دینارون کو صعب کی ترکہ سے نقل کرین اور ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدین حالانکہ وہ دانونکی یتیمون اور وارثون کے تھے (۶) نظیر اس قصی کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہی ابن عبدالبر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہی پھر اوسکو بیان کیا اسمین یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تھی اونہون نے ایک اور شخص کی خواب مین آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکی بعد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد وخلیفۂ اول رضی اللہ عنہما اور اونکی ساتھ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کی ساتھ عمل کرنے پر اور زرہ جسکی پاس تھی اوس سے چھیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہی پھر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کیے جنکے قائل علماء ہوے ہین قرائن کی طرف رجوع کرکے انتہے سید صاحب مرحوم فرماتی ہین حاصل یہ ہی کہ علم رؤیا علم شریف ہی اور اوسکا صدق یقینی ہی بسبب کثرت وقوع خواب کی اوس قسم سے کہ اوسمین ہمکو اور ہماری غیر کو تشکیک کا دخل نہین ہے

حکایت سید صاحب مرحوم فرماتی تھین مجھسے میرے شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی اونکی ایک بہن تھین انکے تین لڑکے تھے انمین سے ایک لڑکا مرگیا شیخ نے اوسکو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے لیے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تھا اور اوسنے اونکی گھر کی طرف پتھر پھینکا تھا پس اوسنے ایک قرمیہ کو توڑ ڈالا اوسکے دونون بھائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس مین اوس سے دفع کرنیکے لیے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا بعد موت کے شیخ فرماتی ہین کہ مین نکلا پس مین نے دیکھا کہ مکان مین ہین کے مکانون سے وہ قرمیہ ٹوٹی ہوئی پڑی تھی اوسنے پوچھا کہ اوسکو کس نے توڑا اونہون نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تھا انتہی جو آسنا چاہیے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے اہل قبور کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ اوسمین سے جسپر عذاب ہوتا ہی اور جو عیش وآرام مین ہی ہم اونکو نہین دیکھتی تو اوسنے اپنی بعض بندونکو اونکی احوال کی اطلاع خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور مخلوق کی نزدیک سچی ہین اس طور پر کہ اللہ تعالی کبھی کسی مرد یا عورت کو اس بات کی ساتھ خاص فرماتا ہی اور وہ عورت اس امر کی ساتھ مشہور ومعروف ہوجاتی ہی کہ مردی اوسکی خواب مین آتی ہین اور وہ اونکی طرف سے ایسی خبرین لاتی ہین جنکی تصدیق اونکے قرابت والے کرتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹھتے بیٹھتے تھے وہ اون خبرون کو سچ بتاتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص مدفون کی اخبار لانے کی ساتھ معروف ہوتا ہی تو میت کی بعض عزیز قریب جو کہ زندہ ہین اوس شخص کو اپنی جس میت کی پاس بھیجنا چاہتے ہین بھیجتی ہین اور میت جو کچھ وصیت کرتا ہی وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکی عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہی بیشک لوگون مین سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کی اسکی وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے اصل مر کا یقین ہوگیا اور جو مرد وعورت کہ مردون کی پاس آتا جاتا ہی اوسکو منزل ومسفلہ کہتے ہین گویا اونہون نے اس نام کو سفل سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین ۱۲

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکی بدن کی طرف قبل دفن کی پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پھیرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پھیری جاتی ہی اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کی لفظون سی ظاہر یہ ہی کہ روح قبل دفن کے پھیری جاتی ہے پھر شرح الصدور سی دو باتین نقل کیا جسمین یہ بیان ہی کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز وتکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ کہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسی سنتا ہی اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین (۱) ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کھاٹ پر رکھا جاوی پھر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اللہ اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن وانس الحدیث ۲ بخاری ومسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اٹھا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہی مجھے آگے لیجاؤ الحدیث ۳ امام احمد وابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین مروزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہی اور اوسے اٹھاتا ہے اور کفناتا ہی اور اوسکو جو اوسے اوسکی گڑھے مین اتارتا ہی یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لیے قدر حاجت لکھی گئین پھر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پھر آنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہی قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتھ مین ہوتی ہی پس لوگ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھتا ہی جو اوسکے گھر والی کرتی ہین اور بہتی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اور جسم لوٹایا جاتا ہی پس جبکہ اوسکو اوٹھا لیا تو اوسکے ساتھ ہو لیتا ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پہلا دیتا ہی مگر مزنی تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہی پس اگر یہ آثار بدرجہ صحت پہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہی کہ میت اپنے غاسل وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازی پر کلام کرتا ہی یہ آثار اون حدیثون کو فقط روح کی ساتھ مقید کرینگی اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہی یہ بھی تمام ہو جاوینگا

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کی پورا زندہ ہو جاتا ہی یا نہین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ میت پورا زندہ ہو جاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلیے کہ ظاہر اثر یعنی منقول یہی ہی نہ جزء اوسکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہی اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہی اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اون سے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کی بیٹھتا ہی یا اوس سی سوال کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اون سے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سی متعلق ہوتی ہی جیسے کہ تھی پس جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہی کہ روح میت کے اوپر کے آدھے بدن مین حلول کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہی لیکن اس اعادہ سی حیات معہود حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سی روح بدن کی ساتھ اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہی اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہی اوس سی تو بدن کے لیے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہی کہ جس سی سوال کی ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سوتے کی اور وہ نزدیک ہے غیر ہے حیات جاگنے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہی اور سوتے سی اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہی ویسے ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حی کی غیر ہی اور وہ ایسی حیات ہی کہ میت سے اطلاق اسم موت کی نفی نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہی درمیان موت وحیات کی جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہی اور حدیث مین اسپر دلالت نہین ہی کہ روح مستقر رہتی ہی وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہی کہ روح کو بدن کی ساتھ ایک تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سی متعلق رہا کرتی ہی گو جسم بوسیدہ وپارہ پارہ

وتقسیم ومتفرق کیون نہ ہوجاے انتہی ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہی اور سوال بدن کا بدون روح کی ایک گروہ کا قول ہی اونمین ابن زاغونی ہین اور ابن جریر سے بہی حکایت کیا گیا ہی جمہور نی اسکا انکار کیا ہی اور دوسرون نی اسکا مقابلہ کیا پس کہا ہی کہ سوال روح کی لیے ہے بدون بدن کی یہ قول ابن حزم اور ابو یعلی اور لوگون کا ہی اونمین سے ابن عقیل وابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہی ورنہ قبر کے لیی اسکی ساتھ کوئی خصوصیت نہین ہوتی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن تیمیہ نی کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کیجاتی ہی پہر سوال کیا جاتا ہے پس سوال روح کی لیے ہے بدن مین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہوگئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہوگئے ہین اللہ تعالی اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہی پہر بلا شک سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نی اسپر تصریح کی ہی اور جزولی نی اپنی شرح مین اصحاب نقول سی اس باب مین اختلاف نقل کیا ہی پس بعض کہتی ہین کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہی کسی نی کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہی جو کہ سنتا ہی کسی نے کہا جزو قلب مین کسی نے کہا جزو دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہی کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علیحدہ جزو ہے کہ میت کی لیے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہی پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہوچکے تو اب سمجہنا چاہیے کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہی اسلیی کہ اسپر دلیل قائم ہی کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوسکو بیٹہتا ہے چنانچہ احادیث اخبار نبویہ مین متواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہی صحابہ کرامان حدیثون کے راوی ہین اور جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی یہانتک کہ حدیث جابر مین یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو اوسکے لیی سورج ایسا کردیا جاتا ہی جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہی پہر وہ بیٹہ جاتا ہے اپنی آنکہون کو ملتا ہے کہتا ہے مجہی چہوڑدو کہ مین نماز پڑہلون اس حدیث کو ابن ماجہ وابن ابی الدنیا نی روایت کیا ہی بعض حدیثون مین یہ مذکور ہی کہ مومن اپنے جنت کے گہر کو۔ اور غیر مومن اپنے دوزخ کی گہر کو دیکہتا ہے مومن کہتا ہے مجہے چہوڑو تاکہ مین اپنی گہر والونکی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشک یہ حال اوسی شخص کا ہوتا ہی کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پہر آئی ہو جیسے کہ پہلی تہی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ ہو اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ معلوم ہوچکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر منافق مطلق یا مرتد بحدید سی مارا جاتا ہی اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہی کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گذر چکا ہی کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہی حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ میت کے ساری بدن مین ہوتا ہی جیسا کہ جمہور کہتی ہین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری حدیثون سی احوال موتی مین زیادہ تر جامع ہی اوسمین بتصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹہاتے ہین اوس سی سوال کرتی ہین یہ ظاہر ہی اس بات مین کہ میت زندہ ہوجاتا ہی جیسا کہ تمہارا اتنی بات ہی کہ ادلہ جسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہی اور اختلاف اوس شخص مین ہے جسکے اعضا متفرق ہوگئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سی خبر دینا ایک ایسا امر ہی کہ سوای نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہی کیونکہ عقل کو اوسمین کسی طرح کا مجال نہین ہی پس جو شخص یہ کہتا ہی کہ میت متفرق الاجزا کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہی اوسکی پاس کوئی ایسی دلیل نہین ہی کہ وہ اس تقسیم کے لائق ہو تو اولی یہ بات ٹہیری کہ میت متفرق الاجزا کو بہی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہی یا یہ کہ توقف کرین اور اسکا علم اللہ عزوجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نی متفرق الاجزا مردون مین سی بعض کو مستثنے کیا اور فرمایا کہ جس مردی کو درندے یا بندے کہا جاتی ہین اوس سی جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازا نہین ہی یعنی حقیقۃ ہی اسی طرح برزالی نی اسپر تصریح کی ہی سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ برزا علماء حنفیہ سی ہین اونہون نی اپنے فتاوے مین کہا ہی کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کہا لیا ہی تو سوال اوسکے پیٹ مین ہوگا پہر سید صاحب مرحوم نی کوئی وجہ پس اس قول کا رد کیا ہی

فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکہا گیا ہی

برزالی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہی کہ جو شخص تابوت مین دنون تک رکہا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہ اوٹہا لیجاین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہی جبتک کہ

دہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات در شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہی سید صاحب مرحوم فرماتی مین گو بادلیل اس قول کی نظر ہر احادیث مین حد تواتر مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہی تو اوسکی پاس دو فرشتے آتی ہین کیونکہ شارع علیہ السلام نی تعلیم حکم یعنی سوال کی دفن پر مقدم کیا ہے

فصل سوال غریق کی بیان مین نیکساری رحمہ اللہ نی تصریح کی ہی کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہی اوس سی جب سوال ہوتا ہی کہ وہ غائب ہوجاتا ہی سیوطی رضی اللہ عنہ نی اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہی سید صاحب مرحوم نی کیا خوب بات فرمائی ہی کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادۃ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہی

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکھہ سی دیکھکر مصحف مین پڑہتا ہے اوسکو قرارت قرآن تلقین حجت کرتی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی مین کہ معنی روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا استی یہ بات جو شقیق نی فرمائی آمین کئی آثار آئی ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رحمہ اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سی بلفظہا نقل فرمایا ہی کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونہون نی فرمایا کہ مجھہ پانچ چیزون کو طلب کیا پس اون کو پانچ چیزون مین پایا پہنے برکت[۱] قوت کو طلب کیا تو اوسی ضحی کی نماز مین پایا اور ہم نی قبور کی روشنی کو طلب کیا تہا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر ونکیر کو طلب کیا تو اوسی قرارت[۲] قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوس کو روزی اور صدق مین پایا سایہ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا یہ حکایت محاسن المحسنین مین بہی لکھی گئی ہے۔

فصل اس امر کی بیان مین کہ اللہ تعالی نی میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت رکھی ہے اول یہ سمجھنا چاہیے کہ حکمت کیا چیز ہی اور اوسکی کیا معنی ہین سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اس جگہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلا یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہی کذب سی اور عدل اولی ہے جور سی پہر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جہوٹ چہوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سی بچنا اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہی کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگونکے حق مین حکمت ہی جو کہ خلق مین سی علما حکما ہین اشعریہ نے اس حکمت کی ثابت کرنے مین اللہ تعالی کی لیے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال وافعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکی اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتی ہین طول طویل لڑائی جگڑا واقع ہوا ہی حجت اونہین کی ساتہہ ہی جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین حکمت کا اثبات کرتی ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے حادی الارواح مین فرمایا ہی کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہی کہ اوسکے افعال حکمت ومصالح یا غایات حمیدہ سی معطل دیکہا جاوین قرآن وسنت ومعقول ونظر وآیات اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہی کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکی فعل سی مقصود ہین اوسنی اللہ سبحانہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تہا اوسکی قدر کرنے کا حافظ صاحب مرحوم سے پہلی اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہی اور اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جنسی حکمت کی نفی کی ہی مبالغہ فرمایا ہی یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سی مرقوم ہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکرہ بمراجعۃ القطرہ مین اسکا بسط کیا ہی اور اثبات رفض والون کے اوپر کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مرحلہ شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ درمیان اشعریہ وحنابلہ کی مسائل اعتقاد مین قریب بارہ مسئلون کی اختلاف ہی منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہی اور اس مقام مین ہمارہ حنابلہ کے ہی نہ اشعریہ کی جبکہ انسان حکیم کا فعل حکمت سی خالی نہین ہوتا ہی تو پہر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ وعمت نعمتہ ودامت دولتہ وعزت عظمتہ جبکہ حکمت کے سننے معلوم ہوچکے تو اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت رکھی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت ومصلحت سی خالی نہین ہوتا ہی پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین علیمی شافعی رحمہ اللہ سی یہ حکمت نقل کی ہی کہ قبر بعد موت کے انسان کی لیے طریق ہی واسطے دوسرے قرارگاہ کی قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ ابرار مین سعدا درجے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی سجین

سلسلہ رفع الصدور
قرآن الفرقان مین
اسی طرح ثم الاثنان
درس لاقاع
شاء اللہ صاحب
اعلم مین بی ہے
ظاہر محفوظ معلوم
ہوتا ہے واللہ اعلم
یا تلقین مرقوم
شقیق کی روایت
جسکو امام یافعی نے
روض الریاحین
مین نقل فرمایا ہے
سجین بالکل اسی
طرح ہے مین ہی
قرآن مین دیکہا
اور حدیث مین
بہی دیکہا ہے
بلفظہا
۱۲

نیچی زمین مین ڈالدی جاوی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سی انسان کے لیی تین گہر مقرر فرمائے ہین ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا دار القرار دنیا تو ہی ہی جسمین رہتی بستے ہین برزخ کہتی ہین بردی کو جو کہ درمیان دونی کے حائل ہمارا اوس سی وہ زمانہ ہی جو کہ مرنے سی لیکر قیامت تک ہی یعنی عالم قبر اور حقیقت مین نفوس کے لیے چار گہر ہین ہر گہر دوسری سے زیادہ تر بڑا ہی اول ان کا بیٹ اسمین ننگی اور روک اور تین تاریکیان ہین تاریکی رحم کی ظلمت مشیمہ کی اندہیری پیٹ کی ابن عباس و عکرمہ و سعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہی دوسرا یہ گہر جس مین نشو ونما پایا اوس سی مالوف ہوا اوسمین خیر و شر اسباب سعادت و شقاوت کو کمایا محبوب و مکروہ سی ملا تیسرا گہر برزخ ہی یہ دنیا سی زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ مین وہ نسبت ہی جو کہ درمیان دنیا اور مان کے پیٹ کے ہی چوتھا دار القرار ہی اور یہ جنت ہی یا نار اسکے بعد پہر اور کوئی گہر نہین ہی اللہ سبحانہ و تعالی اپنی قدرت و حکمت سی نفوس انسانیہ کو ان تین گہرون مین یکی بعد دیگری نقل کرتا رہتا ہی یہانتک کہ اوس گہر کی طرف پہونچین گی کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہین رکھتے ہین اوسی مین اونکا ٹہکانا ہی اوس سی پہلے اور گہرون مین مسافر تہی ہر وقت اپنے گہرون سی منزلین قطع کرتے رہے طرف اپنی قرار گاہ کے اور نفوس کی لیے اللہ تعالی کی حکمت سی ہر گہر مین ایک شان و حکم ہی کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گہر کی شان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ یہ سمجہ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نی جو حکمت کہ سوال و جواب مین ذکر کی وہ یہی ہی کہ روح ناپاک کی روح پاک سی تمیز ہو جاوی اور پاک کا عروج جنتون کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکہی جاوی مسئلہ مستقر ارواح کی تفصیل باب بلحوہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی بعد اسکی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر مین ہوگا اس حال مین کہ مکلف کے اعمال پل صراط مین اوسپر پیش کیی جاوینگی یعنی مکلف کو پل صراط پر کہڑا کرینگی اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے اچہے عمل ہونگے وہ نجات پاویگا جسکے بری ہونگی وہ ٹکڑے ہوکر جہنم مین گر یگا پس جو حکمت کہ مکلف کے کہڑا کرنے مین ہی پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سی وہی حکمت سوال قبر مین ہی **ف** ابن خلکان نی کہا ہی کہ حلیمی بفتح حا مہملہ نسبت ہی طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تھے ابو عبداللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم فقیہ شافعی معروف بحلیمی جرجانی ہین انہون نی طلب علم کی یہانتک کی کہ امام معظم ہوگئی ماوراء النہر مین لوگون کے مرجع تہیرے انکے لیی مذہب مین وجوہ حسنہ ہین **ف** ابرار جمع ہی بر کی برکہتے ہین کثیر الخیر کو جیسا کہ قاموس مین ہی فجار جمع فاجر کی ہی فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم **ف** پل صراط جہنم کی پشت پر رکہا جاویگا بال سی زیادہ باریک تلوار سی زیادہ تیز اعلی اوسکا طرف جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم مین فرماتی ہین کہ سلف نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک پل ہی جہنم کی پشت پر ساری لوگ اوسپر سے گذر کرینگی پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگی اور دوسری لوگ گر پڑینگی عافانا اللہ الکریم انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے کلام مین اسپر تنبیہ ہی کہ پل صراط پر سی موحدین ہی گذرینگی مومن ہون یا منافق جیسے کہ قبر مین سوال بہی اونہین سی ہوتا ہی اور یہ سہلی ہے کہ اونہون نی حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ ہی کہ پاک ناپاک سے متمیز ہو جاوی اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضا بہی ہی کیونکہ صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ مین اوسکو ذکر کیا ہی کہ اللہ دن قیامت کے لوگون کو جمع کریگا پہر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تہا تو جاہیے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو شخص سورج کو پوجتا تہا وہ سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کا اور جو بتون کو پوجتا تہا وہ بتون کا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہیگی اور اسمین اسکے منافق ہونگی پس آویگا اونکے پاس اللہ تعالی اوس صورت کے غیر مین جسکو وہ پہچانتے ہین پس کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتہہ تجہی پناہ مانگتی ہین یہ ہماری جگہہ ہی یہانتک کہ آوی ہمارے پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آئیگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پہر آویگا اونکے پاس اوس صورت مین جسکو وہ پہچانتی ہین کہیگا مین رب تمہارا ہون وہ کہینگے تو ہمارا رب ہی پس اوسکی تابع ہو جاوینگی اور بچا یا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مین ہونگا اول اولج لوگون کا جو کہ گذرینگے اور دعا رسولون کی قیامت کی دن اللھم سلم سلم ہوگی یعنی الہی سلامت رکھ اور پل صراط مین آنکڑے ہونگے مثل کانٹون سعدان کی سوا اسکے کہ

اوسکی بُرائی کے اندازی کو نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی پس وہ آنکڑے جہیت لینگی لوگونکو بسبب اونکی اعمال کی اونمین سی بعض تو اپنے عمل کی ساتھ موقوف ہونگے اور بعض مُخرّدل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگی پہر نجات پاوینگی الحدیث اسکی سوا اور چند حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سی یہ ثابت ہی کہ پل صراط بال سی زیادہ باریک تلوار سی زیادہ تیز ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نی فتح الباری مین فرمایا ہی کہ سعید بن ہلال سی مروی ہی کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہی کہ صراط بال سی زیادہ باریک ہی بعض لوگون کی لیے اور بعض کے لیی مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک و ابن ابی الدنیا نی اخراج کیا ہی مگر یہ مرسل یا معضل ہی صحیح نہین ہی ابونعیم نی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نی بدور سافرہ مین ذکر کیا ہی مراد یہ ہی کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دیگئی اور وہ سالک مسالک ہدی و سنت ہوا اوسکے لیی صراط وسیع ہو جاویگی اور جسنے غیر مرضی الٰہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی ف علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال و جواب کی طریقہ سی نقل کی دوسری اور لوگون سی نقل کی کہ ایک اونمین سی حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہی کہ اس امت سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول آتی اگر اونہون نی رسول کا کہا مان لیا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسی علیحدہ ہو جاتی اور اونپر جلد عذاب آجاتا جبکہ اللہ تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجی کی رحمۃ للعالمین بنایا تو لوگونسے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے کفر کو پوشیدہ کیا ہو یا نہین پہر جبکہ وہ مری تو اللہ تعالی نے اونکی واسطے قبر مین امتحان یعنی سوال مقرر کیا تاکہ سوال کرکے اونکی دل کا بھید نکالی تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سی تمیز کری اور ثابت رکھی اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائی ساتھ قول ثابت کی اور گمراہ کری اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے ہی گذر چکی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائین اول یا مر کہ آپ سی پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام سی قتال کی ساتھ مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا خاصہ امت محمدیہ کا ہی تیسری اسکی بحث پہلے گذر چکی ہی امر اول کی ثبوت مین کلام ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی موسی علیہ السلام کو قتال جبارین کا حکم دیا تھا جیسا کہ قرآن پاک مین فرمایا ہی ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم الی قولہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یہ آیت صریح ہی اس بات مین کہ اللہ تعالی نی اونکو قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہی کہ اگر وہ اسلام لاتی تو حضرت موسی علیہ السلام اونسی قتال نہ کرتی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ایک نبی نے انبیاء سی ایک شہر والونسی قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوے اسکی کہ اوسکو فتح کرلین تو آفتاب کے غروب ہونے سے ڈری پس کہا ای سورج بیشک تو امور ہے اور مین مامور ہون مین تجھ قسم دیتا ہون کہ تو گہڑی بہر ہٹیر جا اللہ تعالی نی اوسکو روک دیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کرلیا الحدیث اسکو عبدالرزاق نی مصنف مین اور حاکم نے روایت کیا ہی اور حاکم نے صحیح کہا ہی یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوۃ والسلام تہی جنہون نی جبارین سی قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کرلیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہی اسی روشنی کی طرف شاعر نے اشارہ کیا ہی ؎

قُرِّبَتْ علیہا الشمسُ واللیلُ راغمٌ ✦ شمس لھا من جانب الحذر مطلع ✦ فواللہ ما ادری احلام نائم ✦ المت بنا امکان قوالرکب یوشع ✦ پہر یہ بات ہی کہ حکمت سوال قبر مین یہی تمیز خبیث کی طیب سی ٹہیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ماضی و مستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عہد کی بعض منافقون کو جانتے تھے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تھا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نی آپ سی مستور رکھا تھا جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین رہے وہ منافق جو کہ آپکی وفات کے بعد باقی رہی سو آپکو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ آپکو نہین معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نی کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہی کہ قیامت کی دن کچھ لوگ آپکی حوض سی ہٹکائے جاوینگے کہ آپ اون کو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگے اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نی احداث کیا آپ فرماوینگے سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیحین وغیرہ مین موجود ہی پس فائدہ اس تمیز کا جسکے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر وہ اسلیے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندہ مؤمن

بندۂ شقی سے جان چکے ہین کیونکہ وہ شقی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الایہ اور ملک سے کہتے ہین الا ترعلیکم الا دخلوا الجنۃ ما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الایۃ جبکہ معلوم ہو چکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملائی کلام حلیمی ہی یعنی مین تو اولی یہ ہی کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنے سے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال جواب قبر کا اسطی کسی حکمت کی ہے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہماری عقول کو وہان تک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتی ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے اپنے ہر ایک فعل و امر و نہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرح کا علم نہین مگر جو تونی ہمکو سکھایا **باب ۲۹ بیان مین اون لوگونکی جن سی سوال نہین ہوتا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین** ابو القاسم مسعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنۂ قبر نہین پہونچتا اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر و نکیر آتے ہین اور نہ ہونا فتنۂ قبر کا تین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نی تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین **فصل شہید کے بیان مین** شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سی سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سی روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نی عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور مین مفتون ہوتے ہین مگر شہید آپ نے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سر پر اوروی فتنہ کی اخرجہ النسائی ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی پس صبر کیا یہان تک کہ مارا جاوی یا غالب ہووہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف** قرطبی نے تذکرے مین حدیث اول کے یہ معنے کہے ہین کہ اگر ان مقتولون مین نفاق ہوتا تو جسوقت دونون لشکر ملے اور تلوارین چمکین یہ لوگ بھاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سی بھاگنا چھپنا ہے اور مومن کی شان سی اللہ کے لیے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم سوا نے اپنے مافی الضمیر کے صدق کو ظاہر کر دیا جب تو حرب وقتال کے لیے ظاہر ہوا پھر کیون اوسپر قبر مین سوال کا اعادہ ہوا اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لیے نزد یک اللہ کے چھ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اول دفعہ مین یعنی خون کے اول قطرہ گرنے مین اور دکھایا جاتا ہے اپنے ٹھکانے کو جنت سی اور پناہ دیا جاتا ہی عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہے فزع اکبر یعنی نفخۂ اولی سی اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج کہ عزت وعظمت کا سب ہی ایک یاقوت اوس سی بہتر ہے دنیا و مافیہا سی اور بیاہا جاتا ہے بہتر بیبیون حورعین سی اور شفاعت قبول کیجاتی ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سی اسکو ابن ماجہ نی اپنی سنن مین اور ترمذی نے اپنی جامع مین روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن ماجہ نی کہا یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویحلی حلیتہ الایمان بعوض اس قول کی ویوضع علی راسہ تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ ترمذی وابن ماجہ کے سارے سخون مین چھ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث مین سات ہین اور اس بنا پر کہ ابن ماجہ نی ویحلی حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹھ ہونگی اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نی بند خود مقدام بن معدی کرب سی اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزد یک اللہ کے آٹھ خصال ہین مرقات مین جو یہ سات کی یون تطبیق دی ہے لائق یہ ہے کہ بڑی مقعدہ کو عطف تفسیر یغفر لہ کا ٹھیراوین تاکہ خصال چھ سی زیادہ نہ ہوجاوین **فائدہ** اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہی کہ شہید سی سوال نہین ہوتا ہے کیونکہ صحیح صحیح دلیلین اس باب مین وارد ہوئی ہین لیکن امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ جزولی نی خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہی نہ اونون نی اس قول کو شرح الصدور مین ذکر فرمایا پس اس جگہ جو بھی کا

لہ فی نسخۃ بھوی بدل اول دالی ین مشتبہ ۱۲

قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی یہ تفسیر کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوی اس سی اشارۃ معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کی ساتھ خاص ہی جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو نا ہر کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون کے ساتھ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کی تیر نے پھر کر اوسکو ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتیار اوسپر ہو کے سے آلگا ہو یا کسی گڑھے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بھاگنے کی حالت مین اوسکو مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دی یا معرکے مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر نہو ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہی کیونکہ ظاہر ہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکی ساتھ جزم کیا ہے ایسا شخص شرعًا شہید ہی اوسکو غسل نہ دین اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہین اور وہ سب شہیدون سے اعلے ہی کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہی اور جو شخص کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مرجاوی اور اوسمین حیات مستقرہ موجود تھی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ ثبوت اوس موت کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سی ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضی ہو گیا اور زخمی میں حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم شہید ہوگا اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہوگا **فائدہ** نبی شہداء سے افضل ہین یا این ہمہ اونکو غسل دینا اور نماز پڑہنا جائز ہے بخلاف شہید کے کہ یہ دونون کام اسکے لیے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت کا رتبہ اعلی ہے اکتساب سے میسر نہین ہو سکتا ہے رہی شہادت سو اگر کسی ہی اسی لیے اسمین رغبت دلائی ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا وہ عیان ہین کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہی پس شخص کہ اس روایت کے ساتھ ان حدیثون کا معارضہ کرتا ہے اوسے لایق ہے کہ اپنے نفس پر حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث مین واقع ہوا ہی کہ یہ نماز بعد آٹھ برس کے تھی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوی جبکہ مدت دراز گذر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تھے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت نہین کرتی ہی احکام متعلقہ شہداء کی تفصیل روضہ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکھی ہی جو چاہے اونکی طرف مراجعت فرمائے **فائدہ** شہداء تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اوس نے اللہ تعالے کے کلمے کے بلند کرنے کے لیے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کی تیسرا اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہی کہ اوسنے غنیمت کے لیے قتال کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہداء کے بیان مین

سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تھا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوی خاصۃ یہ اسی امت کا خاصہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سی ایک جماعت کو بمثل شہداء کی فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنی صحیح مین امام مالک نے مؤطا مین اور ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین۔ کہا۔ یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین مارا جاوی فرمایا بیشک شہداء میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہی اور جو شخص مرجاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہی اور جو طاعون مین مرجاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مری پس وہ شہید ہی ابن نعیم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیری باب یعنی ابو مالک پر کہ اونہی کہا اور غریق شہید ہی یہ روایت مسلم کی ہی ۱ وہ شخص کہ راہ خدا مین مرجاوے ۲ غریق یعنی وہ شخص کہ پانی مین ڈوبکر مرجاوی ۳ وہ ہی کہ طاعون سی مری ۴ وہ ہی کہ پیٹ کی بیماری مین مری ۵ حریق یعنی وہ ہی کہ آگ مین جل کر مری اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہی لیکن اوسکی نسبت کسیکی طرف نہین کی

۶ وہ عورت ہی کہ نفاس مین مری اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن امیہ کی حدیث سی روایت کیا ہی ۷ وہ ہے کہ مکان مین دب کر مری مؤطا و ترمذی کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہدا پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مری اور مبطون یعنی جو پیٹ کی بیماری مین مری اور غریق یعنی جو پانی مین ڈوب کر مری اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دب کر مری اور شہید فی سبیل اللہ یعنی جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوی ۸ وہ ہی جو کہ مرض ذات الجنب مین مری اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہی اور اسکے لیے بیاض چھوڑی ہی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر مین راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان و حاکم کی طرف منسوب کیا ہی ۹ وہ شخص ہی کہ سل کی بیماری مین مری اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ سل شہادت ہی اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد نے انس بن ثمنیں رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۱۰ وہ ہی کہ بے جرم قید کیا جاوی اور قید ہی مین مرجاوی اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوی ۱۲ وہ ہے کہ اپنا دین بچانے کے لیے مارا جاوی ۱۳ وہ ہی کہ اپنا مال بچانیکے لیے قتل کیا جاوی ۱۴ وہ ہے کہ اپنا خون بچانے مین مارا جاوی ان چارون کو ابو داؤد و ترمذی نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہی سعید کہتے ہین سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنے خون کی حفاظت مین مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنا دین بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنے اہل کے بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی ۱۵ وہ ہی کہ اوسکو اوسکا اونٹ یا گھوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہی کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرجاوی ۱۷ وہ ہی کہ اوسکو کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہی کہ جانور سے گر کر مرگیا ہو ۱۹ شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق مین تھوک اٹکنے کے سبب سی مرگیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہی کہ اپنی معشوق سی پرہیزگار رہا ہو ان بیس شہیدون کو طبرانی نے ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سی روایت کیا ہی اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نے مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سی بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مرگیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نے اسکو اونپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہی کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہی اونمین سی ایک یہ حدیث ہے اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہی اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ صواب اس حدیث مین یہ ہی کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سی ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہی انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین بتفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہی اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کے ساتھ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کی مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سی ذکر کیا پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس رضی سی صحیح ہوجاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل نہوگا یہانتک کہ اللہ کے لیے صبر کرے اللہ کے لیے عفت کرے اللہ کے لیے جہاد کرے اور اللہ کی محبت اور اسکا خوف اور اسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سکے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگون سی زیادہ مرتبہ دار ہی جو کہ اس آیت کے تحت مین داخل ہین واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی المأوی اور اس آیت کے تحت مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۲۱ وہ شخص ہی کہ کسی مظلمہ مین قتل کیا جاوی اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سی اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی ۲۲ وہ ہی کہ اپنے پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مرگیا ہو اسکو ابو نعیم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر یا سی محل کی حالت سفر مین مرگیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دار قطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور دار قطنی نے صحیح کہا ہی اور ابو بکر خرائطی نے حدیث انس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سی اور صابونی نے

حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عشرہ سے روایت کیا ہے ۲۵ وہ ہے کہ تب مین مرجاوی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۶ وہ شخص ہے کہ کنوین وغیرہ مین گر کے مرجاوی اسکو طبرانی نے حدیث عشرہ سے روایت کیا ہے ۲۷ عورت غیرت دار ہے اپنے خاوند پر کہ غیرت سے مرجاوی ۲۸ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف ونہی عن المنکر کرے اسکو ابن عساکر نے حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جو شخص کہ صدق کے ساتھ شہادت کا سوال کرے اسکو مسلم نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ سے صدق کی ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے اللہ اوسکو منازل شہدا مین پہونچا دیتا ہے ۳۰ وہ شخص ہے کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھتا ہے اور صلوۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہے اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین بسند حسن حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص ضحی پڑہتا ہے اور تین روزے مہینے مین رکھتا ہے اور وتر کو حضر سفر مین نہین چہوڑتا ہے اوسکے لیے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے ۳۱ وہ شخص ہے کہ صبح وشام اللہ تعالی سے پناہ مانگتا ہے اور آخر سورۂ حشر کی تین آیتین پڑہا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ جبکہ صبح کرے تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین آخر سورۂ حشر کی تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بہیجتے ہین یہانتک کہ شام کرے اور اگر اوس دن مرگیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کرے تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی نے انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص پڑہے آخر سورۂ حشر کو الحدیث ۳۲ وہ ہے کہ مرابطت کی حالت مین گہوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اسکو مسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے ۳۳ وہ ہے کہ گہوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اور وہ حالت موت مین راضی تہا اسکو آجری نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳۴ وہ ہے کہ مرض موت مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑہا کرتا ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعای یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت مین چالیس بار اسکو پڑہیگا اور اسی مرض مین مرجاویگا یا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کیجاویگی ۳۵ وہ ہے کہ یہ نیت طلب ثواب ازان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب مرحوم نے تتبع کرکے نظم فرمایا ہے علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہے مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہین ملا اونہون نے خود اپنی تلاش سے ۳۵ شہید جمع کیے جناب توفیق مدجمہ ثمار مین فرماتے ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع ہوا اوسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ ہے سیوطی رحمہ اللہ نے اوس کتاب مین شہادت مبطون ومطعون وغریق وصاحب ہدم وشہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک نے مؤطا مین اور امام احمد وابو داؤد ونسائی وحاکم نے مستدرک مین اور ابن حبان وبیہقی نے شعب الایمان مین حدیث جابر بن عتیک سے روایت کیا اور حدیث بطن مین جو کہ نزدیک طبرانی کی سلمان رضی اللہ عنہ سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نے کہا کہ آمین اختلاف ہے کہ مراد بطن سے کیا ہے استسقا ہے یا اسہال علمای دو قول ہین اور یہ کہا ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث عتبہ بن عبد اللہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ قتلی شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین بس کہینگے طاعون والے ہم شہید ہین بس کہا جاویگا دیکہو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہین کہ اونسی خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کی تو وہ شہید ہین بس اونکو ایسا ہی پاوینگے اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عورت النفی حمل مین جتنے روز وہ جہوڑانے تک مثل مرابط کے ہے اللہ کی راہ مین بس اگر وہ اسکے درمیان مین مرگئی تو اوسکے لیے اجر شہید کا ہے اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو مرفوع کیا ہوا اور ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہے جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ بیہقی نے کہا بخاری نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے بیہقی نے کہا ایک اور وجہ سے روایت کی گئی ہے

کو وہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہی پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو شخص غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث کرم اللہ وجہہ مین نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عشرہ وغیرہا مین آئی ہی یہ اسپر دلیل ہی کہ حدیث کی کچھ اصل ہی صابونی نے مائتین مین حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ تپ شہادت ہی امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص اپنی مظلمہ کے سبب سے مارا جاوی وہ شہید ہے طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھ طیب النفس تھا ارادہ کرتا تھا ساتھ اوسکی وجہ اللہ تعالی کا اور دار آخرت کا تو غائب نہ ہوگی اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سے پھر ظلم کیا گیا اوسپر حق مین پس وہ اپنے ہتیارون کو دیا اور ادا پھر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آؤ بھگت والا ہے اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کھڑا ہوا طرف امام ظالم کے پھر اوسکو نیک بات کا حکم دیا اور بری بات سے روکا پس اوسنے اوسکو مار ڈالا بزار وطبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی فرمایا بیشک اللہ نے لکھا ہے غیرت کو عورتون پر اور ردائی کو مردون پر پس جو عورت اونمین سے صبر کریگی ہوگا اوسکے لیے اجر شہید کا حمید بن میمونہ نے فضل اعمال مین مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص جمعے کے دن مرتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا لکھا جاتا ہی اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہی مسلم نے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جس شخص نے شہادت کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تھا تو اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنی شہید نہ ہوا اسی کے مثل نزدیک امام احمد ونسائی وحاکم وطبرانی کے ہے معجم کبیر مین طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موذن محتسب یعنی طالب اجر وثواب مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر مین معذب نہوگا حدیث طویل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک بیہقی کی مرفوعًا آیا ہی کہ گرنی والا اپنے جانور سی اللہ کی راہ مین شہید ہی یہ شہدا بعینہ وہی ہین جنکا ذکر سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بھی ہین کہ رسالہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ مین ہین اور سید صاحب نے اونکا ذکر نہین کیا وہ یہ ہین ۳۶ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت کیا ہی کہ محبوب شہید ہے یعنی جسکا ذکر کیا گیا ۳۷ ابوداؤد نے ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ مائد فی البحر شہید ہی یعنی وہ شخص جسکو دریا مین قی ہوتی ہی اوسکا سر پھرتا ہی اوسکے لیے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت کہی پھر وہ اپنے بچھونے پر مرجاوی دیگا اللہ اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہی ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کی ساتھ ہی اخرجہ الحاکم ومثلہ عن ابی سعید ایضا ۴۱ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی طعام کھینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کی شہرون سی اوسکے لیے اجر شہید کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسی ایک شخص کا حال پوچھا کہ اونسی یرقہ مین غسل کیا اور اوسکی سردی سی مر گیا فرمایا کیا اچھی شہادت ہی ۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حلاق نی ابوسفیان بن حرب کا سر کاٹ ڈالا وہ اوسمین مر گئی پس لوگون نی گمان کیا کہ وہ شہید ہین جناب توفیق معجزہ فرماتی ہین کہ معتبر اس مقام مین اخبار مرفوعہ ہین نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ مری شہادت ہی ابن مندہ نی حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی کہ بادشاہ کا محبوس ومضروب اور ہر مومن مرنے والا شہید ہی ۴۴ طبرانی نے اوسط وصغیر مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جو شخص ایک بار مجھپر درود بھیجے تو حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر دس بار درود بھیجے اور جو کوئی مجھپر دس بار درود بھیجے حق تعالی اوسکی عوض مین

اوسپر سو مرتبہ درود بھیجے اور جو کوئی مجھپر سو بار درود بھیجے تو حق تعالی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین ایک برارت نفاق سی اور ایک براءت دوزخ سی لکھتا ہی اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث خدلیہ بن یمان مین آیا ہی کہ جو شخص دل صبح دشام مین کہے اللھم انی اشھدک بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور اوس دن یا رات مین مری تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہی ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعا آیا ہی کہ برئ شہید ہی یعنی وہ شخص کہ بجلی سی مرجاوی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالۂ مذکور مین اسکی سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہی حاصل یہ ہی کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سی نقل کی ہین اگرچہ افضل واکمل ان سب سے وہی شخص ہی کہ راہ خدا مین مارا گیا ہی لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر کی کہ وہ عام مردون کو نہین ہی اللہ تعالی کا فضل واسع ہی اور اوسکی رحمت قریب ہی ف قصر الآمال مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوی ملک الموت اور وہ باوضو ہی دیا جاویگا ثواب شہید کا **فصل مرابط کے بیان مین** یعنی جن لوگون سی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سی مرابط بہی ہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنی گہوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہی جسنے اسلام کی سرحدونمین سی کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کی حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط نے سبیل اللہ کے ساتھ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کی سرحدون سی کسی سرحد کی حفاظت کے لیے ایک مدت وہان رہی۔ رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کہاتے کماتے ہین لڑنے بہڑنے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت وحفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علمانے یہی کہا ہے انتہی رباط فی سبیل اللہ افضل اعمال ہی کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہی اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہی فتنۂ قبر سی محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی سلمان کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام وقیام سی اور اگر مرجاوی تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنی منکر ونکیر سی ف شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہی کہ اوسنی اپنے نفس کو باندہا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکی دشمنون سے لڑنے کے لیے حبس کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو بیشک اوسکے قول الضمیر کا صدق ظاہر ہوگیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہا ۲ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط راہ اللہ کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہی اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہی اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہی ۳ ابو برزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سی اور اوٹہائیگا اللہ اوسکو بے خوف گہبراہٹ سی اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہی ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور آخر مین جو اس سی پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو ۴ امام احمد وطبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ اوسکو امن مین رکہا جاتا ہے وفتان قبر سی ۵ بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکہا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا

اورامن دیا جاتا ہی دو فتان قبر سے اور اوٹھائیگا اوس کو اللہ بے خوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین آللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچا گیا فتنۂ قبر سی اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بھر کے ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط مین جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سی اور اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ کی راہ مین ہو گی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور بچاوہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مراوہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سی اور صبح وشام لایا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا جنت سی ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہی لیکن دوسری حدیث کے سانھ مقید ہے وہ حدیث یہ ہی کہ جسکو قتل کرے اوسکا بیٹ وہ اپنی قبر مین معذب ہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہی مراد اس سی مرض استسقا ہی بعض نے کہا مراد مرض اسہال ہی حکمت آمین یہ ہی کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہی کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اوسکے جو کہ اور بیماریون سی مرتا ہی کیونکہ اونکی عقل غائب ہوجاتی ہی انہی حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچھ حاجت نہین ہی اس لیے کہ اس حدیث مین باتفاق حفاظ کے راوی نے غلطی کی ہی وہ تو من مات مرابطا ہی من مات مریضا نہین ہی اسی وجہ سی ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات مین وارد کیا ہی انہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہی کہ یہ حدیث اونکی افرادی سے ہے اور اونکے افراد مین غرائب ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوی اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجائی ف امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابط سی عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت مین کافی نہین ہی یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہی راوی کا عادل ہونا علم اصول حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ ساری اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہی فائدہ جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو اوسکا عمل بھی ختم ہوجاتا ہی لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب مرنیکے بعد بھی پہونچتا رہتا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنی بعض مؤلفات مین اونکو نظم فرمایا ہی ؎ اذا مات ابن آدم لیس یجری ✣ علیہ من فعال غیر عشر علوم بثہا ودعا نجل ✣ وغرس النخل والصدقات تجری ✣ وراثۃ مصحف ورباط ثغر ✣ وحفر البئر او اجراء نہر ✣ وبیت للغریب بناہ یاوی ✣ الیہ او بناء محل ذکر ✣ یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کی کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہی اونمین سی ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کرگیا ہی لوگ اونسی نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سی بچتے ہین خدا اور رسول کی اطاعت حاصل کرتی ہین دوسرا دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لیے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جبتک درخت باقی رہیگا لگانے والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا یہ ہے کہ کوئی صدقۂ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سی لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہی کہ کنوان کھدوا دیا ہی جس سی آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی نہر کو جاری کرگیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرونکے لیے سرا بنوا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لیے کوئی مکان بنا گیا ہو جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی

یاد کرتے ہین قرآن وحدیث پڑھتے پڑھاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر فکر مین مشغول رہتے ہین انمین سی جاکو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎ نہ مردنکہ ماند پل زدی بجاے ۔ پل ومسجد وچاہ ومہمان سراے ۔ **فصل مطعون کی بیان مین** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلیے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھ ملحق ہی یعنی جن سی قبر مین سوال نہین ہوتا اونمین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جوکچھ روایت کیا ہی اوسکا مقتضے یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگونکو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر وثواب مین ملحق بہ شہید ہین وہ چالیس سی زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہوچکا ف طاعون کے بیان مین کلام علما کا مختلف ہے ۔ امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پھوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھ نکلتا ہی اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ سبز خی شدید بنفسجی گرد ہوجاتا ہے اور اس سی خفقان وقی ہوتی ہے اکثر جلد تکم کے نیچے کی جھلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبھی ہاتھون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہی قاضی ابوبکر ابن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو دبا دیتا ہے طاعون سی لیے اسکا نام رکھا ہے کہ تمام بدن مین اکثر کرجاتا ہے جلد بادولتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح وادرام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھ دیگئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح وادرام وخرجات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سی یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ہیرا دیا طاعون تین چیزون سی تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعرض کیا ہی دوسری موت جو کہ اس سی پیدا ہوتی ہی حدیث صحیح مین جو آیا ہی کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہی تو اس سی وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل اس بیماری کا یہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنی عذاب ہی جو کہ بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہی رہے حکیم طبیب سوشارح اسباب نے بتبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طیعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین اسکی تفسیر وبا کے ساتھ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتھ کی ہی ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون کا ردی خون سی ہے کہ جوہر سمی کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے عضو کو فاسد کردیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت پہونچا دیتا ہے پھر قے وسلی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سی اسکو وہی عضو قبول کرتا ہی جو کہ بالطبع ضعیف ہے وقت وبا کے بلاد وبائیہ مین طواعین کثرت سے ہوتے ہین پھر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا پر طاعون کا اور وبا وہی ہے جو ہر ہوا کا جو کہ بادہ روح کا اور اوسکی مدد ہے انتہے اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے راجح بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہی جیسا کہ بخاری ونسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نی آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تھا بھیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پس اوسکو مسلمانونکے لیے رحمت ٹھیرایا سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہو اوسکو طاعون پھر وہ اپنے شہر مین صابر ٹھیرا رہے ۔ یقین جانے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لیے لکھ رکھی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے ف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اس حدیث سی یہ بات سمجھی جاتی ہی کہ جو شخص ان صفتونکے ساتھ متصف نہین ہی وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہو اور وہ اوس سی مرجاوی اور یہ بسبب شمول اعتراض کے ہے کہ جس سی گھبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالی کی قدر سی اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہی اس جگہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃ ثابت ہوچکا ہی کہ جو شخص طاعون سی مرا شہید ہے احتمال ہی کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے نہ مرا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت کا [illegible] کیونکہ جو شخص [illegible] ساتھ متصف ہی وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سی جسکو وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا رہی یہ بات کہ اصل مسئلہ ہی جو کہ مرکب کبیرہ ہے اوسکے لیے طاعون رحمت وشہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور ملائکہ وہ مؤمن پر گراتی ہین [illegible] کہ وہ مرتکب کبیرہ تھا اور درمیان کامل ونا قص کے درجہ مین مساوات لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے

شہادت ہین پس اوسکے لیے بھی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی **ف** مطعون کے شہید ہونیکی دلیل یہ حدیثین ہین **۱** مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہی **۲** امام احمد و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا اللہ جسپر چاہتا اوسپر بھیجتا تہا اور بیشک اللہ نے مومنین کی لیے اوسکو رحمت کیا ہی پس نہین ہی کوئی شخص کہ طاعون مین واقع ہو پھر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانکے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اللہ نے اوسکے لیے لکہدیہ کہی ہی مگر یہ یعنی نہیں رہنا اوسکے لیی مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلی بہی گذر چکی ہی **۳** امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک عُذّہ ہے مثل عُذّہ بعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہی اور اوس سی بھاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بھاگنے والا **۴** ابو موسے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنی چونکا ہی تمہاری دشمنون کا جن سی اور وہ تمہاری لیی شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نی روایت کیا ہے **۵** حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہی میری امت کی لیے اور چونکا ہے تمہاری دشمنون کا جن سی ایک عُذّہ ہی مثل عُذّہ بعیر کے نکلتا ہی بغلون اور مراق مین جو شخص اوسمین مرجاوی وہ شہید ہی اور جو اوسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ کے ہی اور جو اوس سی بھاگے وہ مثل بھاگنے والے کے ہے لڑائی سی یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہی **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن و وَخز کا واقع ہوا ہے طعن وسی قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے ہو اور وخز چونکا مارنے کو کہتی ہین جو کہ آر پار نہ ہو جاوی اور نیزہ جہانے کو اور کسی چیز کے ملانے کو اور تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہی کہ متقضا حدیث کا یہ ہی کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لیے ہے جو کہ بلدۂ طاعون کی باہر نکلا وی اور حالت اقامت مین ثواب آلہی کا قصد اور صدق وعدہ کی امید رکہے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اور سبر اور اوسکا پہیرنا اوس سی دونون اللہ تعالی کی تقدیر سے ہین اور بصورت وقوع کے دل تنگ نہ ہووے بلکہ حالت صحت و بیماری دونون مین اپنے رب پر بہروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتہہ متصف ہی اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کی مثل ہوگا جو کہ بہ نیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوای قتل کی اور کسی سبب سی مرگیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے اسکی مؤید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مرا وہ شہید ہی اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مراجس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانۂ طاعون کی ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہی کہ وہ شہید نہوگا وہ طاعون ہی سے کیون نہ مرا انتہی جناب توفیق مزید فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سی یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وخز جنات ہی کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے مارتے ہین اور اس جگہ سی اطبا کا کہنا بجا گیا کہ طاعون ایک زہریلا مادہ ہی جو کہ ورم لاتا ہی اور فساد جوہر ہوا کا اوسکا سبب ہی طاعون و وبا مین فرق یہ ہی کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہی عبرود لیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہی **ف** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نی جو کچہ کہ توجیہ حدیث شہید مین نقل کیا ہی اوسکا اقتضا یہ ہی کہ اختصاص عدم سوال کا ساتہہ شہید معرکہ کے ہو لیکن رباط کی حدیثون کا تقضیہ یعنی اقتضا تعمیم ہی ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون مین اس بات کے ساتہہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سی مرتا ہے اوس سی سوال نہین ہوتا ہی اسلیی کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہی اور اس بات کی ساتہہ جزم کیا ہی کہ جو شخص طاعون مین ٹہیرا رہتا ہی صبر کرتا ہی حالانکہ وہ طالب ثواب ہی جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لیے لکہی گئی ہی جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مرگیا تو بہی مفتون نہوگا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہی اور یہ نہایت متوجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت اپنے باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لیی قنوت کا پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ حوادث عظیمہ سی ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کی واسطے دعا مستحب ہی رافعی و نووی رحمہما اللہ

فرماتے ہین کہ قنوت ساری نوازل مین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہی جبکہ قنوت واسطے ازالۂ عدو کے کہ شہادت عظمی کا سبب ہی مستحب ہی تو وبا کے لیوا وس کا مستحب ہونا اولی تر ہی ادعیۂ محررہ رافعۂ طاعون سی کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل صدیق کی بیان مین یعنی جن لوگون سی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سی ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ تمام سچ بولے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریۂ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنا اور دورو ریبات کہنا اوسکی شایان نہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات سے یہ ہے کہ اپنے عزم مین تردد نہ کری اور نماز مین ہرچند بحث حادثہ پیش آئی تو وہ دائمین بائمین التفات نہ کری اور ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نہ کری علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال نہ ہونے کی یہ وجہ لکھی ہی کہ جبکہ شہید کو فتنۂ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سی مرتبہ مین بڑھکر ہے وہ زیادہ تر اسکے لائق ہی کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہی فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مرابط کی حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ ممتحن نہین ہوتا ہے تو پھر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابط سے اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تھی اس لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہی دیکھو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون کی سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نے عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث اور یہ خاصیت جسکے ساتھ شہدا مخصوص ہین یعنی قبر مین سوال نہونا اس سی یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اسکے حکم مین صدیق بھی اونکی شریک ہون گو صدیق اونسی رتبے مین اعلی ہی کیون نہ ہو مین کہتا ہون کیونکہ شہید کے خواص کبھی اوس شخص سی منتفی ہوتے ہین جو کہ شہید سے افضل ہی اگرچہ وہ درجے مین شہید سے برتر ہی کیون نہو منجملہ اون علماء کے جو اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا ہی حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بھی ہین انکے لفظ یہ ہین کہ یفعل اللہ ما یشاء یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہی کہ اوسکی مشیت سی ایک بات یہ ہی کہ وہ کئی قومون کا مرتبہ سوال سی بلند کردی یعنی اونسی سوال نہو اور وہ صدیق وشہید ہین۔ سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہی وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا اسی لیے تمام المنۃ مین فرمایا ہے کہ حجت ماخن فیہ مین سمع ہی نہ قیاس کیونکہ عقل واجتہاد کو امور برزخ وآخرت مین دخل نہین ہی اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ما ورد پر اقتصار کرنا عین احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ قرطبی وحکیم ترمذی کے قولون کو ابیات وشرح الصدور مین نقل فرمایا ہی اور کسی طرح کا کلام اونپر نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسی قبر مین سوال ہوتا ہے یا نہین دو قول ہین اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمد وغیرہ مین آمام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے سوال نہونیکی بنا اسپر قائم کی ہی کہ جب صدیق سی سوال نہین ہوتا تو نبی سی بالاولی نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق سی بڑھکر ہی پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتھ زیادہ تر مستحق ہی اور اس جملہ سی قطعا معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل سی سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہی بلکہ بہت سی امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونے کے ساتھ جزم کیا ہی عبارت اونکی کتاب مذکور مین یہ ہی کہ انبیاء اور اطفال مومنین پر نہ حساب ہی نہ عذاب قبور نہ سوال منکر نکیر انتہی نسفی رحمہ اللہ نے اس دعوے پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی نہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علائے سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض نے نفی کی ہی سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات

مین فرمایا ہی کہ یہ اختلاف مشکل ہے اس لیے کہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام سے سوال ہوتا ہی سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول کہ رسل سی سوال نہ ہونے کے ساتھ قطع یعنی یقین حاصل ہوگیا عجیب ہے کیونکہ اونھون نی انبیا سی سوال نہ ہونیکا قیاس پیدا کیا تھا کہ صدیقین سی سوال نہین ہوتا ہی اور یہ باب قیاس اولی سی ہے اور مقیس علیہ پر کوئی دلیل ظنی بھی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتی ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہی ہان یقطع بغیر تقدیر و برہان و وہی و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بھی قول ہی تو یقطعی کہنے سے سہل تھا اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہی سو اسمین کچھ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تھا اور اوسکا حال بہتین معلوم ہی ہوگیا اب کچھ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال مین ہی اسلیے کہ انبیا علیہم السلام کے لیے کوئی تخصیص نہین آئی ہے مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہوگیا تعجب تو یہ ہی کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیا و رسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکی کہ جن لوگون سی سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہی شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر انبیا کا ذکر نہین فرمایا انتہی نکیاری نی نبی سے سوال نہ ہونیکی یہ دلیل ذکر کی ہی کہ قبر مین میت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپ کی نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ مجرد استبعاد ہی کیونکہ سوال تہنا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پھر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنی سی کوئی مانع ہی چالانکہ اللہ تعالے نے رسل سی سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تشہد مین فرماتے تھے اشہد ان محمدا رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر ہین اور دخول انبیا علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے زیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہی کہ اس مسئلی مین توقف کرین **وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین** فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسی سوال نہین ہوتا ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر ذکر کیا ہی کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل غرشتون سی سوال نہونیکی یہی ہی کہ حدیثون کی اکثر الفاظ مین انسان و ابن آدم کا ذکر آیا ہی حالانکہ احادیث مین عبد مومن کا لفظ بھی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہین پس وہ بھی آپ کی امت سے ہوئے علیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کی ہین سوال و حساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سوا شبہ یہ ہے کہ اون کے اعمال لکھی نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود یہی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکھی جاوین تو چاہیے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہو دی و ہلم جرا فرشتون سے حساب نہونیکی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گنا نہین ہین اور رہتے مین بشر غیر محاسب کے کمتر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علما نے کہا ہی کہ انکا تو ثواب یہی ہی کہ تکلیف اونسی اوٹھائی گئی ہی اسلیے کہ یہ کہانے پینے جماع کرنیکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ جسطرح نبی آدم جنت مین وارد ہونگی اوس طرح یہ بھی وارد ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ سوای رفع تکلیف کے کسی اور نعمت کے ساتھ منعم ہون جسکو اللہ تعالی نی اونکی لیے تیار کر رکھا ہو کہ ہماری عقلون کا وہان تک وصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ میںنے اپنے نیک بندونکی لیے وہ چیز تیار رکھی ہی جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہی خصوصًا جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بھی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونیکے اونکے لیے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پھر میںنے فتح الباری مین دیکھا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکۃ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسی نی اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہی کہ ان سے سوال نہین کیا جاتا ہی کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھ خاص ہی جسکی شان سے مدفون ہونا ہو اتنے سید صاحب مرحوم فرماتی ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہو جو کہ مقبور ہوتے ہین اور اون کی شان و عادت یہی ہو گو اتفاقًا بعض اونمین سے مقبور نہ ہون جیسے وہ شخص جسکو درندے یا بندے وغیرہ کھا جاوین

وصل سوال جن کی بیان مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سو اون سب سے سوال ہوتا ہے یعنی اس لیے کہ لفظ عبد و میت کا اونپر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس اونکا حکم ساری احکام مین آپکی امت کا حکم ہے اور جس طرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہوچکا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھہ اوسکی اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہے اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سے سنتے تھے وہ قرآن کو پس ساری جنون سے مثل انس کی سوال ہوتا ہے مومن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سے مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ ساری احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہیے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد و شد رکھتے علم سیکھتے حال آنکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوای دو بار کے مکہ معظمہ مین اور کبھی آپ کے پاس آئی ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکے سے اکثر شریعت نئی ہوگئی تو یہ کہنا ٹھیک نہین ہے کیونکہ منقول ہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھہ جمع نہ ہوئے ہین اور آپکی مجلس شریف مین حاضر نہ ہوے ہون اور بدون رویت مومنین حاضرین محفل برکت منزل آپکا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلی جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کی وجود کا قائل ہے۔ رہے احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن و شیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسی طرح اشعار و اخبار عرب و عجم انکے وجود کی شہادت دیتی ہین پس انکی وجود مین نزاع کرنا ایسی چیز مین مکابرہ کرنا ہے جو کہ بتواتر معلوم ہے دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا جہل نہین ہے اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہے مومنین جن مین کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ سوای نجات کے دوزخ سے اور کوئی ثواب انکے لیے نہین ہے اسکے بعد مثل چوپایون کے انسے کہا جاویگا کہ مٹی ہوجاؤ جن یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اونسے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اونہون نے کہا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دیے جاوینگے پھر اونسے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہوجاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد حسین رضی اللہ عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ملل و نحل مین کہا ہے کہ جمہور اسلام اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی لیلی رحمہ اللہ نے کہا ہے جن کے لیے ثواب ہے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہے ولکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لیے درجے ہین اوس چیز سے جو اونہون نے عمل کیا واللہ اعلم بالصواب

فصل بیان مین سوال نابالغ بچون کی جاننا چاہیے کہ مسلمانون کی بچی جو کہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہین انمین علماء کی دو قول ہین ایک یہ کہ انسے سوال نہین ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہی قول ارجح ہے نسفی رضی اللہ عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھہ جزم کیا ہے چنانچہ انکا قول پیشتر گذر چکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سے سوال نہین ہوتا ہے یہ بات معلوم ہے کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بھی ہے سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہے تو اونسے سوال بھی نہ ہونا چاہیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکھا ہے کہ اطفال مین لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہین دونون قول پر اور یہی دو وجہ مین اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لیے جو لوگ سوال اطفال کی قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین ۱ اونپر نماز پڑہنا اونکی لیے دعا کرنا عذاب و فتنہ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالی سے سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک چھوٹے بچے پر نماز پڑہی پس اونکی دعا سے یہ سنا گیا کہ الٰہی تو اوسی عذاب قبر سے بچا ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکر اونپر سے گذری وہ روئین اونسے کہا گیا ای ام المومنین آپ کیون روتی ہین فرمایا مین اس بچے پر روئی خوف سے دباؤ قبر کے اخرجہ علی بن معبد ۳ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے کہ وہ منوش پر نماز پڑہتے جسنے کبھی کوئی گناہ نہین کیا پھر کہتے ای اللہ تو اوسی عذاب قبر سے پناہ دے اسکو منہا دبن السری نے روایت کیا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی بچون کی عقلون کو کامل فرما دیتا ہے تاکہ وہ اپنی منازل کو پہچانین اور سوال کا جواب دیکر الہام کر دیتا ہے اور کہتے ہین کہ بہت سی حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ

آخرت مین اونکا امتحان ہوتا ہی اشعری نے اہل سنت وحدیث سی حکایت کیا ہی کہ جب وہ آخرت مین ممتحن ہوتی ہین تو قبر مین اونکی امتحان سی کون مانع ہی دوسرون نے جو کہ عدم سوال کی قائل ہین یہ جواب دیا ہی کہ سوال ایسے آدمی سی ہوتا ہی جو کہ رسول کو جانتا ہیجنے والی کو پہچانتا ہو اوس سی پوچھتے ہین کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا اوسکی طاعت قبول کی یا نہین اور کہتے ہین تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا جو تم مین بہیجا گیا تھا رہا وہ بچہ جسے کسی طرح کا تمیز نہین ہی اوس سی کیونکر کہسکتے ہین کہ تو موصوف کے بارے مین کیا کہتا ہی اور اگر یہ بات ہی کہ قبر مین اوسکی عقل بہیرلائی جاتی ہی تو جس چیز کی معرفت کی اوسکو قدرت نہین ہی نہ وہ اوسکو جانتا ہی ایسی چیز کا سوال اوسی سے کرنا ہی بے فائدہ ہی بخلاف امتحان اطفال کے آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی رسول کو اونکی طرف بہیجے گا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا امر فرماویگا اور اونکی عقلین اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی کریگا وہ آگ مین داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کر سکینگی نہ یہ کہ اوس امر سی سوال ہوگا جو کہ دنیا مین طاعت وعصیان سے گذر چکا مثل سوال فرشتون کی قبر مین رہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سو قطعا اوس سی یہ مراد نہین ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسی کو عذاب نہین کرتا ہی مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سی مراد وہی الم ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہوجاتا ہی نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہین کیا ہی دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مثلا میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والون کی اوسپر یعنی وہ بسبب رونے اپنے نوحہ کی رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب سی اوسپر عذاب ہوتا ہی اللہ سبحانہ فرماتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہ ویسی بات ہی کہ آپ نے فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا پس عذاب سی یعنی عذاب عقوبت سی بلکہ عذاب رنج والم کو شامل ہی اسمین کوئی شک نہین ہی کہ قبر مین آلام وہموم وغموم وتکالیف اتنی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہی اور وہ بسبب اوسکے متالم ہوتا ہی سو اسی لیے نماز پڑہنے والے کو اوسطے مشروع ہی کہ وہ اللہ تعالی سی سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سی بچاوے امام قرطبی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتے ہین کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ سے تلقین سی جو چیز گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہی پس وہنون نے اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے ہین اور اوسکی ساتھ عمل کرتے ہین اور ایک جماعت نے ہمارے خراسانی اصحاب سی اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمین ہم کو ایک حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہی اور اوسکا اسناد قائم نہین ہی لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے جو کہ قدیما اوسکو کرتے آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہی رہی تلقین شیرخوار بچے کی سو اوسکے لیے کوئی ایسا مستند نہین ہی جسپر عمدا کیا جاوے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتے ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی وابن الصلاح کے کلام سی معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نہ کرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سی سوال ہو کیونکہ تلقین فرع ہی سوال کی پس اگر سوال کی قائل ہون تو تلقین کے بھی قائل ہونگی درنہ خیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقا تلقین نہ کرین شیرخوارہ ہو یا اس سی بڑا جبتک کہ بالغ ومکلف ہوجاوے فتح الباری مین کہا ہی کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور حنفیہ سی یہی منقول ہی اور سبت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہی اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقا تلقین مین کوئی دلیل نہین ہی زکشی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہی **وصل** بعض کہتے ہین کہ ہر ایک طفل سی سوال ہوتا ہی اونکے لیے عقل کامل حاصل ہوتی ہی جو عہد کہ زمانہ قدیم مین بعالم ذر لیا گیا تھا اللہ تعالی اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہے ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا یہی قول ہی **حکایت** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے جویبر سی روایت کیا ہی کہ ضحاک کا ایک بیٹا تین دن کی عمر کا مرگیا اور اونہون نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو قبر مین رکہی تو اوسکا مونہ ظاہر کردینا اور اوسکی گرہ کھولدینا وہ بٹہایا جاویگا اوس سی سوال ہوگا مینے کہا اوس سی کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹھ مین کیا تھا انتہی اور بزاز رحمہ اللہ نے جو کہ ائمہ حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ فتوی دیا ہی قرطبی وفاکہانی اور ایک جماعت علما کبار نے اسی کے ساتھ جزم کیا ہی شرح الصدور مین یون ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتھ ہے کہ اطفال کے لیے عقل کامل کیجاتی ہی تاکہ وہ اپنے منزلہ ومعاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسی سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات مین یہ کہا ہی کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہی کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین زبانہ قدیم یہ کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تیقن فرمائی سولہ مہینے کی عمر مین اونکا انتقال ہوا تھا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ مین اور ابن فورک نے نظامی مین حکایت کی ہے بیہقی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہے یعنی کتب علمیہ مین اس اثر بے خبر کا کچھ اتا پتا نہین چلتا ہے سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لیے کوئی سند نہین پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے **ف** ابن فورک بضم فا وسکون واو محمد بن حسن بن فورک علامہ زمانہ متکلم اصولی الاصبہانی نزیل نیشاپور ہین انہون نے مسند ابوداؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور ابونعیم بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ فرقہ کرامیہ پر بہت سخت تھے انکی ایک تالیف نہایت عمدہ ہے سنہ ۴۰۶ چار سو چھ مین زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ **وصل** مسئلہ سوال سبی مین در بیان علماء کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح مین اور نقل کلام سبکی کی بحر الکلام مین پیشتر گذر چکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہین انہون نے جزم کیا ہے کہ سوال وحساب طفال سے نہین ہوتا ہے اور پر عذاب ہے نووی رحمہ اللہ نے روضہ مین تلقین کو بالغ کے ساتھ خاص فرمایا ہے اسپر دلیل ہے کہ اطفال سے سوال نہین ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اسی کے ساتھ فتوی دیا ہے شیخ ابن شجاع رحمہ اللہ جو کہ سادہ حنفیہ سے ہین کہتے ہین کہ اطفال سے سوال ہوتا ہے اور اسی طرح انبیا علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات بنیاء کے حق مین صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف وتعظیم وتکریم کا سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ سوال طفل ممیز کے حق مین منع نہین ہے اور غیر ممیز مین منع ہے جب ہم یہ کہین کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہے کہ فائدہ انمین انکی تکریم ہے باین حیثیت کہ وہ اپنے رب سے سوال کیجاوینگے وہ جواب دینگی جسطرح اونپر نماز پڑھی جاتی ہے باوجود اسکے کہ اونکے لیے کوئی گناہ نہین ہے ابن شجاع نے اپنی قول مین لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہے تنکیر اسی طرف اشارہ کرتی ہے پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہین ہے طفل سے سوال کرنا اور اوسپر نماز پڑھنے مین اوسکی درجے بلند ہوتے ہین اور یہ احتمال ہے کہ فائدہ اونسے سوال کرنے مین یاد دہی ہے میثاق کی جسکا قرار عالم ذر مین کیا تھا معتمد بات یہ ہے کہ مطلقا اونکے لیے کوئی سوال نہین ہے رہی تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سو وہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ گذر چکا **وصل عہد ومیثاق کے بیان مین** واحدی نے بسیط مین کہا ہے کہ بعضی کو طفل کہتے ہین جب سے کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونون کو طفل کہتے ہین چونکہ یہان ذکر عہد ومیثاق کا آگیا اسلیے کچھ ذکر اوسکا بھی کر دینا چاہیے تاکہ فائدہ تام ہو **ف** ترجمان القرآن مین تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہے کہ باقی رہا اس جگہ ایک مسئلہ حسین ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف ہے قدیما وحدیثا وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چھوٹی عمر مین مرگئے اور اونکے آباء کفار تھے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح مجنون اور بہرے اور بڈھے کا جو سٹھیا گیا ہے اور وہ شخص جو کہ فترت مین مرگیا ہے اور اوسکو رسول کی دعوت نہین پہونچی سو انکی شان مین احادیث آئی ہین ہم اونکا ذکر اس جگہ کرتے ہین بعون اللہ وتوفیقہ پہر ایک فصل تلخیص مین کلام ائمہ کے ذکر کرینگی واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع رفعا کہتے ہین چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگی ایک بہرا مرد جو کہ کچھ نہین سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنی بوڑھا جو تھا وہ مرد جو فترت مین مرگیا ہے بہرا کہیگا ای رب اسلام آیا مین کچھ سنتا نہ تھا احمق کہیگا ای رب اسلام آیا اور بچے مجھکو مینگنیان مارتے تھے بوڑھا کہیگا ای رب اسلام آیا اور مین کچھ سمجھتا نہ تھا اور جو فترت مین مرگیا ہے وہ کہیگا ای رب تیرا کوئی رسول میری پاس نہین آیا اسلیے ان سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی اطاعت کرین پہر اونکو حکم دیگا کہ دوزخ مین جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان محمد کی اگر وہ دوزخ مین جاتے تو وہ اوپر برد وسلام ہو جاتی رواہ احمد دوسری اسناد مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ آخر مین آیا ہے کہ جو کوئی اونمین سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد وسلام ہو جائیگی اور جو داخل نہوگا وہ طرف آگ کے گھسیٹا جائیگا وکذا رواہ اسحاق بن راہویہ ورواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ وقال ھذا اسناد صحیح وکذا رواہ حماد بن سلمۃ عنہ رفعا بلفظ کلھم یدلی علی اللہ بحجتہ فذکر نحوہ ورواہ ابن جریر وقال ثم قال ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وکذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن بابان کہتی ہین ہمنے انس بن مالک سے کہا ای ابا حمزہ تم حق مین اطفال مشرکین کی کیا کہتے ہو کہا حضرت نے فرمایا ہے اونکے لیے سیئات نہین کہ وہ معذب ہون اور اہل نار مین ہون اور نہ اونکے لیے حسنات ہین کہ اونکو مبدل الے اور اہل جنت مین ہون رواہ ابوداؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ رفعا فرماتی ہین لائینگی چار شخصون کو دن قیامت کی مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت مین اور شیخ فانی

ہر ایک کلام کریگا اپنی حجت سی رب تبارک و تعالی آگ کی ایک گردن کو فرمائیگا کہ ظاہر ہو۔ اور اونسی فرمائیگا میں اپنے بندون کی طرف رسول بھیجا تھا اونمین
مین سی اور اغلب مین اپنا رسول ہون طرف تمہاری تم داخل ہو اس آگ مین پس جسپر بدبختی لکھی گئی ہے وہ کہیگا مین کیونکر داخل ہون مین تو اس سی بھاگتا تھا اور
جسپر سعادت لکھی گئی ہے وہ جلد آگ مین جلد گھسیگا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولون کی سخت تکذیب و معصیت کرتی تھی پھر اونکو دوزخ مین داخل کریگا
رواہ ابو یعلی و ھکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ **حدیث چہارم** براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال اطفال مسلمین کا کیا فرمایا مع
آبائہم پھر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا مع آبائھم کہا ای رسول خدا وہ کیا کرتے تھے فرمایا اللہ اعلم بھم رواہ ابو یعلی و رواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ
حدیث پنجم ثوبان رضی اللہ عنہ نی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جس دن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت اُٹھینگے اپنے اوزار
اپنی پشت پر اور اُٹھائے ہوی اونکا رب اونسی سوال کریگا وہ کہینگے ای رب تو نی ہماری پاس کوئی رسول نہین بھیجا اور نہ کوئی حکم ہماری پاس آیا اگر تو ہمارے پاس رسول
بھیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ تر مطیع تیری ہوتے اللہ تعالی فرمائیگا بھلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگی وہ کہینگے ہان اللہ تعالی اونکو حکم دیگا
کہ تم جا کر جہنم مین داخل ہو وہ روانہ ہونگے جب قریب جہنم کے جائینگے اوسکا تغیظ اور چلانا سنین گے رب کی پاس واپس آکر کہینگے ای رب تو ہمکو اوس سی نکال یا نیا دے
اللہ تعالی کہیگا کیا تم نے یہ زعم نہین کیا تھا کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگی پھر اسپر اونسی عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ مین وہ چلینگے
یہانتک کہ جب اوسکو دیکھینگے ڈرینگے اور واپس آکر کہینگے ای رب ہم اوس سی بڑی ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہی تب اللہ فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہوکر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اگر پہلی بار داخل ہو جاتی تو دوزخ اوسپر برد و سلام ہو جاتی رواہ البزار و قال متن ھذا الحدیث غیر معروف الا من ھذا الوجہ **حدیث**
ششم ابو سعید رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین ہالک فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا ای رب تو نی مجھے
عقل نہین دی تھی جس سی مین خیر و شر کو پہچانتا مولود کہیگا میںنے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ دکھائی جائیگی اور کہا جائیگا آمین جاؤ سو جو شخص اللہ کے علم مین سعید
ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص اللہ کے علم مین شقی ہی اگر عمل کرتا وہ رُک جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا تم نے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے
پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذھلی و کذا رواہ البزار ثم قال لا یعرف من حدیث ابی سعید الا من طریقہ عن عطیۃ عنہ اور آخر حدیث مین یون
کہا ہی فیقول اللہ ایای عصیتم فکیف برسلی بالغیب **حدیث ہفتم** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین دن قیامت کی ممسوخ العقل کو اور ہالک فی الفترت کو
اور ہالک فی الصغر کو لائینگی ممسوخ کہیگا ای رب اگر تو مجکو عقل دیتا تو جسکو تو نے عقل دی ہی وہ مجھسی زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارہ ہالک فترت اور صغیر کہا ہے
اللہ تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کرو وہ کہینگی ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا اگر وہ داخل ہوتی تو آگ اونکو کچھہ مضرت نہ کرتی پھر
اونپر قوالبص نکلینگے وہ گمان کرینگی کہ اونسی ہلاک کردی وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگی پھر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اسی طرح پھر آوینگی تب رب
عزوجل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تھا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو پیدا کیا تھا اور اب تم طرف میرے علم کے پھیرو گی پھر ہمارا اون کو
پکڑیگی رواہ ھشام بن عمار و محمد بن المبارک **حدیث ششم** یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہی اور گذر چکی صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی رفعا
آیا ہی ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر ماں باپ اوسکو اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح کہ بہیمہ بہیمۂ جمعاء جنتا ہے یعنی پورا بچہ تم اونمین کوئی جدعاء
یعنی گوش بریدہ دیکھتے ہو یعنی نہین دوسری روایت مین آیا ہی ای رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہی فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
رفعا کہتے ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعا آیا ہی کہ اللہ نے
فرمایا کہ انی خلقت عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہی مسلمین **حدیث نہم** سمرہ رضی اللہ عنہ نی رفعا کہا ہی ہر مولود پیدا ہوتا ہی فطرت پر لوگون نی بیکار کر کہا
ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بھی رواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سی یہ ہی کہ مینی حضرت صلی اللہ علیہ

ل لفظ صورت
یعنی من الناس
بھاعلی تبعیض کما لا
یخفی ۱۲
ع واصل ولی طرائف
وجماعات حق قالہ
مجد

آلہ وسلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ھم خدم اھل الجنۃ یعنی وہ بہشتیون کے خدمتگار ہونگے **حدیث دہم** ضنا رابن معاویہ کہتے ہین کہ مجھسے میری عم نے کہا کہ مینے کہا ای رسول خدا جنت مین کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشہید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد بعض علما کا مذہب اس جگہ وقوف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نی جزم کیا ہے ساتھ جنت کے بدلیل حدیث سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہی کہ اوس منام مین یہ کہا ہی کہ مین ایک شخص پر گذرا نیچے درخت کے اوسکے گرد ولدان تھی جبرئیل نی کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین ہی اور اولاد مشرکین کہا ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا ہان اولاد مشرکین اور بعض نی جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ھم من آبائھم اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم اوسکی حق مین سابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وھذا القول یجمع بین الادلۃ کلھا وقد صرحت بہ الاحادیث المتقدمۃ المتعاضدۃ الشاھد بعضھا لبعض یہ کہا ہے کہ اسی قول کو شیخ ابوالحسن اشعری نی اہل سنت وجماعت سی حکایت کیا ہی اور اسی قول کی نصرت حافظ ابوبکر بیہقی نی کتاب الاعتقاد مین کی ہی اور محققین علما اور حفاظ نقاد نے بھی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبدالبر نے بعض احادیث امتحان کا ذکر کرکے کہا ہے واحادیث ھذا الباب لیست قویۃ ولا تقوم بھا حجۃ واھل العلم ینکرونھا لان الآخرۃ دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلک فی وسع المخلوقین واللہ لا یکلف نفسا الا وسعھا سو جو الیس بات کہا ہے کہ احادیث باب مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علما نے اونپر نص کی ہی اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح وحسن سی قوی ہوجاتی ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے لیے افادہ حجت کا کرینگی رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہی سو اسمین کچھ شک نہین ہی لکن ہونا تکالیف کا عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہین ہی جس طرح کہ شیخ ابوالحسن اشعری نی امتحان اطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سی حکایت کیا ہی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الایۃ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگی ومنافقین سجدہ نہ کرسکینگے اونکی پشت مثل صفیحۂ واحدہ کے طبق واحد ہوجاویگی جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرینگی پشت کے بل گر پڑینگی صحیحین مین آیا ہے کہ سب سی پیچھے جو شخص اہل نار مین کا نار سی باہر نکلیگا اللہ تعالی اوس سی عہود ومواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ ہر بار بار متکرر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن آدم ما اغدرک پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبدالبر کا کہ دخول نار اونکی وسع مین نہین ہی پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی جو سو یہ کچھ مانع صحت حدیث سے نہین ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنی بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہی پشت جہنم پر تلوار سی زیادہ تیز بال سی زیادہ باریک ایمانداروگا دس پل پر ہی بسبب اعمال خود گذر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی رینگتے کے بل اور کسی کا پیر دآگ مین جھلس جائیگا سو جو کچھ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچھ اس حال سی برکر نہین ہی بلکہ یہی ماجرا اظہر واعلم ہی نیز سنت سے یہ بات ثابت ہی کہ دجال کے ہمراہ بہشت ودوزخ ہوگی اور شارع نی مومنین کو حکم دیا ہی کہ اونمین سے جو کوئی دجال کو پائے تو اوسمین سی پیے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر برد وسلام ہوجائیگی سو یہ نظیر ہی اسکی نیز اللہ تعالی نی بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کرین چنانچہ بعض نی بعض کو قتل کیا یہانتک کہ کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مارا قرد نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور وہ عمالیق مین ایک نمامہ کے تھے جسکو اللہ نی اونپر بھیجا تھا یہ اونکی عقوبت تھی عبادت گوسالہ پر اور افسوس پر یہ بات بھی بعید شاق ہی کچھ مضمون حدیث مذکور سی متقاصر وکم نہین ہی واللہ اعلم **ف** جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگون کا اختلاف ہی مشرکون کی اولاد مین کئی قول پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکھا اور بدلیل حدیث عم ضنا کہ مولود جنت مین ہی اور یہ استدلال صحیح ہی ولکن احادیث امتحان خص ہین اس سی اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہی اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فترت پر مری اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا اوسکا اختیار اللہ کو ہی وہ قیامت کے دن آگ مین ہوگا

احادیث امتحان کی اسی پر دال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اسکی ناقل ہین اہل سنت سی ہیہ جو لوگ انکے جنت مین ہونیکی قائل ہین اونمین کوئی انکو مستقل فی الجنۃ کہتا ہی اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہی جسطرح کہ حدیث انس مین نزدیک بودا و وطیا لسی کے آیا ہے اور وہ حدیث ضعیف ہی واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہی کہ وہ ہمراہ اپنے آبا کے نار مین ہونگے اسپر دلیل روایت امام احمد ہی عبداللہ بن ابی قیس کی کہ اونہون نی حضرت عائشہ سی سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہم تبع لابا ئہم مینے کہا ای رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسکو ابوداؤد نے بھی ابن ابی قیس سی روایت کیا ہی اس لفظ سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتھ ہونگی مینے کہا ذراری مشرکین کہا ہم مع ابا ئہم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ سی یہ ہی کہ اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اطفال مشرکین کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک تضاغیبھم فی النار اسکی سند مین یحیی بن توکل متروک ہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچون کا حال پوچہا جو جاہلیت مین مرگئے تھے فرمایا ھما فی النار جب اونکی چہرہ مین کراہت دیکہی فرمایا ولو رایت مکانھما لابغضتھما کہا میری اولاد تم سی فرمایا ان المؤمنین واولادھم فی الجنۃ وان المشرکین واولادھم فی النار پہر یہ آیت پڑہی والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم رواہ احمد وھذا حدیث غریب فان فی اسنادہ محمد بن عثمان مجھول الحال وشیخہ زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم شعبی نے رفعا کہا ہے الوائد والمؤودۃ فی النار پہر اسکو مسند کیا طرف ابن مسعود کے رواہ ابوداؤد دوسرا لفظ شعبی کا یہ ہی سلمہ بن قیس الشجعی ہی کہ مین اور میرا بہائی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے مینے کہا ہماری ماں جاہلیت مین مرگئی وہ مہمان کو کھلاتی اور صلۂ رحم کرتی تھی اوسنی ہماری ایک بہن کو جاہلیت مین زندہ درگور کردیا تہا وہ ملبوغ کو نہین پہونچی تہی فرمایا وائدۃ ومؤودۃ نار مین ہین مگر یہ کہ وائدہ اسلام کو پاکر مسلمان ہوجائے رواہ جماعۃ وھذا اسناد حسن تیسرا قول توقف ہی اس قول کا اعتماد حدیث کے اس لفظ پر ہی اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین مین آیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسی طرح صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نی ان کو اہل اعراف ٹہہرایا ہے یہ قول راجح ہی طرف اوس شخص کے قول کی جو انکو اہل جنت کہتا ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہین ہی انجام کار اہل اعراف کا جنت ہی جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف مین گذر چکی ہی ف معلوم رکہنا چاہیے کہ یہ خلاف مخصوص باطفال مشرکین ہی رہے ولدان مومنین سو درمیان علماء کے کچہ خلاف نہین ہی جسطرح کہ قاضی ابویعلی بن فراء حنبلی نے امام احمد سی حکایت کیا ہے کہ اونہون نی کہا لا یختلف فیھما انھم من اھل الجنۃ حافظ ابن کثیر کہتے ہین وھذا ھو المشھور بین الناس وھو الذی نقطع بہ ان شاء اللہ عزوجل اور وہ جو شیخ ابوعمر بن عبدالبر نے بعض علما سی نقل کیا ہی کہ اونہون نی اسمین توقف کیا ہی اور ساری ولدان زیر مشیت مین بہر کہا ہی کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے ازانجملہ حمادین ابن مبارک وابن راہویہ وغیرہم رحمہ اللہ تعالی ہین بہر کہا وھو یشبہ ما رسم مالک فی موطئہ فی ابواب القدر وما اورد من الاحادیث فی ذلک وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شئ منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ ذھبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ انتھی کلامہ سو یہ کلام انکا سخت غریب ہی اور قرطبی نی بہی اپنے تذکرے مین اسی کی لگ بگ ذکر کیا ہی واللہ اعلم اور اس باب مین حدیث حضرت عائشہ ذکر کی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے مین بلایگئی فقالت طوبی لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا اوغیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب اٰبائھم وخلق النار وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب اٰبائھم رواہ مسلم واحمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے مین محتاج ہی دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبہی ایسا شخص وسمین گفتگو کرنی لگتا ہی جسکے پاس علم شارع نہین ہی اسلیے ایک جماعت علمار نی کلام کرنا اس مسئلے مین مکروہ رکہا ہی حضرت ابن عباس وقاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ومحمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم جسی طرح مروی ہی حضرت ابن عباس نی منبر پر کہا تہا کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لا یزال امر ھذہ الامۃ مواتیا او مقاربا ما لم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین و ھکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا **وصل عہد ومیثاق کے بیان مین** فرمایا اللہ پاک نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی - الایۃ عبد بن حمید نے حسن بن حرام نے استقامہ مین ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسی عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ انکا رب ہی اور اونکی اجل ورزق ومصیبت کو لکھا پہر اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سی مثل ہیئت ذر کے نکالا اور اونسی اس بات کا عہد لیا کہ وہ بیشک اونکا رب ہی اور اونکی آجال و ارزاق ومعاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر یہ مذکورہ مین روایت کی گئی ہی کہ اللہ تعالی نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتون مین جوڑا جوڑا کر دیا پہر اونسی نطق چاہا اونہون نے کلام کیا پہر اونسے عہد ومیثاق لیا پہر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہین ہون مین رب تمہارا وہ بولے ہان یعنی تو ہمارا رب ہی فرمایا پس مین گواہ کرتا ہون تم پر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تم پر تمہارے باپ آدم کو اس خوف سی کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھے اور جان کہو کہ نہین ہی کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہی سوا میری اور شریک نہ کرو میری ساتھ کسی چیز کو بیشک مین شتاب بہیجونگا تمہاری طرف اپنے رسولون کو وہ میری عہد و میثاق کو تمہین یاد دلاوینگے اور اپنی کتابین تمپر نازل کرونگا وسب بولے ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہی اور ہمارا معبود ہی نہین ہی کوئی رب ہمارے لیے سوا تیری اور نہین ہی کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوا پس اونہون نے اقرار کیا اور اونہون نے لائے گئے آدم طرف اونکی وہ اونکی طرف دیکہنی لگے پس آدم علیہ السلام نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکہا عرض کیا یارب تو نے اپنے بندون کی درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا میںنے دوست رکہا کہ مین شکر کیا جاوے اور انبیاء کو اونمین مثل چراغون کے دیکہا اونپر نور رسالت یہ ایک اور میثاق کی ساتھ خاص کیے گئے رسالت ونبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہی واذ اخذنا من النبیین الایۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین اور اسی باب مین فرمایا ہی فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالی کے علم مین وہ شخص تہا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سی تھی جنسے زمانہ آدم مین عہد ومیثاق لیا گیا تہا پہر اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین بہیجا پس وہ اونکے لیے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن جریر وابن ابی حاتم اور ابن مندہ نے ردہ مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء وصفات مین اور ضیاء نے مختارہ مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے چند روایتین اس باب کی تفسیر درمنثور مین ذکر فرمائی ہین **فصل بیان مین سوال ابلہ ومجنون کا اور اوس شخص کے جو کہ زمانہ فترت مین مرا**

آنا یہ صفت مقتصدین کی ہی کہ طلب وحب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل واسباب سی غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سی بے خبر پڑے رہی اور آخرت مین ہوشیار ودانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین البتہ غافل واحمق ہی جسکو کسی طرح کی تدبیر نہین ہوتی ہی یا امور مین قلیل الفطنت یا وہ ہی جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہی یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سی معلوم ہوتا ہی انتہی اہل فترت وہ لوگ ہین جنہون نے نبوت کا زمانہ نہین پایا اور اونکی پاس اگلی شرع بہی نہ تہی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چہ سو برس کا تہا ساری زمین شر فاغر یا جہل سی بھر گئی تہی شرائع کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روی زمین پر مفقود تہا مگر تہوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب کی اطراف زمین مین جیسے شام وغیرہ متفرق موجود تھے **ف** بعضل اہل علم نے فرمایا ہی کہ اہل فترت تین قسم مین (۱) پہلی قسم وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی بصیرت سی توحید کو دریافت کیا اور اسی سے وہ بہی کسی شریعت مین شرائع سے داخل نہین ہوا جیسے قیس بن ساعدہ اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہوگئے جسکی رسم قائم تہی جیسے تبع اور اوسکی قوم (۲) دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نے تبدیل وتغییر وتشریک کی - توحید نہ کی اپنے نفس کی لیے عبادت نکالی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ بت مین

جیسے عمرو بن لحی پہلے پہل اسی نے عرب کے لیے بتون کی پوجا نخالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر کی سمین تھین کہ موشی مین کوئی بچہ نیاز کرکے بت کی تو اوسکا کان پہاڑ دیتے نشان کواور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتی و سکو اوسکی انتیا پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تہا اور بعض شخص نی مُیرا یکہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کرون اور جو مادہ ہو مین رکھون پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتی تو نر ہی آپ رکھتا مادہ کی ساتھ یہ وصیلہ تہا اور جب اونٹ کی پشت سی دس بچے پیدا ہوتے لایق سواری کی اور بوجھ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتی اور چارے پانی پر بھی نہ ہانکتی وہ حامی تہا یہ سب غلط رسمین ڈال کے اوسکو حکم شرعی سمجھتے تھے۔ یہ فائدہ موضح قرآن کا ہی عرب کا ایک اور گروہ آیا اونی عمرو کی شریعت پر جن و ملائکہ کی عبادت بڑہائی گہر اور دیر بنا کی اونکی خادم مرد و زنان بن بیٹھی کعبۂ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی مناۃ اوسطرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتی ہین اسی طرح عرب نے فرشتون کو خدا کی بیٹیان قرار دیا (۳) تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نی نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوی نہ کوئی نئی شریعت نکالی بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہی کہان سی ہے انجام کیا ہی اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت تھی حقیقۃ اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہونگے اسلیو کہ اللہ پاک نی یون فرمایا ہی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالی نہین ہین یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو رہے پہلی قسم کی لوگ سو بعض رواتیون مین درباۂ زید فوش آیا ہی کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہوگا تبع اور جواد سکے مثل ہی پہلی و سکا حکم اوس دین والو کا ہی جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو اونمین سی اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو۔ رہی اون حدیثون کی صحت جو کہ تعذیب اہل فترت مثل صاحب محجن وغیرہ مین آئی ہین سو عقیل بن ابیطالب نے اسکی تین جواب دیے ہین ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہین قطعی کی معارض نہین ہوسکتی دوسرا یہ ہی کہ تعذیب کا قصد و نہی اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہی تیسرا یہ ہی کہ ان احادیث مین تعذیب مذکور کا قصر اون لوگون پر ہی جنہون نی تبدیل کی تغییر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا اسی گمراہی نکالی جسکے سبب سے معذور نہین ہوسکتی اسلیو کہ اہل فترت تین قسم ہین جیسا پیشتر گذر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہو اس باب مین جو اختلاف ہی وہ سابقاً مذکور ہو چکا **اف** غرضکہ ابدہ محبوبان واہل فترت مین اختلاف ہی کہ انسے سوال ہوتا ہے یا نہین پس فاکہی نی اس مسئلہ مین توقف کیا ہی اور مقتضای روضہ یہ ہی کہ سوای مکلف کی اور جو اوسکی مثل ہی اور کسی سے سوال نہین ہوتا ہی سید محمد بن اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ بہتر ی یہ ہی کہ یون کہین کہ المبتدا اگر بلاہت مین تکلیف سی خارج ہوگیا ہی تو وہ مثل مجنون کی ہی اور جو خارج نہین ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہین وہ بہی اونکی مثل ہی دیوانے کے حق مین وہی حکم ہے جو کہ اطفال کی حق مین گذر چکا ہے اہل فترت جنہون نی نبوت کا وقت نہین پایا ہی نہ اونکی باس شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمین اختلاف ہی اسکا ذکر بہی پہلے ہو چکا

فصل اور شخص کی بیان مین جو کہ جمعے کی دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے

جاننا چاہیے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہی اسکی فضائل و خصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسی لیے یہ بابرکت دن مسلمانونکی عید کا دن قرار پایا ہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی اس باب مین ایک عمدہ رسالہ فوز اللمعۃ نام تالیف فرمایا ہی ساری خصائص کو بتفصیل تمام بیان فرمایا ہی یہی وجہ ہی کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہی تو قبر مین اوس سی پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہی حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ جو شخص جمعے کی دن مرا اس پر سے دکہل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطی اوسکی ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دیکہائی نہین جاتی ہی اوسکی دروازی بند کر دیی جاتی ہین عمل سلطان نار جو کہ اور دنونمین ہوتا ہی وہ اس روز مبارک مین نہین ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندی کو اپنے بندون سی قبض فرماتا ہی پہر اوسکا قبض جمعے کی دن مین موافق پڑتا ہی تو یہ دلیل ہی اوسکی سعادتمندی اور اوسکی حسن انجام کی اور اس روز عظیم مین اوسی شخص کو قبض فرماتا ہی جسکے لیی اپنی نزدیک سعادت لکہدی ہی سو اسی لیی اوسکو فتنہ قبر سی بچاتا ہی کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی تمیز منافق کی مومن سی ہے اسنتے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین بعد نقل اس قول کی یون فرمایا ہی کہ اسکی تتمہ سی یہ بات ہی کہ جو شخص جمعے کی دن مرتا ہی اوسکے لیے اجر شہید ہی سوا ایسا شخص قاعدۂ شہدا پر ہوگیا سوال نہ ہونے مین جیسا کہ ابو نعیم نی حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سی پناہ دیا جاویگا اور آئیگا دن قیامت کی اور اوسپر طابع یعنی علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نی اپنی ترغیب مین

لہ اور اس باقی رہی یہ بات کہ آخر آیا ہی بین ۳۲ خصائص روز جمعہ کی ذکر فرمائے ہین ۱۲

ایاس بن بکیر سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہی اوسکے واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنۂ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے اور ملاقات کرتا ہی اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہی اور آئیگا قیامت کے دن اور اوسکی ہمراہ گواہ ہونگی کہ وہ اوسکے لیے گواہی دینگی یا طابع[۱] شہداء ہوگی یہ حدیث شریف بطیف ہی اسمین نفی فتنۂ وعذاب کی مع التصریح کی گئی ہی اور جمعے کو کہنے کی کیا ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اوسی سوال نہین ہوتا ہی اور اگر ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہو جائے کیونکہ شہداء تیس نفر سے اکثر ہین جنکو مین علیحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی یہ وہی رسالہ ہی جسکا ذکر بحث شہداء مین گذر چکا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر پناہ دیتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے اور آسین گھڑی ہی دعا قبول ہونیکی اور گناہ مٹتے ہین اور بڑھتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خیر ایام ہفتہ ہی اور آسین وحین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہی اور ترمذی نے حسن کہا ہی ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی مسلمان مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچایا جاتا ہے اوسکو اللہ فتنۂ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ابی الدنیا والبیہقی واخرجا بن وھب فی جامعہ والبیہقی ایضاً عن طریق اخر عنہ بلفظ الا برأ من فتنۃ القبر واخرجہ البیہقی ایضاً من طریق عائشۃ عنہ موقوفا بلفظ وقی الفتان قرطبی فرماتے ہین یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اور اوسمین مفتون نہین ہوتا ہی اوسکو بیان کرتی ہین اون لوگونسے جنپر سوال جاری ہوتا ہے اور اون احوال کی مقاسات کرتی ہین اور اس سب مین قیاس کا کچھ دخل نہین ہے نہ آسین کچھ نظر کی مجال آسمین تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا انقیاد و تسلیم ہی ابو یعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہی بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہی کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہی تو ختم کیا جاتا ہے اوسکے لیے ساتھ خاتم ایمان کے اور بچایا جاتا ہی عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ بچا آدمی اوسمین سے جس سے سوال نہین ہوتا وہ شخص ہی جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سنت مرفوعہ کے جسکو ترمذی و بیہقی نے حسن کہا ہی اور کتنے ایک اوسکے لیے شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکی ایک راوی کو ضعیف بتایا ہی سید صاحب مرحوم شرح مین کہتے ہین کہ مین طحاوی کی کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہی کہ ترمذی نے بعد اخراج حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہی کہ حدیث حسن غریب ہی اور اسکی اسناد متصل نہین ہی اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین ابو موسی رحبی مدنی ضعیف ہے

ف شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور دنون پر فضیلت ہی اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہی تو اسکا کیا گیا ہی کہ جو شخص برس کی اوقات فاضلہ مین مرتا ہی وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہی اور یہ چند وقت ہین (۱) ماہ رجب[۲] خصوصاً لیلۃ الرغائب (۲) یوم استفتاح (۳) ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات (۴) رمضان شریف خاصکر لیلۃ القدر (۵) دس دن ذی حجہ کی خصوصاً یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جس دن منی کو جاتی ہین اور عرفہ کا دن (۶) روز عید الفطر (۷) روز عید اضحی (۸) روز عاشورا یہ ایسی عمدہ وقت ہین کہ جو شخص انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک تمام ہونے رمضان کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے عرفہ کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضاء صدقہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایسی دونون مین وفات پاتی ہین وہ بڑے سعادتمند نجات و رہین اللہ سبحانہ و تعالی مجھ سے گنہگار نابکار کو اور ساری مسلمانون کو اپنی فضل و کرم سے بجاہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین ہی کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا

مغفرلہ المنشی عبدالکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخر بسنہ ۱۳۱۱ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی۔ مولوی سید عبدالباری صاحب نقوی سہسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذیحجہ بسنہ ۱۳۱۳ ہجری کو وفات پائی روز عرفہ کو قلندر شاہ کی تکیہ مین مدفون ہوی اللھم اغفرلھم وارحمھم واسکنھم الجنۃ جمعے کے دن مرنی کی فضیلت جو کچھ کہ ہی وہ توحد شیوع تک ظاہر ہو ہی گئی مگر ہو بال مین اس مبارک دن کا مرنا اور ہی لطف رکھتا ہی یعنی ایک تو جمعہ کا دن دوسری جامع مسجد کی نماز جسمین ہزارہا آدمی جمع ہوتی ہین کہ اور جگہ عید کے دن ہی شاید اسقدر مجمع نہ ہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہی کس طرح ہاتھون ہاتھ جاتا ہی اکثر اللہ کے بندی نیت حصول ثواب و برکت تا لب گور اوسکی مشایعت کرتی ہین اللہ سبحانہ و تعالی بطفیل پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسن خاتمہ روزی کری اور ایسی مبارک موت مبارک دن مین نصیب فرماوی آمین ثم آمین اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یوم الجمعۃ آمین ثم آمین صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

شرف و کرم **فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑہنے والے کے** جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑہتا ہی اوس کی بی قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اس باب مین چند حدیثین وارد ہوئی ہین (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے بیشک ایک سورت ہی کتاب اللہ سے نہین ہی وہ مگر تیس آیتین اوسنی ایک آدمی کی لیی شفاعت کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الامام احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیھقی فی شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی (۲) انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی ایک سورت ہی قرآن مین اوسنی اپنے صاحب کی طرف سی جھگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت مین داخل کر چھوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہی ہا گا وہ ایک آدمی کی قبر تہی سورۂ ملک پڑہتا تہا یہانتک کہ اوسنی سورت کو تمام کیا پہر وہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سی یہ قصہ بیان کیا آپ نی فرمایا وہ منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینے والی ہی اوسکو عذاب قبر سی نجات دیگی اخرجہ الترمذی والحاکم وابن مردویہ وابن نصر والبیھقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب (۴) ابن مردویہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ تبارک الذی منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سی (۵) ابن مردویہ نی رافع بن خدیج و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتی تھی اوتاریگئی مجہپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور وہ منع کرنیوالی ہی قبر وعذاب قبر سی (۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ اونہون نی ایک آدمی سی فرمایا کیا مین تجہی ایک حدیث کا تحفہ دون جس سی تو خوش ہو اوسنی کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنی گہر والون کو سکہا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گہر اور اپنے پڑوسیون کی بچون کو اسلیے کہ وہ نجات دینی والی ہی اور جہگڑیگی ہی قیامت کے دن نزدیک اپنی رب کے اپنے پڑہنے والے کے لیے اور چاہیگی اوسکی واسطے کہ نجات دی اوسکو عذاب نار سی اور نجات پاتا ہی بسبب اوسکی صاحب و سکا عذاب قبر سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مین دوست رکہتا ہون کہ وہ ہر آدمی کی دل مین ہو میری امت سی اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مردویہ والامام احمد فی مسندہ واللفظ لاحمد (۷) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ آدمی کی قبر مین آتی ہین یعنی فرشتے پیر اوسکے دونون پانون کی طرف سی آتی ہین اور اوسکی پانون کہتی ہین تمہاری لیے میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو ہمپر سورۂ تبارک الملک کی ساتھ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے سر کی طرف سی آتی ہین سر کہتا ہے تمہاری لیے میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو ہمپر سورۂ ملک پڑہا کرتا تہا پس منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سی منع کرتی ہی اور وہ تورات مین ہی سورۃ الملک جسنی اوسکو ایک رات مین پڑہا پس اوسنی بہت کیا اوراچہا کیا اخرجہ ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان وصححہ الحاکم انتہی سوا اور احادیث و آثار اس باب مین آئی ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے تفسیر درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سی جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین اونمین سی بعض یہ ہین (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہین جس شخص نی سورۃ الملک کو ہر رات پڑہا وہ فتنۂ قبر سی بچایا گیا بعض اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت مین بعد وتر کے پڑہا کرتے تھے۔

وصل بعض آثار مین سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے (۲) دارمی نے اپنی سنن مین خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین مجھ یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو اسکے حق مین میری شفاعت قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو مجھی اوس سے مٹا دی اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر رکھتی ہے پہر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک مین مثل اسکی کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونون سورتون کو پڑہا کرتے تھے (۳) دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے تھے (۴) براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ اور تبارک کو نیند سے پہلے پڑہ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور قنانین قبر سے بچایا گیا جناب توفیق مدمجدہ فرماتی ہین کہ یہ روایت سوار بن مصعب[علیہ] کے طریق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے ف علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ سے ابیات مین سات آدمیون کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچوان طفل نابالغ چھٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین وفات پائے ساتوان قاری سورۂ ملک والم تنزیل سجدہ اور انہین کو شرح الصدور مین بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر و نکیر کا عذاب قبر سے ہے آگے یہ ان لوگون کو مستثنے کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلون سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہین **لطیفہ** شرح الصدور مین بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا وارد کیا ہے کہ نہین مرا کوئی منصوب اور نہ قبر مین داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر و نکیر اوس سے سوال نہین کرتے منکر نکیر سے کنایہ ہو تو اس سے سوال کرنکیر کنایہ ہین کیونکر اوس سے سوال کرونگے حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین داؤد بن جعفر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین قولہ فورالاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث مین ثابت ہوئی ہے کہ یہود و نصاری خضاب نہین کرتی سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لیے کوئی اصل ہے تو وہ اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب سے محافظت ہی سنت پر واللہ اعلم

باب ۳ بیان مین قطاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

(۱) حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد نے زہد مین بانی موئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے تو روتی یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہو جاتی اوسنے کہا گیا کہ آپ جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتی اور اس سے روتی ہو وہ فرماتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پائی تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پائے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین دیکھا منظر قط[علیہ] کہ گہبرا ہٹ ہے کسی منظر سے مگر حال یہ ہے کہ قبر اطفع تر ہے اوس سے (۲) ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازہ مین پس آپ ہوئے کنارہ[کنارہ] قبر پر بیٹھ گئے پہر آپ روئے اور رولایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پہر فرمایا اے میرے بھائیو اس جیسی کی لیے تیاری کرو (۳) امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینے مین وفات پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لیے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنی غیر مولد مین تو پیمایش کیجاتی ہے واسطے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین (۴) ابوالقاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین مثل اوسکی دوری کے اوسکی گہر والون سے (۵) ابن مندہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے (۶) بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے (۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور صابونی نے مائتین مین اور ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑہا پس فرمایا قبر ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے ہوتے ہوئے

ف قال فی شرح الصدور لیس فی جمیع ما یروی فی نفیہ عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن ابن مسعود وقال الملک کالذی اخرجہ عن کعب قال انا نجد فی التوراۃ ان سورۃ الملک تجی یوم القیامۃ فتقول یا رب ارحم من تلانی فاشفعنی فیہ فتشفع وروی من طریق سوار بن مصعب وہو ضعیف جدا عن انس بالحق عن الباب رفعہ اھ

بیشک وہ کلام کرتی ہی ہرون مین مین بارکہتی ہے مین گہرہون کیڑون کا مین گہرہون اندھیری کا مین گہرہون وحشت کا (۱۷) ابن مندہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مومن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہی فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور روشنی کیجاتی ہی واسطے اوسکے مثل چاند کے چودھوین رات مین (۹) علی بن معبد نے معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ مینے حضرت عائشہ سی عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہین دیتین ہمارے مقبور سی کہ وہ کس چیز سی ملاقات کرتا ہی اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مومن ہی تو فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکی اوسکی قبر مین چالیس گز قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہی مگر بعد تنگی قبر کے اور سوال کی رہا کا فرسوا اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہی فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر مین کہ وہ ایک چمن ہی جنت کے چمنون سی یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سی ہمارے نزدیک محمول ہی حقیقت پر نہ مجاز پر اور مومن کے لیے قبر سبزی سی بھر دیجاتی ہے اور ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرمادیا ہے کہ وہ ریحان ہی بعض علماء اس طرف گئے ہین کہ وہ محمول ہی مجاز پر اور مراد مومن پر اور اوسکی سہولت ہی اوسپر اور اوسکا امن وطیب عیش وراحت وسعت ہی اوسپر اس طرح کہ وہ اپنی مدبصر تک دیکھ رہا ہی جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہی جبکہ وہ عمدہ عیش وسلامتی مین ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی ضد مین ہی قرطبی فرماتی ہین کہ اول زیادہ صحیح ہی یعنی حقیقت نہ مجاز (۱۰) ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین اور امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ عیسے علیہ السلام ایک قبر پر کھڑے ہوئے تھے اور اونکے ہمراہ حواری تھے اونہون نے قبر کا اور اوسکی وحشت و تاریکی وتنگی کا ذکر کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سی زیادہ تر تنگی مین تھے اپنی ماؤن کی رحمون مین سو جبکہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ کشادہ کری تو کشادہ فرماتا ہے **۱۱ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین ابی خالب صاحب ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنے اپنی چچا سی کہا کہ تمسین تباؤ کہ اگر اللہ تعالی مجھی میری ماں کی طرف بھیجدی تو وہ میرے ساتھ کیا کری کہا واللہ وہ تو ابھی تجھی جنت مین داخل کردی کہا تو واللہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہی میرے ساتھ میری ماں سی پھر اوسکا انتقال ہوگیا مین اوسکی چچا کے ساتھ قبر مین داخل ہوا پس ہنی اینٹین[۱] لگادین اور قبر کو اوسپر برابر کردیا اونمین سی ایک اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کو دایچے ہٹ گیا مینے کہا تجھی کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے بھر دیگئی اور فراخی کی گئی اوسکے لیے اوسکی مدبصر تک **۱۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے بطریق محمد بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بھانجا تھا پھر مشابہ اس حکایت کی بیان کیا کہ یہ کہا کہ مینے لحد مین جھانکا پس ناگاہ وہ میرے مدبصر تک تھی مینے اپنے ہمراہی سی کہا کہ تو نے دیکھا جو مینے دیکھا کہا ہان تجھی یہ مبارک ہو کہا پس مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تھا جو اوسنے کہا تھا **۱۳ حکایت** ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابوبکر بن ابی مریم سی روایت کیا ہی وہ اشیاخ سی روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تھا بنی الحضری سی بصری مین اور وہ شیخ صالح تھے اونکا ایک بیٹا تھا نوعمرون کی ساتھ رہا کرتا تھا شیخ اوسکو وعظ ونصیحت کیا کرتے پھر اوسکا انتقال ہوگیا جبکہ اوسکے چچا نے اوسی قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کردیا تو اوسکی بعض امر مین شک کیا بعض اینٹون کو کھینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصرے کے قبرستان سی بھی زیادہ فراخ تھی اور ناگاہ وہ اوسکی وسط مین تھا پھر اینٹون کو اوسپر برابر کردیا اسکے بعد اوسکی بی بی سی اوسکا عمل پوچھا اونسے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتی سنتا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ کہتا وانا اشہد بما شہدت بہ والفنہا من قولہا یعنی مین گواہی دیتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکے ساتھ تونے گواہی دی اور تلقین کرونگا مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سی اعراض کیا **۱۴ حکایت** شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفہ مین ایک میت پر نماز پڑھی پھر مین اوسکی قبر مین داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کررہا تھا کہ ایک اینٹ قبر سے گر پڑی ناگاہ مین ساتھ کیے کے تھا اور طوان کی صورت بنائی گئی واسطے میری قبر مین قال ابوالمحسن ابن العباء حدثنی عبدالرحمن بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأۃ علیہ نشر بک بن عبداللہ الخ **رویت فسحت وضیق قبر**

۱۵ حکایت ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کھودین ایک مین تیسری مین تہا کہ گرمی مجھپر سخت ہوئی مینے اپنے کمل کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کھودا تھا اور اوسکی سایہ مین بیٹھا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکھا وہ قریب نصف شب[۲] کے اوسپر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کھڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا کہتا ہے کہا فرخ

[۱] اصل نسخہ مین فتحنا ہی یعنی اینٹون کو کھولدیا اور اوٹھا دیا ۱۲

[۲] قریب نصف شب ۱۲

فرسخ مین پھر وہ دوسری قبر کی طرف گئی کہا لکھہ اوسنے کہا کیا لکھون کہا مد بصر یعنی درازی نظر پھر وہ تیسری قبر کی طرف گئی جسکے اندر مین تہا کہا لکھہ دوسرے نے کہا کیا لکھون کہا فترسخ[۱] فترسخ کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتھ تھوڑے لوگ تھی وہ پہلے قبر پر تیسرے مہینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نی کہا ایک قرآب یعنی بہشتی سقا رہی عیالدار ہی اسکے پاس کچہہ نہ تہا مہینے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مہینے کہا یہ درہم اسکی گہر والون کو پہیر دو مہینے لوگون کے ساتھ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائی اوسکی ساتھ سوا اوٹہانیوالون کی اور کوئی نہ تہا اونہون نی قبر کا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئی جسکو دونون سوارون نے مد بصر کہا تہا مہینے کہا یہ کون آدمی ہی لوگون نی کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہورے پر مر گیا تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا مہینے اوس سی کچہہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہہ گیا تیسرے جنازی کا انتظار کرنی لگا عنقا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قوّادہ کی عورت تھی مہینے اوسنی قبر کی قیمت مانگی اونہون نی سیری سر کو مارا اور اوسکو قبر مین دفن کر دیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحٰق ابراہیم بن سفیان الحنظلی سمعت عبد اللہ بن محمد العبسی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حذا القبور الخ شرح الصدور مین یہ حکایت اسی طرح لکہی ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہی کہ مجہسے ہماری بعض علما سی سنا ہے کہ وہ کہتی تھے کہ قرافہ مصر مین ایک گورکن تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اوسنی فارغ ہو چکا تو اوسے اونگہہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوتری پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوے ایک نی دوسرے سے کہا لکھہ فرسخ پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوی ایک نی دوسرے سے کہا لکھہ میل پہر تیسرے پر کہڑے ہوی کہا لکھہ فترسخ فترسخ کے پہر وہ جاگا وہ تہا پس ایک مسافر آدمی کو لائی اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے جو کہ شہر کے معتبر لوگون سی تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہی وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی جسکی گنجائش فترتی فترتہی **ف** فتر بکسر فا و سکون فوقانی اوس مسافت کو کہتی ہین جو کہ درمیان انگوٹہے اور کلے کی انگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر وعذابہ **۱۶** ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک شخص کسی میت کے پاس حاضر ہوا اوسی اوسکی قبر مین اوترنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پر اوسکی مان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی کر دے **۱۷** ابن ابی الدنیا نی طریق ابو عطفان مری سی روایت کیا ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبہی کبہی مجہکو ڈراتے تو البتہ ہم ڈرتی پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات[۱] دیا جاتا ہی بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا

موت غربت - ۱۸ حکایت آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سی روایت کیا ہی کہا مجہے حدیث کی ابو زید نی یہ ایک آدمی تہا اہل بحرین سے کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکی گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبا لک یا غریب یعنی خوشی ہو تجہکو ای مسافر مین دیکہنی لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال اور گوشت کے لکہا ہوا تہا **رویت فسحت قبر - ۱۹ حکایت** - ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط سی روایت کیا ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازی مین حاضر ہوا مین اون لوگونمین تہا جو اونکی قبر مین اوتری پس جبکہ مین قبر کو برابر کر چکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لیے میری مد بصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نی نہ دیکہا جو مینے کہا **رویت نور بر قبر (۲۰)** ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو الحسین بن بشری نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حجاج نی بابان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قبر کو لونمین کے دروازے پر سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکی پاس روشنی دیکہتے تھے **۲۱** ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو داؤد نے اپنی سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم حدیث کیے جاتی تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکہا جاتا ہے **خوشبوی مشک از قبر - ۲۲ حکایت** ابو نعیم نے مغیرہ بن حبیب سی روایت کیا ہی کہ عبد اللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوی جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نی اونکی قبر سی مشک کی خوشبو پائی اونکی اخوان سے ایک آدمی نی اونکو خواب مین دیکہا اوسنے کہا تم نے کیا کیا اونہون نی کہا خیر الصنیع یعنی اچہا کام اوسنے کہا تم کدہر گئے کہا طرف جنت کی اوسنے کہا کس سبب سی کہا حسن یقین طول تہجد دوپہر کی پیاس سی کہا یہ کیا خوشبو ہی جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہی **۲۳ حکایت** امام احمد نی زہد مین مالک بن دینار

---

[۱] فرسخ کا لفظ اردو زبان مین بہی مستعمل ہے اور اسکا استعمال بہی اسی قدر ہے جتنا عربی مین ہے کوس کی طرح فرسخ بہی ایک مسافت کی مقدار کا نام ہے اور اردو مین بہی اسی معنی مین مستعمل ہے

[۱] یعنی فرشتون کی قبر کی طرف آنے کی خبر سنکر

[۱] یعنی فرشتون کی قبر کی طرف آنے کی خبر سنکر

رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ امین عبد اللہ بن قالب کی قبر مین اوترا اور مینے اوسکی مٹی سی لیا ناگاہ وہ مشک تہی اور لوگ اوسکے ساتھ مشغول ہوے کسی کو اوسکی قبر کی طرف بیجا وہ برابر کردی گئی ۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً آیا ہی کہ اول حال آخرت کا قبور ہین کہ شریف غیر شریف سی پہچانا نہین جاتا ہے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس وہو لیس بسندہ ولا **باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر** (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی زیادہ تر رحیم ہوتا ہی اللہ اپنے بندے کے ساتھ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سی متفرق ہو جاتی ہین اور اوسکی گمر والی اخرجہ البزار وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان (۲) انس رضی اللہ عنہ کی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ ہوتا ہی اللہ ساتھ بندی کے جبکہ وہ رکہا جاتا ہے اپنے گڑہے مین اخرجہ الدیلمی **باب ۳۲ تحفہ مومن در قبر** (۱) ابو عاصم جبلی مرفوعاً کہتی ہین کہ اول اوس چیز کا جسکی ساتھ تحفہ دیا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین یہ ہی کہ اوس سی کہا جاتا ہی تو خوش ہو جا پس مقرر مغفرت کی اللہ نی اونکے لیی جو چیز ے جنازے کے ساتھ آئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول تحفہ مؤمن کا یہ ہی کہ مغفرت کیجاتی ہے اونکی لیے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما نی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک اول اوس چیز کا جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہی مومن بعد اپنی موت کے یہ ہی کہ مغفرت کی جاتی ہے واسطے تمام لوگونکی جو اوسکی ساتھ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو الشیخ فی الثواب وابی نعیم فی تذکرتہ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی **باب ۳۳ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کردی** (۱) مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ ابو سلمہ جبکہ مری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر اوسکے لیے اوسمین ۲ مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک یہ قبرین بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر ظلمت سی اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہی اونکے لیے سبب میری صلوۃ کی اونپر ۳ دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد مین تاریکی ہی قبر مین ۴ ابن ابی الدنیا نی کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ابوذر رضی اللہ عنہ سی فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لیی کچہ سامان تیار کرتا پس کیونکر ہی سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجہی ابوذر اوس چیز کی جو تجہی اوس دن نفع دی اونہون نی کہا ہان قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر سی فرمایا روزہ رکہ سخت گرمی کی دن مین واسطے یوم نشور کی اور نماز پڑہ دو رکعت رات کی تاریکی مین واسطے وحشت قبر کی ۵ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لیے امان فقر سی اور انس وحشت قبر سی اور کہا جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کی اخرجہ الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجہ الخطیب ایضاً من حدیث عمر رضی اللہ عنہما **عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہی** (۶) دیلمی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جبکہ مرتا ہے عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکی علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہی اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہی اوس سی زمین کی کیڑون کو ۷ کعب رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجی کہ تو خیر سیکہ اور اوسے لوگونکو سکہا پس بیشک مین روشن کرتیوالا ہون واسطے سکہانیوالے سیکہنے والی علم کے اونکی قبرون کو تاکہ اونکو وحشت نہو اخرجہ احمد فی الزہد وابن عبد البر فی کتاب العلم بسندہ عن کعب **سنت مطہرہ نور والس ہی قبر مین ۸ حکایات** لالکائی نی سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹہایا پس مینی کہا بارک اللہ لی فی الموت یعنی برکت دے اللہ میرے لیی موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہا وما بعد الموت مجہپر اوس سی رعب داخل ہوا پہر جب میت دفن ہو چکا تو مین قبر کے نزدیک

متفکر بیٹھا تا گاہ ایک شخص قبر سے نکلا سب سے زیادہ خوش رو اور نہایت خوشبو اور بغایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہی ای ابراہیم منتی کہ لبیک تو کون ہی اللہ تجھپر رحم کرے کہ مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کھاٹ سی وما بعد الموت میںنے کہا پس تو کون ہی کہا مین سنت ہون مین اپنے صاحب کے لیی دنیا مین حافظ تھا ہون اور اوسپر رقیب اور قبر مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے **ثواب ادخال سرور بر مومن ۹** محمد بن لال نی اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین داخل کیا کسی آدمی نی کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہی اللہ اوس سرور سی ایک فرشتہ کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہی اور اللہ کی توحید کرتا ہی پہر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہی تو وہ سرور اوسکی پاس آتا ہی پس اوس سی کہتا ہے کیا تو مجھی پہچانتا ہی وہ اوس سی کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہی مین وہ سرور ہون کہ داخل کیا تو نی مجھکو فلان پر مین آج کے دن تیری وحشت کو انس دونگا اور تلقین کرونگا بحجت تیری حجت اور ثابت رکھونگا تجھکو ساتھ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت مین اور تیری لیے شفاعت کرونگا اور دکھاؤنگا تجھی تیری منزل جنت سی **مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے ۱۰** ابو الفضل طوسی نی عیون الاخبار مین بسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کری اللہ کی مساجد مین نور کو تو روشنی کری اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اوسمین خوشبو کری تو داخل کریگا اللہ اوسپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سی **ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سی (۱۱)** ابن مندہ نی ابو کاہل سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو خوب جان رکھ ای ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نی اپنی ایذا کو لوگونسی روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سی قبر کی ایذا کو رد کے **ثواب عیادت مریض ۱۲** دیلمی نی حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ موسی علیہ السلام نے کہا یارب کیا ہے اوسکے لیے جو کسی مریض کی عیادت کری فرمایا کہ اوسکے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا و اخرج سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی فذکر نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ **حساب قبر مین ۱۳** حکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ قبر مین حساب ہی اور آخرت مین حساب ہی پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنی نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ قبر مین مومن کا حساب اسی سی لیا جاتا ہی تا کہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سو اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تا کہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سی قصاص ہو چکا ہو **رویت عمل قبر مین ۱۴** امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کی دن پہر اوسکے لیی مغفرت کیجاوے مسلم تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکھتا ہے **ادنے اسی سبب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی موجب ہی پیروی دجال کا ۱۵** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر برائی کی دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسکے ساتھ اپنی قبر مین =

باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین (۱)

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہی اور احادیث مین یون کہا ہی کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہی اسکے ساتھ ایمان لانا فرض ہی ۲ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ قبر کا عذاب حق ہی سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہی ۳ حنبل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عبد اللہ سے عذاب قبر کا حال پوچھا اونہون نی کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہی ہم اوسکی مقر ہین اور جو اوسکی منکر ہون اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہی وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہاری پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہی مُردے

قبر مین عذاب کیے جاتے ہین ۴ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا تقاضا ہی ویسا ہی اہل سنت کی درمیان مین متفق علیہ بھی ہے

وصل بیان مین اون آیتون کی جن سی عذاب قبر معلوم ہوتا ہے (۱) فرمایا اللہ پاک نی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ابو سعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہانی فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسمین پسلیان اوسکی معیشت ضنک یہی ہی یہی اون نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون لوگون کی حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہی کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکی رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کیے جاتے ہین اوسپر ننانوی تنین کیا تم جانتے ہو کیا ہے تنین ننانوی سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پھونکتی ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اذہا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار وابن ابی حاتم نے کچھ اختصار کے ساتھ اسکو روایت کیا ہی ابو بکر بن ابی شیبہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوی تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر ایک دنین سی پھونک ماری زمین مین تو وہ سبزہ نہ اگاوی حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مین آیا ہے یہ حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی اور بھیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کی سو وہ اوسکا گوشت کہاتی ہین یہانتک کہ نہین چھوڑے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بھیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو مارتے ہین الحدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعا مروی ہی فرمایا کہ معیشت ضنک عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور ونی اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہی اور صحیح کو ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہی اسکے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بھی مروی ہی عبد الرزاق کا لفظ یہ ہی کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ کر دیجاتی ہے یہانتک کہ اوہر کی پسلیان اوہر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دباؤ ہے انسے یہ بھی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہی کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کیے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۲ وان للذین ظلموا عذابا دون ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے پیچھے کیا ہے فذوقوا حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہی ایام دنیا سے پس اسنی اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جسمین وہ ہین وہ عذاب قبر ہے اسی لیے یہ فرمایا ولکن اکثرھم لا یعلمون کیونکہ وہ غیب ہی ۳ زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا ہم شک کرتے تھے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت الہکم التکاثر نازل ہوئی حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہانے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہر گز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے یعنی آخرت مین جبکہ پہلے عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کی ہے ۴ فرمایا اللہ پاک نی ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن اٰیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہی ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون نی کہ راست گو ہین اس بات کی خبر دی کہ وہ اوس وقت ذلت کی مار کے ساتھ جزا دیے جاوینگی سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اونسی نہیں کیا جاوی تو یہ صحیح نہ ہوگا کہ الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کی دن جزا دیے جاوگے ۵ فرمایا اللہ تعالی نی فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بال فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ تعادخلوا ال فرعون اشد العذاب نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کی حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بھی مثل انہین کی ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہی برزخ مین تیسرا میر صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہی دنیا وآخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے اسمین سوا اسکے اور کوئی احتمال نہین ہی زمخشری نے کہا ہی کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال

کیا جاتا ہی قتیبہ بن سعید نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح و شام پیش کرتی ہین غرض یہی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے ثعلبہ نے یعلی بن عطاء سے روایت کیا ہے کہا میںنے میمون بن مہران سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو مذاکرتے کہ ہمنے صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لیی اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو مذاکرتے کہ ہمنے شام کی اور حمد ہے اللہ کے لیے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تھا اونکی چیخ کو کوئی مگر وہ پناہ مانگتا تھا اللہ کے ساتھ آگ سی **حکایت** ایک شخص نی راوزاعی رضی اللہ عنہ سی کہا ای ابو عمرو ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندی جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالے کے اور کوئی نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہی تو اونکی طرح سفید پرندی واپس آتی ہین اونھون نے کہا تمنے اسکو دریافت کیا اونھون نی کہا ہان فرمایا ان پرندون کی پیٹون مین آل فرعون ہی کہ یہ صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہین یہ پرندی اپنی گھونسلون کی طرف لوٹ آتی ہین حال آنکہ انکے پر جل بھن کے سیاہ ہو گئے اور اوپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہوگئی پھر آگ پر پیش کیے جاتے ہین اور اپنے آشیانونکی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالی فرماوےگا ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر صبح و شام کہ اگر وہ اہل جنت سی ہے تو جنت سے اور جو وہ اہل نار سے ہے تو نار سی کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہی یہانتک کہ اوٹھاوی تو ٹھکرا اللہ طرف اوسکے قیامت کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نی اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر یہ آیت پڑھی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا (۱۲) یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ یعنی اللہ تعالی ثابت رکھتا ہے اون لوگونکو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کی زندگی دنیا مین و آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نی فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہی کہ یہ قول ہی براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہین کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہی لیکن یہ بات رائے سے نہین کہی جاتی ہی پس محمول ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تھا **وصل** کسی نی کہا اسمین کیا حکمت ہے کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہی باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہی اور اسپر ایمان لانا اور اس سی بچاؤ کرنا واجب ہی سو علماء رحمہم اللہ نی اسکے دو جواب دیے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہی کہ اللہ سبحانہ نی اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ۱ وانزلنا علیک الکتاب الحکمۃ ۲ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ ۳ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیات اللہ والحکمۃ ان تینون مین باتفاق سلف امت و ائمہ ملت حکمت سی مراد سنت ہی جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر وحی اوسپر ایمان اور اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی و جب ہی اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہی دینمین سی کوئی بھی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا ہی کہ خبردار رہو بیشک مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکی ساتھ اوسکی الحدیث پس کتاب و سنت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہین حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکھی ہی **جواب تفصیلی** یہ ہی کہ ہرچند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہی لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہین ہی کہ مطلقا اسکا ذکر ہی نہو دیکھو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین اشارہ ہے طرف سوال کی اور جو کچھ مترتب ہوتا ہی اوسپر نعیم عذاب سی و اکثر سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین ستر حدیثین ستائیس راویون سی اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور در منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گذر چکا ہے بیان کر لانے کی ضرورت نہین ہی **ف** دنیا مین ثابت رکھنے سے یہ مراد ہے

کہ مومنین کلمۂ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کی وقت کسی طرح کا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈالدیے جاوین اور کفار و مبتدعین کے شبہون سے کسی طرح کا شک اونکے دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہو جاوین آخرت مین ثابت رہنے کا یہ مطلب ہے کہ قبر مین منکر و نکیر کے سوال کی وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب باصواب دیدیتے ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ اونکے دلونمین کسی طرح کی دہشت سماتی ہے اسی طرح مواقف حشر و نشر مین بھی احوال قیامت سے نہ گھبرائینگے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر مین ہو یا مابعد قبر اتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص بیان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلدی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ کہی وہ شخص قبر و غیر مین بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سے محفوظ رہیگا اللھم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اس پر دلیل نہین ہے کہ مؤمن پر قبر مین عذاب ہوتا ہی پھر کیون کہتے ہین کہ یہ آیت شریف مقدمۂ عذاب قبر مین نازل ہوئی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و وحشت کی جگہ ہے اور عادۃً فرشتون کی ملاقات انسان کو پریشان کردیتی ہے شاید اس لیے جزا حوال کہ بندے پر قبر مین گذرتے ہین اون کا نام تغلیبًا عذاب قبر رکھدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض پر منتے جاتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کھول کر دیکھتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے کے گرزون سے مارتی ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ اگر مردے کی آنکھون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکھتے ہین تو اوسے جون کا تون رکھا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت و تغیر اوسمین محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہے جیسی کھودی تھی ویسی ہی ہوتی ہے کیونکر اوسکے بدن تک فراخ ہو جاتی ہے اور کس طرح تنگ ہوتی ہے ہم تو زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجایش رکھتی ہے کہ آسمین مردہ اور فرشتے وحوش صورتین یا موذی مورتین سما سکین یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہے۔ رہے انکے بھائی بند گمراہ بدعتی سو وہ یون کہتے ہین کہ جو حدیث مقتضای حس و عقل کی مخالف ہے وہ یقینی خطا ہے اوس حدیث کے ناقل سے خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکھتے ہین کہ جس شخص کو سولی دیجاتی ہے وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہے نہ وہ کسی طرح کی حرکت کرتا ہے نہ کوئی اوس سے سوال کرتا ہے نہ وہ کسی طرح کا جواب دیتا ہے نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسی کو شیر و غیرہ نے پھاڑ کھایا یا پرندون نے اوسی نوچ کھسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کھایا اور اوسکی بدن کی اجزا درندون کی پیٹون مین اور طیور کی چونچون مین پہونچ گئے اور وہ ہوا مین متفرق ہوگئی ایسے شخص کے اجزا کیونکر مسئول ہو سکتی ہین فرشتون کا سوال ایسی آدمی سے کیونکر تصور مین آسکتا ہے یا این ہمہ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ قبر اوسکے لیے ایک روضہ ریاض جنت سے یا ایک گڑھا آگ کی گڑھون سے ہو جاوے اور قبر اس قدر تنگ کس طرح ہو سکتی ہے کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچھ اون حالات کی طرف اشارہ ہے جو کہ روح پر عذاب روحانی سے وارد ہوتے ہین اور ان باتون کا لیے موضوع لغت عرب پر کوئی حقیقت نہین ہے یہ تقریر منکرون کی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے ذکر کی ہے علماء اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کیے جاتے ہین یا اونکو سولی دیجاتی ہے اللہ تعالی نے اونکی یا جو اوسکو مکلفین کی آنکھون سے چھپا دیا ہے جیسے طرح فرشتون کو دیکھنے کو اونسی چھپایا ہے باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام اونکو دیکھتے ہین اونسے بات چیت کرتے ہین دیکھو جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے تھے القاء وحی کرتے آپ اونسی وحی لیتے اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنیوالا خاص حق تعالی ہی ہے آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہے جب کبھی چاہتا ہے تو اوس ادراک کو زید کے لیے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لیے نہین کرتا مثلا کبھی بہت لوگون کو تھوڑا کر دکھاتا ہے اور تھوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تھوڑے کردیے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میری پہلو مین تہا مینے اوس سی کہا کہ ہم تو اونکو ستر آدمی دیکھتے ہین اونسے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سی پوچہا اونسے کہا کہ ہم ہزار تہے انتے بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو لوٹتے ہوی دیکہا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکہا جیسا کہ اللہ پاک نی خود ارشاد فرمایا ہی واذ زین لھم الشیطان اعمالھم الی قولہ انی اری ما لاترون ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کی بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سی آیا اور اوسکا ساتھ نشان تہا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین پس شیطان نی کہا نہین ہی کوئی غالب واسطے تمہاری آج لوگون سی اور مین تمہاری لیی پشت پناہ ہون اور جبریل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوی جبکہ اوسنی اونکو دیکہا تو اوسکا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ مین تہا اوسنی اپنا ہاتھ چہوڑا لیا اور پیٹھ دیکے بہاگا اور اوسکا گروہ بہی بہاگا اوس آدمی نے کہا ای سراقہ تو تو ہماری پناہ ہی اوسنی کہا بیشک مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتی اور یہ جب کہا کہ اوسنی ملائکہ کو دیکہا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ بعض بعض سی قریب ہوگئی تو اللہ تعالی نی مسلمانون کو مشرکون کی آنکہون مین تہوڑا کردیا اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکہون مین تہوڑا کردکہایا تو مشرکون نی کہا یہ کون لوگ ہین دہوکا دیا انکو انکے دین نی یہ اسلیی کہا تہا کہ وہ مسلمانونکی آنکہون مین قلیل مین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب اونکو ہزیمت دینگی امین اونکو تنک نہ تہا انتے دیکہو اللہ پاک نی شیطانون کی صفت مین فرمایا ہی کہ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکہتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہہ سے کہ تم اونکو نہین دیکہتے ہو اس سب سی معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا یتعالی ہی جسکو چاہتا ہے دیتا ہی جس سی چاہتا ہی روک لیتا ہی امام ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہی اور امام الحرمین جوینی نے بہی اسی کی مثل کہا ہی امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہی کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتی ہین اور اوسکو قبر مین دیکہتی ہین اور ان چیزون کی کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدے کے تصدیق کی کیا وجہ ہی پس تو جان لی کہ تیری لیی ان چیزونکی تصدیق مین تین مقام ہین (۱) پہلا مقام اور یہی اظہر واصح واسلم ہے یہ ہی کہ تو تصدیق کری ساتھ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت کو کاٹتی ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتی اسلیی کہ یہ آنکہ مشاہدۂ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکہتی اور جو چیز آخرت سی تعلق رکہتی ہے وہ عالم ملکوت سی ہے کیا تو نہین دیکہتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کس طرح نزول جبریل علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاتی تھے حال آنکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور اس بات کے ساتھ ایمان لاتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتی ہین پس اگر تو اسکے ساتھ ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ ووحی مین ایمان کا صحیح کرنا بہت زیادہ تو اہم ہی اور اگر تو اسکے ساتھ ایمان لی آیا ہی اور اس بات کو جائز رکہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتی ہین جسکا امت مشاہدہ نہین کرتی ہی تو پہر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکہتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون اور حیوانون کی مشاہدہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچھو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہماری عالم کے سانپ بچھو کی جنس سی نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سی ہوتا ہی (۲) دوسرا مقام یہ ہے کہ تو سوتے کے احوال کو یاد کری اور اس بات کو کہ وہ اپنی خواب مین دیکہتا ہی کہ اوسی ایک سانپ کاٹ رہا ہی اور وہ اوس سی ایذا پاتا ہی یہانتک کہ خود کو اپنی خواب مین دیکہتا ہی کہ وہ چیختا چلاتا ہی اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی اور کہبی اپنی جگہہ سی حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان سی کرتا ہی اور ایذا پاتا ہی جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مشاہدہ کررہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکہتا ہی اور جو سانپ کہ اوسکی حق مین موجود ہی اور وہ عذاب جو اوسکی حق مین حاصل ہی تو اوسے اوسکے گرد نہین پاتا ہی کیونکہ وہ تیری حق مین مشاہد نہین ہی اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کی اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہی کسی طرح کا فرق نہین ہی (۳) تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہی کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اوس سی تجکلو ملاتی ہوتی ہی اور وہ زہر ہے پہر زہر ہی موذی نہین ہی بلکہ موذی الہی ہے بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہی جو کہ تجہہ مین زہر سی حاصل ہوتا ہی سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوی تو مقرر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس نوع کی عذاب سی ممکن نہوگی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوی طرف سبب کے جسکی طرف

وہ حادث مین منسوب ہوتا ہی اسلیے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوی بغیر مباشرت صورت جماع کی تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب ہوگی اور ثمرہ سبب کا حاصل ہوجاویگا گو صورت مسبب کی حاصل نہوا اور سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سی کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سی اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے والی نفس مین منقلب ہوجاتی ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنی سانپون کی ہوتا ہی بغیر وجود سانپون کی اور صفت کا موذی منقلب ہوجانا مثل انقلاب عشق کی ہی کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہی کیونکہ عشق تولذیذ تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بغیضہ مولم ہوگیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سی وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہی کہ کاش عشق و وصال سی مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلیے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہوگیا سو یہی مال زمین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہوگئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہی اگر اوسکی حالت حیات مین یہ سب اوس سی لیا جاوے تو تو دیکھتا ہی کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لیے کبھی مال نہوتا نہ کبھی جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سی ایذا نہ پاتا پس موت عبارت ہی دنیا کی ساری چیزون سی کیبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہی کہ آدمی کبھی اپنی گھوڑی کو اسطرح دوست رکھتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوی ان دو باتون مین کہ اوس سی گھوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکی نزدیک الم گھوڑے کی جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گھوڑے کے لیے وہی اوسکو کاٹیگی جبکہ اوس سی اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہیے کہ اس کاٹنی کے واسطے تیاری کری کیونکہ موت ہی اوس سی اوسکے گھوڑے گھر زمین کو اہل وعیال واولاد کو دوست آشنا جان پہچان والونکو لیگی اوس سی اوسکی جاہ وقبول کو جبین لیگی بلکہ کان آنکھ اعضا کو اوس سی لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سی مایوس ہوگا سو یہ اوسپر سانپ بچھوؤن سی بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سی لیلیا جاوی اور وہ زندہ ہو پس ایسے ہی جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کرچکے ہین کہ جو شخص معنی آلام ولذات کا ادراک کرتا ہی وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہی کیونکہ وہ زندگی مین تو کئی اسباب سے متسلی ہوجاتا تھا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کردیتے تھے اور اس سی تسلی ہوجاتی تھی کہ وہ شی اوسکی طرف رجوع کرآوی یا اوسکا عوض عود کری موت کے بعد تو کوئی شی تسلی کی باقی نہین رہی اس واسطے کہ تسلی کی رگ بند کردی گئی اور یاس حاصل ہوگیا ؎ سیر بادر ہوس آباد تمنا کردیم منزل یاس زہر را بگذر نزدیک ست ٭ پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پھلکا تا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہی فنجا المخففون یعنی ہلکے پھلکون نی نجات پائی اور اگر بھاری بوجھل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ؎ تورہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری ٭ سبک روحان چو بوی گل فروبستند محملہا حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نی نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کرکے خوب سمجھایا ہے ایک جماعت ایمہ نی جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہی اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑھایا ہے یہان اوسکا استیفا کردینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہی اور ایمان اوسکی ساتھ متعین ہی حافظ صاحب بسط کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نی اسکے ذکر کے ساتھ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سی یعنی عذاب قبر سے بھی زیادہ تر عجیب ہی جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا کرتے تھے اور کبھی آپ اونکو نہ دیکھتے نہ سنتے اور آپ کے لیے مرد کی شکل بنکر آتے آپ سی ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا اور کبھی اونکو نہ دیکھتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیا علیہم السلام اور کبھی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے یہ جن ہماری درمیان مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سی مارتی اور اونکی گردنین مارتی تھے اور اونپر چیختے چلاتے تھے حال آنکہ مسلمان اونکی ساتھ تھے نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی باتین سنتے تھے اللہ تعالی نی بنی آدم کو بہت سی چیزون سی جو کہ زمین مین حادث ہوتی ہین حجاب مین رکھا ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کی درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھاتے آپ سی قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین مجلس

فیض منزل نہین سنتے تھے جو شخص اللہ سبحانہ کو جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہی وہ کیونکر اس بات کو اور اسمجھتا ہی کہ اللہ تعالی ایسی حوادث احداث فرماوے
جس سی بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کردی اپنی کسی حکمت اور اونکی رحمت کی لیے کیونکہ وہ اوسکے دیکھنے سننے کی طاقت نہین رکھتی ہین بندے کی سماعت و بصارت
زیادہ تر حقیر ہی اس سی کہ وہ مشاہدۂ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نی اوسکو سنا اونہین سی بہت سے بیہوش ہو گئے اور بیخودی طاری ہوگئی تو اونکی
بھی زندگی سی متمتع نہ ہوی بعض کا پردۂ قلب منکشف ہوا پھر مر گئے پس حکمت الٰہی نی کسطرح اسکا انکار کرتا ہی کہ اوسنی ایک پردہ چھوڑا ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے
اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ کھولدیا جاویگا تو اوسکو دیکھہ لینگے عیانًا مشاہدہ کرلینگی پھر یہ بات ہی کہ ہم مین سی بندہ اسپر
قادر ہے کہ وہ میت کی آنکھ اور سینے سی پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کرسکتا ہی پھر اوسکو جلدی سی رد کرسکتا ہی تو پھر فرشتہ کیونکر اس سی عاجز ہوسکتا ہی اور
اللہ تعالی کس طرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حالانکہ وہ تو ہر شئی پر قادر ہے اور کس طرح قدرت اوسکی اس سی عاجز ہوسکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکھون پر
اور دانۂ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکھی کہ اوس سی گریز پڑی۔ آمر بر نرخ کا اوس چیز پر قیاس کرنا جسکا لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہی مگر صرف جہل و ضلال اور
تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز رب العالمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہی اور جبکہ ہم مین سی ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ طول و عرض مین وسیع
کردی اور اسکی وسعت کو لوگون سی مستور رکھے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع کردی تو پھر رب العالمین کیونکر اس سی عاجز ہوسکتا ہی کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرماوے
اور بنی آدم کی آنکھون سی اوسکو مستور رکھی کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکھین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہوا اور وہ اوسکو نہ دیکھین
سر مسئلہ کا یعنی بھید و گر اوسکا یہ ہی کہ یہ فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سی نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف ہی اور اللہ سبحانہ نی بنی آدم کو
اس گھر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہی جو کہ اوس سی ہے اور اوسمین ہی۔ رہی وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چھوڑ دیا ہی تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان
اونکی سعادت کا سبب ہو پھر جب اونسی یہ پردہ اوٹھایا جاویگا تو عیانًا مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کی درمیان مین رکھا ہوا ہو تو بھی یہ بات ممتنع نہین ہی کہ اوسکے
پاس دو فرشتی آوین اوس سی سوال کرین بغیر اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکی کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور فرشتے اوسکو ماریں
بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکھو یہ ایک ہم مین سی اپنے صاحب کے برابر سوتا ہی پھر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہی مارا جاتا ہی دردناک ہوتا ہے
اور جاگتے کو اسکی کچھ بھی خبر نہین ہوتی ہی اور کبھی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہی ایک یہ اعظم استبعاد سی ہے کہ فرشتہ پتھر کو شق کردی حال آنکہ اللہ سبحانہ
نے پتھر کو ملک کی لیے ایسا کردیا ہے جیسے ہوا طیور کے واسطے پتھر اجسام کثیف کے واسطے حاجب ہوتی ہین اس سی یہ نہین لازم آتا ہی کہ ارواح لطیفہ اونمین داخل ہوسکین
یہ نہین ہی مگر افسد قیاس۔ اسی قیاس اور اسکی مثل اور قیاسات فاسدہ سی رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گئی پھر وہ آگ دسبزو جو کہ قبر مین ہی دنیا کی آگ سی نہین ہے
نہ دنیا کی نبات سی کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکی سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہی وہ اوسکا بھی مشاہدہ فرماوی وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سی ہے وہ آگ دنیا کی آگ سی سخت تر
ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس نہین ہوتا ہی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی میت پر اوس مٹی کو اور اون پتھرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین گرم کردیتا ہی یہانتک کہ وہ دنیا کے
انگارون سی بھی زیادہ تر گرم ہوجاتی ہین اہل دنیا اگر اونکو چھوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سی بھی زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ دو آدمی دفن کیے جاتے ہین
ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہی اور یہ آگ کے گڑھے مین ہی کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک نہین پہونچتی ہی اور وہ جنت کے چمن مین ہی کہ اوسکی راحت و نعیم اوسکی جار
تک نہین پہونچتی پروردگار جل ثناۂ کی قدرت اس سی بھی وسیع تر اور عجیب تر ہے اللہ تعالی نی تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون سی اسی دنیا مین وہ نشانیان دکھائی
ہین کہ وہ اس سی بھی بہت بڑی ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہی مگر وہ جسکو اللہ تعالی توفیق دی اور اوسکو
بچانی کا فر کے لیے دو تختیان آگ کی بچائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سی اوسپر قبر شعلہ مارتی ہی جیسے تنور شعلہ مارتا ہی اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندونکو اوسپر
مطلع کردیتا ہی اور اونکے غیر سے اوسکو چھپاتا ہی کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہوجاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہی اور لوگ دفن کرنا چھوڑ دین جیساکہ

صحیح مین دار و مدار ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تمکو سنا دے عذاب قبر کی جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کی جن مین منتفی تہی اسلیے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتی ہین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا تہا اور قریب تہا کہ آپکو گرادی جبکہ آپکا گذر اوس شخص پر ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تہا **حکایت** حافظ صاحب فرماتی ہین مجھے حدیث کی پیری صاحب ابوعبداللہ محمد بن وزیر حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے بعد عصر کے باغ کی طرف نکلی کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کی درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سے ایک قبر تہی اور وہ انگارا تہی جیسے شیشہ گر کی بھٹی اور میت اوسکی وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مہینے شہر کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مہینے کہا واللہ مین سوتا نہین ہون پہر مین اپنی گہر کی طرف گیا حال آنکہ مین مدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال پوچہا ناگاہ وہ مکاس[1] تہا کہ اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبر مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے جن کبہی دکہائی پڑجاتی ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہا دیتا ہی **حکایت** ہمکو حدیث کی ہماری صاحب ابوعبداللہ محمد بن حبان سلالی نے یہ اللہ کے نیک بندونمین سے تہی اور سچے آدمی تہی کہتے ہین کہ بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چھوٹی میخین بیچین ہر میخ کے دو سر تہے ایک لوہار نے اوسکو لیلیا اوسنی اوسکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین پرتی تہین یہانتک کہ اوسکی ٹھوکنے پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پہر اوسی کو پایا اوس سی کہا یہ میخین تیری پاس کہان سی آئین اوسنے کہا مجھے ملگئین وہ اوس سی پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنی بتا دیا کہ اوسنی ایک قبر کھلی پائی اوسمین میت کی ہڈیان تہین ان میخون سی جکڑی ہوئی تہین مہینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون مگر نہ نکال سکا پہر مہینے ایک پتھر لیا اوسکی ہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مہینے اون میخون کو بچشم خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مہینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر میخ کی دو سر تہی حافظ صاحب مرحوم نے بعد اسکی بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار اور اونکے اضعاف اور اضعاف کے اضعاف اس قدر ہین کہ یہ کتاب اونکی گنجایش نہین رکہتی ہی اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندونکو قبر کا عذاب اور اوسکی نعیم ظاہر طور دکہا دی ہی تاکہ خواب مین دیکہنا سوا گر ہم اوسکو ذکر کرین تو متعدد کتابین بنجائین جو کوئی اوسپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہیے کہ کتاب منامات ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمالی چند حکایات اس باب کی آیندہ مذکور ہونگی حافظ صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نے امر آخرت کو اور جو اوس سی متصل ہی محجوب کر دیا ہی ادراک مکلفین سی اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے اور یہ اوسکی کمال حکمت سی ہے اور اسلیے کہ مومنین بالغیب اپنی غیر سی ممتاز ہو جاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہی کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتی ہین اوسکے قریب بیٹہتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتہ کفن وحنوط ہوتا ہے جنت سے یا نار سی حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتی ہین اور کبہی محتضر کو سلام کرتی ہین وہ اونکو جواب دیتا ہی کبہی لفظ سے کبہی اشارے سی کبہی دل سی جیسا اوسکو نطق واشارے کی قدرت نہین ہوتی ہی پہر کبہی بعض حاضرین اوسکو سنتی ہین محتضر کہتا ہی مرحبا اہلا وسہلا ومرحبا بعدو الوجوہ **حکایت** مجہی میری شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سی خبر دی مجہی معلوم نہین کہ خود اونہون نی مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اونکو خبر دی کہ اونہون نی اوس محتضر کو یہ کہتے سنا علیک السلام ہٰہنا اجلس یعنی محتضر نے فرشتے سے کہا تم پر سلام ہو یہان بیٹہو **حکایت** خیر نساج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہی کہ اونہون نی موت کے وقت فرمایا تو صبر اللہ تجہے عافیت مین رکہی کیونکہ جس چیز کے ساتہ تو مامور ہے وہ فوت ہوگی اور مین جسکے ساتہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پہر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑہی پہر کہا جاری کر جسکا تو حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے گذر چکی ہی اور اس سی یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہی فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ تر قریب ہین طرف اوسکی تم سی ساتہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کی لیکن تم اونکو نہین دیکہتے ہو سو یہ تو اول ہی امر ہی حالانکہ وہ نہکو دکہائی دیتا ہی نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتی ہین اور وہ اہی گہر مین ہی پہر کتاب الروح مین یہ فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی تین گہر بنائی ہین ایک گہر دنیا دوسرا گہر برزخ تیسرا دار القرار اور ہر گہر کے لیے احکام مقرر دیے ہین کہ وہ اوسی کی سلطنت خاص ہین اور انسان کو بدن ونفس سی مرکب فرمایا ہی دار دنیا کے احکام کو بدنون پر شیطان ہے

[1] یعنی سالگا محصل لگوالا ۱۲

اور روحین اونکی تابع ہین اور اسی لیے اپنے احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہی جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے گو نفوس مین اوسکی خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکھا ہی اور بدنون کو اوسمین اونکا تابع کیا ہی سو جس طرح احکام دنیا مین روحین بدنون کی تابع ہین اور بدنونکی ایذا سے ایذا پاتی اور اونکی راحت سے لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم وعذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کی نعیم وعذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوس وقت مباشر عذاب ونعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کے لیے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتی ہین پھر نعیما وعذابا اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتی ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتی ہین پھر نعیما وعذابا اپنی روحون کی طرف سرایت کرتی ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سے احاطہ کرلے اور جیسا چاہیے اسکو ویسا سمجھ وجھدل جو کوئی اشکال داخل خارج سے بتصور وارد کرینگا اوسکو یہ بحسبی زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم اعتقاد ہو کہ اسکے سبب سے ہدایت کی راہ مین چلیگا یعنی تو وجوبا اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کر اور منکر سوال کی بھی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ فقط سوال کی منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور مابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہی کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکی منکر ہونگی اس لیے وہنون نے صرف اسی کے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ساری معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سے پہلے گذر چکا ہی کہ زمخشری نے کہا ہی کہ اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکھا رد نہ کیا سورۂ طہ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بھی رد نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین اما قول اھل البدع پس ابو ہذیل اور مرسی نے کہا ہی کہ جو شخص سمت سیان سے نکل گیا ہی وہ درمیان دو نفخون کے معذب ہوتا ہی اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہی اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور نجاری نے عذاب قبر کو ثابت کیا ہی لیکن مومنین سے اسکی نفی کی ہے اور کفار وفساق اصحاب تعذیب کے لیے اپنے اصول پر ثابت کیا ہی صالحی نے کہا ہے کہ فتنہ عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتا ہی بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف رد کی جائین اور یہ ہوسکتا ہی کہ میت کو الم حس وعلم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہی کرامیہ سے بعض معتزلہ نے یہ کہا ہی کہ اللہ تعالی مردونکو اونکی قبرین عذاب کرتا ہی اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو اسکا شعور نہین ہوتا ہے پھر جبکہ وہ محشور ہونگی تو اون آلام کو پائینگی اور اونکا احساس کرینگی اور یہ کہا ہی کہ جن مردون کو عذاب ہوتا ہی اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست وبیہوش کا کہ اگر اونکو مارا پڑے تو وہ الم کو نہین پاتی اور جب اونکی عقل عود کر آتی ہی تو اونکو ضرب کے درد کا احساس ہوتا ہی اور اونمین سے ایک گروہ نے عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہی انمین سے ہین ضرار بن عمرو اور یحیی بن کامل انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سارے معتزلہ اسی مطلقا نفی عذاب قبر کی کرنا ٹھیک نہین ہی واللہ اعلم **وصل اس امر کی بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہی یا تن پر یا دونون پر** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان وتن دونون پر ہی یا نفس پر بدون بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کی اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم وعذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا ہم اونکی جواب کے لفظ ذکر کرتی ہین فرمایا بلکہ عذاب ونعیم بدن ونفس دونون پر ایک ساتھ ہی باتفاق اہل سنت وجماعت کی نفس متنعم ومعذب ہوتا ہی اس حال مین کہ وہ بدن سے جدا ہی اور متنعم ومعذب ہوتا ہی اس حال مین کہ وہ بدن کی ساتھ متصل ہی پس عذاب ونعیم اس حال مین دونون پر محیط ہین جس طرح کہ روح بدن سے منفرد ہوتی ہی اور آیا عذاب ونعیم بدن کے لیے بدون روح کی ہوتا ہے اسمین اہل حدیث وسنت واہل کلام کی دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ بھی ہین کہ وہ اہل سنت وحدیث کے اقوال سے نہین ہین جو شخص کہتا ہے کہ عذاب ونعیم نہین ہوتی ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم ومعذب نہین ہوتی ہین سو اس قول کی فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد ابدان کی منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہین اور اس قول کو بہت سے اہل کلام معتزلہ وغیرہم سے بھی کہتی ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتی ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہی اور یہ اوسی وقت ہوگا کہ جب

قبروں سی اوٹھینگے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ برزخ مین یہی ارواح منعم و معذب ہین پھر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح و بدن دونون معذب ہونگے اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کی اہل کلام و حدیث وغیرہم سی بھی ہین اور یہی مختار ابن خرم و ابن برہ کا ہی پس یہ قول تین قول شاذ مین سی نہین ہی بلکہ منسوب ہی طرف قول اوس شخص کے جو کہ عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہی اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہی لیکن ان لوگون کے عذاب قبر مین تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہی اور بدن پر بواسطہ روح ہی تیسرا یہ ہی کہ فقط بدن پر ہی اور اس قول کی ساتھ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہی اور روح کو بھی حیات ہیڑ تا ہی اور دوسری قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا منکر ہی پس جبکہ اقوال شاذہ تین ہیڑ ائی جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہی اور روح تو بھی حیات ہی اور اس قول کو کئی گروہ اہل کلام کے معتزلہ و اشعریہ کہتی ہین جیسے قاضی ابوبکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابوالمعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت کی ہی بلکہ کتاب و سنت دونون سی ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی اور وہ منعم یا معذب ہوتی ہی جب یہ سب قول جان چکی تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمہ امت کا یہ ہی کہ میت جب مرجاتا ہی تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب اوسکی روح و بدن دونون کو حاصل ہوتا ہے اور روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہی منعم ہو یا معذب اور وہ کبھی عذاب بدن کی ساتھ متصل ہوتی ہی اور بدن کی لیے براہ روح کی نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہی پھر جبکہ قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کرینگی اور اپنی قبرون سی رب العالمین کی لیے کھڑی ہو جاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان یہود و نصاری و مسلمین کی متفق علیہ ہی جمع التشتیت مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہی واللہ اعلم **وصل** شرح برزخ مین لکھا ہے صحیح یہی بات ہی کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونونکے لیے ہی گو بدن مٹی ہی کیون نہ ہو جاوین جیسا کہ مروی ہی **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے پھر عرض کیا ای عمر ہمارے صاحب یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتی ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑھی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا حضرت امیر المومنین نی فرمایا سچ ہی اوسنے تین سر نکالی اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہی یہ سب دنیا سی دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھ ان سرون پر رکھتا ہون تو انمین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سی فرمایا کہ ابوالحسن یعنی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ کو بلا لاوہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنی دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتھر اور لوہا میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پھر مجوسی سی فرمایا تو اپنا ہاتھ اوپر رکھ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھ رکھا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتھر پر مارا اوسی مارا اوسکی درمیان سی آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہی کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجھے اوسکی گرمی معلوم نہ ہوتی ہو اللہ تعالی ہر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردی جیسے اوسنے اپنی قدرت سی پتھر و لوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی پس اگر ابدان درمیان مین نہ ہوتے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث و آثار و اخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن محشر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہی اس سی یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت و کتاب مین بدرجہ کمال فقہ و ذکاوت کے ساتھ متصف تھے تو آپکی فہم و ذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لیے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہی کہ آپ سر خیل اولیای کرام ہین اور آپ سے سلاسل اصفیاء عظام آپ ہی تک منتہی ہوتی ہین رضی اللہ عنہ و ارضاہ و نفعنا بحبہ فی الدنیا و الآخرۃ ؎ نیاز ایسا ولی ہو برحق کہ پیر و مرشد ہو اولیا کا ؎ بتا دے امت مین ان نبی کی کوئی بھی جزو تراب دیکھا صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم **فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین**

(۱) بخاری نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی ای اللہ مین پناہ

مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے
۳ امام احمد و بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کھجورون مین داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیونکی آواز ین
بنی نجار سے سنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گھبراتے ہوی نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم
وسنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ ایک مہتار التشہد اخیر سے فارغ ہوتا ہو سے چاہیے کہ چار چیزون سے پناہ مانگی عذاب جہنم
عذاب قبر فتنۂ موت وحیات اور فتنۂ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو
یہ دعا سکھاتے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکھاتے تھے اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المحیا
والممات واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے
اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تھی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو پس آپ گھبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین
کہ ہم چند رات ٹھیرے پھر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپکو سنا کہ عذاب
قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہی **فصل اس امر کی بیان مین کہ عذاب قبر**
کو بہائم سنتے ہین (۱) ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین
تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ کے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب تھا کہ آپ کو گرادی ناگاہ کئی قبرین تین چھ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبرالونکو
ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اونسے کہا کہ شرک مین مری ہین فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبورمین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن کرو
تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سنادی عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ دو بڑھیان مجھپر داخل ہوئین یہود مدینہ کی
بڑھیون سی اونھون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھی حیا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون
وہ چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑھیون نے یہود مدینہ کی بڑھیون سی کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب
کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا اونھون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتی ہین پس نہ دیکھا مینے آپ کو بعد اسکے کسی نماز مین
مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہی اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ۳ مناد بن سری نے اپنے زہد مین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہی کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو
سنتے ہین **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین فرمایا ہے کہ ہمارے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہی کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی لیے بدکا کہ اوسنے معذبین
کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن وانس کی اوسکو اسلیے نہین سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہ کرو الخ سو اللہ سبحانہ تعالی اوسکو ہم سے چھپا یا ہی تاکہ ہم ایک
دوسری کو دفن کرین بسبب اپنی حکمت الٰہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت سننے عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لیی قبر سے قریب ہونے کی
قدرت نہوتی یا زندہ اوسکی سننے کے وقت ہلاک ہو جاتا کیونکہ اس دار مین اللہ تعالے کے عذاب کی کسی شئے کے سننے کی طاقت نہین ہی بوجہ ضعف ان قوی کے
کیا نہین دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلازل یا ملک کو سنتے ہین تو بہت سی لوگ ہلاک ہو جاتی ہین اور کہان بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سی جس کو
فرشتے لوہے کے گرزون سی مارتی ہین جسے اوسکے اردگرد کی خلق سنتی ہی حال آنکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لی تو بیہوش
ہو جاوی ۴ ابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وآجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے

عذاب قبر سے مینے کہا یارسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین فرمایا ہان ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہین ۵ طبرانی نے کبیر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردی البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو سنتے ہین ۶ طبرانی نے اوسط مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین تھا اور آپ اپنی سواری پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مین نے کہا یارسول اللہ کیا حال ہی کہ پکی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلیے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین اسی لیے بعض اہل علم نے کہا ہی کہ لوگون اپنی جانورون کو جبکے پیٹ مین چارے کے ساتھ مٹی کھالینے سے درد ہوتا ہی تو یہود و نصاری قرامطہ وغیرہم کی قبرون کی طرف لیجاتے ہین جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہین اور اس سے اونمین ڈر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہی تو اسکی حرارت سے اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہی کہ جن چوپایون کے پیٹ مین مٹی اور چارہ کھانے سے درد ہوجاتا ہی اونکا علاج ان لوگون کی قبرون کے عذاب سنوانے سے کرتے ہین نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابومحمد عبدالحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابوالحکم بن مرجان نے مجھ سے حدیث کی اور یہ اہل علم مین سے تھے کہ لوگون نے ایک میت کو دفن کیا اپنے قرب مین جانب شرقی شبیلیہ کی جبکہ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چر رہا تھا ناگاہ وہ جانور جلدی سے قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا سنتا ہے پھر بھاگتا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابوالحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عزوجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تھا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نے اس حدیث کو عذاب قبر مین پڑھا اور ہم اوس وقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونپر سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ مین اسی طرح لکھی ہے

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ جاننا چاہیے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان ان کا دو طرح پر ہی ایک مجمل دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہی کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ۱ اللہ تعالے کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہی کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ و تعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے ۲ اللہ تعالے کے حکم کو ضائع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین ۳ اوسکی معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر و ظاہرہ باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اوسکی ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجا لائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تھی ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مرگیا تو اوسکو عذاب برزخی اور اتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے تھوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہی ظالم نہین ہی اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر کسیکی نیکی گھٹاوے نہ بدی مین بڑہاوے بلکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جبکے چاہے سارے گناہ مٹادیوے اور بے حساب ثواب دیدیوے لایسئل عما یفعل وھم یسئلون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار بندے ہین کہتے ہین تو اپنے فضل و کرم سے ہمکو اعمال خیر کی توفیق دی اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے گناہ بخشدے عذاب قبر و عذاب آخرت سے ہمکو بچالی تیرے نزدیک اسکی کچھ بہتی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہی تو ہمکو اپنی رحمت سے دنیا و آخرت کی فتن سے محفوظ رکھ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومدادہ کلمات **تفصیلی** بیان یہ ہی ۱ کفر و شرک ہی امام احمد و ابویعلی و آجری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسکو کاٹتی ہین یہان تک کہ قیامت قائم ہو ۲ ابویعلی و آجری و ابن مندہ نے ابوہریرہ

لہ ابن ابی الدنیا عن ابن عمر ۱۲ منہ

رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک چمن مین ہی اور کشادہ کیجاتی ہی واسطے اوسکے قبر اوس کی ستر گز اور روشنی کی جاتی ہے واسطے اوسکے جیسے چاند چودہوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا عذاب کافر کا ہی اوسکی قبر مین قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک البتہ مسلط کیجاتی ہین اوسپر ننانوی تنین وہ اوسکی جسم مین پھونکتی ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک ۳ امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جیسے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو اوسکی سر کی طرف سی اور دوسرا اوسکی پانون کی جانب سی وہ اوسے ایسا کترتی ہین کہ جب فارغ ہوتی ہین تو پھر عود کرتی ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہینگے ۴ - **عذاب ابوجہل** طبرانی نے اوسط مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جا رہا تھا کہ ایک آدمی گڑھے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تھی اوسنے مجھے پکارا اے عبداللہ تو مجھے پانی پلا نہین معلوم کہ اوسنے میرا نام بھیجانا یا تبھی عرب کے پکارنے کے ساتھ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑھے سی نکلا اوسکے ہاتھ مین کوڑا تھا اوسنے مجھے پکارا ای عبداللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہی پھر اوسکو کوڑے مارتا رہا یہانتک کہ وہ طرف اپنے گڑھے کے لوٹ گیا پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آکر اوسکی خبر دی آپ نے مجھسے فرمایا کیا تو نے اوسکو دیکھا ہی مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابوجہل ہی اور یہ اوسکا عذاب ہی روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال فی السنۃ مین ابن البراء نے روضہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا مین ایک بار سفر کے لیئے نکلا میرا گذر ایک قبر پر قبور جاہلیت سی ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سی نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تھا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ کی تھی میرے ساتھ پانی کی چھاگل تھی جب اوسنی مجھکو دیکھا تو کہا اے عبداللہ تو مجھکو پانی پلا اتنے مین ایک اور آدمی اوسکے پیچھے قبر سے نکلا اوسنی کہا ای عبداللہ تو اوسکو نہ پلاوہ تو کافر ہے پھر اوسنے زنجیر کو پکڑا اور اوسکی کھینچا قبر مین اوسکو داخل کر دیا کہا پھر مجھے رات نے ایک بڑھیا کے گھر کی طرف پہونچایا یعنی رات ہوگئی تو مین اوسکی گھر مین اوترا پڑا اوسکے گھر کی جانب مین ایک قبر تھی یعنی قبر سی ایک آواز سنی کہ کہتا ہی بول وما بول وشن ماشن مینے پڑھیا سے کہا یہ کیا ہی اوسنی کہا یہ میرا خاوند تھا جب موتا تو پیشاب سی نہین بچتا تھا اور مین اوس سی کہا کرتی تھی خرابی ہو تیری اوٹ تو جب پیشاب کرتا ہے تو اپنے پانون پھیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سی بچتا ہے تو اوس سی بھی بڑا ہے کہ تو اوس سی احتیاط نہین کرتا وہ میرا کہنا نہین مانتا تھا وہ جب سی مرا ہی بول و ما بول چلایا کرتا ہی یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اوس سی احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہی مینے کہا شن و ماشن کیا ہی اوسنی کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکی پاس آیا اور کہا کہ مجھی پانی پلا اوسنے کہا مشک کو لیئے ناگاہ اوسمین کچھ نہ تھا وہ آدمی مرکے گر پڑا سو وہ جب سی مرا ہے شن و ماشن پکارا کرتا ہی یعنی مشک اور کون مشک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو مینے آکر اوسکی خبر دی آپ نے منع فرمایا اس سی کہ آدمی تنہا سفر کری زوائد مین تنہا سفر کرنے کو کبیرہ کہا ہی اسلیئے کہ شرع مین اس سی منع آئی ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین حویرث بن رباب سی روایت کیا ہی کہا مین ایک بار اثنایہ مین تھا کہ پھر ایک آدمی قبر سی نکلا اوسکا موٹھا اور سر آگ سی شعلہ مار رہا تھا اوسکے کاندھے مین لوہے کی ایک زنجیر تھی اوسنے کہا تو مجھے پانی پلا اوسکے پیچھے ایک اور آدمی کہتا نکلا کہ کافر کو پانی نہ پلا پس نہ اوسکو آیا اور زنجیر کا سرا پکڑا اوسکو اوندھا پٹک مارا پھر اوسکو کھینچا یہانتک کہ دونون کی دونون قبر مین داخل ہوگئے حویرث کہتے ہین کہ اوسوقت ایسی ہوگئی کہ مین اوس کسی چیز پر قدرت نہین رکھتا تھا حتی التوت بعرق القبیۃ پھر وہ بیٹھ گئی مین اور پڑا مغرب و عشا کی نماز پڑھی پھر سوار ہوا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین پہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انکو اسکی خبر دی اونہون نی فرمایا ای حویرث والله مین تجھی تہمت نہین کرتا ہون مقرر تونے مجھے سخت خبر دی پھر اونہون نی صفرا کے اوس پاس کے معمر لوگون کی طرف آدمی بھیجا جنہون نی جاہلیت کو پایا تھا پھر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنی مجھے ایک بات کی خبر دی ہی اور مین اوسکو متہم نہین کرتا ہون ای حویرث تو اسنے بیان کر جو تو نی مجھے بیان کیا ہے حویرث نی اوسنی بیان کیا اونہون نے کہا اے

امیرالمومنین ہم نے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت مین مرا ہے اور مہمان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا ۷ **حکایت** ابن ابی الدنیا فی مشام ابن عروہ سی روایت کیا ہی ہشام عروہ سی روایت کرتے ہین جو عروہ نے کہا کہ ایک سوار کہ مدینے کے درمیان ہین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گذر ہوا دیکہا کہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا اے اللہ کے بندے پانی جھپڑک ایک اور آدمی اوسکی پیچہے کہتا ہوا نکلا ای اللہ کے بندے پانی مت چھڑک سوار بیہوش ہوگیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہوگئے تہے حضرت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی وہون نے منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے

عذاب یہود ۸ - امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطلحہ کی کھجورون مین تہے اور بلال آپ کے پیچہے چل رہے تہے آپکا گذر ایک قبر پر ہوا پس فرمایا ای بلال کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہی اوس کا پوچہا تو اوسے یہودی پایا

مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سی بعد موت کی ۹ - ابن ابی شیبہ نے مکرمہ سے کریمہ کا یئس الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ کفار جسوقت کہ قبور مین داخل ہوی اور جو کچہ ذلت وخواری کہ اللہ تعالی نے اونکے واسطے تیار کر رکہی ہے اوسکا معاینہ کرلیا تو وہ اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید ہوگئے

۱۰ - عذاب زندیق - حکایت اشعث نے حاجی عارم کہتے ہین مجہسے عبداللہ بن ہشام یا ہاشم نے کہا کہ مین ایک میت کی طرف گیا تاکہ اوسی نہلاؤن جبکہ مینے اوسکے مونہہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکی حلق مین ایک کالا سانپ تہا مینے سانپ سی کہا کہ تو مامور ہی اور ہمارا طریقہ یہ ہی کہ ہم اپنے مردون کو غسل دین اگر تیری رای ہو تو کسی کونے مین چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدین پہر تو اپنی جگہہ آجانا کہتے ہین کہ وہ اوسکے حلق سی علیحدہ ہوا اور گہر کے کونے مین چلا گیا جب ہم اوسکو غسل سی فارغ ہوی تو وہ اپنی جگہہ آگیا کہتے ہین کہ یہ میت متہم بزندقہ تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء بسند لا دوسرا سبب نفس کا مارڈالنا ہے جسکے مارڈالنے کو اللہ تعالی نے حرام فرمایا ہے ۱۱ - **عذاب ابن آدم اول** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ایک آدمی سے جسکا نام عبید اللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اوپر تاریک رہا پہر وہ تاریکی اونسی دور ہوگئی اور وہ ایک گانون کے قریب تہے عبید اللہ نے کہا کہ مین نکلا پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمین ہوا آتی جاتی تہی مینے آواز دی کسی نے مجہی جواب نہ دیا مین اس حال مین تہا کہ دو سوار مجہپر آئے ہر ایک کے نیچے اونمین سی ایک ایک سفید کملی تہی دونون نے مجہسے کہا ای عبید اللہ تو اس راہ مین چل تو ابہی ایک برکہ کی طرف پہونچیگا اوسمین پانی ہے سو تو اوسمین سی پانی بہر لینا اور نہ ڈرا وے تجہے جو تو اوسمین دیکہی مینے اونسی اون بندگہرون کا حال پوچہا جنمین ہوا آتی جاتی تہی (حوض) اونہون نے کہا ان گہرون مین مردونکی روحین ہین بہر مین نکلا یہانتک کہ برکہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی مونہہ کی بل لٹکا ہوا تہا جا تہا تہا کہ اپنے ہاتہہ سے پانی لیوی اور وہ اوسکو نہین پہونچتا تہا جب اوسنے مجہے دیکہا تو آواز دی اور کہا ای عبید اللہ تو مجہی پانی پلا دے مینے پیالے سی پانی بہر لانا کہ اوسکو دون میرا ہاتہہ قبض کیا گیا اوسنے مجہسے کہا کہ تو عمامہ کو ترکر پہر اوسکو میری طرف پہینک دی مینے عمامہ کو تر کیا تاکہ اوسکو طرف اوسکی پہینکون پہر میرا ہاتہہ قبض کیا گیا مینے کہا ای اللہ کے بندی تو نے دیکہا جو مینے کیا میرا ہاتہہ قبض کیا گیا تو مجہے بتا تو کون ہی اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا ہون مین اول اوسکا ہون جنہی زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبداللہ بن دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبداللہ ۱۲ لاکائی نے صدقہ بن خالد سی اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سی روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مرگیا مینے ایک قوم سی کدالی عاریت لی پہر پہنے اوسکو دفن کردیا اور فاس لغنی تبر کو قبر مین بہول گئی مینے قبر کو کہولا تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون ہاتہہ اور دونون پانون جمع کیے گئے تہے کدالی کے حلقے مین ہنے ٹی کو اوسپر برابر کردیا اور قوم کو اوسکی قیمت دیکے راضی کیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سی اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تہا اوسکے پاس مال تہا تو اسنے اوسکو مارڈالا اور مال لیلیا اسی مال مین حج وغزو کیا کرتا تہا ۱۳ - **عذاب عبید اللہ بن زیاد - حکایت** ابن عساکر نے یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہی ان دونون نے کہا جبکہ عبید اللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکی اصحاب کے سر لائے گئے پہر میدان مین ڈالی گئے

ایک بڑا سانپ آیا لوگ اوسکے ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سروں مین گھسا یہان تک کہ عبید اللہ بن زیاد کی دونون نتھنون مین داخل ہوا پھر اوسکی مونھ سی نکلا پھر اوسکی مونھ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سی نکلا اور اوسنے کئی بار اوسکے ساتھ یہی کیا پھر چلا گیا پھر لوٹ کے آیا اوسکے ساتھ اسی طرح کئی بار درمیان سروں کے کیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سی آیا اور کدھر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ من طریق عمارۃ وحدہ وقال ھذا حدیث حسن صحیح ۴ **عذاب مسلم بن عقبہ**

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سی روایت کیا ہی کہ مسلم بن عقبہ مُرّی مدینۂ منورہ مین وارد ہوا بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کہ وہ غلام ہین اوسکی طاعت و معصیت مین لوگون نی اوسکی دعوت قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سی جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت ہی عبید اللہ نی اس بات کو اوس سی قبول نہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نی قسم کھائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سی قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلا دیگی جبکہ مسلم مدینے سی نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی پھر مر گیا قریشی کی مان اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنی حکم دیا قبر اوکھیڑی گئی جب اوسکی طرف پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوی چوس رہا تھا پھر لوگ اوس سے جدا ہو گئے ۵ **عذاب ابن ملجم**

حکایت عصۂ عبادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تھا کہ مینے ایک دیر دیکھا دیر مین ایک صومعہ یعنی عبادت خانہ تھا اوسمین ایک راہب تھا مینے اوس سی کہا تو مجھے بیان کر عجیب سے عجیب بات جو تو نے اس جگہ مین دیکھی ہی اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹھا تھا کہ مینے ایک پرندہ سفید دیکھا مثل نعامہ یعنی شترمرغ کی وہ اس پتھر پر گر پڑا اوسنی ایک سر کوتے کیا پھر ایک پانون کو پھر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ جبکہ وہ کسی عضو کو اون اعضا سی تے کرتا تو وہ بجلی سی بھی زیادہ تر جلد بعض بعض کے ساتھ جوڑ جاتے تھے یہانتک کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا درست ہو گیا پھر جب اوسنی اوٹنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس میر التعجب اوس سی کثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون کے لیے بعد موت کے ایک حیات ہی پھر ایک دن مین نی اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجھسے اوس ذات کے حق کی ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا کہ تو اوس سی بازرہ یہانتک کہ مین اوس سی پوچھون اور وہ مجھے اپنے قصے کی خبر دی پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سی جواب دیا کہ میرے رب کے لیے ملک ہی اور اوسی کے واسطے بقاء ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہی مین ایک فرشتہ ہون اللہ کے فرشتون سی مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پھر مین اوس شخص کی طرف ملتفت ہوا مینے کہا ای آدمی اپنی جان کی طرف نجات کی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہی اوسنی کہا مین عبد الرحمن بن ملجم ہون قاتل علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مینے جبکہ اون کو قتل کیا اور میری روح اللہ تعالی کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکھا ہوا تھا جو کہ یہ مینے عمل خیر و شر سے کیا اوسوقت سی کہ مجھے میری مان نی جنا اوسوقت تک کہ مینے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالی نی اس فرشتے کو میری عذاب کا حکم دیا ہو قیامت تک پس وہ میرے ساتھ کرتا ہے جو تو نی دیکھا پھر وہ خاموش ہو رہا پھر اوسی طائر نے ایک چونچ ماری جس سی اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر وہ ایک ایک عضو کو نگلنے لگا پھر وہ چلا گیا

اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرھبان لہ وابن عساکر ضیاء من طریقہ عن ابی علی محمد بن ھارون الانصاری عن عمتہ بن ابی عصمۃ البخاری عن احمد بن عمارۃ بن خالد النمار عن عصمۃ العباد فی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس سناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہی وہبی نی میزان مین کہا ہی کہ وہ تہمت کیا جاتا تھا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالی قد روی ہذہ الحکایۃ من وجہ اخر اخرجہا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنۃ ۳۱۳ انہ حضر مع یوسف بن ابی الفتح فاحضر راھب فحدث فذکر شبیہا بالحکایۃ وروی بہ من وجہ اخر من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی صاحب السداسیات المشہورۃ عن علی بن بقاء بن محمد بن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزاز سمعت ابا بکر محمد بن احمد بن ابی الاصبغ قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا بستین وانہ تعبد فی صومعۃ فبینما ھو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیہا بالحکایۃ مختصرا ۳ تیر سب پیاب ہی اختیار کرنا ۴ چونچ سب غیبت کرنا ۵ جنجوزی ۱ ابن ابی شیبہ و ابن ابی الدنیا نے اور

اجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی باکی کرو تم پیشاب سی اسلیے کہ عام عذاب قبر کا اسی سی ہی ۲ ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپ نے فرمایا بیشک وہ دونون البتہ عذاب کیے جاتے ہین اور عذاب نہین کیے جاتے ہین بڑی چیز مین ایک تو اونمین کا پیشاب نہین کرتا تھا اپنی پیشاب سی اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ تری اوسکو چیر کر دو کین پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کیون کیا فرمایا شاید اوسی تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہون ۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اے میمونہ تو پناہ مانگ اللہ کی عذاب قبر سے اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت و پیشاب ہی ۴ امام احمد و اصبہانی نے یعلی بن سیابہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے یا دو قبر مردہ مفتون ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگون کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اوسکی قبر پر رکھدی اور فرمایا شاید اوس سی تخفیف کیجائے جبتک کہ یہ تر رہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوت مین یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان پر گذرا اپنے ایک قبر مین ضغطہ یعنی دبانا سنا اپنے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مینے ایک قبر مین ضغطہ سنا فرمایا کیا تو نے سنا اے یعلی مینے عرض کیا ہان فرمایا وہ تو ایک عورت سی بات مین عذاب کیا جاتا ہی مینے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگون کی چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سی باکی نہین کرتا تھا پھر شاخ کا قصہ ذکر کیا۔ یعلی بن مرہ وہی یعلی بن سیابہ ہین سیابہ انکی ماں تھین ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک عذاب قبر کا تین چیزون سی ہوتا ہی غیبت و چغلخوری و پیشاب سی سوم بچواس سی ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہی تہائی غیبت سی اور تہائی چغلخوری سے اور تہائی پیشاب سی ۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ مجھی معراج ہوئی تو مین کئی قومون پر گذرا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونھ اور سینون کو نوچتے تھے مینے کہا یہ کون لوگ ہین اے جبرئیل کہا وہ لوگ ہین کہ لوگون کی گوشت کھاتی ہین اور اونکی آبرو ریزی کرتے ہین ف شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے مین بدل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہی اسکے بعد چند احادیث صحاح و سنن کو جو اس باب مین وارد ہوئی ہین بیان فرمایا ہی پھر ایک تنبیہ لکھی ہی اوسمین یہ کہا ہی کہ تو نمان حدیثون سی یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کی ہی اسپر کہ پیشاب سی پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہی اور اسکے ساتھ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہی اور بخاری نے اس طرف اوسی سبقت کی ہی کیونکہ اونہون نے اپنی تبویب سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستنزہ من البول پھر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہی کہ ان حدیثون مین ظاہر دلالت ہی واسطے قول ایک جماعت کے ہمارے اصحاب سی کہ باکی کرنا واجب ہے باین طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نہ کرے یا کھنکھاری یا کی کرنے مین ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہی تو فضلات اوسکی پیشاب کے بدون اوس عادت کے نہین نکلتی ہین اسلیے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن غایت درجے کی کرے اس باب مین اوسی نہ چاہیے کیونکہ یہ وسواس پیدا کرتی ہی اور اوسکو مضر ہوتی ہی خصوصاً ذکر کو بسبکہ اوسکی اینچ کھینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے مین آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہ دھونے مین مبالغہ کرے اور تھوڑی دیر استنجا کرے تاکہ حلقۂ دبر کی شکنون مین جو کچھ رہا سہا ہوا اوسکو دھو ڈالے کیونکہ جو لوگ استنجا نہین کرتے ہین اور اوس جگہ کے دھونے مین مبالغہ نہین کرتے ہین اونمین سی اکثر مع نجاست کے نماز پڑھتے ہین پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہی جو کہ اون حدیثون مین مذکور ہی اسلیے کہ جب وہ وعید پیشاب پر مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ بلیدتر اور فاحش تر ہی **حکایت** ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب مین دیکھا اونسی پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہون نے کہا کہ مجھی بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب میری قول کی رسالہ مین باب استنجا مین کہ تھوڑی دیر استرخا کرے اس بات کو اونہون نے ہی اول کہی تھی یعنی یہ بات ثابت ہی کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تھوڑی دیر ڈھیلی چھوڑیگا تو قوم مین جو کچھ کہ کشکن اینچ پیچ ہین سب ظاہر ہو جاویگی اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچھ اوسمین ہی وہ صاف پاک ہو جاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکو بدون اسکی دھووے ف شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

چغلخوری

غیبت کو اور رضا و تقریر سے اوسپر سکوت کرنیکو کیسو گناہ اور قرآن و حدیث سے اوسکی حرام ہونیکو ثابت کیا ہی تو دس ورق مین اس باب کی حدیثین اور اقوال علماء کے لکھین بنایت بسط کیا ہی اسکی تعریف اسکے اقسام و اسباب خوب بیان کیے مین اسی طرح نمیمہ کو بھی کبائر مین شمار کیا ہی **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف جسکا نام لیکر کہا حضرت امام نے فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لیچل وہ آپکو ہمراہ ہوا اوسنے گمان ہوا کہ وہ اپنی نصرت کرینگی اپنا بدلا لینگی جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچے تو فرمایا ای میرے بھائی جو تو نے میری حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہی تو اللہ میرے لیے بخشے اور اگر وہ باطل ہی تو اللہ تیرے لیے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہی تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سے ہی نزدیک اللہ عزوجل کی، **باعی** غیبت نہ کبھی حاضر و غائب کرنا + ہے جرم بیان حال فاجر کرنا + ہے سنگ محک کو روسیاہی حاصل + ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا +

۶ سبب بے وضو نماز پڑہنا - **۷ - مظلوم کی مدد نہ کرنا** - یعنی بشرطیکہ قدرت ہو **حکایت** عمرو بن شرجیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکو بہ نیکوکار گمان کرتے تھے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجھے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے مارینگی اوسنی کہا تم مجھی کس لیے مارو گی مین تو تقوی و تورع کرتا تہا کہا تو بچاس مارینگی پھر کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹہیری پھر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پھر زندہ کیا گیا کہا تم نے مجھے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑہی اور تو بے وضو تہا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجھسی استغاثہ کرتا تہا تو نے اوسکی فریاد رسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبۃ وھناد وابن ابی الدنیا عن عمرو **۲ حکایت** ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایک بندی کو اللہ کے بندون مین سے حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا اخیر اوسپر قبر آگ سے بھر گئی جبکہ یہ حالت اوس سے دور ہوئی تو اوسے افاقہ ہوا کہا تم نے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نہ کی اخرجہ الطحاوی وابو الشیخ فی کتاب التعذیب **۸ سبب نماز کو دیر کرکے پڑہنا اور کسی کی بات کو چھپکے سنکر افشا کرنا** - (۱) **حکایت** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مرگئی یہ اوسکی بہتیر تکفین کرکے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہوچکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتھ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سے سفارش کی یا اور وہ دونون قبر پر آئے اوسکو کھودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سے کہا کہ علیحدہ ہوجاتا کہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہی اسنے لحد پر سے کہپہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہی اسنے لحد پر سے جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کردیا اور قبر برابر کردی لوٹ کے اپنی مان کی پاس آیا اوس سے بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر کرکے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وہ بغیر پڑہتی تہی اور پڑی ہی جب سوجاتی تو اوسکے دروازون پر جاتی اپنا کان اوسپر لگاتی پھر اوسکی بات سنا کرتی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۹ سبب غسل جنابت نہ کرنا** **حکایت** ابان بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مرگیا ہم اوسکے غسل و کفن اور اوٹہانے مین حاضر ہوئے ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تلاش کرتے اوسکو پہگیا یا وہ نہ سہا گورکن نے اوسکی پیشانی مین تبر مارا تو ہی وہ نہ سہا پھر دوسری قبر کی طرف گئی جبکہ لحد بنائی تو ہی اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتھ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب ہی کیا اوسنے کہا التفات نہ کیا پھر تیسری قبر کی طرف گئی جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب ہی اوسکے ساتھ وہی کیا جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کہا التفات نکیا قوم نے کہا ای تو گو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تم تو اپنے مردے کو دفن کردو پھر اوسکو دفن کردیا جبکہ اوسپر مٹی برابر کردی گئین تو سنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئی کہا ای عورت تیری خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچہ دیکہا تہا وہ اوس سے بیان کیا اوسنی کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی وروی الہیثم بن عدی حدثنا ابان

۱۰ سبب زنا - **۱۱ سبب چوری کرنا** - **۱۲ سبب شراب پینا** مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہی کوئی میت کہ وہ مرے اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کسی چیز کو اٹہائے ہی کرتا ہے مگر مقرر کیے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹینگے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۳ سبب لواطت کرنا۔ (۱) انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سے کہ وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کریگا طرف اوسکی یہانتک کہ وہ محشور ہوگا بہراہ اوسکی اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ۲ حکایت عمرو بن مسلم شقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص ثقفہ مین ہماری نزدیک مرگیا اوسکو دفن کردیا تیسرے دن اوسکو کھودا تو اوسکو اپنی حال پر نصب کی ہوئی تہین اور لحد مین کچھ نہ تہا وکیع بن جراح سے اوسکا سبب پوچہا تو اونہون نے کہا کہ مہنی ایک حدیث مین سنا کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سے لیجاتے ہین یہانتک کہ وہ اونکی ساتہ رہتا ہی اور اونہین کی ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ ۱۴ سبب۔ ماں سے بے ادبی کرنا۔ حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلہ مین اترا اوسکی قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سے ایک قبر شق ہوئی اوسمین سے ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدہے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال پوچہا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تہا جب وہ جاتا تو اوس سے اوسکی ماں کہتی کہ تو اللہ سے ڈرو وہ اوس سے کہتا کہ تو تو رینکتی ہی جیسے گدہا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہی جیسے گدہا رینکتا ہی ہر دن بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہی اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہوجاتی ہی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضاً ۱۵ سبب تکبر سے چلنا۔ حکایت مرثد بن وثب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹہا ہوا تہا اور اونکے پہلو مین ایک آدمی بیٹہا تہا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی تو یوسف نے اوس سے کہا کہ جو کچہ تو نے دیکہا ہی وہ مرثد سے بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کی وقت کہودا جب وہ دفن ہوچکا اور قبر برابر کردیگئی تو دو سفید پرند آئے جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکی سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکی پاؤن کی قریب پہر اونہون نے اوسکو اکہاڑا پہر ایک تو قبر مین اوترا اور وہ سراقبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹہ گیا مین نے اوس سے سنا کہ وہ میت سے یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہی کہ تو بین مصر مین بین اپنی سسرال والونکی ملاقات کو جاتا تہا تکبر سے اوڑنکو کھینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنے کہا مین تو اس سے ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سے قبر بہر گئی یہان تک کہ بائی اوستیل تک نکلا پہر وہ درست ہوگیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان مٹہا ہے نکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کری پہر اوسنے میرے چہری کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گراٹہا رہا پہر صبح کو ایسا ہوگیا جیسا کہ تو دیکہ رہا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا فی مصروعہ کبیر ہے جسمین خفیف زردی ہوفالہ ابن الاثیر ۱۶ سبب۔ قبر پر پاخانہ پھرنا۔ حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پھر دیا تہا وہ مجنون ہوگیا اور پہرنے لگا جس طرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سے سنا جاتا تہا کہ وہ عوعو کرتا ہی چیختا چلاتا تہا اخرجہ ابن عساکر ۱۷ سبب۔ غلہ مین جو کے تنکے ملا کر بیچنا۔ حکایت عبد الحمید بن محمود مغربی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹہا ہوا تہا اونکے نزدیک کچہ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لیے نکلے اور ہماری ساتہ ہمارا ایک ہمراہی تہا یہانتک کہ ہم ذوالصفاح مین پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے اوسکی تجہیز تکفین کی پہر چلے اوسکے واسطے قبر کہودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تہا کہ اوسنے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو چہوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطے قبر کہودی جب اوسکی لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالے سانپ نے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو بہی چہوڑ دیا اور ہم ایکی پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہی جو کہ اوسکی ڈالی جائیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بہقی کا یہ ہی کہ وہ داوسکا عمل ہی جسکو کیا کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور مین دفن کرو قسم ہی اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی اگر تم ساری زمین کو کہود دوگے تو بہی تم اوسکو پاؤگے پہر ہم چلے اور اوسکو اوس مین سے کسی مین دفن کردیا جب ہم لوٹ کر آئے تو اوسکی بی بی سے پوچہا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تہا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تہا ہر دن اوسمین سے اپنی گہر والون کا خرچ لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پہر اوسکو بیچا کرتا تہا سو وہ اس سبب سے معذب ہوا ۱۸ سبب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حکایت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین طرف ایک میت کے بلایا گیا تاکہ اوسکو تلقین کروں جبکہ مینے اوسکی موئہ دیر سے کپڑا اہٹایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکی ملق پر طوق ہوگیا

ایک پیالہ کا ہاتہہ ہو قاموس مین کہا ہے جمع اطواق ہی اور ایک قول مین ہی کہ اطواق جمع ہی طوق کی جیسے کہ کعب کی جمع اکعب ہی اور اصل مین طوق کی جمع طوقہ ہی

تعالیٰ کون نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تھا الخ خرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال میں کہ وہ کسی ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تھا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کتریگا جسکا درد قیامت کے دن تک پائیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

۱۹ سبب غلول و خیانت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میں گذرہوا آپ نے اُف کہا میں نے گمان کیا کہ آپ نے میرا ارادہ فرمایا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کوئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا آپ نے مجھسے اُف کہا فرمایا نہیں ولکن اس قبر والی کو فلاں ہی میں نے بنی فلان پر حاملی کیا تھا اوسنی ایک زرہ کی خیانت کی سو اب وہ اوسی کی مثل آگ کی زرہ پہنایا گیا ہی اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان

۲۰ سبب زینت حرام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے کئی آدمیونکو دیکھا کہ اونکے چمڑے آگ کی مقراضون سے کترے جاتے ہیں میں نے کہا انکا کیا حال ہی کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حرام چیز سے زینت کرتے تھے اور ایک کنوان دیکھا بدبو اوسمیں جیسا جلانا تھا میں نے کہا یہ کیا ہی کہا وہ عورتیں ہیں کہ حرام چیز سے زینت کرتی تھیں اور کچھ لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے آب حیات میں غسل کیا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا وہ لوگ ہیں جنھون نے غلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا باطل اخرجہ الخطیب فی ابن عساکر من حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱ سبب مکس حکایت حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھی حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گھر سے نکلے جو کہ آمد میں تھا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان قبرونکی پہونچے ناگاہ اونمیں ایک قبر تھی اور وہ شل بھٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تھی اور مردہ اوسکی وسط میں تھا وہ کہتی ہیں کہ میں نے صاحب قبر کا حال پوچھا تو وہ مکاس تھا کہ اوسی اوسی دن وفات پائی تھی

۲۲ بغیر ما انزل اللہ کے حاکم کرنا۔ ۲۳ بغیر ما شرعہ اللہ کے فتوی دینا حکایت حافظ شرف الدین دیاطی اپنی معجم میں فرماتی ہیں کہ میں محمد بن اسمٰعیل بن ہبۃ اللہ دیاطی سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو اسحٰق ابراہیم بن عبد اللہ شلبی صاحب سلفی سے سنا وہ کہتے ہیں ہماری یہاں ایک نباش یعنی کفن چور اندیا تھا لوگون سی بیک مانگتا تھا اور کہا کرتا تھا کون ہی جو مجھکو دیدی کہ میں اوسی ازکی خبر دون پھر کہا کرتا کون ہی جو مجھی زیادہ دی کہ میں اوسی انوکھی چیز دکھاؤن ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ اوسکو کچھ دیا گیا اور میں اوسکی قریب تھا اوسکو دیکھی بجز اسکے تھا اوسنی اپنی آنکھون سی پردہ اوٹھایا دیکھا تو وہ اوسکی گدی تک آر پار تھیں جیسے دو نلکیان اوسکے موضع کی طرف سی ماوراء اوسکی گدی کی نظر آتا تھا پھر کہا میت کہ میں اپنے شہر میں کفن چور رہتا یہانتک کہ لوگونمیں مسلم امر مشہور ہوگیا تو میں نے لوگون کو خوفناک کردیا یہانتک کہ میں اونکی کچھ پروا نہیں رکھتا ہون پھر قضا مصلی بیمار ہوا کہ اوسکو اوس بیماری سی موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ میں اپنا بہتک میری قبر میں تجھی خریدتا ہون یہ سو اشرفیان عمدہ ہیں میں نے اونکو لیلیا وہ اوس مرض سے اچھا ہوگیا اسکے بعد پھر وہ بیمار پڑا اور مرگیا مجھے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچھ دیا تھا وہ پہلی بیماری کا تھا میں آیا اور اوسکی قبر میں آہٹ عذاب کی تھی اور قاضی پریشان حال کی ہوئی بیٹھا تھا دونون آنکھیں اوسکی سرخ تھیں جیسی دو تشتریان یعنی اپنے دونون گھٹنون میں منھ یعنی رکھا پایا اور ناگاہ ایک ضرب دونون آنکھون میں دو انگلیون سی اور ایک قائل کہتا ہی اسی کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کی اسپر

۲۴ جھوٹ بولنا ۲۵ قرآن شریف پڑھنا پھر اوس سے رات کو سو رہنا اور دن کو اوسپر عمل نکرنا یعنی باوجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑھنا ۲۶ بنو میدی مدہ از دست خود دامان شبہا تا بچہ کہ از خاک سیہ گلہائی نگین میروید ۲۶ سود کھانا ۲۷ تاندے سے سرشاری ہونا یعنی سستی سی اوسکو ضائع کردینا ۲۸ زکوٰۃ نہ دینا ۲۹ فتنے میں بولنا ۳۰ یتیم کا مال کھانا ۳۱ لوگونکی بابرو تریی کرنا ۳۲ ضعیف کے مال میں خیانت کرنا ۳۳ جھوٹی گواہی دینا ۳۴ پارسا کو تہمت دنا کی لگانا ۳۵ بدعت کی طرف بلانا ۳۶ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہیں ہے ۳۷ رشوت کھانا ۳۸ مسلمان بھائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کھانا ۳۹ نشے والی چیز پینا

نبید اہل غلط انجام شراب خمر + بآتش میروند این با بہان از راہ آب آخر + فساد روی زمین از شراب می زاید + کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را +

۴۰ غجر ملعونہ کا لقمہ کھانا یعنی بھنگ ۴۱ بدعہدی کرنا ۴۲ مکر و فریب کرنا ۴۳ سود دینا سود کا لکھنا اور اسکے گواہ ہونا ۴۴ حلالہ کرنا ۴۵ استغاثہ فرض اللہ

اور ارکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانون کو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہی ؎ کدام جامہ یا زیر دہ پوشی خلق ست + بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش ۴۷ غنی ہونکی شوق سے سخن چین بو دغنی + ہر جا کہ خانہ لیست زبانش بریدن ست + ۴۷ اثم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالے کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق و اسماء الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور بجانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنی حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ماپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو کم دی ۵۵ بجز تکبر یا کرنا ؎ حباب از سربلندی پائمال موج می گردد + غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد ؎ ز نیاست خوی آتش و لادبو لہب را تو ابن بو ترابی باید کہ خاک باشی + ۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عرّاف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتھ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈرلوی اوسکی یاد دلاوی تو اپنے کام سے باز نرہنا منہ جر نہونا اور جب کسی مخلوق سی ڈرادی تو ڈر جانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے ساتھ ہدایت کیجائی تو اوس سی ہدایت نہ پانا نہ اونکی طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچی جسکے ساتھ حسن ظن ہی اور دہ اونمین سے ہے جسنے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سی پکڑلینا اور اوسکی مخالفت نہ کرنا ۶۱ قراءت قرآن شریف سی متاثر نہونا اور اوسکو سمجھنا اور قرآن شیطان اور مزمار زنا اور مادۂ نفاق کے سننے سی وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی کی جھوٹی قسم کھا جانا اور جسکے ساتھ محبت ہی یا مال مین اوسکی تعظیم ہی اوسکی ہر گز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کی مال و حرمت مین خیانت کرنا ۶۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کی سبب سی لوگ اوسکو چھوڑدین ۶۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا مگر عذر سی ۶۶ سرمایۂ زندگی عبادت باشد + خوش آنکہ دلش مائل طاعت باشد + آواز موذن چو شنیدی بشتاب + کاین بانگ صلای خوان راحت باشد + ۶۶ اپنے مال کی زکاۃ خوشی سی نہ دینا ۶۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۶۸ قدرت ہوتے ہوے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۶۹ دیکھنے بولنے کھانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۷۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۷۱ مسکین راندہ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دھکے دینا مسکین کے کھانے پر تقید نہ کرنا گونگی سامنے ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۷۲ اپنے عیب چھوڑکر لوگونکے عیوب مین مشغول ہونا اپنی گناہ کو نہ دیکھنا دوسرون کے گناہ ہونمین مصروف ہونا ؎ آئینہ خود باش صفائی بیازین نیست + عیب ہر کس پوش قبائے بازین نیست + یہ بہتر معاصی ہوئی مدیا و اراکی سوا اور معاصی ہین جنکی سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ و کبیرہ کا تفاوت ہی کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالۂ ذارع قولج مین نہایت بسط سی کیا ہی چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لیے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پاجوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ و رفیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سی محفوظ و مامون رکھی آمین ثم آمین

وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے (۱)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سی فرماتے تھے کیا دیکھا کسی نے تم مین سی کوئی خواب آپ نے ایک صبح کو ہمسے فرمایا کہ آج کی رات میرے پاس دو شخص آئی مجھسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجھے زمین مقدس کی طرف لیگئی ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئی اور ایک اور آدمی پتھر لیے ہوی پسر کھڑا ہوا ہی اور وہ پتھر کو اوسکے سر کی طرف جھکاتا ہی پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر وہان لڑھکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اوسکو لیتا ہے وہ لوٹکر اوسکی طرف نہین آتا ہی یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہوجاتا ہی جیسا کہ تھا پھر وہ اوسپر رد کرتا ہے پس کرتا ہی اوسکی ساتھ جیسا کہ پہلی بار مین کیا تھا مینے اونسے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئی وہ اپنے گدے پر لیٹا ہوا تھا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لیے اوسپر کھڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے منہ کے ایک جانب پر آتا ہی پھر اوسکی باچھ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکھ کو گدی تک پھر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھ کرتا ہے جیسا

جو کہ پہلی جانب کو ساتھ کیا تہا وہ اس جانب سے فارغ نہین ہوتا تہا یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہوجاتی ہے جیسے کہ تہی پہر اوسپر لوٹ کر آتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی
بار مین کیا تہا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک جگہ پر آئی جیسے تنور ناگاہ اوسمین شور غل اور آوازین تہین ہنے اوسمین جانکا تو
اوسمین ننگے مرد عورت تہے ناگاہ اونکو اونکی نیچے سے لہب آتی ہے جبکہ اونکو لہب آتی ہے تو وہ شور غل مچاتی ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ
نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر مین ایک آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکی پاس بہت سی پتہرین ناگاہ وہ تیرنے والا تیرتا ہے جتنا
تیرتا ہے پہر وہ اوسکی پاس آتا ہے جبنا اپنے نزدیک پتہر جمع کر رکہی ہین وہ اوسکے واسطے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسکو ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے
پہر اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکی لیے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسی ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے مینے اوسسے دونون کون ہین
مجہسے کہا چل ہم چلے پس آئی ایک آدمی کریہ المنظر پر مثل کریہ ترا اوس جیسے کہ تو دیکہتا ہے والا ہے ناگاہ اوسکی نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکی گرد دوڑتا ہے مینے اوسسے
کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئی اوسمین ہر قسم کے شگوفہ ربیع تہی ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تہا مجہے نہین لگتا تہا کہ مین اوسکی سر
کو درازی کے مارے دیکہون ناگاہ اوس شخص کے گرداگرد ہیبت سے بچے تہے کہ مینے اونکو کبہی نہین دیکہا تہا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے
ایک بڑے مرغزار مین پہونچی کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ خوبصورت روضہ مین نے کبہی نہین دیکہا مجہسے کہا تو اوسمین چڑہ ہم اوسمین چڑہے ایک شہر مین پہونچے
جو کہ سونے چاندی کی اینٹون سے بنا ہوا تہا ہم شہر کے دروازے پر آئے کہلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کہولدیا گیا ہم اوسمین داخل ہوئے اوسکی اندر ہماری سامنے چند شخص
آئے آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس جیسے کہ تو دیکہتے والا ہے اور آدہا مثل بدترصورت اوس جیسے کہ تو دیکہتے والا ہے میری ساتھ والون نے اونسے کہا کہ تم
اوس نہر مین جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض مین بہ رہی تہی گویا پانی اوسکا سفیدی مین دودھ خالص تہا وہ گئے اوس نہر مین جا پڑے پہر لوٹ کے ہماری طرف آئے
تو اونکی وہ برائی اونسے جاتی رہی تہی نہایت اچہی صورت مین ہوگئے مجہسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیرا منزل ہے میری نگاہ بہت بلند ہوئی تو ناگاہ ایک محل
تہا مثل سفید بادل کی مجہسے کہا یہ تیرا منزل ہے مینے اونسے کہا اللہ تم مین برکت دے مجہے چہوڑ دو کہ مین اوسمین داخل ہوؤن اونہون نے کہا ابہی تو نہین لیکن تم
اوسمین داخل ہوجاؤ گے مینے کہا کہ ابتدای شب سے مینے عجیب دیکہا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکہا اونہون نے مجہسے کہا وہ پہلا آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتہر سے کچلا جاتا تہا
وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکہتا ہے پہر اوسکو چہوڑتا ہے اور صلوۃ فرض سے سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکی ساتھ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا جسکا جبڑا اوسکی گدی
تک اور اوسکا نتہنا اور اوسکی آنکہہ کو گدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے گہر سے چلتا ہے پہر جہوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق مین پہونچ جاتی ہے اوسکی ساتھ
قیامت تک یہ کیا جائیگا اور مرد عورت ننگے جو کہ مثل تنور مین تہے وہ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور جس آدمی پر تو آیا جو کہ نہر مین تیرتا تہا اور پتہرون کا لقمہ اوسکو
کہلایا جاتا تہا وہ سود کہانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور کنبا آدمی جو کہ باغ مین تہا وہ ابراہیم علیہ السلام
ہین اور لڑکے جو اونکے گرداگرد تہے وہ ہر ایک بچہ ہے جو کہ فطرت پر مرا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جن کا
آدہا جسم اچہا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہین جنہون نے عمل صالح و سوء کو خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور ہین جبریل ہون اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ مین کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق نفس الامر کے ہوتا ہے حال آنکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکی ساتھ قیامت
تک کیا جائیگا بعض طرق میں اس حدیث کے نزدیک دارقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبردے مجہے باغ کی کہا وہ اطفال ہین اونہون نے ابراہیم علیہ السلام مقرر کیے گئی ہین روز
قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہین گے مینے کہا وہ شخص کہ خون مین تیرتا تہا کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر مین روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا
سر کچلا جاتا تہا کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکہا پہر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بہول گیا کہ پہی اوس سے نہین پڑہتا حسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہین
قبر مین روز قیامت تک نہین چہوڑتے اور سکو سوی ۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ہمکو پڑہائی جب

نماز پڑھ چکی تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکھا کہ آج کی رات وہ میرے پاس کی میرے دونون جانب کو پکڑا اسلھو دنیا کی طرف مجھی لیگئے میرا گذر ایک فرشتہ پر ہوا اوسکے آگے ایک آدمی تہا اور اوسکے ہاتھ مین ایک پتھر جس سے وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک طرف کو اوسکا داغ گر پڑتا ہی اور ایک طرف کو پتھر جا گرتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے مجھے کہا چل مین چلا تا گاہ ایک فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہی فرشتے کے ہاتھ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہی وہ اوسکو اوس آدمی کے سیدھے جبڑے مین رکھتا ہے پہر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکی کان تک پہونچ جاتا ہے پہر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہی سیدہا اچہا ہو جاتا ہی مینے کہا یہ کیا ہی مجھے کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہی جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہی اوسمین ایک ننگی قوم ہی کنارہ نہر پر ملائکہ مین اونکی طرف مین کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹھانیوالا سر اوٹھاتا ہی تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکی موندہین جا پڑتا ہی اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے اونہون نی مجھے کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک گہرا ہے جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہی اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہی مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجھسی کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک گہرا ہی جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہے اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجھے کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک سیاہ ٹیلا ہے اوسپر ایک قوم ہے مجتمل یعنی بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پہونکی جاتی ہی وہ اونکے موندہتھنے کا نون آنکہون سی نکلتی ہی مینے کہا یہ کیا ہی مجھسی کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک آگ مطبق ہی اوسپر ایک فرشتہ موکل ہی کوئی چیز اوس سی نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچھے جاتا ہی یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے مجھے کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک مرغزار ہے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہی اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کی ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نی چاہا تا گاہ کئی منازل تہی کہ اوسسی زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تھے مینے کہا یہ کیا ہے مجھے کہا چل مین چلیا تا گاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے چاندی کے تھی نہر کے کنارون پر منازل تھے اوسسی زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جو فذا رموتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے اور اوسمین پیالے دابریق[1] تھے مینے کہا یہ کیا ہے مجھے کہا تو اور ترمین اور تر اسنے اپنا ہاتھ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سی قریب کیا اور اوسکو بھر لیا پہر پیا تا گاہ وہ شیرین تر شہد سی اور زیادہ تر سفید دودھ سی اور نرم تر مسکہ[2] سے تہا اون دونون نی مجھے کہا کہ صاحب پتھر کا جسکو تو نے دیکھا کہ وہ اوس سی اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا داغ ایک جانب کو اور پتھر ایک جانب کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشار آخر کی نماز سے سو رہتے اور نماز فجر کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تھے وہ اوس پتھر سے ماری جاوینگی یہانتک کہ نار کی طرف جاوینگی اور صاحب آنکڑے کا جسکو تو نے دیکھا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مومنین کے چغلوری کرتے پہرتے تھے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکی ساتھ عذاب کیے جاوینگی یہانتک کہ نار کی طرف جاوینگے اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تھے یہ سو دکھانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوینگے اور جن لوگونکے پیٹ بڑے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تھے فاعل و مفعول یہ سو یہ معذب ہوتے رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوینگے اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اون کی فرج کی ہی وہ معذب ہوتی رہینگی یہان تک کہ آگ کی طرف جاوینگے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تو نے دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہی اور منازل جو اوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین سی اور نہر سو وہ کوثر ہے جو اللہ نے بجتے دیا ہے اور یہ منازل تیرے اور منازل تیرے اہل بیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر قال السیوطی[3] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نی فرمایا پہر مین تہوڑی دیر چلا تا گاہ کئی خوان تہی اوپر لحم مشرح[4] تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا اور تا گاہ کئی خوان اور تہی اوپر مردار گوشت تہا اونکے پاس کچہ لوگ تہی کہ وہ اونمین سے کہا رہے تھے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا تا گاہ کئی قومین تہین اونکے پیٹ جیسے گہر جسوقت اونمین سی کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہی کہتا ہے

[1] صورت کا نقشہ لایق فوائد کے ہر ورق پر ہے مولف عفی عنہ [2] صورت کا نقشہ لایق فوائد کے ہر ورق پر ہے مولف عفی عنہ [3] یعنی ذکر کیا اسکو سیوطی نی لیکن اسکی سند مین کلام ہے مولف عفی عنہ [4] یعنی بریان کیا ہوا

الٰہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلہ[1] آل فرعون پر تھے سابلہ آتا ہے اور انکو پائمال کرتا ہی مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتی ہین یعنی کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کھاتی ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین ہین ہین اونکی مونٹھ جیسے اونٹون کی مونٹھ اونکی مونٹھ کھلجاتے ہین اونکو اون پتھرون سی لقمہ دیا جاتا پھر وہ پتھر اونکی دبرون سی نکلجاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سی وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کی برا ظلم کھاتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی چھاتیون سی لٹکی ہوئی تھین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پھر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سی کہا جاتا ہی کہ کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کے گوشت سے کھایا کرتا تھا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ تھا زون یعنی غیبت کرنیوالی اور تمّازون یعنی عیب کرنیوالی مین اخرجہ البیھقی فی دلائل النبوۃ ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی حدیث اسرا مین مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر آئے کہ اونکے سر پتھر سے کچلے جاتے تھے جبکہ وہ کچل لی جاتی تو پھر جیسے تھے ویسے ہی ہو جاتے تھے اس سی اونکا کچھ فتور نہین ہوتا تھا آپ نے فرمایا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جنکی سر نماز سے بوجھل ہو جاتی تھے پھر ایک اور قوم پر آئے اونکی قبل و دبر پر لتے چیرتے تھے جیسے اونٹ بکریان چیرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتھر جہنم کے اور اوسکے پتھر کھاتے تھے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کی صدقات ادا نہین کرتی تھے پھر کئی قومین آئی کہ اونکے سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکھا ہے اور گوشت دوسرا کچا بُرا بھی ہے وہ کچے بُرے گوشت سی کھانی لگے اور پکا عمدہ گوشت چھوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سی اوٹھتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتھ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند کے نزدیک سی اٹھتی ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہی اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہی پھر ایک آدمی پر آئے کہ اونکی بڑا گٹھا جمع کیا تھا اوسی اوٹھا نہین سکتا تھا اور وہ اوسپر اور زیادہ کرتا ہے پوچھا یہ کون ہی کہا یہ وہ آدمی ہین کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا کرنے پر قدرت نہین رکھتا ہے وھو یحمل علیھا پھر ایک قوم پر آئی کہ اون کی زبانین اور ہونٹھ لوہے کی مقراضون سی کترے جاتے ہین جسوقت وہ کتر اچکین تو پھر وہ ویسے ہی ہو جاتے ہین جیسی کہ تھین اس سی اونکا کچھ فتور نہین ہوتا ہے فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا خطباء فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیھقی ۵ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کی ہمپر نکلی فرمایا مینے ایک خواب دیکھا ہی اور وہ حق ہی تم اوسکو سمجھ لو میرے پاس ایک آدمی آیا یہ الہابۃ بکڑا مجھے اپنے ساتھ لیا یہانتک کہ ایک شوار گذار طویل سیاڑ پر آیا مجھسے کہا تو اسپر چڑھ مینے کہا مین نہین چڑھ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لیے سہل کیے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹھاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکھتا یہانتک کہ ہم برابر پہاڑ پر چڑھ گئے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکے پنجے ہین یعنی باچھین چری ہوئی تھین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ جھوٹ بکرتے تھے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکی کانون اور آنکھون مین میخین ٹھکی ہوئی تھین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ اپنی آنکھون کو دکھاتے تھے جو اونھون نے نہین دیکھا اور اپنے کانون کو سناتے جو اونھون نے نہین سنا پھر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تھین کہ وہ اپنی عراقیب یعنی کونچون سی لٹکی ہوئی تھین سر اونکی نیچے تھے سانپ اونکی چھاتیون کو کاٹتے تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورات ہین کہ اپنی اولاد کو دودھ سی روکتی تھین پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اپنی کونچون سے لگے ہوے سر اونکے نیچے تھے ہوڑے پانی اور کیچ سی چاٹتے تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتی پھر قبل وقت روزے کے افطار کر لیتی تھے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تھی گویا بو اونکی پاخانو کی بو تھی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت بہت موٹی ہوئی اور نہایت بدبو مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مرد ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایہ درخت تھی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مرد ہی ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرو کی درمیان کھیل رہی تھین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مومنین ہی پھر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تھے اونکے نہایت خوبصورت لباس بہت اچھی بو نہایت پاکیزہ گویا موتھا اونکی کاغذ مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین و شہداء و صالحین ہین پھر ہم چلے ناگاہ مین آدمی تھی شراب پی رہے تھے گاتے تھی مینے کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمۃ و ابن حبان و الحاکم و الطبرانی و ابن مردویہ فی تفسیرہ و البیھقی

[1] انا ارسلنا السبل الخ یعنی فی الطرقات یعنی روضہ ۱۰ آیہ ۱۳۵

جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا موہ قبلے سے پھیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ بمنہ وکرمہ وبجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی مرجاوے پھر تین دن کے بعد اوکو میرا جادی تو اوسکا موہ غیر قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر (۲) ابوالسمح خزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا کہ مین قبروں کو اوکھیڑا کرتا اور ایک قوم کو پاتا تھا کہ اونکے موہ غیر قبلے کی طرف تھے ابوالسمح نے اوزاعی سے کہکر بھیجا تو اونہون نے کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا (۳) فضل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن عبد الملک سے کہا اے مسلمہ تیرے باپ کس زمین مین دفن کیا گیا ہے فلان زمین مین کہا والیکو کس نے دفن کیا کہا میر نے فلان نے کہا مین تجھ حدیث کرتا ہون جسکی اونسے مجھے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اونسے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبر پر مین اونکو رکھا اور اونکے بند کھولنے لگا تو اونکے موہ کو پایا کہ وہ اونکی گدی کی طرف پھر گئے تھے اخرجہ ابن ابی الدنیا **رویت عذاب قبر** (۱) محمد بن یوسف فریابی کہتے ہین مینے ابو سنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تھی کہا کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنے کہا مین اسلیے رنج کرتا ہون کہ مینے دیکھا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کردی تھی کہا کہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ میرے کہا اخی واللہ یعنی واللہ میرے بھائی مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نکر مینے مٹی برابر کردی جبکہ مین قبر سے پھرا ہونے لگا تو ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ میرے کہا اخی واللہ یعنی واللہ میرے بھائی مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا اے اللہ کے بندی تو اسکو مت کھود پھر مینے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ مین کھڑا ہونے لگا تو اوسنے کہا آہ مینے کہا اخی واللہ پھر مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی ویسی کردی جب مین اوٹھنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا واللہ مین ہرگز اوسکے کھودنے کو نہ چھوڑونگا پھر مینے اوسکو لوکھیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تھے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تھی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالون مینے اپنا ہاتھ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردون میری انگلیان جاتی رہین آوسنان کہتی ہین اوسنے اپنا ہاتھ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چار دون انگلیان جاتی رہی تھین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اوسنی بیان کیا مینے کہا اے ابو عمرو سیودی نصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا تھین دیکھتے کہا ہان یہ لوگ بلاشک آگ مین ہین اور اللہ تعالے اہل توحید مین دکھاتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات (۲) ابن فارس کتبی صاحب ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو نوے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا اوسکے دونون ہاتھون دونون پانون مین لوہے کے پتر تھے اوسمین دو میخین ٹھونکی گئی تھین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان موٹی تھین اوسکے ظاہر ہونیکا یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہوگیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کھول دیا یہ ٹیلہ معروف بہ تل الحمر تھا (۳) حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ اللہ کے نیک بندون مین سے تھا کہا ایک آدمی بغداد مین لوہارون کی بازار کی طرف آیا اوسنے چھوٹی چھوٹی میخین فروخت کین ہر میخ کے دو سر تھے لوہار نے اوکو لیلیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہین پڑتی تھین یہانتک کہ وہ اونکے ٹھونکنے پیٹنے سے عاجز ہوگیا تو اوسنی بائع کو تلاش کیا وہ مل گیا اوس سے کہا کہ یہ میخین تجھے کہان سے ملین اوسنے کہا مینے انکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اوسنی بتا دیا کہ ایک کھلی قبر پائی اور اوسمین ایک مردے کی ہڈیان تھین ان میخون سے جڑی تھین کہا مینے بہت کوشش کی کہ اونکو نکال لون تو مجھسے نہ ہوسکا مینے ایک پتھر لیا پھر اوس کی ہڈیون کو توڑ ڈالا اور میخون کو جمع کرلیا (۴) ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑھی اور نصف سر سفید ہوگیا تھا حضرت عمرؓ نے اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تھا ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے ہوئے ایک دوسرے آدمی کی طلب مین تھا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اور اوسکی مانگ سے قدم تک آگ مشتعل ہوجاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریاد رسی کر طالب نے کہا ای اللہ کے بندے تو اسکی فریاد رسی نہ کر یہ اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا سچ کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے کہ ایک تنہا رات تنہا سفر کرے اخرجہ ہشام ابن عمار فی کتاب البعث عن یحیی بن حمزۃ حدثنی النعمان عن مکحول (۵) ابو حریش اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ جب ابو جعفر نے کوفے کی خندق کھودنی تو لوگون نے

اپنی مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکھا کہ اپنے دونون ہاتھون کو کاٹ رہا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتے ہین کہ مجھسے عمر بن عبد العزیز نے کہا اے یزید مینے جس جگہ ولید کو اوسکی قبر مین رکھا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین یا نون ہلا تا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث سنہ ۹۶ لکھا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تھا اوسکی عورت مرگئی اوسکو دفن کرکے لوٹ آیا پھر یاد کیا کہ قبر مین رومال بھول آیا اوسمین درہم تھی اوسنی گانون کی فقیہ کو لیا اور قبر کو کھودا تاکہ کفن لیوے اور فقیہ کنارۂ قبر پر تھے ناگاہ عورت بیٹھی ہوئی تھی اوسکے بالون سی مشکین بندھی تھین اور دونون پا نون بھی بالون سی بندھے ہوئے تھے اسنے اوسکی مشکین کھولنا چاہا قدرت نہوئی تو اسمین جدکرنا شروع کیا وہ اور عورت دونون ایسے دہشناد ہے گئی کہ اونکا اتا پتا نہ لگا فقیہ قریہ ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نی اس حادثہ کی خبر بھیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکھا وہ اوسپر واقف ہوئی اور لوگون کو دکھایا تاکہ اوس سے عبرت پکڑین ۸ **حکایت** عبد المومن بن عبد اللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سی پوچھا اور وہ تائب ہوچکا تھا زیادہ تر عجیب تونے کیا دیکھا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکھاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین مخین ٹھکی ہوئی تھین اور ایک بڑی میخ اوسکے سر مین اور دوسری اوس کے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا **رویت عمل بد میت** ۔ **حکایت** عبد العزیز بن عبد المنعم بن الصقیل الطرابلسی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین مجھسے عبد الکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک بار ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیہ فام ہوا جبکہ لوگون نی نماز پڑھی تو اسنے نہ پڑھی پھر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنی میری طرف نظر کی پھر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پھر اوسنی اپنی آنکھ قبر مین ڈالدیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچھ نہ دیکھا اعاذنا اللہ منہ امین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تالیفہ **سماعت عذاب قبر۔ حکایت** (۱) یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تھا کہ ایک قبر کے قریب پہنچا صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ اوسکی قبر پر کھڑا ہوا اور کہا کہ تجھ تیرے عمل نی فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبور ۲ عبد اللہ ابن محمد مدنی اپنے ایک دوست سی روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجھے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کی آپہنچا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑھی مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناحیہ قبور سی آواز انمین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تھی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تھا اور مین تو نماز پڑھتا تھا مین تو روزہ رکھتا تھا میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے پس میرے ساتھ جو شخص حاضر تھا مین اوس سی قریب ہوا اوسنے بھی سنا جیسے مین نی سنا میں اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا پھر پہلی جگہ مین نماز پڑھی اور ٹہیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑھی پھر مینے اوس قبر کی طرف کان لگایا ناگاہ وہ آمین کرتا اور کہتا تھا اور مین تو نماز پڑھتا تھا مین تو روزہ رکھتا تھا پھر مین اپنے گھر آیا بخار چڑھا دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ **قبر کا عذاب وہی برزخ کا باعث ہی** علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہی نسبت قبر کی طرف اسلیے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہی ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالے نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور رہو یا نہو اور گو اوسکو سولی پر چڑہایا ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نی کہالیا ہو یا جل کے راکھ ہوگیا ہو یا ہوا مین اوڑا دیا گیا ہو اور محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کی اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہی **عذاب قبر دو قسم ہے** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا منقطع یہ اون گنہگارون کا عذاب ہی جنکے جرم خفیف ہین سو وہ موافق اپنے جرم کی معذب ہونگے پھر اوسی عذاب مدور ہوجاویگا اور کبھی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سی رفع کردیا جاتا ہے **مسئلہ عجیب** بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ ایک جماعت مردم نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوی اور اوسکے پیٹ مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگی نعیم تو اوسکے لیے اور عذاب ماں کے واسطے کہا کہ اسمین کسی طرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کیے جاوین تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے ۔

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردی معذب نہین ہوتے بسبب بزرگی اس وقت کی فرمایا احتمال ہی کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانو کے ساتھ ہو نہ ساتھ کفار کے نسفی رحمہ اللہ نی بحر الکلام مین اسکو عام رکھا ہی کہا کہ روز جمعہ

اور شب جمعہ کو اور ساری ماہ رمضان مین کا آخر سی عذاب دور ہوجاتا ہی رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہی لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سی منقطع ہوجاتا ہی پھر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گھڑی بھر اوسکو عذاب ہوتا ہی اور اسی طرح ضغطہ قبر کا پھر اوس سی عذاب منقطع ہوجاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دال ہی کہ عصاۃ مسلمین سوای ایک جمعہ یا اس سی کم کی معذب نہین ہوتے اور جب جمعہ کو پہونچ جاتی ہین تو عذاب منقطع ہوجاتا ہی پھر عود نہین کرتا اور یہ محتاج الیہ ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتی ہین کہ مینے قاضی ابو یعلی کے خط سے اونکی تعلیق مین نقل کیا ہی کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہی کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سی ہے اور دنیا و ما فیہا منقطع ہی تو ضرور ہی کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اسکی مدت کا معلوم نہین ہوسکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہی جسکو ہناد بن سری نی زہد مین مجاہد سی روایت کیا ہی کہا گھاس کے لیی ایک ہمچہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پائینگے جب اہل قبور کا ری ہاوینگی تو کافر کہیگا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو اوسکی قریب ہوگا کہیگا ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون **وصل** شرح برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین (۱) آپنے فرمایا کہ سات آدمیون کے موہ قبلے کی طرف سی پھیر دیے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالے کے عذاب سی ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا شراب کا بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹہیرا وی جھوٹی گواہی دینے والا سود خوار نوحہ کرنیوالی عورت غلہ روکنے والا تارک جماعت ۲ میت کے واسطے آگ کے دروازے کھلجانا روایت ہی کہ معاذ بن جبل جبکہ مری تو انکے جنازے پر فرشتے اتری یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چھپا دیا پھر جب دفن کیی گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹھے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نی اسکا سبب پوچھا فرمایا مینے دیکھا کہ اوسکے لیے ستر دروازے آگ کے کھولے گئے پھر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ مینے تیری لیی بخشد یا ای محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکی ساتھ اپنی اہل کی اس سی معلوم ہوا کہ بی بی سی بدخلقی کرنا موجب عذاب قبر ہی **ف** اصل کتاب مین معاذ بن جبل ہی مگر یہ ٹہیک نہین ہی شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ہجری مین انتقال ہوا تو پھر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہوسکتا ہی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بقیع پر ہوا آپ نی ایک قبر کو دیکھا فرمایا لبیک لبیک مین حاضر ہون اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پھر جب قریب ہوئی تو اللہ کے لیے سجدہ کیا اور روئے پھر اپنا سر اٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا کہ وہ عذاب کیا جاتا تہا جبکہ اوسنی مجھے دیکھا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہی یا رسول اللہ آپ میری فریاد رسی فرمائین سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لیی قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی دہان فحاش تہی یعنی زبان سی بہت فحش بکتا تہا معلوم کیڑے مکوڑے آپ نی فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہی ایک گروہ ہے آگ کے گڑھون سی فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون سی اپنا ڈنک ماری کسی پہاڑ پر تو پہل بوقبیس کے تو وہ راکھ ہوجاوی پس خرابی ہی اوسکی بچھوؤن اور سانپون سی **حکایت** مروی ہی کہ ایک عورت مالدار اونکی بیٹیون سی بغداد مین مرگئی اوسکے غسل کے لیی پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوسکی جسم اور اوسکے طول کی اپنا موہنہ اوسکے موہنہ پر رکہی ہوے ہمراہ اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوے اوسکی ماں نی کہا ای سانپ ہم بیشک جانتی ہین کہ تو اللہ کے حکم سی آیا ہی لیکن ہمکو ضرور ہی کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری لڑکی سی گہڑی بھر الگ ہوجا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پھر تو کر جسکا تجھے حکم ہے پھر وہ گہر کے کونے کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سی فارغ ہوچکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتھ کفن مین سوگیا اور وہ اوسکے ساتھ دفن کردیا گیا نہلانے والی نے اوسکے باپ سی پوچھا کہ تیری بیٹی نی کیا کیا تہا جس سی وہ قبر مین اس بلا کے ساتھ مبتلا ہوئی اوسنی کہا مجھی نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہی کہ وہ نماز کو وقت سی تاخیر کرتی تہی ۴ میت کا مثل سور کے ہوجانا اعاذنا اللہ منہ آپ نی فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع و سجود مین امام سی پہلے اوٹہاتا ہی اوسکا موہنہ مثل خنزیر کے کردیا جاتا ہی **ف** اصل مین یون ہی ہی مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدھے کا آیا ہی یعنی جو شخص امام سے پہلے

بھول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا جب مردی کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا اوسنی میت کو گہیر لیا تہا یہ اوس سی ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ ابتک بقید حیات ہی قبر مین کہودنا اوسنی چہوڑ دیا ہی اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے **حکایت** مجہی ایک جماعت ثقہ نی خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والون سی تہا اوسکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے تہی کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین لجام تہی انہون نی اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نی اوسکو اپنی پیٹ سی پھینک دیا انکو اوسکی شان وحال سی تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہی پہر اوس سی ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنی غایات مین نقل کیا ہی کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تہی وہ اوس سی کھینچی گئی پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۲۵ رمضان ۶۴۲ھ ہجری مین بنو منبہ اور بنو معین دونون ملے یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سی ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تہا اوسکو اوٹہا لائے وہ راہ مین مر گیا پہر اوسکو اوسکے گہر مین ایک بڑی کہاٹ پر چہوڑ دیا کہاٹ کا عرض چار گز کا تہا جسوقت میت کے گہر والی بہت ہو گئی تو بعد تعزیت کے گہر کی چہتون پر چڑہ گئی ناگاہ میت کا بہائی کہتا ہے جلد آؤ ناگاہ اس حالت کو دیکہو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت مرد سب آ گئی اور سب کہڑے ہوے ناگاہ اوسکا جسم کہاٹ سی بہی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی لنبان بہی بڑہ گئی اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکی سارے اعضا بڑہے یہانتک کہ مثل ستونون کی ہو گئی اور اوسکی ہر انگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی کے پہونچون سی ہوتا ہی اور سر اوسکا مثل تہیر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے لوہے کے ٹکڑے ہو گئے اور زبان اوسکی سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تہا کہ اوسکی ناف تک پہونچ جاوی اور لوگ اوسکی نزدیک تھے اور مونہہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکہہ رہے تھے اور اوسکے حال مین فکر کر رہے تہے کہ اوسنی ایک ایسی چیخ ماری جس سی زمین کانپ اٹہی اور مونہون نی اوسکی چیخے کا خطبہ سنا پہر اوسکا جسم آبلہ دار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کے خودون کے ظاہر ہو گئے جب گہڑی بہر رات گذر چکی تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجہ کڑے سر پر ٹوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کہودا اور ساٹہ آدمی جمع ہوے اونکو اوسکے اوٹہانے پر قدرت نہ ہوئی پہر اونہون نی گہر تو ڑا دروازے تو ڑی بعد اسکے لکڑیون سی ایسی نکالا جیسے بڑے پہاڑون کو نکالتے ہین لکڑیون سی اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچہ کہا ہی عذاب قبر سے مین یہ زیادہ تر عظیم یا جرا ہے اس قصہ کو ہلمہ عظیمہ منجہ کرتا ہے عبداللہ بن زیاد عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان منبہی سی روایت کیا ہی جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنے والے تھے یہ قصہ معروف مشہور مستفیض ہی فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قصہ بلد ضفان مین بلاد دار بلاد خولان غربی صعدہ مین واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہی کہ جسوقت دو مسلمان اپنی تلوارون کے ساتہہ ملتے ہین پہر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہی تو قاتل و مقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہی پہر مقتول کا کیا حال ہی فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا تہی **حکایت** اسی طرح ایک قصہ مشہور عبداللہ بن مصعب بن زبیر کا ہی یحیی بن عبداللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبداللہ کا ایک قصیدہ ہی اوسکو پڑہا عبداللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبداللہ نے قسم کہائی کہ وہ شعر اوسکے نہین ہین یحیی بن عبداللہ نے کہا یا امیرالمومنین والد یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے نہین ہین مینے اس سے پہلے کبہی جہوٹی سچی قسم اللہ کی نہین کہائی ہے تم مجہے جہوڑو مین اس سی ایسی قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جہوٹی کہائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نی کہا اوس سی قسم لیجیے نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبداللہ نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سی کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کہاتا ہے یہ میری چادر جو مجہپر ہی اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجہے قسم دے کہ وہ میری ہین تو مین ضرور قسم کہالون فضل نی عبداللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کہا تیری خرابی ہو پہر عبداللہ نے قسم کہائی اور چہرہ اوسکا متغیر تہا اور وہ کانپتا تہا یحیی نے عبداللہ کے دونون شانون کو درمیان مین مارا پہر کہا ای بن مصعب واللہ تو نی اپنی عمر کو کاٹ ڈالا واللہ تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبداللہ اپنی جگہہ سی ٹلا تہا کہ اوسکو جذام ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تیسرے دن مر گیا فضل بن ربیع اوسکی جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد مین رکہا اور اوسپر اینٹین رکہی گئین تو قبر دہس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگون کی آنکہون سی غائب ہو گیا فوراً قبر کا نظر آیا اور اوس سی ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پہر ڈالنا شروع کیا اور وہ

بھول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہوچکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا جب مردی کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا اوسنی میت کو گھیر لیا تہا یہ اوس سی ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ ابتک بقید حیات ہی قبر مین کہودنا اوسنی چہوڑ دیا ہی اور عقل اوسکی جاتی رہی

حکایت مجہی ایک جماعت ثقہ نی خبر دی کہ سید ہادی برجن ہجری ہجرہ والون سی تہی اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جارہے تہی کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین لجام تہی انہون نی اوسکو لیا اور دفن کردیا زمین نی اوسکو اپنی پیٹ سی پھینک دیا انکو اوسکی شان وحال سی تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہی پہر اوس سی ایک آواز ظاہر ہوئی کہ سید بہوش ہوگئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنی غایات مین نقل کیا ہی کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تہی وہ اوس سی کھینچی گئی پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۲۵ رمضان ۶۴۲ھ ہجری مین بنو سنبہ اور بنو معین دونون ملے یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سی ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تہا اوسکو اوٹہا لائے وہ راہ مین مرگیا پہر اوسکو اوسکے گہر مین ایک بڑی کہاٹ پر چہوڑ دیا کہاٹ کا عرض چار گز کا تہا جسوقت میت کے گہر والی بہت ہوگئی تو بعد تعزیت کے گہر کی چہتون پر چڑہ گئی ناگاہ میت کا بہائی کہتا ہے جلدآؤ تاکہ اس حالت کو دیکہو جسکی طرف میت ہوگیا ہے عورت مرد سب آگئی اور سیر کرنے لگے ناگاہ اوسکا جسم کہاٹ سی بہی زیادہ ترچوڑا ہوگیا اسی طرح اوسکی لنبان بہی بڑہ گئی اور اوسکا جوف بلند ہوگیا یہانتک کہ مثل ایک مکان کے ہوگیا اور اوسکی سارے اعضا بڑہے یہانتک کہ مثل ستونون کی ہوگئی اور اوسکی ہڈی ایسی ہوگئی جیسے بڑے سے بڑا سیونچا آدمی کے بہونچون سی ہوتا ہی اور سر اوسکا مثل تہیر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے لوہے کے ٹکڑے ہوگئے اور زبان اوسکی سینے پر اوترآئی یہانتک کہ قریب تہا کہ اوسکی ناف تک پہونچ جاوے اور لوگ اوسکی نزدیک تہے اور مونہہ اوسکا کالا ہوگیا لوگ اوسکو دیکہہ رہے تہے اور اوسکے حال مین فکر کررہے تہے کہ اوسی ایک ایسی چیخ ماری جس سی زمین کانپ اٹہی اور انہون نی اوسکی چیخ کا خطبہ سنا پہر اوسکا جسم آبلہ دار ہوگیا اور آبلے مثل لوہے کے خود ون کے ظاہر ہوگئے جب گہڑی بہر رات گذر چکی تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجہہ کڑے سر پر ٹوٹ گیا جب جمع ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کہودا اور ساٹہہ آدمی جمع ہوے اوکو اوسکے اوٹہانے پر قدرت نہ ہوئی پہر اونہون نی گہر توڑا اور دروازے توڑی بعد اسکے لکڑیون سی اوسکی کھال جیسے بڑے پیمانون کو کاٹتے ہین لکڑیون سی اوسکو لوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کہنچہ کہا ہے عذاب قبر مین یہ زیادہ تر عظیم ہا جسلیے اس قصہ کو ہمارے علیہ مذہب کتابون مین ذکر کیا ہی عبداللہ بن زید عنبی نے فقیہ محمد بن سہل سی روایت کیا ہی جو کہ اس قصے کے متعلم کرنے والے تہے یہ قصہ معروف مشہور و مستفیض ہی فقیہ نے کہا ہی کہ یہ قصہ نیشاپور مین ابو بکر بن ابو طاہر طیان غربی صعدہ سی واقع ہوا حدیث صحیح مین ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم مین سی جسوقت دو مسلمان آپس مین تلوارون کے ساتہہ ملتے ہین پہر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہی تو قاتل مقتول دونون مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہی پر مقتول کا کیا حال ہی فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا تہی **حکایت** اسی طرح ایک قصہ شہو عبداللہ بن مصعب بن زبیر کا ہی یحیی بن عبداللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبداللہ کا ایک قصیدہ ہی اوسکو پڑہا عبداللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ تغیر ہوا عبداللہ نے قسم کہائی کہ وہ شعر اونکے نہین ہین یحیی بن عبداللہ نے کہا یا امیرالمومنین والد یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے نہین ہین میناس سے پہلے کبہی جہوٹی سچی قسم اللہ کی نہین کہائی ہے تم مجہے جہوڑو مین اس سی ایسی قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جہوٹی کہائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نی کہا اوس سی قسم لیجیے نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبداللہ نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سی کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کہاتا ہے یہ سری جادر جو مجہپر ہی اور یہ سر سے کپڑے اگر کوئی مجہسے قسم لے کہ وہ میری ہین تو مین ضرور قسم کہالون فضل نی عبداللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کہا تیری خرابی ہو پہر عبداللہ نے قسم کہائی اور چہرہ اوسکا متغیر تہا اور وہ کانپتا تہا یحیی نے عبداللہ کے دونون شانون کو پکڑ درمیان مین مارا پہر کہا ای بن مصعب واللہ تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبداللہ اپنی جگہ سی نہ ہلا تہا کہ اوسکو جذام ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تیسرے دن مرگیا فضل بن ربیع اوسکی جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد مین رکہا اور اوسپر اینٹین رکہی گئین تو قبر دہس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگون کی آنکہون سی غایب ہوگیا فوراً قبر کا نظر آیا اور اوس سی ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پہر ڈالنا شروع کیا اور وہ

نیچی چلی جاتی تھی کانٹون کے گٹھے نکالے گئے اونکو ڈالا وہ نیچے چلے جاتے تھے اوسوقت حکم دیا تو قبر پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کر دیا اور ہم کلام ہوکر لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیتمی مکی صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین کم سن تھا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبر گیری قرات کے لیے کہا کرتا تھا ایک دن بعد نماز صبح کی تاریکی مین نکلا مہینہ رمضان کا تھا مین گمان کرتا ہون کہ عشرہ اخیرہ یا لیلۃ قدر تھی جب مین قبر پر بیٹھا اور کچھ قرآن پڑھا اور قبرستان مین سوا میرے اور کوئی نہ تھا تو ناگاہ مینے ایک تاوہ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجھی ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سے آتی تھی کہ وہ چونہ وگچ سی بنی ہوئی تھی نہایت سفید تھی مینے قرات کو قطع کر دیا اور کان لگایا تو اوس آواز کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ معذب آدمی ایسا تاوہ عظیم کرتا تھا جسے سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے گھبرا جائے مینے تھوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجھسے مخفی ہو گئی اتنے مین ایک آدمی کا گذر ہوا مینے اوس سی کہا یہ کس کی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے مینے اوسکو کم سنی مین پایا تھا وہ بقایت مسجد اور نمازون کا ملازم تھا اونکی اوقات مین اور بات چیت کرنے سے ساکت رہتا تھا اور ان سب باتون کا مینے خود اوس سی مشاہدہ کیا تھا کہتے ہین کہ یہ بات مجھپر بہت گران گذری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتھ وہ متلبس تھا مین اونکو جانتا ہون مینے اوسکا سبب پوچھا اور جن لوگونکو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تھی اونسے خوب دریافت کیا تو اونھون نی مجھ خبر دی کہ وہ سود کھاتا تھا اور وہ تاجر تھا اوسکا نفس خبیث اسپر راضی نہوا کہ وہ حلال کھادے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نی معاملہ بالربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا مال کم نہ ہو جسوقت مینے یہ حکایت شہر والون سی بیان کی تو اونھون نی مجھسے کہا کہ اس سی بھی زیادہ تر عجیب عبد الباسط رسول قاضی فلان ہی اس آدمی کو بھی مین پہچانتا تھا یہ شخص ابتدای مرمن قاضیون کا رسول تھا پھر صاحب ثروت ہو گیا مینے کہا اوسکا کیا حال ہی کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کھودا گیا تاکہ اوسمین میت کو رکھین تو ہمنے اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکھی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتھ بندھا ہوا تھا ہم بہت ڈرے اور جلدی سی زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو دیکھا جبکہ اوسکی قبر کھودی اوس سی سوا ایک کھوپڑی کے اور کچھ باقی نہین رہا تھا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی مخیین چوڑے سر کی نکلی ہوئی تھین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہی **حکایت** یہ بھی کہا ہی کہ یعنی فلان شخص کی قبر کھودی تو اوسکی قبر سی ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکھا کہ وہ اوسکی گردن مین کنڈلی ماری ہوی تھا ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنی ہمپر ایک پھنکار ماری یہانتک کہ قریب تھا کہ ہم سب کو ہلاک کر دی نعوذ باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر مدہش مین کہا ہی مروی ہی کہ عیسے علیہ السلام ایک گروہ مین اپنے اصحاب سی ایک کھوپڑی ہولناک کو کھلی پر گذرے اونکے اصحاب نی اونسی کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سی دعا کرین کہ وہ ہمارے لیے اس کھوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب کی خبر دے جو اونسے دیکھے ہین تو البتہ اللہ تعالی سی ہم امید رکھتے ہین کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسی علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکو نطق دیا کہا ای روح اللہ یوچھ جو چاہا ہو اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمکو جواب دون عیسی علیہ السلام نے اوس سی کہا تو اس دنیا مین کون تھا کہا ای روح اللہ مین اس زمین کا بادشاہ تھا اور ہزار برس آسمین زندہ رہا ہزار بیٹے جنے ہزار شہر فتح کیے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پھر بعد اسکے موت ہوئی اور مقرر مینے اس دہر کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا مین کوئی چیز زیادہ سی زیادہ ترنافع نہین دیکھی اور نہ دیکھی ہلاکت لوگون کی مگر حرص وطمع مین اور نہین پائی مینے غربت مگر رضا مین ساتھ اوس چیز کے جو کہ اللہ عزوجل نی قسمت کی ہے

ع لا ترقدن لعینک السھر + وانظر الی ما تصنع العبر + وانظر الی عین مبصرۃ + ما دام یمکن طرفک النظر + فاذا جئت ولم تجد احدا + فسل الزمان فعندہ الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسی علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ وکلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکہا دو تاکہ اللہ سی ہماری یقین کو زیادہ کری عیسی علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہو جا اللہ کے اذن سی ای سام بن نوح وہ اللہ تعالی کی قدرت سے کھڑے ہو گئے مثل کھجور کے عیسے علیہ السلام نے اپنی کہا ای سام تم کس قدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس نبی کی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسی علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپ کے نزدیک کس طرح تھی سام نے اونسی کہا جیسے ایک گھر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سی داخل ہوا اور اوس سی نکل گیا **حکایت** ابو محمد نے

اپنی تاریخ مین ترجمہ بکربن عمر بن یحیی سجاد کے نزدیک کہا ہے منقول ہی کہ ایک شخص فقیہ کی کمیتی کی حفاظت کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے سرکو کپڑے کے یا رچون سے لپیٹے رکھتا تھا فقیہ ایک دن کمیتی کی طرف نکلا اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تھا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تھا اور سپر جلدنہ تھی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کھلنے سے تعجب کیا پھر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹھ بیٹھا اوسنے اون چیتھڑون سی اپنے سر کو چھپا لیا فقیہ نے اوس سی کہا کچھ ڈر نہین ہی اور حال کو اوسپر سہل کیا اور اوس سی اسکا سبب پوچھا کہا مین اولاد زبید سے تھا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین یعنی معاصی مین گرفتار ہین اور مین قبرون کو اوکہا ٹا کرتا مردون کا کفن بیچا کرتا تھا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے خاکہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہی مینے رات کو اوسکی قبر کو دی جسوقت مینے لحد کو کھولا ناگاہ ایک ہاتھ اوس سی نکلا اور سنے سیر سرکا چیڑا اوتار لیا جسکو کہ تو نے دیکھا اوس عورت نے کہا ای قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہین ڈرتا اور اپنے فعل سی باز نہین رہتا مینے جواب دیا کہ مین اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنی کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی شی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالی کی طرف توبہ کر مین اپنی گھر چلا آیا اور اپنے حال کو گھر والون وغیرہم سی چھپایا اللہ تعالی نے مجھپر عافیت کے ساتھ احسان فرمایا پھر مین زبید سی نکل آیا انتہی

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتی ہین

شہادت (۱) مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید کے لیے اللہ کے نزدیک چھ خصال ہین مغفرت کیجاتی ہی واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سی اور دیکھتا ہے اپنا ٹھکانا جنت سی اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سی اور امن مین ہوتا ہی فزع اکبر سی اور رکھا جاتا ہے اوسکی سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس تاج کا بہتر ہے دنیا ومافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیبیون حورعین سی اور شفاعت قبول کیجاتی ہی ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سی اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ **(۲) شکم کی بیماری سی مرنا** سلیمان بن صرد وخالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب ہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی **(۳) طول سجود** سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت یعنی قیام رمضان ہی پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم **(۴) سورۂ تبارک الذی پڑھنا** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونہون نی ایک آدمی سی کہا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون کہ تو اوس سی خوش ہو اوسنی کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑھ اور اپنے گھر والون کو اور ساری اولاد کو اور گھر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکھا اسلیے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہی مجادلہ یا مخاصمہ کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رکھنے والے کے اور چاہیگی اوسکے لیے کہ اوسکو نجات دی اور اوسکے سبب سی صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجہ عبد فی مسندہ **(۵)** ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہی عذاب قبر سے منع کرتی ہی لایا جاتا ہے صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سی یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لیے مجھپر رستہ نہین ہی اوسنے تجھکو سورۂ ملک کو یاد رکھا ہی پھر دونون پانون کی طرف سی آتا ہی تو اوسکے پانون کہتے ہین تیرے لیے مجھپر راہ نہین ہی وہ تو مجھپر کھڑا رہتا تھا سلسلہ سورۂ ملک کی اخرجہ خلف ابن ہشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححہ والبیہقی **(۶)** ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس کسی نی تبارک الذی بیدہ الملک کو ہر رات پڑھا تو اللہ اوس کو بسبب اوسکی عذاب قبر سی منع کریگا اور ہم زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسکا نام مانعہ کہتی تھی اخرجہ النسائی **(۷)** انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتھ کتاب اللہ سی سوای تبارک کے اور کچھ نہ تھا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکھا گیا تو اوسکی پاس فرشتہ آیا سورۂ ملک اوسکی سر پر کھڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سی کہا کہ تو اللہ کی کتاب سی ہے اور مین تیری ناخوشی کو پا جاتا ہون اور مین مالک ہین ہون تیرے لیے نہ اوسکے لیے تو اپنی جان کے نفع وضرر کا اگر تیرا اوسکے ساتھ ارادہ ہی تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس وہ رب کی طرف جاوگی کہیگی یارب فلان نے تیری کتاب کے درمیان سی میرا قصد کیا مجھی سیکھا پڑھا سوکیا تو اوسکو آگ سی جلا تو کہا ہی اور اوسی عذاب کر نوالا جان آنکہ میرا اوسکی پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکی ساتھ یہ کرے تو مجھے اپنی کتاب سی محو کر دی رب فرماتا ہے کیا مین تجھی نہین دیکھتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے [illegible] فرماتا ہی تو جا میں نے [illegible]

اور میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے کو ہٹکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلتا ہی پھر آتی ہی اپنا موہنہ اوسکے موہنہ پر رکھتی ہی اور کہتی ہی مرحبا ہے اوس موہنہ کو کہ بہت بار اوسنے مجھے پڑہا مرحبا ہے اوس سینے کو کہ اوسنے مجھے بہت بار یاد کیا مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتھ کھڑے رہے قبر مین اوسکو اُنس دیتی ہی وہ اسطی خوف وحشت کے اوسپر آنس کرتی ہی مین جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چھوٹا بڑا آزاد غلام کوئی باقی نہین رہا مگر اوسنے سورہ ملک کو سیکھلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ کہا ہی اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میت جس وقت مرتا ہے تو اوسکے گرداگرد کوئی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہی اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لیے نہین ہی جو کہ اوسکی اور آگ کے درمیان مین حائل ہو اور ایک آدمی مرگیا سوائی سورہ تبارک کے اور کچھ قرآن سی نہین پڑہا تھا پس آگ اوسکے سر کی طرف سی آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجھی پڑہتا تھا پھر وہ اوسکے دونون پاؤن کی طرف سی آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتھ کھڑا ہوتا تھا پھر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سی آئی تو سورت نی کہا کہ اوسنے تو مجھی یاد رکھا پس سورت نے اوسکو نجات دی اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ والبیہقی فی الدلائل ۵ **سورۂ الم تنزیل سجدہ** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنی صاحب کی طرف سی قبر مین جھگڑتی ہی کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو میری شفاعت اوسکی حق مین قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سی نہین ہون تو تو مجھی اوس سی محو کردی اور وہ مثل پرندی کے ہوتی ہی اپنے دونون بازو اوسپر رکھتی ہے اوسکے لیی شفاعت کرتی ہی عذاب قبر کی اوسی منع کرتی ہے اور تبارک مین بھی مثل اسکے ہے۔ خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑھ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑھ لیتے اخرجہ الترمذی والدارمی ۶ **سورۂ یٰسین** امام یافعی رضی اللہ عنہ نی رضوان الریاحین مین بعض صالحین اہل یمن سی نقل کیا ہے کہ اونہون نی کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مارنا اور سخت ٹھونکنا سنا پھر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سی کہا تیری خرابی ہو تو کون ہی اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پھر یہ مار تجھ مین تھی یا میت مین کہا بلکہ مجھ مین تھی مینی اوسکی پاس سورۂ یٰسین اور اوسکی اخوات کو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مین مار گیا اور نکال دیا گیا ۷ **صلوٰۃ دفع عذاب قبر** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہی اور عذاب قبر سی اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہی واسطے اوسکے نامہ اعمال صراط پر اون قیامت کی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب ف اسمین پندرہ بار ہی اور ایک واو فاتحہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم ۸ **موت روز جمعہ یا شب جمعہ** (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی (۲) عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ مختوم بہ خاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی ۹ **رمضان شریف مین مرنا** انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سی اوٹھا لیا جاتا ہی جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ روی باسناد ضعیف ــــــــ

حدیث جامع منجیات عذاب قبر عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجر کو نکلے فرمایا صبح کی رات عجیب دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی دیکھا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوسکی روح قبض کرے پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنی والدین کی ساتھ اوسنے ملک الموت کو اوسکی پاس سی پھیر دیا اور دیکھا ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تھا اوسکی وضو نی اوسی عذاب سی اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سی کہ شیاطین نی اوسکو گھیر لیا تھا ذکر اللہ آیا اوسنی اوسکو اونکی درمیان سی خلاصی بخشی اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ عذاب کے فرشتون نی اوسکو گھیر لیا تھا اوسکی نماز آئی اوسنی اونکی ہاتھون سی اوسکو چھوڑایا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سی کہ وہ پیاس کے ماری زبان نکالی ہوئے تھا جس حوض پر جاتا اوس سی روکا یا جاتا اوسکا روزہ آیا اوسنی اوسکو پانی پلایا اور اوسی سیراب کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی اور انبیا حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہین جسوقت وہ حلقے کی قریب

ہوتا ہی تو اوسی نکال دیتے ہین اوسکا غسل جنابت آیا اوسنی اوسکا ہاتہہ پکڑا اور میری قریب بٹہادیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگی اوسکی ظلمت پیچہی ظلمت دائین ظلمت بائین ظلمت اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تہا اوسکا حج وعمرہ آیا اوسنون نی اوسی تاریکی سی نکالا اور نور مین داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سی کہ وہ مومنین سی بات کرتا ہی اور وہ اوس سی بات نہین کرتی صلہ رحم آیا اوسنی کہا ای گروہ مومنین کی اوس سی کلام کرو پہر اونہون نی اوس سی باتین کین اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ بچاتا تہا آگ کی لپٹ کو اور اوسکی شرر کو ہاتہہ کے ساتہہ اپنے مونہہ سی آیا پاس اوسکی صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکی مونہہ پر اور سایہ اوسکی سر پر اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ ہر جگہہ سی زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکی پاس امر معروف ونہی عن المنکر انہون نی اوسکو اونکی باتہون سی چہوڑایا اور ملائکۂ رحمت کے ساتہہ اوسکو داخل کیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ اپنی گھٹنون کے بل بیٹہا ہی درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتہہ پکڑا پہر اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جہکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نی بائین جانب کو آیا اوسکی پاس اوسکا اللہ سی ڈرنا اوسنی اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پہر اوسکو دائین جانب مین کر دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس اقراط اوسکے یعنی چہوٹے بچے جو مر گئے تہے اونہون نی اوسکی ترازو کو بہاری کر دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ جہنم کے کنارے پر کہڑا ہوا ہے آیا اوسکی پاس ڈرنا اوسکا اللہ سی اوسنے اوسکو اس سی نجات دی اور چلدیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکی جو اللہ کے خوف سی دنیا مین رویا تہا اونہون نی اوسکو آگ سی نکالا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کہڑا ہوا ہے اور کانپتا ہے جیسے کہجور کا پتا کانپتا ہی آیا اوسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتہہ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو مٹیا دیا اور چلدیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کہڑا ہوا ہی کبہی چوتڑون کی بل چلتا ہی اور کبہی گھٹنون کی بل آیا اوسکے پاس درود بہیجنا اوسکا مجہیر اوسنے اوسکا ہاتہہ پکڑا پہر اوسے کہڑا کر دیا اور پل صراط پر چلا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جنت کے دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے درے دروازے بند کر دیے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوسکے لیے دروازون کو کہولدیا اور جنت مین اوسکو داخل کر دیا اور دیکہا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے مونہہ کہرے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا جنفخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے اور دیکہا مینے کئی آدمیون کو کہ اپنی زبانون سی لٹکی ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مومنین و مومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابو نعیم فی الترغیب **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ حدیث عظیم ہی اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہی جو کہ اہل خاصہ سے نجات دیتے ہین **مقامات اہل مقابر** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سی وضل الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سی سوال کیا کہ مجہے مقامات اہل مقابر کے دکہادی پس ایک رات کو مینے دیکہا کہ قبر پھٹ ہوگئین ناگاہ بعض اونمین سی سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سوئے تہے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تہے مینے کہا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت مین درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سی ایک منادی نے ندا کی کہ ای فلان یہ منازل اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکہنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکہتے تہے اور رونے والے گنہگارین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہی کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اونسے بچنے جہکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سب جسکے سبب سی عذاب قبر سے نجات ملتی ہی یہ ہی کہ جسوقت آدمی سونے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ گہڑی بہر پہلے سونے سے اللہ تعالے کے واسطے بیٹہے اوسمین اپنی نفس سی حساب لے کہ دن بہر مین کیا ٹوٹا ہوا کیا نفع ہوا بہر گناہ ہونے کے لیے اپنے اور اللہ تعالے کے درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کرے پہر اس توبہ پر سو رہے اور عزم کرے کہ پہر گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اور جب بیدار ہو تو عمل کے لیے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اور تاخیر اجل کی وجہ سی مسرور ہوتا کہ رب درگذر فرماوی اور رمانات کا تدارک کرے بندے کے واسطے اس نیند سی زیادہ تر نافع اور کوئی نہین ہی خصوصًا جبکہ اسکے بعد اللہ تعالی کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جو کہ سونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی وارد ہوئی ہین یہانتک کہ

غلبہ کرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسی کو اسکی توفیق عنایت فرماتا ہے **وقاہ اللہ** اللہ تعالیٰ تو محفوظ رکھے بندی کو اور ساری مومنین و مومنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور ہمکو دنیا و آخرت کی ہر سوائی سے بچا اور عذاب قبر و برزخ سے محفوظ رکھ اور ہمارے گناہ ہمکو بخشدی اور دنیا سے ساتھ امن و امان و ایمان کے اوٹھا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **فت** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیونکا ذکر کیا ہی کہ اونسے عذاب قبر محفوظ رہتے ہین اور اونکو عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہو چکا یہان یہ منظور ہے کہ اجمالاً اسباب و اعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کر دیا جاوی تا کہ گنتی مین آسانی ہو (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳ طاعون و وبا مین مرنا (۴) بہت سچ بولنا (۵) قبل بلوغ کے مرجانا (۶) جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پانا (۷) ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی پڑہنا (۸) ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا (۱۰) وضو (۱۱) ذکر اللہ (۱۲) صدقہ (۱۳) امر بمعروف و نہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ احد مرض موت مین پڑہنا ۱۶ جمعے کی شب مین مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑہنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت پچاس بار پڑہنا ۱۷ ہر روز لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑہنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا ۱۹ طول سجود ۲۰ سورۂ یٰسین ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکی سوا اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہی اوسمین شفا ہی ابوموسیٰ مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہی اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہی اور حدیث ابوالفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہی کہا حدیث کی ہمکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سی یہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین الخ مینے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اس کے لیے شہادت دیتے ہین اور ایسی احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہی جو پہلے گذر چکی

باب ۳۶ بیان مین احوال مردون کے قبور مین ۔ فصل لا الٰہ الا اللہ والون کو وحشت نہین ہوتی (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ضمین ہے اہل لا الٰہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے اور اوسکی قبر مین اور اوسکے قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی والاصبہانی فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبریل نے خبر دی کہ لا الٰہ الا اللہ انس ہی وحشت مسلمان کی وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور حسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابوالقاسم الحتلی فی الدیباج **رباعی** گر ورد تو لا الٰہ الا اللہ ہست ۔ بی باطل تو ملک کے جنبش راہ ست ۔ صراف زر قلب کجا بستاند ۔ ہر چند برو سکہ نام شاہ ست ۔ **انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین** (۱) انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اخرجہ ابو یعلی والبیہقی وابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا اور وہ کھڑے ہوے اپنی قبر مین نماز پڑہتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ ورواہ حجاج ابن منہال ویونس بن محمد وابونصر التمار وحیان وغیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی وثابت عن انس ورواہ سفیان ویحیی بن سعید وعمرو بن حبیب وجریر بن عبدالحمید ومعتمر بن سلیمان ویزید بن ہارون وعیسی وغیرہم عن سلیمان التیمی ورواہ ابوہریرۃ وعبداللہ بن جعفر وغیرہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابونعیم فی الحلیۃ والامام احمد فی الزہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر بقبر موسیٰ علیہ السلام وھو قائم یصلی فیہ **صلوٰۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر** (۱) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر مین نماز عطا کی ہے تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر مین قال ابن سعد فی الطبقات وابن ابی شیبۃ فی المصنف والامام احمد فی الزہد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت (۲) ابونعیم نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تمکو یہ بات پہنچی ہی کہ سوای انبیا کے اور کوئی اپنی قبر مین نماز نہین پڑہتا ہے حمید نے کہا نہین تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہے ۳ ابونعیم

نے جبیر سے روایت کیا ہے کہ قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہیں ہی میںنے ثابت بنانی کو اوسکی لحد میں رکھا اور میرے ساتھ عبید طویل بھی تھی جب میں اوسپر اینٹوں کو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اپنی خلق سے نماز اوسکی قبر میں عطا کی ہو تو مجھے اوسکو عطا کر سوا اسکے ایسا نہیں ہی کہ اونکی دعا کو رد فرمادی ۴ ابراہیم بن صہ ہلبی کہتے ہیں مجھے اون لوگوں نے حدیث کی جو کہ سحر کے وقت جنیں پر گذرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گذرے تو ہم نے قراءت قرآن کو سنا اخرجہ ابن جریر فی تھذیبہ بلا اسناد وابونعیم **قراءت قرآن شریف در قبر** سلمہ بن شبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے ابو حمادیا ابو محمد گورکن کو سنا اور وہ معتبر پیر سیر گار آدمی تھا کہا میں جمعے کے دن دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا جس قبر پر میرا گذر ہوتا میں اوس سے قراءت قرآن سنتا قال ابن مندہ اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابو احمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی ابو احمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت سلمۃ ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور اونکو گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمیں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آکر اوسکی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ وہ مانعہ ہی وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہی اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی ف ابوالقاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں کہا ہی کہ یہ تصدیق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ میت اپنی قبر میں پڑھتا ہے اسلیے کہ عبداللہ نے آکر اوسکی خبر دی اور آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول میں کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالۃ ہے اسپر کہ میت اپنی قبر میں سورۂ ملک پڑھتا ہے اور اس امت میں یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کا اسکے ساتھ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات میں اسکی دعا کیا کرتے تھے پس جبکہ کرامت کسی اولیاء کے لیے یہ ہوئی کہ وہ قبر میں طاعت و عبادت پر قادر ہوئے تین تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولی قادر ہونگے ۳ حافظ ابن حجب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث کی ہمکو ابو الحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجھے حدیث کی ہمارے شیخ ابوالحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی تھے اور مجھے ایک جگہ قبور سامرا سے دکھائی کہا یہ جگہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سے سورۂ ملک کو سنا کرتے ہیں ۴ عیسی بن محمد طوماری کہتے ہیں کہ میںنے ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ پڑھتے ہیں اور گویا میں اونسے کہتا ہوں کہ تم تو میت ہو اور پڑھتے ہو سو گویا وہ مجھسے کہتے ہیں کہ میں ہر نماز کے پیچھے اور وقت ختم قرآن کے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا ہوں کہ مجھے اون لوگوں میں سے کری جو کہ قبر میں پڑھتے ہیں سو میں اپنی قبر میں پڑھتا ہوں اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب بسندہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرمن کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہی اپنی قبر میں وہ اوسمیں پڑھتا ہی اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراھیم بن الحکم بن ابان وھو ضعیف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ ۶ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میںنے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ میں تھا رات نے مجھے پالیا میں عبداللہ بن عمرو بن حزم کی قبر کے پاس ٹھیرا میںنے قبر سے ایسی قراءت سنی کہ اوس سے زیادہ بہتر نہ سنی تھی پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوا آپ سے اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبداللہ ہے کیا تو نے نہیں جانا کہ اللہ نے اونکی روحوں کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلوں میں رکھا پھر اونکو وسط جنت میں لٹکایا جب رات ہوتی ہی تو اونکی روحیں طرف اونکے پھیری جاتی ہیں سو وہ اسی طرح رہتی ہیں یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہی تو روحیں اونکی اپنے مکان کی طرف پھیری جاتی ہیں جسمیں وہ تھیں اخرجہ ابن مندہ وابو احمد الحاکم فی الکنی بسند ضعیف ۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میں سویا میںنے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑھتا ہے میںنے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی اخرجہ النسائی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا یہ ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا میںنے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑھتا ہے میںنے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی ایسا ہی احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہی اور حارثہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ احسان کرتی تھی ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھتا ہوں میں جنت میں تھا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھ سنی

مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی کذالک البر کذالک البر اخرجہ البیہقی **۹** عاصم عطی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینے بلخ مین ایک قبر کھودی وہ ایک اور قبر مین نفوذ کر گئی مینے نظر کی تو ایک بوڑہا آدمی قبر مین قبلے کی طرف منہ کیے ہوے ہے اور اوسپر سبز تہد ہے اور اوسکے گرد اگرد سبزہ ہی اوسکی گود مین ایک مصحف ہے اور وہ پڑھ رہا ہے اخرجہ ابن مندہ اور کہا یہ حدیث ابن مندہ نے ابو النضر سیالوری کی گورکن سی روایت کیا ہی اور وہ ایک آدمی تہا کہا مینے ایک قبر کھودی قبر مین ایک اور قبر کھل گئی مینے دیکہا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو جاریز انو بیٹہا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سبزی سی لکہی ہوئی نہایت خوشخطی ہی اور وہ قرآن پڑھ رہا ہے اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین کہا تو پہر قبر بیلے کو اوسکی جگہ مین رکہدے مینے اوسکو اوسکی جگہہ مین رکہدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ اسکو ابن نجار نے تاریخ بغداد مین وار دکیا ہی قال قرات فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین من طلاب العلم لا اعرف اسمہ قال سمعت مفلح بن عبد اللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتی ہین کہ مینے مصعب بن عبد اللہ حفار سی کہا کیا تو نی قبر کھودتی مین کچہ دیکہا کہا نہین لاکن مینی اپنے باپ سی سنا کہ وہ کہتی تہی کہ مینے ایک قبر کھودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کرلیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ بیٹہا ہوا ہے اور اوسکی بابتہ مین سمجہی ہی اوسمین پڑہ رہا ہی مجہسے کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین پہر مینے اوسکو ڈہانک دیا **۱۱ حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقدین فرماتے ہین ومن المشہور ان الفقیہ الکبیر ابا الولی الشہیر احمد بن موسی بن عجیل سمع بعض الفقہاء الصالحین من قرابتہ یقرأ سورۃ الدخان فی قبرہ

۱۲ حکایت ابو الحسن بن ہرار رحمہ اللہ نی کتاب الروضہ مین عبد اللہ بن محمد بن منصور سی روایت کیا ہی کہا مجہی ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینی ایک قبر کھودی ایک اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگہی جسوقت کہ وہ اینٹ کہسکی گئی ناگاہ ایک بوڑہا آدمی اپنی قبر مین بیٹہا ہوا قرآن پڑہ رہا ہے **تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر**

(۱) یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہے اور قرآن سی اوسپر کچہہ باقی رہجاتا ہی جسکو اوسنی نہین سیکہا ہی تو اللہ فرشتون کو اوسکی طرف بہیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرا دیتے ہین جو اوسپر قرآن سی باقی رہا ہی یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲** حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہی اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہی کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی قبر مین یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کری دن قیامت کی بزمرہ اہل قرآن کی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳** عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ بندہ جسوقت اللہ سی ملیگا اور اوسنی اللہ کی کتاب کو نہ سیکہا ہوگا تو اللہ اوسکو قبر مین تعلیم کریگا تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر حجت ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ (۴) فی الفردوس للدیلمی ولہ یسندہ والدہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مرفوعا مثلہ نعم وقفت علیہ مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران فاخرجہ من طریق عطیۃ العوفی عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے قرآن پڑہا پہر مرگیا پہلے اس سی کہ اوسکو حفظ کرے تو آتا ہی اوسکی باس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر مین تعلیم کرتا ہی اور وہ اللہ کی ملیگا اور اوسنی قرآن کو حفظ کرلیا ہوگا واخرجہ ایضا ابو القاسم الازہری فی کتاب فضائل القرآن والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء **ف** حافظ زین الدین بن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبہی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کا برزخ مین اعمال صالحہ کے ساتہہ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سی اوسکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ موت کی وجہ سی عمل اوسکا منقطع ہوگیا لیکن عمل اوسپر ایسے باقی رہتا ہی کہ اللہ کے ذکر و طاعت سی متنعم ہون جیسے کہ اس سی ملائکہ و اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین اگر اسپر کچہہ ثواب ہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر نعیم عظیم ہے نزدیک اوسکے اہل کی ساری نعیم و لذات دنیا سے پس نہ متنعم کیا متنعم کرنیوالون نی مثل ذکر و طاعت الہی کے **شغل علم در برزخ حکایت** حافظ ابو العلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنے کے بعد خواب مین دیکہا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے جدران و حیطان یعنی دیوارین سب کی سب کتابین ہین اوسنی پوچہا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سی سوال کیا تہا کہ وہ مجہے علم مین مشغول رکہی جیسا کہ مین اوسکے ساتہہ مشغول تہا سو مین علم کو ساتہہ مشغول ہون اپنی قبر مین اور دہ ۱۲ الزملکانی **ف** ابو نعیم و بیہقی نی مجاہد رضی اللہ عنہ سی اس قول اللہی کی تفسیر مین فلا تفسہم بعد دن روایت کیا ہی کہا سے کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ قبر اچہی منزل ہی اوسکے لیے

جسنی اللہ کی فرمانبرداری کی **فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین (۱)** جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچھا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتی ہین اپنی قبرون مین اخرجہ احمد ابن ابی اسامۃ فی مسندہ والوانی فی الابانۃ والعقیلی ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی اخرجہ مسلم

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہی کہ مراد اچھا کفن دینے سے بیاض و نظافت و سفیدی و کثافت کفن ہی نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے سی منع آئی ہی ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ اپنے کفن کو محبوب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنی کفنون مین زیارت کرتی ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ محمد بن یحیی الھدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ف بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہی کہ یہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہی اونکا قول یہ ہی کہ کفن تو پیپ کے لیے ہی مخالف اس واسطے نہین ہی کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکھنے مین ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکی علم مین جسطرح شہدا کے حق مین فرمایا ہی احیاء عند ربھم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنی رب کے نزدیک رزق دی جاتی ہین حال آنکہ تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پھر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور وہ ہمارے دیکھنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسی اللہ تعالی نے اونکی خبر دی ہی اور اگر وہ ہمارے دیکھنے مین ایسے ہوتے جیسی اللہ تعالی نے اونکی خبر دی ہی تو ایمان بالغیب مرتفع ہو جاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک شخص کی بی بی مر گئی اوسنے کئی عورتون کو خواب مین دیکھا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتھ نہ دیکھا تو اوسنے پوچھا اونہون نے کہا کہ تم نے اوسکے کفن مین قصد کیا اسلیے وہ شرماتی ہے کہ ہمارے ساتھ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپکو اسکی خبر دی آپ نے فرمایا انظر ھل الی ثقۃ من سبیل پھر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات حاضر ہوئی تھی اوس سی یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردہ کو پہونچاتا ہوگا تو مین پہونچاؤنگا پھر وہ انصاری مر گیا یہ شخص دو کپڑی زعفران کے رنگے ہوے لایا اور اونکو انصاری کے کفن مین رکھدیا جب رات ہوئی تو اونسے اون عورتونکو دیکھا اور اونکے ساتھ اسکی عورت بھی تھی اور سر دو زرد کپڑے تھے

اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ھشام قال حدثنا یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی راشد بن سعد قال السیوطی رحمہ اللہ ھذا مرسل لا باس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول وراشد بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ۷ حکایت محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ قیسار مین ایک عورت تھی وہ مر گئی اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکھا اوسنے کہا اے بیٹا تنے مجھے تنگ کفن مین کفنایا اور مین درمیان اپنے ساتھ والی عورتونکے اونسے شرماتی ہون فلان عورت فلان فلان دن ہماری پاس آئیگی اور فلان جگہ مین میری بچا شرفیان رکھی ہین سو تم اونکا کفن خریدو اور اوس عورت کے ساتھ مجھے بھیجدو لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تھی کہ اوس جگہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکھا تو اشرفیان تین جیسا کہ اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تھا وہ اچھی خاصی تندرست تھی اسکے بعد وہ بیمار ہو گئی محمد کہتی ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا اے بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہی اور مجھے قصہ بیان کیا مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردی اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتی ہین مینے کہا تم اوسکے لیے کفن خریدو لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی مان کی طرف کہ پہونچونگی تو اوسکو پہونچا دینا پھر وہ عورت اوس دن مر گئی جو کہ اوسنے بتایا تھا اور کفن کو اوسکے ساتھ اوسکے کفن مین رکھدیا پھر بیٹی نے اپنی مان کو خواب مین دیکھا تو کہا بیٹی فلان عورت ہماری پاس آگئی اور کفن مجھکو پہونچ گیا کیا اچھا کفن ہی اللہ مجھکو جزا خیر دی اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن محمد بن یوسف الغریابی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ مستحب جانتے تھے کہ کفن ملتوف مزرور ہو

اگر کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ السلفی فی الشیخۃ البغدادیۃ ۹ عمیر بن اسود سکونی سے مروی ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین دفنادیا اتنے مین معاذ آگئے اور ہمنے اوسی دم اوسکی قبر سے باہر نکالا تھا معاذ نے کہا تم نے اسکو کتنے کپڑون مین کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے کپڑون مین اونہون نے کہا سکو دکھاؤ اور نئے کپڑے نہین کفنایا اور کہا تم اپنی مردونکو اچھا کفن دو اسلیے کہ وہ اوسی مین محشور ہونگی اخرجہ ابن ابی شیبۃ **فصل میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہین** شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میت جسوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکی آتی ہین جنکو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہی اونکا حال پوچھتی ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نے کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا **میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے** ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آدمی اپنے لڑکے کی صلاح کی قبر مین خوشخبری دیا جاتا ہے **شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے** اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم الآیہ سدی نے اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ شہید کے پاس ایک کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگونکا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سے آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتی ہین سو وہ اس سے خوش ہوتا ہی جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے آنے سے دنیا مین خوش ہوتے ہین **اُرقُدَۃ المتقین** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن سے کہا جاتا ہی اوسکی قبر مین کہ تو سورہ مومنون کا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی **موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱)** سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکی جنازے مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تھا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پھر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جسوقت وہ دفن کردیے گئے کنارۂ قبر پر یہ آیت پڑھی گئی معلوم نہین کس نے پڑھی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر و اخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید آسمان سے آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پھر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگونکا یہ گمان تھا کہ وہ اونکا عمل تھا اور مجاہد و عبداللہ بن یامین و بحر بن ابی حبیب سے روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید بڑا جانب مغرب سے آیا اور عیلان بن عمرو میمون بن مہران سے روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ پھر اوسی ڈھونڈھا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکی جسم کو نہین دیکھا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیہ **رد بصر وقت موت** ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے آپکو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی سے سرگوشی فرماتے ہین ہمنے مکروہ جانا کہ آپکی سرگوشی کو قطع کردون آپ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو دیکھ لیا ہمنے کہا کہ ہان فرمایا وہ جبرئیل تھی خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تیرے رد کریگا تیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوئی اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اونکے کفان مین داخل ہوا لوگون نے اوسکو ڈھونڈھا کسی نے کہا کرتے ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بشرے یعنی خوشخبری ہی جب وہ لحد مین رکھے گئے تو ایک کلمہ سے اوسکا استقبال ہوا جو لوگ کنارۂ قبر پر تھے اونہون نے اوسکو سنا یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیہ اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرج نحوہ من طریق الھدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ابن عباس وفی اخرہ کنا نعد ذلک رد علی عبداللہ بصرہ حین مات **میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے (۱)** حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے مرنیکے وقت کہا تم میرے لیے دو کپڑے خرید و بہتر کپڑے خریدو کچھ ضرر نہین ہی کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو اون دونو سے بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون اوس سے جلد کھینچ لیے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا والحاکم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ تم میرے لیے دو کپڑے سفید خریدو اسلیے کہ وہ مجھپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھسے اونسی بہتر لیلینگے یا اونسی بہتر تر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طرق عنہ ۳ یحیی بن راشد سے مروی ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چھین لیگا اور توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لیے اسکے نزدیک خیر ہی تو میرے واسطے میری قبر کو مد بصر تک کشادہ کردیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجھپر تنگ کردیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی اودہر ہوجاوینگی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴ عباد بن نسی

کہتی ہین جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے ان دونون کپڑون کو دھولینا اور مجھے اونمین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہی دو کپڑون مین سی یا پہنایا جاویگا یا جالباس یا برسی طرح سی اتار لیا جاویگا اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزھد **ردکفن بعد موت (۱)** عائشہ بنت لبیان رضی اللہ عنہا غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو جس دن ہمنے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو ناگاہ وہ قمیص جسمین اونکو دفن کیا تھا تہ پائی پر رکھا ہوا ہی اخرجہ سعید بن منصور ۲ ابوعمرو لبیان کے بیٹے سے روایت کرتی ہین جبکہ لبیان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے تو اپنے گھر والونکو حکم دیا کہ اونکو کفنا وین اور قمیص نہ پہناوین اونکی اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنا یا پس ہمنے صبح کی اور قمیص تہ پائی پر رکھا ہوا تھا اخرجہ الطبرانی و ابوبکر البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو القسملی عن ابنۃ لبیان قالت ۳ عائشہ بنت لبیان کہتی ہین جبکہ میرے باپ کے مرنے کا وقت آیا تو اونہون نے کہا مجھے سے ہوے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال ہوگیا اور غسل دیے گئے تو میرے پاس آدمی بہیجا کہ کفن بہیجدو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نے مجھے منع کیا ہی کہ اونکو سیے ہوے قمیص مین کفنؤن کہتی ہین کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تھا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے مینے اپنا دروازہ بند کردیا اور اونکے پیچھے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گھر مین تھا مینے نہلانے والون کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تم نے اونکو قمیص مین کفنایا تھا کہا ہان مینے کہا وہ یہی ہی کہا ہان اخرجہ الطبرانی ۴ خلف بردانی سی مروی ہی کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لیے کفن خانہ سی ایک کفن نکالا گیا کہتے ہین کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا مینے زیادہ کو قطع کردیا جب رات ہوئی تو میری پاس ایک شخص آیا یعنی خواب مین کہا کہ تو نے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھ بخل کیا ہمنے تجھے تیرا کفن پہیر دیا اور ہمنے اوسے جنت کے کفن مین کفنا دیا پس مین ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کہڑا ہوا ناگاہ اوسمین کفن پڑا ہوا تھا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ **نقل میت از قبر (۱)** ابونعیم نے مسلم جندی سی روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جسوقت تو مجھے قبر مین رکھدے تو مجھے قبر مین دیکھنا اگر تو مجھکو نہ پائے تو اللہ کی حمد کرنا اور اگر تو مجھے پائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اونسے دیکھا تو کچھ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ۲ ابن ابی الدنیا فی قبور مین اور ابوبکر ابن المقری نے اپنے فوائد مین حماد بن زید سے روایت کیا ہی کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے طعادہ کی اور اوسکا نام لیا تھا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقبری کا لفظ یہ ہی کہ مندل بن علی کو مین نے اوسکی قبر کی کسی چیز کو درست کرنے لگا تو مین نے اوسکو قبر مین نہ پایا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اوسپر علاء ابن الحضرمی کو حاکم کیا اور مین بہی اس غزوے مین تھا جب ہم لوٹے تو راہ مین علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کردیا بعد فارغ ہونیکے دفن سی ایک آدمی آیا کہا یہ کون ہی ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہی اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردونکو پہینک دیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردونکو قبول کرتی ہی ہمنے قبر کو اوکہا تو جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمین نہ تھا اور ناگاہ لحد مدبصر تک بہی ایک نور چمک رہا تھا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کردیا پہر ہمنے کوچ کردیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی بہی مروی ہی ابونعیم نے دلائل مین اوسکی تخریج کی ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو ریت مین دفن کردیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آویگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ربت کہودی تو اونکو قبر مین نہ پایا **شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ حکایت عبدالعزیز بن ابی رواد** رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہا کرتی تہی وہ مرگئی جب اوسکو قبر تک لیکے پہونچے تو وہ لوگون کے درمیان سی لیلیگئی فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسین بن بشران باسناد عن عبدالعزیز **زینت اہل قبور برای میت صالح حکایت** ایک آدمی جرجان والونمین کا کہتا ہی کہ گزرتے گزرتے جرجانی جب سے تو ایک آدمی نے خواب مین دیکہا کہ گویا اہل قبور اپنی قبرون پر بیٹہے ہین اور اونپر نیا لباس ہے اوسنے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور مین کسر کے آنیکے سبب سی اونکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابونعیم **قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان حکایت** مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رواد عجلی جب مری تو اونکو قبر کی طرف اوٹہا لیگئے لوگ قبر مین اوترے تاکہ اونکو اوتارین ناگاہ لحد مین ریحان بچا ہوا تھا بعض نے اوس ریحان مین سی کچہ لیلیا ستر دن تک وہ تر و تازہ رہا لوگ صبح و شام آتے اوسکو دیکہتے پہر لوگون کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگونکی جمعیت توڑ دی پہر وہ امیر کی گہر سے گم ہوگیا نہین معلوم کہ کیونکر گیا اخرجہ

لہ: یا شاید مین نے اوسکو اتارکر کفن بنالیا ہو۔ ۱۲ منہ

ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء **دستۂ یاسمین در قبر حکایت** محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری مان مرگئین مین اونکی لحد مین اترا
تو جو قبر کا اوس سی ملحق تھی اوسمین سی ایک درار کھل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تھا اوسکے سینے پر چنبیلی ترو تازہ کا ایک دستہ تھا مینے اوسکو سونگھا تو وہ مشک سے
بھی زیادہ خوشبو تھا جو لوگ میرے ساتھ تھے اونھون نے بھی سونگھا پھر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکھدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب
ریحان در قبر حکایت جعفر سراج نے اپنے بعض شیوخ سی نقل کیا ہی کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کھودی ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ نظر آیا
تھا رواہ الحافظ ابوالفرج ابن الجوزی من طریق جعفر **خوشبوی مشک از قبر حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی کہ سنہ ۲۷۶ دو سو ستر
یا ستتر مین ایک ٹیلا بصرے مین کھل گیا سات قبرین ایک جگہ مین مثل حوض کے تھین اونمین سات آدمی تھے اونکے بدن صحیح و سالم تھے اونکے کفنون مین سی مشک
کی خوشبو مہک رہی تھی اونمین سے ایک آدمی جوان تھا اوسکے سر پر بال تھی مونھون پر تری تھی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکھین سرسگی ہوئی ہین اوسکی کونکھ مین ایک
ضرب تھی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالون مین سی کچھ لین ناگاہ وہ مثل مردے زندہ کے قوی تھی **حکایت** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ
اون لوگون کی تھا جنھون نے سعد بن معاذ کے لیے قبر کھودی اور قبر اونکی بقیع مین تھی جسوقت ہم اونکی قبر سے مٹی کھودتے تو ہمیشہ مشک کی خوشبو مہکتی یہان تک کہ ہم
لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات **حکایت** محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹھی بھر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی
اور اوسکو لیگیا پھر اسکے بعد اوسکو دیکھا تو وہ مشک تھی اخرجہ ابن سعد **تلاوت و صوم موجب خوشبوی مشک در قبر حکایت** مغیرہ بن
حبیب رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکھا اوس سی کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس
کی ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا **حور اپنے خاوند کے مونھ مین جنت کا میوہ دیتی ہی** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور
ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک سفر مین اوسنے کہا مجھپر اسلام پیش کرو الحدیث اور اوسمین یہ ہی کہ بینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ علی ھامتہ یعنی
وہ اپنے اونٹ سے سر کے بل گر پڑا پھر مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہی کہ محنت تھوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا مین گمان
کرتا ہون کہ وہ بھوکھا مرا مین نے اوس کی دو بیبیون کو دیکھا جو کہ حور عین مین کی تھین اور وہ اوسکے مونھ مین جنت کے میوے ٹھونس رہی تھین اخرجہ احمد
جعفر رضی اللہ عنہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اوڑتے پھرتے ہین (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
مینے جعفر کو دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اوڑتا پھرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم (۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے مین آج کی رات جنت مین داخل ہوا مینے اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتھہ اوڑتا پھرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین
اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سی ذکر کیا اخرجہ الحاکم **بدن مٹی سی ضرر نہین پاتے** (۱) **حکایت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ وہ
جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تھین ناگاہ ایک کھوپڑی کھلی پڑی تھی اونھون نے ایک آدمی کو حکم دیا اوسی اوسکو چھپا دیا پھر فرمایا کہ ان بدنون کو
یہ تری یعنی خاک نمناک کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب و مثاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا (۲) **حکایت** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہین کہ مین نزدیک اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تھی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبداللہ ابن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا اے عورت
تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلیے کہ یہ بدن کچھ چیز نہین ہین رہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونھون نے کہا مجھی صبر کی کون مانع ہے حالانکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام
کا سر طرف ایک رنڈی کی زندیون بنی اسرائیل سی ہدیہ بھیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب العقوبات (۳) **حکایت** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے
ہین جبکہ رومیون نے جزیرہ قبرص پائی تو وہان ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سی سوا ایک ایک آدمی کے گذر نہین کرسکتا تھا روم اوسپر ٹوٹنے لگے ہشام بن عاص آگے
بڑھے اونسے لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رستے پر گر پڑے اوسکو بند کردیا جب مسلمان اوس طرف پہونچے تو ذکر کیا کہ اونکو گھوڑون سی روندوا دین عمرو بن عاص نے

کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اونچا لیا وہ تو صرف جثہ ہے تو تم اوسکو گھوڑون سے روندو پھر خورنے اونکو روندا اونکے بعد اور لوگون نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا اخرجہ ابن سعد ف ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سے بعد موت کے متصل نہین ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچھ عذاب تکلیف لوگونکی اجساد کو پہنچتا ہے اور مٹی اجساد کو کھاتی ہی اس سے اونکو کچھ ضرر نہین پہنچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کی جنس سے نہین ہی وہ ایک اور ہی نوع ہی جو کہ میت کی طرف پہنچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت و قدرت سے **بیان شہید اللہم حققنا بذلک آمین (۱)**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین خشک ہوتی ہی زمین خون سے شہید کے یہانتک کہ جلد لیلتی ہین اوسکو اوسکی دو بیبیان گویا وہ دونون دودھ پلانیوالیان ہین کہ اونہون نے اپنے بچے کو زمین کشادہ و بے کشت و درخت مین گم کر دیا تہا اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجۃ ۲ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے مٹاتا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوترتی ہین طرف اوسکے دو بیبیان اوسکی حورعین سے پونچھتی ہین اوسکے موہ سے مٹی کو بہروہ پہنایا جاتا ہے سو مجھے کہ نئی آدم کے بنے ہوئے نہین ہین ولیکن جنت کی روئیدگی سے ہین اگر وہ دو انگلیون کی درمیان مین رکھے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی فی البعث ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین اومون یہانتک کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین پہروہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے فرمایا اللہ نے تیرا موہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لیے یا اور کسی کے لیے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی کو دیکہا جو کہ حورعین مین کی تہی کہ اوسنی اوسکا جبہ صوف کھینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوئی ہے اخرجہ الحاکم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شہید ہوا آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹھے ہوے ہنستے تھے پہر آپ نے اوسکی طرف سے موہ پھیر لیا۔ اسکا پوچھا تو فرمایا کہ میرا سرور تو اسلیے تہا کہ میں اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا موہ پھیرنا اوس سے اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی حورعین سے اب اوسکی سر کے نزدیک ہی اخرجہ البیہقی بسند حسن **۵ حکایت** قاسم بن عثمان جوحمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ اس قول سے اور زیادہ کچھ نہین کہتا تہا کہ الٰہی محتاجون کی حاجت پوری کردی گئی اور میری حاجت پوری نہین ہوئی مینے کہا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہی کہا مین بھی قصہ بیان کرتا ہون ہم سات رفیق تھے متفرق شہرون کی ہمنے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علیحدہ کر دیے گئے تاکہ ہماری گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تھے اونپر سات عورتین نوعمر حورعین سے تہین ہر دروازے پر ایک تہی ایک آدمی کو ہم مین سے آگے لیگئی اوسکی گردن ماری گئی مینے دیکہا کہ ایک عورت ہاتھ مین رومال لیے ہوے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چار دمیونکی گردنین ماری گئین مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوی تو دشمن کی بعض دمیون نے مجہکو مانگا اونسے مجھے اوس شخص کو ہبہ کر دیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ای شقی فاتک یا محروم یعنی ای بدنصیب تجھے کیا چیز فوت ہوگئی اور دروازہ بند کر دیا گیا ای بھائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون قاسم بن عثمان نے کہا مین اوسکو اوسنی فضل گمان کرتا ہون کیونکہ جو اسنے دیکہا وہ اونہون نے نہ دیکہا اور چہوڑ دیا گیا کہ شوق پر عمل کرے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکر محمد بن احمد بن حمدویہ الطبسی قال سمعت قاسم بن عثمان الخ **فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اس بیان مین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور اونکو دیکہتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین (۱)** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے اپنے بھائی کی قبر کی اور اوسکے پاس بیٹھے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہی یہانتک کہ کھڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی کسی قبر پر گذرتا ہی جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہی تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب اور اوسی پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب

۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گذر کرے جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تہا پھر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہی اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبد الحق ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گذر کیا کسی شخص کی قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے ہر اوسنی اوسپر سلام کیا مگر اوسنی اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المائتین ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابورزین نے کہا یا رسول اللہ سیار رستہ مردون پر ہی پس کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جبکہ سیر گذر اونپر ہو فرمایا کہ السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ابورزین نے کہا یا رسول اللہ روہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت نہین رکہتے فرمایا ای ابورزین کیا تو اس سے راضی نہین ہی کہ برابر نیکی گنتی کے فرشتے تجہپر درود وسلام کرین یعنی سلام کا جواب دین اخرجہ العقیلی ف اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے ہین جواب کی طاقت نہین رکہتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکہتے ہین جسکو زندہ سنے ورنہ وہ سلام کا جواب اس طرح دیتے ہین کہ ہم نہین سنتے **زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے**

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گہر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا رکہ دیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہین یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوے تو مین اوس گہر مین داخل نہ ہوئی مگر میری کپڑے پہنے ہوے تب بسبب حیا کی عمر رضی اللہ عنہ سے اخرجہ احمد والحاکم **زیارت و سلام بر شہید** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گذر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تمہارونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے** فی الاربعین الطالبیۃ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکہتا تہا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہی تو اوسی زیادہ تر انس ہوتا ہی **علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ**

(۱) محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۲ ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہی کسی نے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے اخرجہ ایضا **تنبیہ بیان مین عود روح کی طرف جسم کے اندر قبر کے** سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ عود روح طرف جسم کی اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہی سب مردون کی لیے فضلا عن الشہداء نظر صرف دوام مین ہی ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کی دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہو جاتا ہی جیسے کہ دنیا مین تہا یا بدن بدون روح کی زندہ ہو جاتا ہی اور روح وہان رہتی ہی جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہی عقلی نہین ہی سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہو جاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین ہی اوس وقت سے ہے جسکو عقل جائز رکہتی ہی پس اگر اسکے ساتھ سمع صحت کو پہونچی تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہی اور اسی طرح وہ صفات جو کہ بعض انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کیے گئے ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونے سے یہ بات نہین لازم آتی ہی کہ اوسکے ہوتے ہوے بدن ایسی ہو جاوین جیسے کہ دنیا مین تھی یعنے کہانے پینے وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتی ہین بلکہ اونکے لیے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم وسماع یعنی جاننا سننا سو بلاشک یہ شہدا کے لیے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہی وقال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ حیات شہدا مین اختلاف ہی کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کی باین معنی کہ اوسکو بسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور بعضی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا ہی کہ انبیاء علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہوئین اونکی روحین طرف اونکی بہیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہداء کے اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلۂ تزاور و ملاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت و ملاقات سی مشغول ہین یعنی وہ اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات و زیارت کرین اور جو روحین منعم عیش و آرام مین ہین جہان چاہتی ہین جاتی ہین قید نہین ہین وہ ملتی جلتی ہین اور جو کچھ اونسی دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتی ہین پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہی جو کہ اوس جیسے عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلی مین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہی دار دنیا و دار برزخ مین اور دار حزا مین اور آدمی ان تینون گہرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سی وہ محبت رکہتا تہا انتہے شیخنا نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہی کہ اللہ تعالی کا قول ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہین تو ہم کہینگی جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کردی اور اونکی روحین ایک جزء مین اونکی اجزاء بدن سی ہون کہ اوس جزء کی وجہ سے سارا بدن نعیم و لذت کا احساس کریگی جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے جو کہ ایک جزء مین اوسکے اجزاء ای بدن سی ہوتی ہی اور یہ بہی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہوتے ہین سو وہ مثل زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نی اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نی اس حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نی کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین باقی رہتی ہین نہ جسم اونکے کیونکہ ہم فساد و فنا اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئی ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہی یعنی اوسکی روح و جسم دونون زندہ ہین اور تیسرے عدم شعور اسمین قادح نہین ہی پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکہتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکہتی ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوے کو دیکہتا ہی کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہی حالانکہ وہ خواب مین اپنی چیز دیکہ رہا ہے جس سی اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہی مین کہتا ہون اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے احیاء ولکن لا تشعرون سو اس قول سے مومنین کو مخاطب کرکے پروردگار نے کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ و حس سی ادراک نہین کرسکتے ہین اور اسی وجہ سی شہید اپنے غیر سے متمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہوگا اسلیے کہ اور مردے بہی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلیے کہ ساری مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم ہی سو ولکن لا تشعرون کی کیا معنی نہونگی اور سبحانہ کبہی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کردیتا ہی وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہین **کشف حال شہید برای بعض اولیا** سہیلی نے دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سی نقل کیا ہے کہ اونمون نی کسی جگہ مین کھودا ایک طاق کہل گیا ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے اوسمین پڑھ رہا ہی اور آگے اوسکے ایک منبر رکہا ہی یہ واقعہ احد مین تہا اور اونمون نی جان لیا کہ وہ شخص شہداء سے ہی اسلیے کہ اونمون نی اوسکے چہرے کے ایک جانب مین زخم دیکہا اس قصے کو ابو حیان نی بہی ذکر کیا ہی اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بہی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین **حکایت** بعض صالحین نے کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لیے قبر کھودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکے پاس والی قبر کی لحد سی ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹہا ہوا ہے اور سر سفید کپڑے ہین وہ کہڑا تے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہی سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ اوسمین پڑھ رہا ہے اوسنی میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی اللہ تعالے بچہر حم کرے مینے کہا نہین کہا تو ہر اینٹ کو اوسکی جگہ مین رکہدی اللہ بچی عافیت مین رکہی پہر مینے اوسکو رکہدیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سی روایت پونہچی ہی کہ اوسنی ایک قبر کھودی اوسمین ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ اپنی تخت پر بیٹہا ہوا ہی اور اوسکے ہاتہ مین ایک مصحف ہی اوسمین پڑھ رہا ہے اور اوسکو نیچے ایک نہر جاری ہی اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگونکو نہین معلوم ہوا کہ اوسکو کیا ہوا پہر اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نی شیخ نجم الدین اصبہانی سی نقل کیا ہی کہ وہ ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوے تلقین کرنیوالا بہٹا

تلقین کرنے لگا اونہون نی میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہی **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ ہمکو طریق ہزار ابن جمیل سی روایت کیگئی ہی مراد کہتے ہین کہ ابوالمغیرہ نے کہا کہ مینے مثل معافی بن عمران کے نہین دیکھا اور اونکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نی حدیث کی کہ غانم معافی بن عمران کے پاس گیا تلقین کرنیکو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تھے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تھا اور کہتا تھا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تھے لا الہ الا اللہ **حکایت** امام رافعی رضی اللہ عنہ محب طبری سی حکایت کرتے ہین کہ وہ متبرز بیدمین ہمراہ شیخ اسمعیل حضری رضی اللہ عنہ کے تھی محب کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے کہا ای محب الدین تو کلام موتے کے ساتھ ایمان رکھتا ہی مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجھسے کہتا ہے کہ مین جنت کے حقہ سے ہون **حکایت** امام رافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سی حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر مین برادنکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پھر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لیے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکھا تو وہ عذاب کیے جاتے تھے مین رو دیا پھر مینے اللہ تعالی سی زاری کی اونکے حق مین تو مجھسی کہا گیا کہ مینے تیری شفاعت اونکی حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بھی اونکے ساتھ ہون ای فقیہ اسمعیل مین فلان دوستی ہون مینے کہا تو بھی اونکے ساتھ ہے سو مین اس لیے ہنسا **حکایت** شیخ عبدالغفار حکایت کرتے ہین وحید مین کہ مجھے قاضی بہاؤالدین بن صاحب شرف الدین فارسی نی خبر دی کہ شیخ معین الدین جبرئیل راہ مین اونکے ساتھ مرے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پونہچے اور وہ لوگ شہر مین میت کو داخل ہونیکو منع کرتے تھے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتھ اوٹھایا ہم داخل ہوگئی **حکایت** شیخ عبدالغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھوا ایک فقیہ نی ایک شخص سی حدیث کی کہ اوسنی ایک جوان کے ساتھ فاحشہ کرنا چاہا ایک تربت مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نی اوس سی کہا واللہ مین کبھی اس جگہہ اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلیے کہ مینے ایک بار یہ فعل کیا تو تبرش ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالے سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبدالغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسی زین الدین بوشنی نی فقیہ عبدالرحمن نوری سی حکایت کی کہ وہ جسوقت مضورہ مین تھی اور مسلمانون کو قید کر لیا تھا اور فقیہ عبدالرحمن قرآن پڑھ رہے تھے پس یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون جب فقیہ عبدالرحمن مارے گئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھ مین برچھی تھی اوسنی برچھی سے اونکو مارا اور کہا قسیس مسلمین تو ہی کہتا تھا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹھایا اور کہا زندہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی اس کلمے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موہنہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتھ شہر کی طرف اوٹھا لیجاؤ **حکایت** شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تھا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکھا جب مینے اوسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجھسی کہا ای ابوسعید کیا تو نے نہ جانا کہ احیاء احیاء رہین گو وہ مرگئے وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نی ایک فقیر کو لحد مین رکھا جب اوسکی کفن کا سر کھولا اور اوسکو مٹی پر رکھا تو کہ اللہ اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لیے اپنی دونون آنکھین کھولدین اور مجھسے کہا تذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی احیاۃ بعد الموت کہا ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لا تضرنک بجاھی عذارا ودباری یعنی عیاست کو مین ضرور اپنی جاہ سی تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سی نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تھی ایک عورت مری لوگون نی اوسپر نماز پڑھی اور اس فتاش نی بھی نماز پڑھی تاکہ قبر کو پہچان لی جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کھودا عورت نی کہا سبحان اللہ رجل مغفور یلحد کفن مغفور یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفورہ کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا یا امہ کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نی مجھپر نماز پڑھی سو تو نے مجھپر نماز پڑھی پھر اوس عورت کو چھوڑ دیا اور مٹی ویسی ہی کر دی پھر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچھی ہوئی **حکایت** قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نی کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میری ہمراہ ہوا وہ مرگیا میرا دل اوسکی ساتھ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خرقہ کے مارے اوسکے بائین ہاتھ سی شروع کیا اوسنے مجھسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتھ دیا مین نے کہا

صدقت یا بنی یعنی بیٹا تو نے سچ کہا میں نے ہی غلطی کی ذکرہ فی الرسالۃ تبعا عن ابراھیم **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک مرید کو نہلایا اوسنے میرا انگوٹھا پکڑ لیا اور وہ تحنۃ پر تہا میں نے کہا بیٹا میرا ہاتھ چھوڑ دی میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں ہی وہ تو ایک نقل ہی پہر اوسنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا ذکرہ القشیری بسندہ **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرید میرے پاس آیا کہا اسی وستاد میں کل ظہر کے وقت مروگا سو تم یہ دینار لو آدھے میں قبر بندوانا اور آدھے میں کفنا دینا جب کل کا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو شخص آیا اور طواف کیا پہر دور چلا گیا اور مر گیا جبکہ میں نے اوسکو قبر میں رکہا تو اوسنے اپنی دونوں آنکھیں کہولیں میں نے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہی کہا میں زندہ ہوں اور ہر محب اللہ کا زندہ ہی ذکرہ القشیری **حکایت** عشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں وستاذ ابو علی دقاق کو کہتے سنا کہ ایک دن ابو عمرو بکیندی کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکہا کہ کچھ لوگ ایک جوان کے کفنانے کا ارادہ کرتے ہیں بسبب اوسکے فنا کی اور اوسکی ماں رو رہی ہے ابو عمرو نے لوگوں سی شفاعت کی اور کہا کہ تم اس بار تو اوسے میرے سبب سی بخشدو کئی دن بعد اونہوں نی اوسکی ماں کو دیکہا اوسکا حال پوچھا تو اوسنے کہا کہ وہ مر گیا اور مجھو وصیت کر گیا کہ تو میرے مرنیکی بڑو سیوں کو خبر نہ کرنا تاکہ وہ شماتت نہ کریں اور جب تو مجھے دفن کر دی تو میری شفاعت میری رب سی کرنا اوسکی ماں کہتی ہی کہ میں نے ایسا ہی کیا جب میں اوسکے سر قبر سی چلی تو میں نے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے امان تو چلی جا میں نے رب کریم پر قدوم کیا **حکایت** ابو محمد بن نجار کہتے ہیں کہ میں نے ایک میت کو نہلایا میں اوسے نہلا رہا تہا کہ اوسنی دونوں آنکھیں کہولدیں میں پہر اوسنی میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الی من استقرض الیک یعنی اے ابو محمد تو اس پہر نے کے لیے اچہی طرح سی تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابن عمر وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال یقدمہ ویفضلہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المتعقد میں فرماتے ہیں کہ مجھو بعض اخیار نے بعض صالحین سی خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے اور اونکی سامنے بات چیت کرتے تھے **حکایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اھل القبور ہمارے سیان کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتوں کے نکاح ہو گئے اور تمہاری گہر بس گئی اور تمہارے مال متفرق ہو گئی تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا ای عمر ہمارے سیان کا اخبار یہ ہی کہ جو ہمنے آگے بہیجا وہمنی پالیا اور جو ہمنی خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو ہمنے پیچے چہوڑا اوسکا ہم نے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسندہ منہم **حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقابر مدینہ میں داخل ہوئی ہمارو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اونہوں نی ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دیں سعید کہتے ہیں ہمنی ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچہ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بیبیوں کا تو نکاح ہو گیا اور تمہارا مال بٹ گئی اور اولاد تمہاری زمرۂ یتامی میں خامر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تہا اوسمیں تمہاری دشمن بس گئی یہ تو ہماری یہاں کا اخبار ہی اب تم اپنے یہاں کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکہر گئے جیرے ریزہ ریزہ ہو گئے آنکہیں بہ کر گالوں پر آگئیں نتھنوں میں سے پیپ بہ رہی ہی اور جو ہمنے آگے بہیجا اوسکو پایا اور جو پیچے چہوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال میں گرو ہیں اخرجہ الحاکم فی تاریخ نیسابور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق بسندہ منہم **حکایت** یونس بن ابی الفرات کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبر کھودی دھوپ سے بچنے کے لیے اوسمیں بیٹھ گیا ایک سر دہوا آئی اوسکی بیٹھ کو لگی اسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چہوٹا سوراخ تہا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تہی اوسمیں مدبصر تک دیکہا اور ناگاہ ایک بوڑہا آدمی خضاب کیے ہوئے تہا گویا شاطائون نی ابہی دس ہی اپنی ہاتہون کو اوٹہایا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور **سماع ردسلام از قبر شہید** **حکایت** عطاف بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجہی میری خالہ نی حدیث کی کہ میں ایک دن قبور شہدا کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تہیں کہتی ہیں کہ میں قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اوتری میں نے اوسکی نزدیک نماز پڑہی اور وادی میں نہ کوئی پکارنیوالا تہا نہ کوئی جواب دینے والا جب میں نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا السلام علیکم پہر ردسلام یعنی جواب سلام کو میں نے سنا کہ وہ زمین سی نکلتا ہی میں اوسے پہچانتی ہوں جیسے یہ پہچانتی ہوں کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہوں میرا ہر ایک رونگٹا کہڑا ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل ۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں کہ عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ

نے اپنے باپ سے بھی یہ حدیث کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہداء احد میں زیارت کی فرمایا آگہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک **۳ حکایت** عطاف کہتے ہیں اور مجھ سے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہوں نے قبور شہداء کی زیارت کی کہا کہ نہیں تھی میرے ساتھ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کریں میںنے اونپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا اور کہا کہ تم کو بھی پہچانتے ہیں جیسے بعض ہمارا بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میںنے کہا ای غلام میرے لئے میرے لئے خچر کو مجھ قریب کردی پھر میں سوار ہوگئی اخرجہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی الدلائل من طریق العطاف **۴** واقدی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب کہ ابی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آتیں اور دعا کرتیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پھر اپنے اصحاب پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیوں نہیں سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تم پر رد سلام کرتے ہیں اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں کہ میںنے اپنے آپ کو دیکھا اور آفتاب قبور شہداء میں غروب ہو چکا تھا اور میری ساتھ میری بہن تھی میںنے اوس سے کہا آؤ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کریں اونسے کہا ہاں پھر ہم اونکی قبر پر ٹھیریں پھر کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہمنے ایک کلام سنا کہ ہم پر رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیہقی **۵ حکایت** ہاشم بن محمد عمری کہتے ہیں کہ مدینے میں دن جمعہ کے درمیان طلوع نور آفتاب کے مجھی میرے باپ کی طرف زیارت قبور شہداء کے لیا میں اونکی پیچھے چلتا تھا جب وہ قبروں تک پہنچے تو اپنی آواز بلند کی پھر کہا سلام علیکم یا صابرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہیں کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا اباعبداللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو ہے جواب دینے والا میںنے کہا نہیں تو اونہوں نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنی داہنی طرف کیا پھر دوبارہ اونپر سلام کیا پھر جب وہ اونپر سلام کرتی تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ تین بار کیا پس میرے باپ سجدے میں گرے شکر اللہ عزوجل قال البیہقی اخبرنا ابوعبداللہ الحافظ قال سمعت ابایعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ہاشم الخ

ضرب دف بر شہید حکایت عبدالواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہماری اصحاب سے گم پایا ہمنے اوسکی تلاش کیا تو اوسکی ایک نیستان میں مقتول پایا اوسکی گرد کئی لڑکیاں اوسکی سر پر دف بجا رہی تھیں جب ہم قریب ہی تو وہ متفرق ہوگئیں پھر ہمنے اونکو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا

سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (را) ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانۂ جنگ حرہ میں ملازم مسجد نبوی تھی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو میں اذان سنتا تھا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تھی **۲** بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب فتنہ جنگ حرہ کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد میں بیٹھ رہے سعید نے کہا کہ مجھی وحشت ہوئی اور میں قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا جب ظہر کا وقت آیا تو میںنے قبر شریف سے اذان سنی میںنے دو رکعتیں پڑھیں پھر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑھی پھر میں بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی جبکہ قبر شریف میں اذان سنی پھر اقامت سنی پھر میں اذان و اقامت قبر شریف میں سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گذر گئے اور لوگ مارے گئے اور لوگ مسجد میں داخل ہوئی اذان کہنے والے لوٹ آئے پھر اذان دی پھر میںنے اذان سننے کو قبر شریف پر کان رکھا تو میں اذان نہ سنی قال الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ حدثنی محمد عن عبدالعزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الخ **۳** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میںنے اپنے آپ کو دیکھا کہ حرہ کی راتوں میں سوا میری مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہیں آتا تھا مگر میں اذان کو قبر شریف سے سنتا پھر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام گروہا گروہ داخل ہوتے تو کہتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ اخر عن سعید

سماع جواب اذان از قبر و سماع آمین و اوہ یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھسے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبروں میں سے جو کہ میںنے سنا اوسمیں سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ میںنے ایک قبر سے آمین سنی مثل آمین مریض کی اور ایک قبر سے سنا کہ مؤذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ **۴** لالکائی فی حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ

روایت کیا ہی کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سی دو بار ماذہ من عذاب اللہ سنا **کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام** منہال بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ والد مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکہا جسوقت کہ وہ اوٹہایا گیا اور مین دمشق مین تہا اور آگی سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا امحسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے سر کو تیز زبان کی ساتھ تلوق کیا کہا اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹہانا اصحاب کہف سی بہی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش

شہید کا سورۂ یٰسین پڑہنا تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نی طرف منحرف ہونے قرآن کی بلایا اونہون نی انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑہایا اور سر پر ایک شخص مقرر کیا اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبلے سے پہیرے سے اپنے موکل نی ذکر کیا کہ اوسنی رات مین سر کو دیکہا کہ اوسکا موتہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سی سورۂ یٰس پڑہتا ہی ذہبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ یہ حکایت کئی وجہ سی روایت کی گئی ہی اسکے طرق مین سی ایک وہ طریق ہی جسکو خطیب نے ابراہیم بن آجیل بن خلف سی روایت کیا ہی **حکایت** ابراہیم کہتے ہین کہ میرے ماموں احمد بن نصر جبکہ محنت مین لمڑے گئے اور سولی دیے گئے تو مجہے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکہون نی آرام کیا تو مینے سنا کہ سر آیت پڑہ رہا ہے امحسبت الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون میرے جان پر رونگٹے کہڑے ہوگئے **قبری بات کا جواب دینا حکایت** یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سی سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اونسی مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تہا اور سکا ایک بوڑہا باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اور سکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سی تہا وہ عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکی پیچہے ہولیا جب دروازے پر پونہچا تو وہ عورت داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون جوان غش کہا کر گر پڑا اوس عورت نی اپنی لونڈی کو بلایا دونون نی ایک دوسری کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈالدیا ادہر تو یہ ہوا اودہر باپ کے پاس تک مین دیر ہوئی تو باپ اوسکی طلب مین نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا اپنی بعض گہر والون کو بلایا اوسی اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئی اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جبتک کہ اللہ نے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجہی کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسی پوچہتا ہون بیہوشی قصہ بیان کردیا کہا بیٹا کون سی آیت تہی جسکو تو نے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہا کر گر پڑا اوسی بلایا تو وہ مردہ تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کردیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پونہچائی گئی عمر اوسکے باپ کی پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تو نی مجہے خبر کیون نہین کی کہا اے امیر المومنین رات کا وقت تہا حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو وہ اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نی قبر کے اندر سی اونکو جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی **کلام میت و حسرت بر عمل صالح** - **حکایت** ابن مینا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین گیا ہلکی دو رکعتین پڑہین ہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ مینے کہا مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتے سنا کہ تو اوٹہ تو نے مجہی ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیرے دو رکعتون کی پڑہون مجہے دنیا و ما فیہا سی محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان الہندی عن ابن مینا **حکایت** یونس بن حلبس مشق مین مقابر پر سے گذر کیا کرتے تھے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا ہی یونس بن حلبس سویری چلا لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہین ہر دن پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتی ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے یونس نی پہر گردکیا سلام کیا اونہون نی تو سلام نہ کیا انہون نی کہا سبحان اللہ مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمپر سلام کرتا ہون تم تو سلام نہین کرتے اونہون نی کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور تمہارے درمیان اور درمیان حسنہ و

سیارات کے حیلولت کی گئی ہی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عمرو بن واقد عن یونس ۳ **حکایت** اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مسیرہ بن جلس مقاربات
تو ما پر گذرے اور ایک شخص اوسکو کھینچتا جاتا تہا وہ نابینا ہو گئے تہے اونہون نے کہا السلام علیکم اہل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فرحمنا اللہ وایاکم وغفرلنا
واکم وکان قدصرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہی تمپر ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہاری تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کری اور تمکو ہمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکے
جسطرف تم گئے ہو اتنے اونمین سی ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنی اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو ای اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے مین چار بار حج کرتی ہو مسیرہ نے کہا کہ ہم
اللہ ہمپر رحم کری اوسنے کہا طرف جمعہ کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور مقبول ہی مسیرہ نے کہا تمنے جو کہا ہے بھلا اوسکا بہتر کیا ہی کہا استغفار اور ہماری رہون بند ہو گئی
سو کسی حسنہ مین بڑھنے کسی سیئہ مین کمی ہو اخرجہ ابن عساکر **حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پہنچا دینا اپنی زندہ**
دوست کا اوسکی وطن مین ۔ **حکایت** عمیر بن ہانی سلمی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ بزمانہ بنی امیہ مین اور آٹھ آدمی اور سیری ساتہ قید کیے گئی ہکو بادشاہ
روم کی حضوری مین لیگئی اونسے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین ماری گئین پہر مین پیش کیا گیا تا کہ میری گردن ماری جاوی ایک بطریق بادشاہ کی طرف
کھڑا ہوا اور میرا سر اور پاؤن چومتا رہا اور اوس سی طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجکو اوسی بخشدیا وہ مجھے اپنی گہر کی طرف لیگیا اوسنی ایک اپنی بیٹی کو بلایا
پہر مجھے کہا یہ میری بیٹی ہی میں اوس سی تیرا نکاح کر دونگا اور اپنا مال تجھی بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکھہ ہی چکا ہی تو میرے دین مین داخل
ہو جا تا کہ مین تیرے ساتھ یہ کرون مینے کہا کہ مین حور و کے اور دنیا کے لیے اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک میرا رہا ہمپر یہ بات پیش کرتا رہا ایک بات اوسکی
یہ تہی کہ مجکو اپنی باغ مین بلایا کہا میرے باپ نے جو بات تجہپر پیش کی ہی تجھی اوس سی کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ مین اپنا دین عورت کے لیے نہین چہوڑتا ہون نہ
اور کسی چیز کے لیے اوسنی کہا اپنے ہمارے نزدیک بہتر محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عبر کہتے ہین کہ اوسنی مجھی ایک تاراد کہا یا آسمان
مین اور کہا تو رات کو اس تارے پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجھے تیرے وطن کی طرف پونہچا دیگا پہر اوسنے مجھے زاد راہ دیا اور مین چالیس مین تین رات چلا
رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا جب سی کہ مین چہٹتا تہا اوس سی چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ مجہپر آ گہڑے ہوئے ناگاہ مین
اپنی اصحاب قسطنطین کے ساتہ تہا وہ سواریون پر تہی اور اونکی ساتہ اور لوگ دواب سمیت تہے اونہون نے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئی کہا ہان
ولیکن اللہ نے شہدا کو شہر کیا یعنی زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتہ تھے اونمین سی کسی نے
مجھے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتہ مجھے دے مینے اوسکو ہاتہ دیا مجھے اپنے پیچہے سوار کر لیا پہر ہم تہوڑی دیر چلے پہر مجھے یکبارگی چھینک دیا مین اپنی مکان کے قریب گر پڑا
جو کہ جزیرہ مین تہا بروں اوسکی کہ کوئی شی لاحق ہو یعنی مجھے کسی طرح کا صدمہ نہ پونہچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحٰق الحرضی عن ابن المسیب
حاضر ہونا شہدا کا اپنے بہائی کے نکاح مین ۔ **حکایت** ابو علی بربری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہی پہلے پہل طرسوس مین ہی سی جہکا اوسکو ابو سلیمان نے بتایا کہتے ہین کہ تین بہائی ملک شام کے تھے غزا کرتے اور شہر و بہار تہی ایک بار روم نے اونکو
قید کر لیا بادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک کو تم تین کے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تمسی نکاح کیے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور
کہا یہ ہمارے اوپر بادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پہر تین دن تک اوسکے نیچے آگ جلائی پہر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف
بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بہائی کو دیگ مین ڈالا پہر دوسرے کو پہر چہوٹے بہائی کو قریب کیا اوسکو اوسکی دین سی ہر طرحکی بات سی مفتون کرنے لگا ایک عمدہ امیر
کہڑا ہوا کہا ای بادشاہ مین اوسکی دین سی پہیر دونگا کہا کس چیز کے ساتہ کہا مجھے معلوم ہی کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری
بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہی سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتہ چہوڑ دون وہ اہلی و سکو اوسکی دین سی پہیر دیگی بادشاہ نے اوسکی یہ چاہیں
دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسنے اپنی بیٹی کے ساتہ دخل کیا اور اوس سی قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سی کہا تو اوسی چہوڑ دی مین اوسکے کام سے

تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بہر روزہ رکھتا رات بہر کھڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گذر گئی علج نے اپنی بیٹی سی کہا تو نے کیا کیا اوسنی کہا مینے کچھ نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر مین اپنی دو بھائیون کو گم کیا ہے مین ڈرتی ہون کہ اسکا باز رہنا اونہین دونون کے سبب سی ہو سو وقت کہ وہ اونکی آثار کھوجتا ہے لیکن تو بادشاہ سی مدت مین زیادتی مانگ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین مجھے اور اسکو لیجا بادشاہ نے اوردن بڑہا دیا اور اونکو دوسری گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل رہا یہانتک کہ مدت سی جبکہ کچھ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سی کہا ای شخص مین تجھ دیکھتی ہون کہ تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہی اور مین تیری ساتھ تیرے دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دیا اوسنے کہا پھر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لیے حیلہ کرتی ہون اور اوسکی پاس سوار یان لی آئی پھر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چھپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تھے کہ آواز گھوڑون کی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بھائیون کے ساتھ تھا اور اونکی ہمراہ فرشتے اللہ کے بھیجے ہوئے تھی اسنی اپنے بھائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچھا کہا کہ نہین تہا مگر وہی خوطہ جو تو نے دیکھا تہا یہانتک کہ ہم فردوس مین داخل ہوئے اور اللہ نی ہمکو تیری طرف بھیجا ہے تاکہ ہم تیری نکاح مین اس عورت کے ساتھ حاضر ہون پھر اونہون نی اوسکا نکاح اوس عورت سی کر دیا اور لوٹ گئی اور یہ بلد شام مین چلا گیا اور اوس عورت کی ساتھ رہا یہ دونون اس بات کی ساتھ شام مین مشہور و معروف تھی زمانۂ اول مین انکے باب مین شعرانے کئی ابیات کہی ہین اونمین سی ایک یہ ہے

سے سیعطی الصادقین بفضل صدق ✤ نجاۃ فی الحقیقۃ وفی المآۃ ✤ یعنی اللہ سچا نہ بسبب فضل صدق کے سچون کو حقیقت مرنے مین نجات دیتا ہی اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن ابی علی

موتی کا خبر موت دینا حکایت ابو مطیع معاویہ بن یحیی سی مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا بارادۂ مسجد نکلا اوسی گمان تہا کہ صبح ہو گئی ناگاہ رات تہی جب وہ قبہ کے نیچے پونہچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار تھے کہ بعض نی بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نی بعض سی کہا تم کہان سی آئے کیا تم ہمارے ساتھ نہ تہی کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سی آئی ہین کہا کیا وہ مرگیا ہم کو اوسکی موت کا علم نہین جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سی یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ ابن عساکر

میت کا کلام حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر مین تہی کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سی ایک آواز حزین و دردناک سنی کہتی ہی ✤ اقعد اللہ بالطمینۃ عینا ✤ وبمسرک یا امین الینا ✤ جزعا ما جزعت من طلعۃ القبر ✤ ومن مسک التراب الینا ✤ کہتی ہین کہ صفوان نی لوگونکو اسکی خبر دی جو سنا تہا - وہ لوگ روئے یہانتک کہ اپنی داڑہیون کو تر کر دیا پھر کہا تو جاتا ہے کہ امینہ کون تہی مینے کہا مین کہا یہ جنازے والی یہ اوسکی بہن ہی کہ جو پہلے برس ہی صفوان نی کہا مینے جانا تہا کہ میت کلام نہین کرتا ہی تو پھر یہ آواز کہان سی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور وابن عساکر عن الشعبی

سعد بن ہاشم سلمی حکایت رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نے قبیلے مین سی اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لیے لوگ کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا کرتے ہین اور اونکے گھر قبرستان کی طرف تھے سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو مین تہی کہ ایک آواز منکر سنی جسنے لوگونکو گھبرا دیا سر نیچا کر کے کان رکھا ناگاہ ایک ہاتف درمیان سی قبر کی ہمکو ندا کرتا ہے

سے یا اہل لذۃ لہو لا بد ومرلہ ✤ ان المنایا تبید اللہو واللعبا ✤ کم قد رایناہ مسرورا ببہجتہ ✤ امسی فریدا من الاہلین مغتربا ✤ سعد کہتی ہین قسم ہے اللہ کی نہ میرا بعد اسکے مگر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تہی مر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

صالح مری حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ایک دن سخت گرمی مین قبرستان مین داخل ہوا اپنے قبرون کی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تہین مینے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہاری ارواح و اجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے پھر تمکو زندہ کریگا پھر تمکو حشر و نشر کریگا بعد طول بوسیدگی کی صالح کہتے ہین کہ اون قبرون کے درمیان سی ایک منادی نی ندا کی ای صالح ومن ایاتہ ان تقوم السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا

ثابت بنانی حکایت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ ایک قبرستان مین تہی اونہون نی اپنے جی مین کچھ بات کی کہ ایک ہاتف نی آواز دی کہ ای ثابت اگر تو انکو ساکن دیکھتا ہی تو بہت سی انمین معدوم ہین کہتی ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا

بشیر حکایت بشیر [illegible]

کہتی ہین کہ علماء ازرق نے مجھ سے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیے کہ دل تیرا اوس شخص مین مشغول ہو جسکے تو روبرو ہے کیونکہ مین قبرستان مین تھا کہ مین نے اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل ایہا ات بین ناع فی نعیمہ مدل او معذب فی سکرتہ مقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** ۲ ابن مصعب اپنی باپ سے روایت کرتی ہین کہ وہ جاتی اوسکے پڑوسی تھے پھر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تھا کہ اوسکی مثل نہین دیکھا گیا بڑا بھائی اصفہان کی طرف نکل گیا چھوٹا بھائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات دینے تک آتا رہا ایک رات اوسنے اوسکو سنا کہ وہ اوسکے پیچھے دیدا کرتا ہے ۲ یا ایہا الباکی علی غیرہ + نفسک اکہا ولا تبکہ + ان الذی تبکی علی اثرہ + یوشک ان تلحق فی سلکہ صعب کتبی ہیرہ کہ اوسنے پھر کے دیکھا تو اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا رونگٹے کھڑے ہو گئے بھاگتا ہوا آیا گھر کو لوٹ آیا پھر نہ میرا مگر تین دن پہانتک کہ مرگیا اپنے بھائی کی برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح یشجبی سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ۲ ان تزور والیوما انا فقدکنا نزورا مثالکم کنا فی الحیوۃ کشکلکم + قلنا البید الشفی ریاحہا + ونحن فی مقصورۃ لا ننا لکم + فمن یاتنا فلیس براجع یقال ہذا رواہ ہنا ہی معین کرکے اخرجہ احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن یزید **حکایت** سلیمان بن یسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن کچھ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تھے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو کہتے سنا ۲ ایہا الراکب سیروا من قبل ان لا تستیروا + فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون + وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا تیسرے دن مین اوسکو دفن کردیا اور چلا پھر رات کو اوسی جگہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نادر تلنا گاہ ایک ہاتف کو سنا کہ پکارتا ہے اور کہتا ہے ۲ احبک تطوی الدہر لیلا ولا + تری علیک لاہل الدہر ویان تکلما + وبالدہر مرتا او لو ثرب مکانہ + فمر باہل الدہر ہاج فمدا + اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات باسنادہ

اگلی ولایت کا ساتھ تسبیح کی حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خالد بن معدان ہر روز ایک ہزار تسبیح کہتے تھے سو اوسکی کہ جو کچھ قرآن مین مذکور ہے جب اوسکا انتقال ہوا اور غسل کی کیلئے تخت پر رکھی گئی تو وہ اپنی انگلی کو ہلانے لگی یعنی سابقہ تسبیح کرتی اخرجہ ابن عساکر ابو نعیم رضی اللہ عنہ **حکایت** ابو عبد اللہ بن علاء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میری باپ مرگئی مین اوسکو تختہ غسل پر کہا تو مجھ اوسکا منہ کھولنا ناگاہ وہ ہنسی مجھ کو سخت تعجب ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہے طبیب کو بلایا اوسنے اوسکا حال مشتبہ سمجھا اور کہا کہ اوسکی نبض ہلتی ہے یا اور کہا اوسکی نبض ہلتی ہے اوسکا منہ کھولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکھا طبیب نے کہا اللہ مین تین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ پھر آدمی اوسکی نگہبانی کو آنا چھوڑ دیتا اور اوسکو غسل پر تنہا چھوڑ دیتا فضل جس مین کہ ہری ہوا اور پکی عارفین سے تھی انہون نے اوسکو نہلایا اور اوسپر نماز پڑھی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر **کالنجم بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بعد از موت حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھا وہ کپڑے سے ڈہانک دیے گئے پھر لوگون نے اونکے سینے مین ایک حرکت سنا پھر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان انت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بمراربین ومابمراربین سعید کہتے ہین کہ پھر ایک آدمی خطہ کا مرگیا وہ بھی کپڑے سے ڈہانک دیا گیا ایک حرکت اوسکے سینے مین سنا گیا پھر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہے اور اسکے لیے شواہد ہین پھر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے دلائل مین اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے کہا کہ یزید بن نعمان بن بشیر ہمارے پاس آئے طرف حلقہ قاسم بن عبد الرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خط یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی امہ عبد اللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی الکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانکا مین شانہ انہ اخذہ وجع فی حلقہ فقر فی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغسلناہ فاتانی ات فی مقامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ

۲ بالغیر ۱۲ واوا ۱۲

فانصرفت اليه مسرعا وقد حضره قوم من الانصار وهو يقول الا وسط احد القوم الذي كان لا يبالي في الله لومة لائم كان لا يامر الناس الذي يأكل قويم ضيعتهم
عبد الله امير المومنين صدق صدق كان ذلك في الكتاب الاول ثم قال عثمان امير المومنين وهو يعاني الناس من ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقي اربع ثم
اختلف الناس واكل بعضهم بعضا فلا نظام ولا بيعة لاحماء ثم ادعوى المومنون وقالوا كتاب الله وقد رجع يا ايها الناس اقبلوا على اميركم واسمعوا واطيعوا
فمن تولى فلا يهمد ذ وكان امر الله قدرا مقدورا والله اكبر هذه الجنة وهذه النار وهذه البيعون والله يقول سلام عليك يا عبد الله بن رواحة
هل احسست لي خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فقالت
الرهط عما سبقني من كلامه فقالوا اسمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت الثياب فكشفنا عن وجهه فقال اهذا رسول الله
سلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته ثم قال ابو بكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ضعيفا في جسمه قويا في امر الله
صدق صدق وكان في الكتاب الاول ثم اخرجه البيهقي من وجه آخر عن اسماعيل بن ابي خالد وزاد فيه وكان ذلك على تمام سنتين خلتا من امارة
عثمان وفيها الليلتان قال وليال قال ولو ازل احفظ العدة للاربع البواقي واتوقع ما هو كائن فيهن فكان فيهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجافهم
المرجفين ولطعنهم على امير قهم الوليد بن عقبة وقال البيهقي هذا ايضا اسناد صحيح ورؤي ذلك ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكره ابن
ادريس كما رواه ابن المسيب والاعمش فيهما ان خاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان في يد عثمان فوقع فيها لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك
تغيرت عماله وظهرت اسباب الفتن كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روي في الكلام بعد الموت عن جماعة باسانيد صحيحة پھر بیہقی وابن ابی الدنیا
وابن عساکر نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق
عثمان الامین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو
لاتے تھے کہ اونمیں سے ایک انصاری نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پھر چپ ہو رہا عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ نعمان بن
بشیر رض نے اوسکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم میں کا مر گیا اور سکو خارجہ بن زید کہتے تھے ہمنے اوسے کپڑے سے ڈھانک دیا اور میں نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا کہ مینے ایک شور سنا
میں چلانا گاہ وہ حرکت کرتا ہا یس کہا اجلد القوما واسطهم عبد الله عمر امير المومنين القوي في جسمه القوي في امر الله عثمان امير المومنين العفيف
المتعفف الذي يغفر عن ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقيت اربع واختلف الناس فلا نظام لها يا ايها الناس اقبلوا على اماميكم واسمعوا له واطيعوا
هذا رسول الله وابن رواحة ثم قال وما فعل زيد بن خارجة يعني اياه ثم قال اخذت بذراعيه ثم اخرجت الصوت قال الطبراني في الكبير حدثنا
احمد بن المعلى الدمشقي حدثنا هشام بن عمار حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن عمير الخواني حدثني عاصم بن كرابس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دیں جسوقت ہم نے اونپر پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولی کہا کہ دو گذر گئیں اور چار باقی ہیں غنی نے
فقیر کو کہا یا سو وہ متفرق ہو گئی اونکے لیے کوئی بندوبست نہیں ہے ابو بکر لیں رحیم ہیں ساتھ مومنین کے سخت ہیں کفار پر نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عمر لیں رحیم
ہیں کفار پر سخت ہیں نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عثمان لیں رحیم ہیں ساتھ مومنین کی اور ترعثمان کے طریقے پر ہو سو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز
پست ہو گئی ناگاہ زبان ہلتی ہی اور جسم مردہ تہا **کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت حکایت** عبد اللہ بن
عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اون لوگوں میں تہا جنہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تہے جب ہمنے اونکو قبر میں
اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ یہ کہتے تہے محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت تہی اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر
امداد شہید کی اپنے دوست کو حکایت ابو عبد اللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم میں سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تھے

اونمین سی دو آدمی تنہا ہو گئے اونمین سے ایک نی کہا کہ ہم اس حال پر تھے کہ ایک شیخ رومی کا ہمکو ملا اونسے کہا میدان مین آؤ تمنے اوسپر حملہ کیا پھر ہم گھڑی بھر لڑتے رہے اونسے میرے ہمراہی کو مار ڈالا مین اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تھا کہ مینے اپنے جی سی کہا مجھے تیری مان رودی میرا ہمراہی تو مجھسے جنت کی طرف سبقت کر گیا اور مین بھاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹون پھر مین اوس شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اونسی مجھپر حملہ کیا مجھکو زمین پر دی مارا اور میرے سینے پر بیٹھ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تھی تاکہ مجھے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آپا شیخ کی گدی کے بال پکڑی اور مجھپر سی اوسکو گرا دیا اور اوسکی قتل پر میری مدد کی مینے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتین کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک رو تک پر پہنچے پھر وہ لیٹ گیا درحالیکہ وہ مقتول تھا جیسا کہ تھا مین اپنے اصحاب کی طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق یزید بن سعید القرشی **کلام سر شہید۔ حکایت** عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بزمانۂ ماضی کئی جوان آدمی تھے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے بھڑتے غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہوے پکڑے گئے اونکو ملک روم کے پاس لیگئے اونسی اپنا دین اونپر پیش کیا اونہون نی انکار کیا نہر کی جانب مین ایک ٹیلا تھا بادشاہ اوسپر بیٹھا اور اونکو بلایا اونمین سی ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر مین جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے روبرو کھڑا ہو گیا اور اونکے مقابل اپنا مونہہ کیا اور یہ کہتا تھا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک قوم غازی دریا مین چلی ایک جوان آدمی آیا اور اوسکے رفقا باقی تھے تاکہ اونکے ساتھ سوار ہو اونہون نی انکار کیا پھر اونہون نی اپنے ساتھ اوسکو سوار کر لیا دشمن سی ملاقات ہوئی تو جوان نی اون سب سی اچھا کام دیا پھر وہ مارا گیا اوسکا سر کٹا ہوا اور جہاز والونکی طرف موڑ گیا اور وہ یہ آیت پڑھتا تھا تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پھر غوطہ مارا اور چلا گیا اخرجہ البیہقی فی الاہوال

حیات بعد از موت حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجھسے کہا کہ مینے آج عجب دیکھا مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر پہنچا ارادہ میرے لیے شق ہو گئی اوسمین ایک بوڑھا آدمی خضاب لگائے ہوے تھا مجھسے کہا اے ابراہیم سوال کر اسلیے کہ اللہ نے تیرے واسطے مجھے زندہ کیا ہے مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مینے بُرے عمل کے ساتھ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجھسے کہا مینے بسبب تین باتون کے تجھے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکھتا تھا جسکو مین دوست رکھتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ درہ برابر تیرے سینے مین شراب حرام نہ تھی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنی خضاب کیے ہوے ہی اور مین شرماتا ہون شیب خضیب سی کہ اوسکو آگ کے ساتھ عذاب کرون فرماتے ہین کہ قبر اوس شیخ پر مل گئی پھر ابراہیم نے فرمایا ویحک یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سی معاملہ رکھ وہ تجھی عجائب کہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء

مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت۔ حکایت ابو ابراہیم قاضی نیسابور سی مروی ہی کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نی اوسی کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عجیب قصہ ہی اونہون نی کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنی کہا تم جان لوگے مین کفن چور تھا قبرین کھودا کرتا تھا ایک عورت مر گئی مین گیا تاکہ اوسکی قبر کو پہچان رکھون پھر مینے اوسپر نماز پڑھی جب رات ہوئی تو مین گیا تاکہ کھودون مینے اپنا ہاتھ اوسکے کفن کی طرف مارا تاکہ اوسی کھینچون اوسنی کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہی اہل جنت سے کہ وہ کپڑا چھینتا ہے ایک عورت اہل جنت سی پھر اوسنی کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگون مین سی ہے جنہون نی مجھپر نماز پڑھی اور اللہ عزوجل نی اونکی مغفرت فرمائی جنہون نی مجھپر نماز پڑھی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنا ابو بحتی ابراھیم بن حبیب بن ابراھیم حدثنا اسمعیل بن یحیی بن حازم السلمی حدثنا ختام الفنابادی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراھیم

شہید کا آنا مان باپ کی ملاقات کو حکایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہم کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک شخص اپنی کھیان مین تھا اور اوسکے ساتھ اوسکی بی بی تھی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا شہید ہو چکا تھا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک سوار آرہا ہی اوسنی اپنی بی بی سی کہا ای فلانہ میرا اور تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سی دور کر تیرا بیٹا تو ایک مدت سی شہید ہو چکا ہی اور تو اوسکی ساتھ مفتون ہی تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سی استغفار کر اونسے پھر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے

عورت نے کہا واللہ وہ تو وہی ہی وہ اون دونوں پر آکھڑا ہوا باپ نے اوس سی کہا بیٹا کیا تو شہید نہین ہوا تہا اوسنی کہا ہان مین شہید ہوا لیکن عمر بن عبد العزیز نے
اس گھڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سی اوسکی جنازے مین حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس مین اوسنی سی ہون اور مینے پیر سلام کرنیکی اوس سی اجازت
مانگلی پہر مان باپ کے لیے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گھڑی ہوئی اخرجہ المحاملی فی امالیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی
ہین کہ یہ آثار مسندہ ہین ائمہ حدیث نی باسانید خود اپنی کتب مین انکی تخریج کی ہی آنام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچہ حکایت کیا ہی اوسکی تقویت و تصدیق کی لیی مین انکو
لایا ہون جہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ خیر و شر مین مردون کا دیکہنا ایک نوع ہی کشف کی اللہ تعالی واسطے تبشیر و موعظت کی یا واسطے مصلحت میت کے اسکو
ظاہر کرتا ہی کہ اوسکو خیر پونہچا دین اور اوسکا قرض ادا کرین اور اسکے سوا اور مصالح ہین پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب مین ہوتا ہی اور یہی غالب ہی اور کبہی بیداری مین اور یہ
اولیا و اصحاب احوال کی کرامت سی ہی پہر اور جگہ فرمایا ہی کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ مردون کی روحین بعض اوقات مین علیین یا سجین سی طرف اونکی جسمون کے
جو کہ قبور مین ہین بارادۂ الہی پہیری جاتی ہین خصوصًا شب جمعہ مین اور مٹہی ہین بات چیت کرتی ہین اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہی کہا اور جب تک
ارواح علیین یا سجین مین ہین تب تک نعیم یا عذاب کے ساتھ ارواح خاص ہین نہ اجساد اور قبر مین روح و جسد دونون شریک ہوتے ہین انتہی **ف**
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبد القیوم رضی اللہ عنہ نا ما حضرت مولانا مولوی احمد رضی اللہ عنہ نی ایک دن
خاکسار سی بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک برہمنیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمعیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگیا اوسکی ماں کو نہایت درجہ رنج ہوا ہیشہ اوسکو یاد
کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ جگہ مین ہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سی سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص خوبصورت لیے گہوڑے پر سوار ہی پوچہا تو کہا کہ مین
تیرا بیٹا توکل ہون جو کہ مین مولوی صاحب کے ساتھ شہید ہوگیا مین نہایت عیش و آرام مین ہون مجہکو کسی طرح کی تکلیف نہین ہی ہان جب تو روتی ہی تو مجہی ایذا ہوتی ہی سو تو رویا نہ کر پہر چلا گیا

وصل حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث و آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہی تو مزور کو اوسکا علم ہوتا ہی اور اوسکا سلام سنتا ہی اور
اوس سی اوسکو انس ہوتا ہی اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہی اور یہ شہدا و غیر شہدا دونون کی حق مین عام ہی اور اسپر دال ہین کہ ہمین توقیت نہین ہی کہا کہ یہ صحیح تر ہی
اشرف خلق کو جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مشروع فرمایا ہی کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام من یمر بالمومنین یمر
یعقل (۱) مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین انا ان شاء اللہ
بکم لاحقون (۲) نسائی و ابن ماجہ نی بریدہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو یعنی کو سکہاتے تہی جسوقت کہ وہ طرف قبرستان
کے نکلین السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ (۳) مسلم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہتی ہین میں نی کہا کیونکر کہون اونکے لیے یا رسول اللہ فرمایا کہو السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا
والمتاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون (۴) ترمذی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر گذری اپنے
چہرۂ مبارک سی اونپر متوجہ ہوے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر (۵) طبرانی نی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہ وہ قبرون سی قریب ہوے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللہم
اغفر لنا ولہم وتجاوز بعفوک عنا وعنہم (۶) ابن ابی شیبہ نی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی زمین سی کوئی قبور شہدا پر سے گذرتے پہر
کہتے تہے السلام علیکم وانا بکم لاحقون پہر اپنے اصحاب سی کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تیر تردسلام کرین (۷) ابن ابی شیبہ نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گذرتے مگر اوسپر سلام کرتے (۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جب تو قبر پر گذر کرے جسکو تو پہچانتا ہے
تو کہہ السلام علیکم اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گذر کرے جسکو تو پہچانتا نہین ہی تو کہہ السلام علی المسلمین (۹) حسن رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جو شخص قبرستان

مین داخل ہر بہر کہو اللھم ربہ الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بک مؤمنۃ اذخل علیھا رَوحا من عندک وسلاما منی تو اوسکو واسطے استغفار کرتا ہی ہر مومن کہ مراجب سی کہ اللہ نی آدم کو پیدا کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہی کہ لکھتا ہی اللہ اعلم اوسکی نیکیان بعد والون لوگون کی جو بری مین آدم کے وقت سی یہان تک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور اہل قبور کے لیی استغفار کی اور مردون پر رحمت بھیجی تو گویا وہ اونکی جنازون اور اونکی نمازین حاضر ہوا ۱۱ ازہر بن مروان سی روایت کیا ہی کہ بشر بن منصور کا ایک بالغانہ تہا جب وہ عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اوسکی اندر جاتی اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کہولتی قبرون کو دیکہا کرتے تھے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ جب وہ کسی جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے گہر والون سی گذرتی جو کہ قبرستان مین ہین ہر اونکے واسطے دعا و استغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نی ایک آدمی سی آل عاصم جحدری کی روایت کیا ہی کہ عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اوسکے مرنے سی مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا ہان مین مرگیا مینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ مین ایک حجن مین ہون جنت کے حجنون سی مین اور ایک گروہ میرے اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبد اللہ مزنی کی طرف جمع ہوتی ہین پہر ہمارے اخبار لیتے ہین مینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہوگئی ملتی جو ہین سو روحین ہین مینے کہا ہم تمہاری زیارت کو آتے ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین جو شب جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع آفتاب تک مینے کہا یہ کیونکر ہی اور ساری ایام مین کیون نہین ہی کہا بسبب فضل وعظمت دن جمعہ کی ۱۴ ابن ابی الدنیا و بیہقی فی شعب نے بشر بن منصور سی روایت کیا ہی کہا ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت رکہتا تہا جنازون کی نماز مین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا انس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم ویتجاوز اللہ سیئاتکم وقبل اللہ حسناتکم ان کلون پر اور کچہ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا تہا کہ ایک رات مینے شام کی اپنی گہر کی طرف چلا قبرون پر بہین آیا مین سو رہا تہا کہ ناگاہ ایک خلق میرے پاس آئی مینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہی کہا ہم قبرستان والی ہین مینے کہا تم کو کون بات لائی کہا تو نی مجہ کو عادی کردیا ہی تیری طرف ہدیہ کا وقت تیرے جانے کے طرف اپنے گہر کے مینے کہا وہ کیا ہدیہ ہی کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا تہا مینے کہا مین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر مینی اسکی بعد اون کو نہ چہوڑا ۱۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ طرف بدوی ہوگئے تہے جنگل مین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو رات سی چلتے بسبب نور کے جو کہ اونکی کوڑی مین تہا ایک رات چلی یہانتک کہ جس وقت قبرستان کے نزدیک پونہچی تو نیند کے مارے سر نیچا کردیا یعنی اونگہ گئے اور وہ اپنی گہوڑے پر تھی دیکہا کہ اہل قبور مین ہر ایک قبر والا اپنی قبر پر بیٹہا ہوا ہی اونہون نی کہا یہ طرف ہی جمعے کے دن آتا ہے مینے کہا تم جانتے ہو تمہاری نزدیک یوم الجمعہ ہی کہا ہان اور ہم تو وہ جانتی ہین جو اسمین پرندے کہا کرتے ہین مینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین سلام علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۶ فضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں کے بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مری تو مجہے سخت جزع ہوا مین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر مین اس سی قاصر ہوگیا اونکو مینے خواب مین دیکہا مجہے کہا بیٹا کس چیز نے تجکو مجہے مؤخر کردیا مینے کہا آپ میری آنے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو کسی بار مگر مینے اوسکو جانا اور تو میری پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا اور میری آس پاس والے تیری دعا کے سبب سی خوش ہوتی تھے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکی پاس بکثرت آیا کرتا تہا اخرجہ ۱۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتے ہین مینی ایک آدمی کو اہل علم مین سے کہتے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فقال لہ غیر ذلک مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون ہر مہینے اونکو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹا تجھے کیا ہوا ہی کہ تو نہین کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون کہا ایسا نہ کر قسم ہے اللہ کی کہ تو مجہ پر اشتراف کرتا تو میرے پڑوسی مجہ کو خبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہی دیکہا کرتا یہانتک کہ تو کونے مین داخل ہوجاتا اخرجہ البیہقی ۱۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی سودہ اونکی ان عابدات سی تہین اور اونکو راہبہ کہتی تہی عثمان کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعے کو اونکے پاس آتا اونکے واسطے اور اہل قبور کی لیی دعا و استغفار کیا کرتا تہا کہتے ہین کہ ایک رات مینی اونکو خواب مین دیکہا مینے کہا ان تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برنج محمود مین ہون اوسمین ریحان بچہایا ہوا ہون اور سندس و استبرق کی تکیے لگائی ہون مینے کہا

سلام

تمہاری کوئی حاجت ہی کہا ہان مینے کہا وہ کیا ہی کہا تو جو ہماری زیارت اور ہماری واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو نہ چھوڑنا کیونکہ مجھی تیری کئی دن جمعہ کی انس ہوتا ہے
جبوقت تو اپنے گھر سی چلتا ہی تو مجھے کہتی ہین اسی راہ سی تیرے گھر والون سی زائر آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سی میرے ارد گرد کے مردی خوش ہوتے ہین۔
اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مینے ابو البرکات عبد الواحد بن عبد الرحمن بن غلاب سوسی سی اسکندریہ مین سنا وہ کہتی ہین مینی اپنی والدہ
سے سنا وہ کہتی ہین مینی اپنی ماں کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹی جبوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گھڑی بھر بیٹھ کہ مین نظر بھر
کے تیری طرف دیکھ لون پھر تو پھیر رحمت بھیج کیونکہ جس وقت تو پھیر رحمت بھیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہو جائیگی پھر وہ مجھکو تجھسی مشغول
کردیگی ۲۰ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتی ہین مجھی علی بن عبد الصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سی خبر دی کہا مجھے قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے خبر دی کہ مینے اسعد
ابن موسی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا مینے اوسی خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسی کہتا ہی سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اوسکی زندگی
تونے بڑھا دی پھر رحمت بھیجی اور میری پاس نہ آیا نہ مجھسی نزدیک ہوا مینے کہا مجھی کیونکر معلوم ہوا کہا جبوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجھکو دیکھا مینے
کہا تونے مجھے کس طرح دیکھا حال آنکہ مٹی بھیر رہے کہا کیا تونے پانی کو نہین دیکھا ہی جبکہ وہ کاچ مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہی مینے کہا ہان کہا تو میرا اسی طرح ہم دیکھتی ہین
اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہی **تنبیہ** ابو جری عجمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن عامر عجمی کہتی ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام
یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہی رواہ ابو داود والترمذی پس یہ شعر ہی اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہی کہ علیکم السلام
تقدیم صلہ کے ساتھ کہا جائی اور صحیح حدیث مین آچکا ہی جیسا کہ گذرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مردون سی کہا السلام علیکم دار قوم مومنین تو اب احتیاط جمع کی
طرف ہوگا حتی کہ بعض نی کہا یہ صحیح تر ہی حدیث نہی سی اور لوگ اس طرف گئی ہین کہ سنت وہی ہی جسپر حدیث نہی دال ہی ابن قیم رحمہ اللہ نی بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ
ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سی نقصان پونہچا کیونکہ یہ قول آپکا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہی کیہ آپ کی طرف سی تشریع اور اخبار امر شرعی سی نہین ہی وہ تو صرف
واقع مقابلہ کی اخبار ہی جو کہ جاہلیت مین لوگون کی زبان پر جاری تھا اسلیے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تھے جیسا کہ شاعر نی کہا ہی ؎ علیک سلام اللہ قیس
ابن عاصم ✦ یدا اللہ فی ذاک الاداد بالمزق ✦ اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مرثیہ کہا ہی ع علیک السلام من امیر وبارکت ✦
اور یاد رکھنا اشعار مین بہت ہی واقع سی خبر دینا کچھ جواز پر دلالت نہین کرتا ہی استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ ہر پہر اکر اودھر ہی جانا چاہیے جو کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہی کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا گر کوئی تخیل فرق مین خیال کرے کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہی اوسکے
جواب کی توقع ہوتی ہی اسلیے دعا کو مدعو لہ پر مقدم کیا بخلاف میت کی تو ہم کہینگے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہی اوسکی جواب کی بھی توقع ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہا کہ
نکت بدیعہ سی یہ ہی کہ بہتر دعای خیر مین یہ ہی کہ اوسمین دعا مدعو لہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراہیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعای شر مین بہتر
یہ ہی کہ اوسمین تقدیم مدعو لہ کی مدعو یہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیک لعنتی علیہم دائرۃ السوء وعلیہم غضب پھر اسکے لیے ایک سر ذکر کیا مینے اوسکو اسرار التنزیل
مین ذکر کیا ہی **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نی بعض مناسبات واحوال پر رخ انفاس العارفین
مین اپنی والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سی نقل فرمائی ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تھی اسلیے اس جگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا **حکایت** فرماتی ہین کہ میری والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تھی کہ مینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب مین دیکھا کہ وضو کرتی ہین اور نماز کی تیاری مین ہین
مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہی وضو و نماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور انسے لذت لیتی تھے سو ان کاموں کا ادا کرنا بوجہ لذت کے
ہے نہ بطور تکلیف کی بعد فراغ کی نماز سی روحین جمع ہوئین اور مجلس کی مجھسے فرمایا تم بھی بیٹھو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹھتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے
مین اوس مجلس مین حاضر ہوا وہان وجد ہی تھا **حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ** فرماتے تھی کہ اکبر آباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے

ملہ یعنی پیا دیہ
بال سے ہمسر
نسخہ

درس سی لوٹ کی چلا آتا تھا اس اثنا مین ایک لنبی گلی پیش آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ابیات پڑہتا تھا اور لذت لیتا تھا ؎
جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست ۔ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست ۔ سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ۔ چو ما مصرع میرے دل سی جاتا رہا
اور اوسکی سبب سی مجھ مین ایک اضطراب و قلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد دہوی فقیر وضع ملیح رو سے میری داہنی طرف سی نکلا اور کہا ع علی کرہ بحق نمایہ جہالت ست
مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزا تمنی کس قدر قلق و اضطراب میری دل سی دور کیا اوسوقت مین دو دستے پان کے نکال کی اونکے آگے لیگیا اونہون نی قسم کیا اور کہا ؎
یاد دلانیکی اجرت ہی مینے کہا نہین لیکن شکرانہ ہی کہا مین نہین کہتا ہون مینے کہا آپ شرع کی حجت سی احتراز کرتے ہو یا طریقت کی حجت سی کہہ بھی ہو آپ بیان فرمائین
تاکہ مین بھی احتراز کرون کہا ان باتون مین سی کوئی بھی نہین ہی لیکن مین نہین کہتا ہون اوسوقت کہا کہ مجھے جلد جانا چاہیے مینے کہا مین بھی جلد چلتا ہون کہا
مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نی قدم اوٹہایا اور آخر کوچے پر رکہا مین سمجہگیا کہ روح مجسم ہی مینے آواز دی کہ آپ مجھے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ
پڑہتا رہون کہا سعدی ہمین نیست **حکایت** فرماتے تھے کہ مین ایک بار رات کی وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پونہچا قدری وہان توقف کیا
اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہ سوا میری کوئی بھی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی نایک مرد دہوی کو نزہ پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین
گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی آرزو مجہپر غالب آئی اوسکی آواز سی مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہر چند مین اوس سی نزدیک ہوتا تہا وہ اور بھی
دور جاتا تھا اوسوقت اوسنی کہا کہ تمہاری دل مین یہ ہی کہ اس جگہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہی مینے کہا مراد میری حصر تہا بہ نسبت دنیا دنکی کہا تم اوس وقت مطلق
تصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا **حکایت** فرماتی تہی کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا تہا اونکے
مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہی مین وہان پہنچگیا مینے اپنا تصور کیا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین بیجانا نہ چاہیے اوس جگہ اونکی روح
ظاہر ہوئی فرمایا آگے آئین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سی ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتارلائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ
نقشبند رضی اللہ عنہ تہے دونون شیخون نی آپس مین راز کی باتین کین کہ مجھے سنائی نہ دین اسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ
میری طرف متوجہ ہوے کہ آگے آئین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہی اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا
شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو مینے کہا کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آوازی کے حق مین کیا کہتے ہو مینے کہا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ
جبکہ دونون جمع ہو جاوین اسمین کیا کہتے ہو مینے کہا ذو علی نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہ ہم کرتے تہی وہ اس سی زیادہ نہ تہا تم بھی کہی کبھی ایک
دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نی اسکو کیون نہ فرمایا تو ان دو لفظ سی ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تہا یہ مصلحت تہی۔ فرماتے تہے کہ اس واقعہ
کو ایک مدت گذری تہین لفظ کا دل سی جاتا رہا **حکایت** فرماتے تہے کہ دوسری بار اونکے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیری ایک
اولاد پیدا ہوگی اسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن ایاس کو پونہچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان پوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئی فرمایا میری مراد تہین
ہے بلکہ تیری صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے سماج کا مقتدیہ ہوا اور کمالات ظاہری و باطنی سے متحلی ہوا اس واقعہ کی اول مین ہولگئی ولی اللہ نام رکہدیا بعد
ایک مدت کے یہ آیا دوسرا نام قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمہ یعنی شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئی احیانا میرے
اوپر مستحد ہو جاتے تہے اور اخبار جان و استقبال کی خبر دیتے تہے ایک بار کہا کہ یہ دختر خواہ مخواہ کی بیمار ہوگئی اور اونکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر
کے وقت مجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ دو متمثل ہوگئے اور فرمایا مین جاتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اوس جگہ بیگانہ عورتین بھی تہین وہان جانا میری دل پر گران
گذرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہ سی اوٹہا دو تو نکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہ تہا مینے پردہ کھینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئی اس طرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ دیکہتی تہی اور
کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہوگئی اور کہا اسی تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین فرمایا اسکو چہوڑا ہی فرزند تو نے بیماری بہت کھینچی ان شاء اللہ العزیز الصباح

وقت اذان فجر کی شعاعی کلی بالیگی یہ کہا اور اونہہ کھڑی ہوی اور دروازی کی راہ لی مین بھی اونکی پیچھے ہو گیا فرمایا تم ہو اوسوقت غائب ہو گئی جبکہ فجر کی اذان ہوئی کہ یہ کی روح مفارقت کر گئی **قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ** فرماتی تھی کہ میرے والد علیہ الرحمہ ایک رات نماز عشا پڑہتے تھی ایک سجدے مین اون سجدون ہی بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم سے مفارقت کر گئی جبکہ ہوش مین آئے مینے اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس جگہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تھے مطلع ہوا اور درجات و مثوبات شہدا کے مجھی پسند آئے مینے جناب حضرت سبحانہ سے شہادت طلب کی اور حد سے زیادہ الحاح کیا یہان تک کہ قبولیت مجھپر منکشف ہو گئی اور دکن کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہ وہان ہی بعد اس واقعے کے باوجود اسکی ترک کردی تھی اور اوس شغل سے نفرت پیدا کر چکے تھی مہار سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گھوڑا خرید دکن کی طرف متوجہ ہوئے۔ وطن ایسا ان آن بود کہ سوار اکہ درین وقت ملک کفار بود ازوی بہ نسبت قاضی مسلمین بے حرمتہا بوجود آمدہ بود خواہ گشت جبکہ برہان پور مین پونہچی تو اوسپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچھے چھوڑ آئے وہان سے لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سے کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تھی عقد مولفت باندہا اور چاہا کہ قصبۂ ہنڈیا کی راہ سے ہندوستان مین آوین ایک دن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگے آیا کہ گرتا پڑتا جا رہا تھا اوسکی حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچھا اوسنے کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپ نے فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہماری ملازمون سے لیتا رہ یہ بوڑہا کفار کا جاسوس تھا جبکہ سارے تونبر یا مین پونہچی کہ زمانہ سے دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہی جاسوس نے اپنے سپاہی ہندو کو خبر کی ایک جماعت راہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تھی دو تین آدمی اوس جماعت سے آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہی جب پہچانا تو کہا کہ تجھسے کچھ کام نہین ہی اور ہم جانتے ہین کہ تمہاری ساتھ کچھ مال نہین ہی اور ہماری جماعت سے ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہی لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنی ساتھ رکھتی ہین ہم اونکو نہین چھوڑینگی چونکہ آپ کو علت غائی اس سفر کی نظر مین تھی ترک رفاقت پر راضی نہ ہوئی اور درپے مقاتلہ کے ہوی اور اس درمیان مین بائیس زخم آپکو پونہچی اخیر زخم مین آپکا سر جسم سے جدا ہو گیا باوجود اسکی تکبیر کہتے ہوئی قریب ایک زدنیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے حال دیکھکر تعجب کیا اوسوقت گرپڑے اور اوسی جگہ مدفون ہوی رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمثل ہوی اور زخمون کی جگہون کو دکہایا۔ اونکے ثواب کے لیے مینے کچھ صدقہ دیا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ مین چاہتا تہا کہ اونکی جسد کو نقل کرون ایک دن متمثل ہوی اور اس سے منع کیا اونکے تمثل کی خبرین حد احصا سے زیادہ ہین۔ کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ مرقد منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ دوراہہ علاقۂ بھوپال مین ہی بھوپال سے سات کوس پر جانب مغرب مین واقع ہی سہ سر شریف ایک جگہ اور جسد شریف دوسری جگہ مدفون ہی یہ قبر متصل سرای دوراہہ ہی لوگون مین مشہور و معروف ہی **حکایت** فرماتی تھی کہ شیخ بایزید اللہ گونے حرمین شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتین نکلی اور کچھ زاد و راحلہ نہ تہا مخذومی خوی اور یہ فقیر جمع ہو کے ہم نے چاہا کہ اونکو بہیر لاوین جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پونہچی آفتاب بہت گرم ہو گیا ایک درخت کے سایے مین اوترپڑی اور سب دوست سو رہے مین اونکی کپڑون کی حفاظت کے لیے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین دہان چند قبرین تھین ایک قبر والے نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہین سنا ہی اور مین اوسکی سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچھ اور پڑہو تو احسان کلی ہوگا مینے کچھ اور پڑہا جب مین چپ ہوا تو بارہ دیگر اسنے دعا کی مینے قیری بار بھی پڑہا بعد اسکے مخذومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا کہ مینے اس عزیز سے قرارت کا التماس کیا اوسنے قبول کیا یہانتک کہ مین خراب گیا اور شوق ہنوز باقی ہی تم اوسنی کہو کہ قدر کثیر پڑہین وہ بیدار ہوی اور مجھسے کہا مینے بہت پڑہا یہانتک کہ نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین مینے مشاہدہ کیا اور اوسنی کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اوسوقت مینے وقائع عالم برزخ سے سوال کیا اوسنی کہا مجہل اہل قبور سے کسی کے حال کی اطلاع نہین ہی لیکن مین اپنا حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مین نے دنیا سے انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکھا اگرچہ نہایت تنعم بھی نہین ہی مینے کہا تم کچھ جانتی ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکھتا تہا کہ تعلقات سے مجرد ہو جاؤن اور موانع طاعات و ازکار سے ہاتھ روک لون اگرچہ تمام عمر نیت حاصل نہوی لیکن حق سبحانہ تعالی نے محض عنایت سے اسی نیت کو قبول فرمایا بعد فارغ ہونیکے قلیل اسی شیخ بایزید سے ملاقات ہوئی اور اونکو بہیر لائے انتہی من انفاس العارفین

فصل مولوی رفیع الدین خان مرحوم مراد آبادی نے قصر الآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکھی ہین اونکا نقل کردینا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت** سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو متاخرین علمای مدینۂ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہتی اونہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر و شہدا احد اور اونکی ضبط اسما مین تالیف کیا اور سید زین العابدین نبیرۂ سید جعفر مذکور نے مدینۂ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمای اوس جگہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے کہ مشاہیر علما سے تھے اور سنہ ایک ہزار سو لہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کی ساتھ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے میرے ساتھ دو اونٹ تھے مینے اونکو مصر سے خریدا تھا جبکہ بعد ادای حج مدینۂ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مرگئے ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اوس سے اونٹ خریدتے یا بہ کرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تھا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے گھڑی بھر سکوت کیا بعد ازان فرمایا تو اسی وقت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیے جا اور جسقدر تجھسے ہوسکے قرآن پڑھ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دی پس مین باستمثال اونکی حکم کے گیا اور جو کہیا اونہون نے فرمایا تھا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرۂ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکھا کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجھسے پوچھتا تھا تو اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسکی کہان جاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دیکھ مین گیا دیکھا کہ ایک مرد سفید ریش باہیبت ہی کہا مرحبا یا شیخ احمد مینے اونکا بوسہ لیا اور اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہی مینے کہا یا سیدی مین کس کی ساتھ سفر کرون کہا تو میرے ساتھ آ تیرے لیے کسی سے کرایہ کرون مین اونکی ساتھ چلا اور مناخہ مین پونہچا وہان فرودگاہ قافلۂ حجاج مصر کی تھی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے گئے مین بھی اونکی ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھ چومے اور اونکا اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہی کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تھا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اوس سے کسقدر کرایہ لیگا اونسی کہا یا سیدی جو آپ چاہین شیخ نے کہا اس قدر اور اسکو زیادہ کرکے اپنے پاس سے دیدیا اور کہا تو جا اور اپنی مان کو اور سامان کو لیآ مین نکلا اور وہین بیٹھی رہے یہان تک کہ مین والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی کرایا کی کرایہ مصر پر لیجاوینگی اوسی قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کی بعد ازان روانہ ہوئے اور مین بھی اونکی ساتھ روانہ ہوا جبکہ ہم مسجد شریف پر پونہچے تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو کہ مسجد مین آیا اور اونکا انتظار کیا پھر اونکو بلا مین صاحب خیمہ کی پاس گیا اوس سے پوچھا اونسی کہا مین اونکو نہین پہچانتا ہون اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا ہی اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف و ہیبت حاصل ہوا کہ دنیا تمام عمر کبھی نہین ہوا تھا پھر مین مسجد مین آیا اور بہت اونکو ڈہونڈہا میری آنکھ اونپر نہ پڑی مین شیخ صفی الدین احمد کی نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اونسے بیان کیا اونہون نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تھی کہ تیرے لیے صورت پکڑی **حکایت** یہ بھی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے مین شیخ محمد بن عبد اللطیف سے نقل کیا ہی کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ مین ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی لیے گیا اور چند شب وہان رہا ایک رات یار دست سوتے تھے اور مین بیدار رہا پاسبانی کرتا تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کی تین بار ہم تھی گشت کر رہا ہی مینے کہا تو کون ہے کہا تجھکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ مین اور تا ہی اور اپنی بیدار رہنے سے مجھے نباہ دیتا ہی مین تمہاری حراست کرتا ہون مین حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سے غائب ہوگئی **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرد صالح ساکن کرہ میری دوستون مین سے تھا اونہون نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینۂ منورہ مین سکونت اختیار کی اور ہر سال موسم حج مین مکہ کو آتے تھے بعد چند سال کی کہ قافلہ توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہان پونہچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ مین مدینہ مین وارد ہوا اپنی ساتھ کوئی چیز نہین رکھتا تھا کہ خرچ کرون ناچار باجرت کتابت کرتا تھا اور اوس سے گزر کیا کرتا تھا تنگی مین بسر بسر کرتی تھی ایک رات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونہون نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہی مودی خانہ مین لیجا اور کہہ کہ اوسکو پونہچا دین اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہی چند سال گذرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پونہچتی ہی اور خوش گذرتی ہی رحمہ اللہ تعالیٰ انتہی من قصر الآمال

باب ۳۷ بیان مین مقرار واح کے فرمایا اللہ تعالی نے وھوالذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع یعنی اور اوسنی تمکو نکالا ایک جان سی پھر تمکین تمکو ٹھیرا ئی ہی اور کہین سپرد رہنا **ف** اول سپرد ہوتا ہی ماں کی پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کری پھر آکر ٹھیرتا ہی دنیا مین پھر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کری پھر جا ٹھیریگا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ فی وعلیم مستقرھا ومستودعھا اور جاتا ہے جہان ٹھیرتا ہی اور جہان سونپا جاتا ہے

ف جہان ٹھیرتا ہی بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہی اوسکی قبر اور روزی اوسکی سو دنیا مین ۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی شہداء کی روحین نزدیک اللہ کے ہین سبز پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کی جو نیچے عرش کی اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پہنچائی گئی یعنی شہید ہوے تمہارے اصحاب احد نے تو رکھا اللہ تعالی نے اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون کے وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کھاتی ہین اوسکی میوون سی اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے کی قندیلون کے جو کہ عرش کی سائے مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والحاکم والبیھقی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوونمین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء صبح و شام جاتی ہین بہراونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کی جو کہ عرش سی لٹکتی ہین رب تعالی اونسے فرماتا ہی کیا تم چاہتی ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سی جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتی ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکھتی ہین کہ تو ہماری روحونکو ہماری جسمون کی طرف پھیر دی تاکہ دوبارہ ہم لڑین پھر تیری راہ مین ماری جاوین اخرجہ بقی بن مخلد ۵ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نے فرمایا شہداء کی روحین سبز پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین پھر اونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کے جو عرش سی لٹکتی ہین رب جل جلالہ فرماتا ہی اور شل اول ذکر کیا اخرجہ ھناد بن السری فی کتاب الزھد وابن مندہ ۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا اوشہاد یگا امد شہیدون کو پوٹون سی سفید پرندونکی جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش مین ہی اخرجہ ابو الشیخ

۷ سعید بن سوید سی مروی ہی کہ اونہون نے ابن شہاب سی ارواح مومنین کا پوچھا کہا مجھو یہ بات پہونچی ہی کہ روحین شہیدونکی مثل سبز پرندون کی ہین عرش سی لٹکتی ہین صبح جاتی ہین پھر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کی ہرون اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن مندہ ۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فراتے ہین کہ شہداء کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کی قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین پھر اپنی قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور مومنین کے بچون کی روحین جو نہین ہیں پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونسی ارواح شہداء کا پوچھا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے ہوے ہین ریاض جنت مین چرتی ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شہداء بارق[1] نہر پر ہین جو کہ دروازہ جنت پر ہی سبز قبے سین نکلتا ہی طرف اونکی رزق اونکا جنت سے صبح و شام اخرجہ احمد وعبد وابن ابی شیبۃ والطبرانی والبیھقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ شہداء قبون مین ریاض مین میدان جنت مین ہرن بھیجا جاتا ہی طرف اونکی ایک مجلی اور ایک بیل وہ دونون لڑتی ہین یا اونکا تماشا دیکھتی ہین جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتی ہین تو ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہی یہ اوس سی کھاتی ہین پیتی ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہی اخرجہ ھناد بن السری فی کتاب الزھد وابن ابی شیبۃ ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حارثہ جب مارے گئے تو اونکی ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجھسے سو اگر وہ جنت مین ہی تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکھتے ہو جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہی اخرجہ البخاری ۱۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے کہ جنت کے درختون مین چرتا ہی یہانتک کہ پھیر ی اوسکو اللہ طرف اوسکی جسم کے جسدن کر اوسکو اوٹھاوی اخرجہ مالک فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح **ف** حدیث شریف کا لفظ تعلق بضم لام ہی ای تاکل العلقۃ بالضم وھی

[1] الدنیا
الدنیا
[1] ابوداؤد ارض
اصل

ما یتبلغ من العیش ۱۴ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگی جبکہ ہم مرجائینگی اور بعض ہمارا بعض کو دیکھیگا آپ نے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند حسن ۱۵ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیری دونون ہاتھ نفس پاک سبز پرندی ہین جنت مین سوا گر پرندی آپس مین پہچان رکھتی ہین درخت کی سرون پر تو وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمد بن لبید ۱۶ ام مبشر ابو معروف کی بی بی کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت کرینگی جبکہ ہم مرجاوینگی بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمون مین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر من طریق ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن امرفروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۱۷ عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگی تو اونکے پاس ام مبشر بنت براء آئین کہا ای ابو عبدالرحمن اگر تو فلان سی ملے تو میری طرف سی سلام کہنا کعب نے کہا ای ام مبشر اللہ تیری مغفرت کرے ہم تو اس سی زیادہ مشغول ہین ام مبشر نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تھے روح مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان مینے سنا ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیہقی فی البعث بسند حسن ۱۸ اضرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا فرمایا سبز پرندون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کافرون کی روحین فرمایا سجین مین عتید ہین اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام دونون ملے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھسے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردون سے ملتے ہین کہا ہان مومنین کی روحین تو جنت مین ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ البیہقی فی البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب مین ہر برس دو بار پھیلائی جاتی ہے اور مومنین کی روحین پرندون مین ہین مثل زرازیر کے کہاتی ہین جنت کے میوون سی اخرجہ الطبرانی والبیہقی فی البعث واخرجہ ابن مندہ عنہ مرفوعاً واخرجہ الخلال عنہ موقوفاً بامین لفظ کہ ارواح مومنین کی سبز پرندون کے پیٹون مین ہین مثل زرازیر کے اوسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور اوسکی میوون سی روزی دیے جاتے ہین ۲۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اولاد مومنین کی ایک پہاڑ مین ہے جو کہ جنت مین ہے پرورش کرتے ہین اونکی ابراہیم وسارہ یہانتک کہ پھیری اونکو طرف اونکی ماپون کی دن قیامت مین اخرجہ احمد والحاکم وصححہ والبیہقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم شاھدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر کچہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام مین وہ جنت مین سے میراب ہے کہتا ہے اے رب تو مجھے میرے ماں باپ کو وارد کر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العزاء ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے جو دودھ پیتے بچون مین سی مرتا ہے وہ طوبی سے دودھ پیتا ہے اور اونکی پرورش کرتا ہے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا فیہ ۲۴ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکے پستان ہین مثل پستان گائے کے اہل جنت کے بچون کو اوس سی غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچونکی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی اونکے باپ ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور ادھر اچھے عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین انہار جنت سی اوسمین ٹوٹتا ٹوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر اوٹھاوینگا اوسکو اللہ چالیس برس کی عمر کا اخرجہ ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ جنت المادی مین سبز پرندے ہین

چرتی ہیں اور ان میں روحیں شہداء کی چرتی ہیں جنت میں اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندوں میں ہیں صبح کو جاتی ہیں نار پر اور شام کو جاتی ہیں اور مسلمانوں کے بچے یعنی انکی روحیں چڑیوں میں ہیں اور جنت کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کی پیٹوں میں ہیں شام وصبح جاتی ہیں آگ پر سو یہی اوسکا عرض ہے اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی پیٹوں میں ہیں اور مسلمانوں کے بچے جو طیور کو نہیں پہنچے چڑیوں میں ہیں جنت کی چڑیوں سی ترعی وتسرح یعنی چرتی پھرتی ہیں اخرجہ ھناد بن السری فی الزھد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ الایہ مروی ہے کہ روحیں شہداء کی سفید پرندوں کے قالب میں ہیں اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف قاموس میں کہا ہے ابیض من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں شہداء کی سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں بسیر البیتی ہیں طرف قندیلوں کی جو کہ عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اخرجہ عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ روحیں مسلمانوں کی سفید پرندوں کی صورتوں میں عرش کے سایہ میں ہیں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین میں ہیں اخرجہ ابن المبارک ۳۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے داخل ہوئی مجھے آپ سے اس روح کا سوال کیا آپ نے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گھر والوں کو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں اور اوسکی سیوں سی کھاتی ہیں اور اوسکے پانی سے پیتی ہیں اور بسیر البیتی ہیں طرف قندیلوں کے سونے سے عرش کے لٹکتی ہیں ای رب ہمارے ملا دی تو ہمارے ساتھ ہماری بھائیوں کو اور دی ہمکو جسکا تو نے ہم سی وعدہ کیا ہی اور کفار کی روحیں سیاہ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں کھاتی ہیں آگ سی اور پیتی ہیں آگ سی اور بسیر البیتی ہیں طرف ایک سوراخ کے نار میں کہتی ہیں ای رب ہماری قیامت ہماری ساتھ ہماری بھائیوں کو اور نہ دی ہمکو جسکا تو نی ہم سی وعدہ کیا ہی اخرجہ ابن مندہ ۳۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان سبز ہی جسپر نی آدم کی روحیں چڑھتی ہیں سو نہ دیکھا میں نی زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سی وہ دیکھا میت کو جسوقت پہنچتی ہی بینائی اوسکی بلند دیکھتی ہوئی طرف آسمان کے سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتھ معراج کے پس میں اور جبرئیل ہے اوخوان نی آسمان کا دروازہ کھلوایا ناگاہ مجھے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہیں اونپر روحیں اونکی اولاد مومنین کی وہ کہتی ہیں روح طیبہ وہ اور نفس طیبہ ہی اسکو علیین میں لیکر چلو پھر پیش کیجاتی ہیں اونپر روحیں اونکی فیزت فجار کی تو کہتی ہیں روح خبیثہ ہی اور نفس خبیثہ ہی اسکو سجین میں لیکر چلو اخرجہ البیھقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما ۳۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی روحیں مومنین کی ساتویں آسمان میں ہیں دیکھتی ہیں طرف اپنے منازل کی جنت میں اخرجہ ابو نعیم بسند ضعیف ۳۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اللہ کا ساتویں آسمان میں ایک گھر ہے اوسکو بیضا کہتی ہیں اوسمیں روحیں مومنین کی سو جب مرتا ہی میت اہل دنیا سی تو ملتی ہیں اوس سی روحیں پوچھتی ہیں اوس سی احوال دنیا کا جیسے پوچھتے ہیں غائب سی گھر والے اوسکی جبکہ وہ نیز آتا ہی اخرجہ ابو نعیم فی صفۃ الصفوۃ ۳۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ اوخوان نی تعزیت کی اسما کو اونکے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر کی اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تھا کہا تو نے مت کر کیونکہ روحیں نزدیک اسکے ہیں آسمان میں اور یہ تو صرف اوسکا جسم ہی اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ روحیں مومنین کی مرفوع ہوتی ہیں طرف جبرئیل کے پس کہا جاتا ہی کہ تو ولی اللہ کا ہی دنیا میں تب اخرجہ ابن مندہ فی المعجزات ۳۸ مغیرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ سلمان فارسی عبد اللہ بن سلام سی ملا اوسنے کہا اگر تو مجھسے پہلے مری تو مجھے خبر دینا کیسی ملاقات کرے اور روحیں ہوا تو میں بھی خبر دونگا عبد اللہ نے کہا کیونکر حال آئکہ میں تو مردہ ہونگا سلمان نی کہا جب روح جسم سی نکلتی ہی تو درمیان آسمان وزمین کے ہوتی ہی یہانتک کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے فقضائی آئی ہی سلمان مرگئے تو اونکو عبد اللہ بن سلام نی خواب میں دیکھا کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا میں نے توکل کو عجب نفی دیکھا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ وابن عزیز والطبرانی فی مسند الشامیین ۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہیں کہا کہ روحیں مومنین کی ایک برزخ میں ہیں زمین کی جاتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اور نفس کافر کا

سجین میں ہی اخرجہ ابن المبارک والزھد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن ابی الدنیا وابن مندہ ف حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہیں برزخ ایک حاجز یعنی آڑ اور پردہ ہی درمیان دو شی کی تو گویا مراد یہ ہی کہ ایک زمین میں ہیں درمیان دنیا و آخرت کی ۴۰ سلمان رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ روحیں مومنین کی جاتی ہیں ایک برزخ میں زمین سی جہاں چاہتی ہیں درمیان آسمان زمین کی یہانتک کہ پھیری اونکو اللہ طرف اونکے جسم کی اخرجہ الحکیم الترمذی ۴۱ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ روحیں مومنین کی چھٹی ہوئی ہیں جہاں چاہتی ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونسی کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا جبکہ وہ مرجاتی ہیں تو وہ کہاں ہیں کہا سفید پرندوں کی صورتیں ہیں عرش کی سایے میں اور روحیں کفار کی ساتوین زمین میں ہیں پس جب مومن مرتا ہی تو اوسے لیکر مومنین پر سی گذرتے ہیں اور وہ محفل کیے ہوتے ہیں وہ اوس سی اپنے بعض اصحاب کا پوچھتی ہیں اگر اونسی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہیں کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہی یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتی ہیں طرف ساتوین زمین کی تو اوس سی پوچھتے ہیں یعنی [illegible] کی کفار آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہیں سو اگر اونسی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتی ہیں کہ اوسی اوپر لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۳ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہا کہ روحیں کفار کی جمع کیجاتی ہیں [illegible] ہوت میں [illegible] کفار کی زمین ہی حضرموت میں اور روحیں مومنین کی جمع کیجاتی ہیں جابیہ میں ہوت یمن میں ہی اور جابیہ شام [illegible] عبدالمروزی فی الجہائز وابن مندہ وابن عساکر ۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۴۵ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی وادی مکہ ہی اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہی ایک وادی ہی حضرموت میں اوسکو برہوت کہا جاتا ہی اور اوسمیں کفار کی روحیں ہیں اخرجہ ابوبکر النجار فی جزء مثلثیات ۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں منبوخ بقعہ یعنی قطعہ زمین میں طرف اللہ کے ایک وادی ہی حضرموت میں اوسکو برہوت کہتی ہیں اوسمیں کفار کی روحیں ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ ۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ روحیں مومنین کی چاہ زمزم میں ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۸ اعشی بن خلیفہ ضبی سی مروی ہی کہ کعب احبار نے عبداللہ بن عمرو کی طرف آدمی بھیجا ارواح مسلمین کا اونسی پوچھنے تھے کہ وہ کہاں جمع ہوتی ہیں اور ارواح اہل شرک کی کہاں جمع کیجاتی ہیں عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مومنین کی روحیں تو ارحا میں جمع کیجاتی ہیں اور روحیں اہل شرک کی صنعا میں جمع کیجاتی ہیں قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس گیا جو اونہون نے کہا تھا اوسکی خبر کعب کو دی اخس کہتی ہیں کہ کعب نے کہا عبداللہ نے سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۹ صفوان کہتی ہیں یعنی عامر بن عبداللہ ابوالیمان سی پوچھا کیا واسطے ارواح مومنین کی کوئی جگہ جمع ہونے کی ہی ماطرف زمین کے اللہ تعالی فرماتا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہی جسکی طرف مومنین کی روحیں جمع ہوتی ہیں یہانتک کہ بعث ہو قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابوالمغیرۃ حدثنا صفوان ۵۰ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ روحیں مومنین کی جسوقت قبض کیجاتی ہیں تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہیں اوسکو رمائیل کہتی ہیں اور وہ خازن ہی ارواح مومنین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۱ ابان بن تغلب ایک آدمی سی اہل کتاب کے روایت کرتی ہیں کہ اونسی کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہی اوسکو دومہ کہتی ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۲ خالد بن معدان کعب سی روایت کرتی ہیں کہا کہ خضر ایک منبر پر مین نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کی اور دریا کے جانور مامور ہیں کہ اونکی بات سنیں اور اونکا کہنا مانیں یعنی وہ سبابون کے فرمان بردار ہیں اور پیش کی جاتی ہیں اون پر روحیں صبح و شام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہیں کہ مسئلہ مقرار واح کا بعد موت کے عظیم ہی اوسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہی کہتی ہیں کہ ساری مومنین کی روحیں شہدا اور غیر شہدا کی جنت میں ہیں جبکہ کوئی کبیرہ اونکو روکے سبب ظاہر حدیث کعب لام ہانی و ام بشر و ابوسعید وغیرہ دنکے اور واسطے اس آیت کی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و جنۃ نعیم ارواح بعد اونکی خروج کی بدن سی تین قسم ہیں ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم میں ہیں دوسری اصحاب یمین یعنی داہنے ہاتھ والی اور اونکے لیے حکم سلام [illegible] کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سی متضمن ہی تیسرے مکذبہ ضالہ یعنی [illegible] والے گمراہ ہیں اور خبر دی کہ اونکی واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم میں پیٹھنا ہے

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہی کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کی زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہی اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن آل یسین کو حق میں کہا ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثین شہداء کے ساتھ خاص ہین جیسی کہ اسکی تصریح دوسری روایت مین آئی ہی اور اسلیئے کہ غیر شہداء مین یون آیا ہی کہ ایک تہائی وجب مرجاتا ہے تو اوسپر اوسکا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا جاتا ہی الحدیث اور اسلیئے کہ حدیث سابق ابو ہریرہ مین یہ آیا ہی کہ وہ ساتوین آسمان مین ہین دیکھتی ہین طرف اپنی منازل کی جنت مین اور حدیث وہب کی بھی اسی کی مثل ہی بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا اوسی جگہ ہے کہ جس جگہ وہ قبل خلق اپنی اجساد کے تھین یعنی داہنے بائین طرف آدم علیہ السلام کی قال ابن حزم فی طائفۃ ابن حزم نے کہا یہ وہ ہی جسپر کتاب وسنت دلالت کرتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے (۱) واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الآیۃ (۲) ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات صحیح ودرست ہوتی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہی کہ ارواح جنود مجندہ ہین سو جسکی آپس مین تعارف نکلا الفت ہوئی اور جسکا تناکر نکلا اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹھیرایا اور ارواح موت مصور ہا قبل ان یخلق الجسد بالفین عام کہ جو آدم کا حکم ہوا اور قبل اسکی کہ اونکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد اوس وقت مٹی و پانی تھی پھر اونکو پھیلایا جہان چاہا اور وہ برزخ ہی جسکی طرف موت کے وقت لوٹ کے جاتے ہین پھر انہین سے ایک طبقہ بعد ایک طبقہ کے بھیجتا رہتا ہی پھر اونکو جسمون مین پھونکتا ہی جو کہ منی سے متولد ہوتی ہین کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ ارواح اجسام حاملہ ہین اپنے اعراض یعنی تعارف و تناکر کے اور وہ عارف و ممیز ہین سو اللہ تعالیٰ اونکو دنیا مین اوتارتا ہی جیسا چاہتا ہی پھر اونکو وفات دیتا ہے تو وہ طرف برزخ کے رجوع کرتی ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا جس رات کہ آپ سماء دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف تھی اور ارواح اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونی عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کی یہ بات کہہ اوس کے تعارض پر دلالت نہین کرتی ہی بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی و کشادگی مین اور یہ لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل و تنگی مین اور روحین انبیاء و شہداء کی جنت کی طرف جلد بھیجدیجاتی ہین ابن حزم نے کہا ہی کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہی کہ اونہون نے بھی بعینہ وہی ذکر کیا ہی جو بھی کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہی ابن حزم کہتے ہین کہ جسپر اہل اسلام کا بھی قول ہی اور یہ قول ہی اللہ تعالیٰ کا فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا واما ان کان من المکذبین الی آخرہا سو روحین ہمیشہ اوسی جگہ رہتی ہین یہانتک کہ اونکی گنتی پوری ہو اونکے ساتھ اونکی پھونکنی کے جسمونمین پھر ساتھ اونکی رجوع کرتی ہین برزخ کی پس قیامت قائم ہوگی پھر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہی یہ سب کلام ابن حزم کا تھا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر ہین قال ابن عبد البر وھذا اصح ما قیل کہا کہ احادیث سوال و عرض مقعد و عذاب قبر و نعیم قبر و زیارت قبور و سلام بر قبور و خطاب موتی کا مثل مخاطبہ حاضر عاقل کی اسپر دلالت کرتی ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اونسے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب و سنت سے کار دکرتی ہی اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہی کہ روحین قبرون مین ہین نہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ اونکی میدان پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہی جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہی کہ اونپر اونکا ٹھکانا پیش کیا جائے کیونکہ روح کی ایک اور ہی شان ہی کہ وہ رفیق اعلیٰ مین ہوتی ہی اور وہ بدن کے ساتھ بھی اس طرح متصل ہی کہ جسوقت مسلم اپنی صاحب پر سلام کرتا ہی تو وہ اسکی سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہ اپنے مکان مین ہی دیکھو جبریل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اونکی چھ سو پر تھے اونمین سے دو پرون نے کنارہ آسمان کو بند کردیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوتی یہانتک کہ آپ نے دونون گھٹنے اور دونون ہاتھ آپکی زانو پر رکھدیئے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہوجاتے ہین واسطے ایمان کی اس بات کے ساتھ کہ ممکن ہی کہ جبریل علیہ السلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر مین ہوتے تھے جو آسمانون مین ہی اور حدیث رویت جبریل علیہ السلام مین

یہ آیا ہی کہ میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ جبرئیل اپنی دونون پانون کو درمیان آسمان و زمین کے صف کیے ہوے کہتے تھے ای محمد تو رسول ہی اللہ کا اور مین جبرئیل ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیر تا اگر اون کو اوسی طرح دیکھتا تہا اور اور ترنا اللہ تعالی کا طرف سماء دنیا کی اور قریب ہونا اوسکا عقیدہ معرفہ کو اوسکے بھی اسی پر محمول ہی کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سی منزہ ہے غلطی جو اس جگہہ آئی ہی وہ اسی سی آئی ہی کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہی پس یہ اعتقاد کرنا ہی کہ روح جنبل جسام معہود ی ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتی ہین تو ممکن نہین ہی کہ وہ اوسکی غیر مین ہون اور یہ غلط محض ہی خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین موسی علیہ السلام کو انکی قبر مین کہڑے ہوے نماز پڑہتے دیکھا اور اونکو چہٹے آسمان مین بہی دیکہا سو روح اوس جگہہ تہی مثال بدن مین اور اوسکو ایک اتصال تہا بدن سے اس طرح پر کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے اور جواب سلام کرتا اوسکا جواب دیتے حال آنکہ وہ رفیق اعلی مین ہیں ان دونون امرون مین کچہہ تنافی نہین ہی کیونکہ شان ارواح کی غیر شان ابدان ہی بعض نے اسکی مثال آفتاب سی دی ہی کہ وہ آسمان مین ہی اور شعاع اوسکی زمین مین ہی اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہین ہی اسلیے کہ شعاع تو صرف عرض ہے آفتاب کا ہی روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکہنا ہے انبیا کو شب معراج مین صحیح یہ ہی کہ آپنے آسمانون مین ارواح کو دیکہا مثال اجساد مین باوجود اسکی کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو مین اوسکو سنتا ہون اور جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے دور سے تو مجہپر اوسکو پہنچایا جاتا ہون اخرجہ البیہقی فی الشعب من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہی کہ اللہ کی مقرر کیا ہے سری قبر پر ایک فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کیے ہین سو نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ مجہپو پہنچا دیتا ہے ساتھہ اوسکی نام اور اوسکی باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونی اس امر کی ہی کہ روح آپکی اعلی علیین مین ہی ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلی مین ہی پس اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہین ہی درمیان ہونی روح کی علیین مین یا جنت مین یا آسمان مین اور درمیان اسکی کہ اوسکی لیے بدن کی ساتھہ ایک اتصال ہی اس طرح پر کہ وہ ادراک کرتی ہی اور سنتی ہی اور نماز پڑہتی ہی اور قراءت کرتی ہی یہ امر جو عمر سے سمجہا جاتا ہی صرف اسی لیے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہی جو اسکی مشابہ ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر نہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہی یہ سب کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا تہا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کی ساتھہ پانچ طرح کے تعلق متغائر ہین اول تو مان کی پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے تیسرا حالت خواب مین سو روح کو ساتھہ بدن کی ایک طرح کا تعلق ہی اور ایک طرح کی مفارقت ہی چوتہا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سی بسبب موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی جدا نہین ہوئی ہی کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نہ رہی یا پنجوان تعلق روح کا ہی بدن کے ساتھہ بعث کے دن یہ تعلق ساری انواع تعلق سی زیادہ تر کامل ہی اس تعلق کو ماقبل کی تعلقات سی کوئی نسبت نہین ہی اس واسطے کہ اس تعلق کے ہوتے ہوی بدن موت کو قبول کرتا ہی نہ نیند کونہ فنا د کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہی کہ روح کی لیے سرعت حرکت اور انتقال سی جو کہ مثل برق مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکی عروج کی مقتضی ہوتی ہی قبر سی طرف آسمان کی ادنی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح سوتے کی ہی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہی یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہی اور اللہ کے لیی روبرو عرش کے سجدہ کرتی ہی پہر اوسکی جسم کی طرف ذرہی زمانی مین پہیر دیجاتی ہی پہر ابن قیم نے بعد اسکی بقیہ اقوال کو نقل کیا ہی اور یہی نقل کیا ہی کہ روحین جابیہ مین یا چاہ زمزم مین ہین اور کفار بربوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نی بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سی روایت کیا ہی ابان کہتی ہین کہ ایک آدمی نی کہا مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو گویا اوسمین لوگون کی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہے یا دومہ یا دومہ اور ہم سی کوئی آدمیون نے اہل کتاب کی بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہی جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہی اور سفیان نی کہا کہ ہمسے حضرمیون سی پوچہا تو اونہون نی کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہی **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سی روایت کیا ہے کہا کہ ایک دمی یہود کا مر گیا اور اوسکی پاس مسلم کی ایک امانت تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنی شعیب جبانی کو اسکی خبر دی اونہون نی کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہی جسوقت

اسماع

توشنبہ کے دن جاوی تو اوسپر چل یہان تک کہ تو وہان ایک چشمے پر آئیگا تو اپنی باپ کو پکارو وہ تجھی جلد جواب دیگا پھر جو تو چاہتا ہے اوس سی پوچھو وہ آدمی
کیا اوسنی ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنی باپ کو دو بار یا تین بار پکارا اوسنی اوسکو جواب دیا اسنی کہا فلان کی امانت کہان ہی کہا دروازے کی چوکھٹ
کے نیچے ہے تو اوس امانت کو اوسی دیدی اور جسپر توہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پھر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہی ان قولون مین سی کسی قول پر بعینہ حکم صحت
کا اور اوسکی غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہی بلکہ صحیح یہ ہی کہ ارواح اپنی مستقر مین اندر برزخ کی باعتبار تفاوت متفاوت ہین اور درمیان لیلون کی کسی طرح کا تعارض
نہین ہی کیونکہ اونمین سی ہر ایک دلیل وارد ہی ایک فریق پر لو گونسی بحسب اونکی درجات کی سعادت یا شقاوت مین سو منجملہ ارواح کی ارواح علیین ملاء اعلی
ہین ہین اور وہ انبیا ہین اور وہ اپنی منازل مین متفاوت ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکھا تھا ۲ بعض ارواح سبز پرندون
کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہدا کی ہین نہ سب شہدا کی اسلیے کہ بعض دینمین سی وہ ہین جو بسبب دین کے غیر کی
دخول جنت سی روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند مین محمد بن عبداللہ بن بحش سی مروی ہی کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ
اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لیے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو فرمایا مگر قرض ۔ ابھی جبریل نے آہستہ مجھسی اسکا کہا ۳ بعض ارواح سبز پرندون سی
وہ ہین کہ جنت کے دروازے پر ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہی ۴ بعض ارواح مین سی وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس ہین بسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ اوسپر
آگ کا شملہ مار رہا ہی اوسکی قبر مین ۵ بعض زمین مین محبوس ہین اونکی روح ملاء اعلی مین نہین پہنچی اسلیے کہ وہ سفلی اراضی تھی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس
کے ساتھ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتے تھے سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال و اصحاب عمل کی ساتھ جا ملتی ہی آدمی اوسی کی ساتھ ہوتا ہے
جس سی محبت رکھتا ہی ۶ اونمین سی کئی روحین زانیون کی تنور مین رہتی ہین ۷ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہر مین ہین الی غیر ذلک پس ارواح سعید
وشقی کی واسطی ایک مستقر نہین ہی اور سب کے واسطی باوجود اختلاف محل و تباین مقر کے ایک اتصال ہی جسونکی ساتھ قبور مین تا کہ جو نعیم و عذاب کہ اونکو لیے لگا گا ہے
وہ انکو حاصل ہو تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہی کہ ارواح کو احیا و کے ساتھ
ایک اتصال ہی اور نعیم و عذاب مین روح و جسم مشترک ہین سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ حواریون علیہ السلام
نے کہا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا او سنے مجھی اوٹھایا یہان تک کہ مجھی ایک چٹیل میدان مین لیگیا وہان ارواح موتی کی جگہ تھی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تھے
کہ اونکی گوشت متفرق اور اونکی جوڑ پیوند جدا جدا ہو چکے تھے کہتے ہین کہ مین نی اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنی جوڑ کی طرف آگئی پھر اوسپر گوشت اگا پھر چمڑا اوسپر لپیٹا
اور مین دیکھ رہا ہون مجھسی کہا گیا کہ تو انکی روحون کو پکار مین نی اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی جب وہ بیٹھ گئی تو مینے اونسی پوچھا تم کہان تھے
کہا جسوقت ہم مری اور حیات نی ہمسی مفارقت کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا او سکو میکائیل کہتی ہین کہا آؤ تمہاری اعمال کو اور لو تمہاری اجر اسی طرح ہمارا طریقہ ہی ہم مین
اور اونمین جو تم سی پہلے تھی اور اونمین جو تمہاری بعد آنیوالے ہین پھر اونسی ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم جتون کو پوجتے تھے اونسی کبڑون کو ہمارے
جسمون پر مسلط کیا اور روحین الم پانی لگین اور تم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہماری جسم الم پانے لگے ہم اسی طرح معذب ہوتے رہی یہانتک کہ تو نی ہم کو
پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیث یہ اسپر دلالت کرتی ہین کہ شہدا کی روحین خاصہ جنت مین ہین نہ غیر شہدا کی اور حدیث کعب بن عجرہ کی شہدا پر
محمول ہے رہے غیر شہدا اسکو کبھی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبھی فنائے قبور پر ہوتی ہین اور کہا گیا ہی کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی
زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ حدیث جریدہ کے ساتھ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین معم ہون یا معذب ہر قرطبی نے
کہا ہی کہ بعض شہدا کی روحین جنت سی خارج بھی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہی کہ بارق نہر پر باب جنت مین اور یہ اوس وقت ہے
کہ جنت سی اونکو دین یا آدمیونکی حقوق مین سی کسی چیز نے روکا ہوا اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقی الله عبد بعد الکبائر التی نهی الله عنها ان یموت رجل وعلیه دین لا یدع له قضاء اخرجه ابو داؤد بعض علما اس طرف
گئی ہین کہ ساری مومنین کی روحین جنۃ الماوی مین ہین اور اسی لیے اوسکا نام جنۃ الماوی رکھا گیا ہی کیونکہ روحین طرف اوسکی ٹھکانا پکڑتی ہین اور وہ
زیر عرش ہی سو وہ اوسکی نعیم سی مزہ اوٹھاتی ہین اور اوسکی ہوای طیب کہاتی ہین قول اول صحیح تر ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی فتاوی مین فرماتی ہین کہ ارواح
مومنین کی علیین مین اور ارواح کفار کی سجین مین ہین اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہی کہ اوس اتصال کی ساتھ مشابہ نہین ہے
جو کہ حیات دنیا مین تھا بلکہ وہ چیز کہ اوسکی ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والے کا ہی اگرچہ وہ براہ اتصال ہونے والے کے حال سی بھی زیادہ تر شدید ہے
فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہی درمیان اوسکی جو وارد ہوا ہی کہ مقرار واح کا علیین مین ہی یا سجین مین اور درمیان اوسکی جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سی نقل کیا
ہے کہ ارواح نزدیک افنیۂ قبور کی ہین فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف مین ماذون ہین اور ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اپنے محل کی علیین یا سجین سی فرمایا اور
جسوقت نقل کیا جاتا ہی میت ایک قبر سی دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جبکہ اجزاء متفرق ہوجاوین انتہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ
فرماتی ہین کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین مین اونکو تصرف مین اذن ہی سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق
سے روایت کیا ہی کہا مجھی حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکی کہ جعفر مقتول ہوچکی تھی مقرر گذرا مجھپر آج کی
رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچھے جاتا تھا اوسکے دو جناح تھی اونکے قوادم خون سی رنگین تھے ارادہ بیشہ کا رکھتے تھی یہ ایک شہر ہی مین اور ابن عدی نے
حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے پہچانا جعفر کو ایک گروہ مین فرشتون کی کہ وہ خوشخبری
دیتے تھے بیشہ والون کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھی واسما بنت عمیس آپ سے
قریب تھین کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ابھی سمارہا جعفر ہے ہمراہ جبریل و میکائیل کی اونھون نے گذر کیا پھر ہمپر سلام کیا اور مجھی خبر دی کہ اونسی مشرکین کی
ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پونہچا مین میرے جسم مین میرے مقادیم سے تہتر طعنہ وضربہ کو پھر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتھ مین لیا وہ کاٹا گیا پھر مینے اوسکو
بائین ہاتھ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میری دونون ہاتھون کی عوض دو بازو دیے کہ مین اونکی ساتھ جبریل و میکائیل کی ہمراہ اوڑتا پھرتا ہون اور تر تا ہون جنت
سے جہان چاہتا ہون اور کھاتا ہون اوسکے پھلون سی جو چاہتا ہون اسماء نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچھ اللہ نے اوسی خیر دی لیکن مین اس سی ڈرتی ہون کہ لوگ
تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑھے ہین لوگونکو اسکی خبر دین آپ چڑھے پھر اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ جعفر ابن ابی طالب مجھپر گذرا ہمراہ جبریل و میکائیل کی اور
اوسکی دو بازو تھی کہ اللہ نے اوسکی دونون ہاتھون کی عوض اوسے دیے اوسنے مجھپر سلام کیا پھر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپکو خبر دی تھی قرطبی رحمہ اللہ تعالی
فرماتی ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت کرتی ہی کہ نفس روح طائر ہوجاتی ہی یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ
طائر مین ہوتی ہی اور طائر اوسکی لیے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی نزدیک ابن ماجہ کے ہی کہ روحین شہداء کی نزدیک اللہ
کی مثل سبز پرندونکی ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندون مین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہی کہ سفید
پرندون کی صورتون مین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہی کہ روحین شہداء کی سبز پرندے ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے
کہ وہ پرندون کی جوف مین ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کی پوٹون مین ہین کیونکہ اس وقت وہ محصور و مضیق علیہ
ہوجاوینگی اس قول کا رد یون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت ہی اور تاویل کا احتمال ہی بایں طور کہ فی بمعنی علی لیا جائی اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون کے
جوف پر ہین مثل اس قول اللہ سبحانہ کی ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل اور یہ بھی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکھا جائی کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر
مشتمل ہی قال العبد الحق رحمہ اللہ تعالی غیر عبد الحق نے یون کہا ہی کہ اس سی کوئی مانع نہین ہی کہ وہ حقیقۃً اجواف مین ہون اور اللہ تعالی اجواف کو ارواح کے لیے

کشادہ کردی یہانتک کہ وہ میدان سی بھی زیادہ فراخ ہوجاوین اور ابن وحیہ رحمہ اللہ نے تنویر مین کہا ہی کہ ایک قوم کی متکلمین کی یہ کہا ہی کہ یہ روایت منکرہ ہی اور کہا کہ دو روحین ایک جسد مین نہین ہوسکتی ہین اور یہ محال ہی آگاہ یہ قول جہل ہی ساتھ حقائق کے اور اعتراض ہی سنت ثابتہ پر اسلیے کہ معنی کلام ظاہر ہین کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا مین تھی وہ اور جسد کے جوف مین رکھی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت ہے طائر کی سو وہ اس دوسرے جسد مین ہوتی ہے جیسے اول جسد مین تھی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن عود کری جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تھا اور جو بات کہ عقل مین متحیل ہی وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پھر جو ہر اون دونون سی جمیعًا زندہ ہو۔ رہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے اسلیے کہ ہم کہہ چکے تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہی اور اوسکی روح مان کی روح کی غیر ہی حال آنکہ اون دونون پر ایک جسد مشتمل ہی اور یہ جب ہے کہ اوسے یون کہا جاوے کہ طائر کے لیے ایک روح غیر روح شہید اوکی ہی اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پھر کس طرح ہوگا حال آنکہ کہا یہی گیا ہی کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کی جیسے تو یہ کہتا ہے کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکھا اللہ یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہی انتہی عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالے اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب ایسی طرح ہین پھر کیون تخصیص کی گئی ان لوگون کی تو جواب یہ ہی کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت اس سی عبارت ہی کہ روح اجساد سے کھینچی جاوی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا ای یاخذھا وافیۃ من الاجساد یعنی ہر بدن لیتا ہے نفوس کو اجسادسی اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہی تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوگئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین اجساد مین باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہی مجاہدین پر اسلیے کہ یہ وارد ہوچکا ہے کہ روح قبر مین ہی اوسپر اوسکا نہانا جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتھ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچھ فائدہ نہوتا پس انتہی عزالدین نی ارواح شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندون مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور اسی کی تائید وہ اثر کرتا ہی جو کہ ابن عمر سی گذر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین مرکب ہوتی ہین یہ اگرچہ موقوف ہے تو بھی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات ای سی نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ مینے اسکے لیے ایک شاہد مرفوع دیکھا ہی اور ہناد ابن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحق اسحق بن عبداللہ بن ابی فروہ سی روایت کیا ہے کہا مجھکو بعض اہل علم نی حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شہدا تین ہین سوا دنی شہدا کا نزد یک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج منبوذا بنفسہ ومالہ لا یرید ان یقتل او یقتل آیا اوسکو سہم غرب یعنی ہوائی تیر جسکا مارنے والا معلوم نہین سو وہ اوسی لگا پس اول قطرہ جو اوسکی خون سی ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سی پھر اوتارتا ہے اللہ ایک جسد کو آسمان ہی رکھتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پھر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گذرتا ہے کسی آسمان پر آسمانون سی مگر شایعت کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پونچاتے ہین جب وہ پونچ گیا تو سجدے مین گر پڑتا ہے پھر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے ستر حلتے استبرق کے پہناتے ہین پھر کہا جاتا ہے لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بھائیون کی طرف پس کر داوسکو اونکی ہمراہ پھر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور وہ ایک سبز قبے مین ہین نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکی صبح کا کھانا اونکا جنت سی جو وقت وہ اپنے اخوان کی طرف پونچ جاتا ہے تو وہ اوس سی پوچھتے ہین جیسے تم پوچھتے ہو سوا اسی جو بتر آتا ہے تمہارے بلا سی کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نی کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین اوسکا مال کیا ہوا اللہ وہ بڑا زیرک بہت جمع کرنیوالا تاجر تھا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتے جسکو تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نی دوا اوسکی فلان عورت نی کیا کیا کہتا ہے اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکی درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنی طلاق دیدی واللہ وہ تو اوسپر نہایت فریفتہ تھا کہتے ہین فلان نی کیا کیا کہتا ہے وہ مجھسے کہہ پہلے مرگیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا واللہ مینے اوسکا کچھ ذکر نہین سنا اللہ کے دو رتے ہین ایک تو ہمیر ہے اور دوسرا ہمسی مخالف ہی سو جب اللہ کسی بندے

کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اوسکا گذر بہشت ہوتا ہی ہم پہچان لیتی ہین کہ وہ کب مرا اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کی ساتھ شر کا تو اوسکو ہم سی مخالف بجاتے ہین سو ہم اوسکا کچھ ذکر نہین منتخب الحدیث اور ابن مندہ نے بطریق سے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کے حبان بن جبلہ سے اخراج کیا ہی کہا مجھی پونہچا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید جسوقت شہید ہوتا ہی تو اللہ تعالی اوتارتا ہے ایک جسد کو مثل خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح سی کہا جاتا ہے کہ تو اوسمین داخل ہو جا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکھتا ہی جو اوسکے ساتھ کیا جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہی کہ لوگ اوسکی کلام کو سنتے ہین پس اونکی طرف دیکھتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسی دیکھتے ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس بیبیان اوسکی یعنی حورعین سی تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف صاحب افضاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ منعم جہات مختلف پر ہی ۱ اونمین سی وہ ہی کہ طائر ہے شجر جنت مین ۲ بعض وہ ہین کہ سبز پرندونکی پوٹون مین ہین ۳ اونمین سی بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش بسیر الیتی ہین ۴ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کی پوٹون مین ہین ۵ بعض وہ ہین کہ پرندون کی پوٹون مین ہین مثل زرازریک ۶ بعض وہ ہین جو کہ اشتخاص صور مین ہین صور جنت سی ۷ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکی واسطی اونکی ثواب اعمال سی پیدا کیجاوینگی ۸ بعض چرتی ہین اور اپنے جثون کی طرف آدورفت رکھتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ۹ بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سی جو کہ قبض کیجاتی ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سی ۱ بعض تو کفالت میکائیل علیہ السلام مین ہین ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ۳ اور بعض کفالت ابراہیم علیہ السلام مین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہی اخبار کو جمع کرتا ہے تا کہ اونکی بیچ مین تدافع نہ ہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اسکی تائید وہ بات کرتی ہی جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک بیہقی کی دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سی ہے کہ پہر مین چڑہا طرف دوسرے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ یحیی وعیسی علیہما السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ مین ساتھ یوسف علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تھا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتھے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ ادریس علیہ السلام کی تہا اور اونکی ساتھ ایک گروہ تھا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف پانچوین آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ داود علیہ السلام کے تہا اور اونکی ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چھٹے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ موسی علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تھا اونکی قوم سی مجھے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نے یہ آیت پڑھی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین اٰمنوا اور ناگاہ مین میری امت کی ساتھ تہا وہ دو شطر تھے ایک شطر یعنی نصف پر سفید کپڑے تھی گویا کاغذ اور ایک شطر پر سبز کپڑے تھی الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان مین ایک قوم ہی ف حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو دیکھتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کی احوال سے بات چیت کرتے ہین اور کئی روحین عرش کے نیچے ہین اور کئی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین جدہر چاہتی ہین اپنے اقدار پر سی ہی طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر کیا ہی جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے پہر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سی وارد کی ہی کہا کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادی ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکی لیے ایک دودھ پلانیوالی ہی جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودھ پلائے جاتے ہین حال آنکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہی اور درمیان حدیث عرض مقعد کے کچھ منافات نہین ہی بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہی اور اوسکی پھلون سے کہاتی ہی اور اوسکا ٹہکانا وسیر عرض کیا جاتا ہی اسلیے کہ وہ اوسمین داخل نہ ہوگی مگر جزا کے دن اس دلیل سی کہ منازل شہدا کی اوس دن وہ نہین ہین جسکی طرف

ف بعض بعض بعض

اونکی روحین برزخ مین مُہکا ناپکرتی ہین سو پورا دخول جنت کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جو کہ روح و بدن سی پورا ہو اور دخول روح کا فقط ایک امر ہی اس سی کم درجہ کا ف امام نسفی رحمہ اللہ تعالی بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرح پر ہین ۱ ارواح انبیا علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سی نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہو جاتی ہین مثل مشک کافور کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی عیش و آرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کی مُہکا ناپکرتی ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۲ اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون کی اجواف مین جنت کی اندر ہوتی ہین اور تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۳ اور مطیع و فرمانبردار مومنون کی روحین ربض جنت مین ہین نہ کہاتی نہ تمتع کرتی ہین ولکن جنت کی طرف دیکھتی ہین ف ربض بالتحریک دیوار گرد شہر و کرانہای ہر چیز صراح ۴ اور روحین عاصی گنہگار مومنون کی درمیان آسمان و زمین کی ہوا مین ہوتی ہین ۵ رہین کفار کی روحین سودہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کی ساتوین زمین کی نیچے ہین اور وہ اپنی جسدون کے ساتھ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سی الم و درد پاتے ہین جیسے آفتاب آسمان مین ہی اور نور اوسکا زمین مین انتہی ف حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی احوال قبور مین فرماتے ہین کہ باب نوان ذکر مین محل ارواح موتے کے برزخ مین ۱ بلا شک ارواح انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہو چکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تھا وما یالی اللھم بالرفیق الاعلی اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے وہ کہان ہین کہا جنت مین ۲ رہی شہدا سو اکثر علما کا اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سی اور حدیث امام احمد کی و ابو داؤد کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گذر چکین اور جو نہین گذری ہین اونمین سی ایک یہ ہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجیا خواب بہت آتا تھا تو آپ اپنی گفتگو مین فرماتے تہی کیا دیکھا ہے تم مین سی کسی نے خواب فاذا رائی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیاہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکھا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہو گئی مینے ایک وجبہ سا جس سی جنت گونج گئی ناگاہ مین ساتھ فلان فلان کے ہتی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اس سی پہلے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تھا پس وہ لائے اونپر پورے آنے کپڑے تھے اونکی گردنون کی رگون سی خون بہتا تھا کہا گیا کہ اونکو نہر پر بیٹھ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دیے گئے پھر نکالے گئے اور موھ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لیے سونے کی کرسیان لائے اونپر وہ بٹھائے گئے اور ایک سونے کی رکابی لائی اوسمین ایک البر یعنی گدر کھجور تھی اونہون نی بسر سی کھایا جس قدر چاہا وہ اوسکو ایک طرف سی دوسری طرف نہین لوٹتے تھے مگر وہ کھاتے میوے سے جو چاہتے تھے وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتھ کہایا پھر اوس لشکر سے بشیر یعنی خوشخبری دینے والا آیا کہا یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپ نی فرمایا عورت کو میری پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سی بیان کر اوس عورت نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس عورت نے کہا فلان فلان مارے گئے اخرجہ احمد و ابن ابی الدنیا و ابو یعلی عن انس اور مجاہد سی مروی ہے کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولکن جنت سی اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نی مجاہد سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دیے جاتی ہین جنت کے پھلون سی اور اوسکی ہوا پاتے ہین اور اوسمین نہین ہین اور کہلی اسکی لیے حدیث ابن عباس سی استدلال کیا جاتا ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہی اس استدلال کا یون جواب دیا ہے کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہے اوسنی تحدیث کی تصریح نہین کی ہے اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواص شہدا ہون یا شہدا مراد شہدا سی اس جگہ وہ شہید ہون جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونمین سی جنپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہین

الرفیق

لہ یہ کا استدلال یعنی دھوکا ۱۲

۲ ہونے کا

لفظ شاید طرس ای وہم بعض زیر کنز ۱۲

یا تمام مومنین ہین اسلیے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا ہے جسے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہر مومن صدیق وشہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑہو الذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربھم براوبن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا مومن میری امت کے شہدا ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے یہ آیت پڑہی رہے بقیہ مومنین سو انکے شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین اور انکے غیر پس اطفال مومنین کی جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر اجماع نقل کیا ہی، روایت جعفر بن محمد مین ہی پس فیھما اختلاف انھم فی الجنۃ اور روایت یمونی مین کہا ہی وَاَحَدٌ یثبت انھم فی الجنۃ او اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہی کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سی صریحا آیا ہی کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ اطفال مومنین کی واسطے عموما اسکی گواہی نہین دیجاتی ہی کہ وہ جنت مین ہین اور نہ اونکی آحاد کی لیے شہادت دیجاتی ہی اور شاید اپس طرف رجوع کرتا ہے کہ اطفال معین کی باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہی تو اس وقت اوس طفل کی لیے اوسکی شہادت نہین دیجائیگی کہ وہ اطفال مومنین سی ہے پس اونکی آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کی ایمان مین اونکے باپون کی اور یہ قول کسی ایک امام سی صریحا ثابت نہین ہوا ہی صرف اونکی عمومات کلام سی لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہین ہی کہ اس سی ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نی حدیث صغارہم دعامیص الجنۃ الحدیث وبخوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام احمد نے کہا کہ جب اوسکی ماں باپ کی لیے اوسکی سبب سی دخول جنت کی امید کیجاتی ہی تو پھر اوسمین کیون شک کیا جاتا ہی رہے مکلف مومنین سو سوای شہدا کے سو اونمین علما نے قدیما وحدیثا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نی اسپر نص کی ہی کہ مؤمنون کی روحین جنت مین ہین اور کفار کی روحین آگ مین اور حدیث کعب بن مالک وام ہانی وابوہریرہ وام مبشر وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وبخوہا سے استدلال کیا ہی اور ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سی ہے ہی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سی علیین وسجین کا پوچھا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہی اوسمین ارواح مومنین ہین راہجین سو وہ ساتوین زمین ہی اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون سی ثابت ہوچکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کی اوپر ہی اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے جن حدیثون سی اسکی لیے استدلال کیا گیا ہے اونمین سی یہ حدیثین ہین ۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کسی نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خدیجہ کا پوچھا فرمایا میٹھے اوسکو دیکھا ہی ایک نہر پر جنت کی نہرون سی ایک گہر مین قصب سی کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہی اور نہ رنج اخرجہ البزار والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ علیہا السلام سی مروی ہی کہ انون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہماری ماں خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گہر مین قصب سی کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہی اور نہ رنج درمیان مریم اور آسیہ زن فرعون کے میٹے کہا اس قصب یعنی نے سے فرمایا نہین بلکہ قصب سی جو کہ موتی و یاقوت سی پر ہوا ہوا ہی اخرجہ الطبرانی بسند منقطع ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے روبرو زنا کا اقرار کیا تھا تو فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی وہ اب جنت کی نہرون مین ہی اوسمین غوطہ مار رہا ہے اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابو داؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا جسکی روح نی جسم سی مفارقت کی اور وہ تین باتون سی بری ہی تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر وغلول یعنی خیانت اور دین سی اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ ف ایک گروہ نی کہا کہ روحین زمین مین ہین پھر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین یہ ابن وضاح کا قول ہی اور ابن حزم نی اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سی کی ہی اور ابن عبدالبر نے اسکو ترجیح دی ہی کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام عرض کرنے اور عرض معتقد کی حدیثون کی ساتھ استدلال کیا ہی حال آنکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہی کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح کی لیے اوسکی ساتھ اتصال ہی اور نہ روح جنت مین ہی اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر دلالت نہین کرتا ہی کہ اونکی روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلیے کہ قبور انبیا وشہدا پر سلام کیا جاتا ہی حال آنکہ

انکی روحین علیین مین ہین لکن اونکے لیے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہی ساتھ جسم کے اور اسکی کنہ وکیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہی مگر اللہ عزوجل اور جو جانتے ہین کہ اس بات مین مروی ہین کہ سونے والے کی روح عرش کی طرف چڑھائی جاتی ہی۔ باوجود تعلق روح کی ساتھ بدن کے اور یہ عروج روح کی طرف بدن کے وقت اوسکی بیداری کی اسکی شہادت دیتی ہین پس ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سی متجرد ہین اولے تر ہین ساتھ عروج کی طرف آسمان کی وساتھ عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع کیجاتی ہین سوا ارواح مومنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور نزدیک بعض کی چاہ زمزم مین اور روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین ورجحہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب المعتقد اور یہ مخالف ہے نص امام احمد رحمہ اللہ کے کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور تنادیہ چاہ برہوت کو جہنم کے ساتھ ایک اتصال ہو اوسکی تہ مین جیسا کہ بحر مین مروی ہی کہ اوسکے نیچے جہنم ہے اور ابو عمر احمد بن محمد نیسابوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہ کہا کہ مکے مین ہمارے پاس ایک آدمی اہل خراسان سی آیا امانتین رکھا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھی اور غائب ہو گیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنی اپنی اولاد کی کسی کو بھی امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کر دیا اور مر گیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکی بیٹون سی پوچہا اونہون نی کہا ہم کو اوسکا کچہ علم نہین ہی تو اوسنی علماء سی پوچہا جو کہ مکے مین تہے اور وہ اوس زمانے مین بہت تہی علماء نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سی اور سکو یہ بات پوچہی ہی کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین جسوقت تہائی یا آدہی رات گذر جاتی تو تو زمزم پر جا اور اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہ جواب دیگا اگر وہ تجہ جواب دی تو تو اوس سے اپنے مال کا پوچہنا وہ گیا جیسا کہ اونہون نی کہا تہا پہر اوسنی ایک بار دو بار سہ بار پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا مینے تین بار پکارا مجہی جواب نہ ملا علماء نی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہین کرتے مگر اہل نار سی سو تو مین کی طرف جا اوسمین ایک وادی ہی اوسکو برہوت کہتی ہین اوسمین ایک کنوان ہی اوسکو باہوت کہتی ہین اوسمین اہل نار کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوس وقت پکار جسوقت کہ تو نی زمزم مین پکارا تہا وہ گیا جیسا کہ اوس سی کہا گیا تہا رات کو یہ پکارا ای فلان بن فلان بن فلان مین فلان ہون اپنی اول آدمین اوسکو جواب دیا۔ اور باقی حکایت کتاب سی ساقط ہو گئی قال ابو بکر حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سی سوال کیا کیسی نفوس مومنین کی لیے کوئی جگہ جمع ہونیکی ہی کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے جسمین مومنین کی روحین جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہوا خرجہ ابن مندہ وھذا غریب جدا وتفسیر الآیۃ بذلک اغرب اور ابن سنہ فی شہر بن حوشب سے روایت کیا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا اوسنی تلقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتی تہی ابی نی کہا کہ ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضر موت مین ایک گروہ صحابہ نی کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سی صحیح ہوئی ہی ابن مندہ نے بطریق شعبی حذیفہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک حمن کی اپنے موعد کا انتظار کر رہی ہین یہانتک کہ اونمین نفخ کیا جائی وھذا لا ینافی ما ورد بہ الاخبار من محل الارواح علی ما سبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکی باپ آدم علیہ السلام کے اونکے داہنی بائین طرف ہین اسلیی کہ حدیث صحیحین مین قصۂ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا ہوا ہی اوسکے داہنی طرف اسودہ ہین اور اوسکی بائین طرف اسودہ ہین جسوقت وہ اپنی داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہی تو روتا ہے مینے جبریل علیہ السلام سی کہا یہ کون ہی کہا آدم اور یہ سودہ انکے دائین بائین طرف انکی اولاد کی روحین ہین سو آمین ہی داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو اسودہ کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو جب وہ اپنی داہنی طرف دیکہتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنی بائین طرف دیکہتے ہین تو روتے ہین الحدیث اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہی کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن وحدیث دونونکے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لیے نہین کہولا جاتا ہے

اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز وارد ہوئی ہی کہ اشکال پیدا کرتی ہے لفظ اسکا یہی کہ ناگاہ اونپر اونکی ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین سو جبکہ روح مومن کی ہوتی ہی تو وہ کہتے ہین روح طیب ہی اسکو علیین مین رکھو اور جب روح کافر کی ہوتی ہی تو کہتے ہین روح خبیث ہی اسکو سجین مین رکھو الحدیث سو اسمین یہ ہی کہ سارہ دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اونپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کی رکھنے کا اونکے مستقر ہین پس اسنی سیر دلالت کی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہی ف ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہی کہ اللہ تعالی نی ارواح کو جملہ قبل اجساد کی پیدا کر دیا ہے اور اونکو ایک برزخ مین رکھدیا ہی اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جس وقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہی تو اون روحون کو اونمین داخل کر دیتا ہے پھر اونکا اعادہ کرتا ہی نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کی اور انبیاء و شہداء کی روحین جلدی سی طرف جنت کی پہنچدی جاتی ہین اور یہ ایک ایسا قول ہی کہ مسلمانون مین سے کسی نے اوسکو نہین کہا اور نہ یہ اونکی کلام کی جنس سی ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سی ہے ف متکلمین کی ایک گروہ سی یہ قول منقول ہی کہ ارواح اجسام کے مرنے سے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہی ایک جماعت فقہاء اہل حدیث اس قول کے قائل ہوگئی اونمین سی عبد الاعلی بن وہب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکی متاخرین مین سی جیسے سہیلی اور ابو بکر بن العربی علماء نی اس قول کا سخت انکار کیا ہی یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہی نصوص کثیرہ جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کی دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا رد و ابطال کرتی ہین ف فرق درمیان حیات شہداء اور مومنین غیر شہداء کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سی ہی ایک وجہ یہ ہی کہ ارواح شہداء کے لیی اجساد پیدا کیے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکی پوٹون مین وہ روحین ہوتی ہین تاکہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سی زیادہ تر کامل ہو جو کہ اجساد سی مجرد ہین اسلیی کہ شہداء نے اپنی اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کر دیا سو اونکی عوض لیی اجساد برزخ مین دی گئی دوسری وجہ یہ ہی کہ شہداء کو جنت سی رزق ملتا ہی اور اسکی مثل غیر شہداء کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہی کہ انھم یعلقون فی شجر الجنۃ یعنی جنت کے درختون مین چرتے ہین کسی نے کہا اسکے معنے تعلق ہین بعض نے کہا کھانا ہے درخت سی بہرحال مساوات غیر شہداء کی شہداء سی اونکی کمال تنعم کو لازم نہین آتی ہی واللہ اعلم رہی وہ حدیث جسکو ابن سنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت قبرستان مین داخل ہوتی تو فرماتے السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ تعالی مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک وسلاما منک وسلاما منا سو باوجود اسکی ضعف سند کے یون تاویل کی گئی ہی کہ مراد فناء ارواح سی جانا اونکا ہی اجساد مشاہد محسوس سی ف حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ نفس کے لیے چار گھر ہین ہر گھر پہلے گھر سے زیادہ تر بڑا ہے ۱ ان کا پیٹ یہ جگہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہے ۲ یہ گھر جسمین نشو و نما پایا اوس سی مالوف ہوا اوسمین خیر و شر کمایا ۳ برزخ یہ اون گھرون سی زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہی اس گھر کی نسبت اونسے ایسی ہی جیسے کہ پہلے گھر کو اسکی ساتھ نسبت ہی ۴ وہ گھر ہے جسکے بعد اور کوئی گھر نہین ہی دار القرار جنت یا نار اور نفس کے لیی ہر گھر مین ان گھرون سی ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے گھر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گھر مین ذکر کی ہی اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر خبایری سی روایت کیا ہی کہ مومن کی مثال جیسے بچہ اوسکی ماں کی پیٹ مین جبوقت وہ اوسکے پیٹ سی نکلتا ہی تو اپنی مخرج پر روتا ہی یہانتک کہ جب اوسنی اوسکو دیکھا اور وہ اوسکو دیکھا تو وہ دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سی گھبراتا ہی پھر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف پہنچتا ہے تو دوست نہین رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سی کوچ کر گیا سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسی خوش نہین کرتا ہی کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے ایک تمہارا ہی کہ یہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۳ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول

مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ ہی میتی مومن کے نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنی بچہ کے اوسکی مان کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی سے طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المتعقد مین شیخ عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئی یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے کہتے ہین جب ہم اونپر نماز پڑھ چکی ناگاہ جو یعنی مابین زمین و آسمان سبز پرندون سے بھر گیا اونمین سے ایک بڑا پرندہ آیا اوسنے اونکو نگل لیا پھر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سے تعجب کیا تو ایک دمی نے مجھے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نماز مین حاضر ہوا تھا تو تعجب نکر اسلیے کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوارون کی شہید ہین رہی محبت کے شہید سو اونکے اجساد ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہی جسکو ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہو گیا تھا اوسکی وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا ہوتے تو اوس سے استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تھا وہ مر گیا لوگ اوسکی تجہیز و تکفین مین لگی وہ اس حال مین تھی کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت برآسمان مین حرکت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکی طرف پہنچا ایک شخص کھڑا ہو گیا اوسے لیا اور اوس تخت پر رکھدیا وہ تخت بلند ہو گیا اور لوگ اوسکی طرف دیکھ رہی ہین ہوا مین یہانتک کہ اوسسے غائب ہو گیا ۲ اور اسی کی تائید وہ حکایت بھی کرتی ہی جسکو بیہقی و ابو نعیم دونون نے دلائل نبوت مین عروہ سے نقل کیا ہی کہ عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے دن مارے گئے اون لوگون مین جو کہ مقتول ہوے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہو گئے تو عامر بن طفیل نے عمرو سے کہا کیا تو اپنے اصحاب کو پہچانتا ہی عمرو نے کہا ہان پھر اونمین یعنی مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچھنے شروع کیے کہا تو اونمین سے کسیکو پاتا ہی کہا ایک مولی کو ابوبکر کے گم پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتے ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تھا کہا وہ ہماری افضل لوگونمین سے تھا عامر نے کہا کیا مین تجھے اوسکی خبر نہ دون اسی یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا پھر اپنے نیزے کو کھینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کی جانب آسمان مین لیگئی یہانتک کہ واللہ مین اوسی نہین دیکھتا تھا اور اوسکا قاتل ایک مرد تھا کلاب سی اوسکو جبار بن سلمی کہتے تھے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پھر مسلمان ہو گیا اور کہا مجھے اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا جو کہ مینے قتل عامر بن فہیرہ سی دیکھی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹھا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو قتل عامر سی دیکھا تھا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکھا آپ نے فرمایا کہ ملائکہ نے اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۳ بیہقی نے بوجہ دیگر اس لفظ سی روایت کیا ہی کہ عامر بن طفیل نے کہا مقرر مینے اوسکو دیکھا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹھایا گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکھتا ہون طرف آسمان کی درمیان اوسکی اور درمیان زمین کے پھر بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہی اور اوسکی آخر مین کہا ہے کہ پھر وہ رکھا گیا کہا پس احتمال ہی کہ وہ اوٹھایا گیا پھر رکھا گیا پھر اسکے بعد گم ہو گیا ہیقی نے موسی بن عقبہ مین اندر اس قصہ کے روایت کیگئی ہی کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چھپا دیا اتقے ۴ ابن سعد نے اور حاکم نے کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹھا لیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چھپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چھپانے سی غائب کرنا عامر کا آسمان مین جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہی وادت جثتہ واخذ علیین یعنی ملا اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہی جسکو احمد و ابو نعیم و بیہقی نے عمرو بن امیہ ضمری سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو جاسوس کر کے تنہا بھیجا کہا مین خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اوسپر چڑھا اور مین جاسو سوا ہی ڈرتا جاتا تھا پھر مینے اوسکو کھولا وہ زمین پر گر پڑا پھر مین بے دھڑک گر پڑا تھوڑی دور علیحدہ ہو گیا پھر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکھا گویا اوسکو زمین نگل گئی پھر ابتک خبیب کا کوئی اثر دیکھا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی ہی اونمین سی ہین جنکو فرشتون نے چھپا دیا تو آسمان کی طرف اوٹھا لیگئی اور یہی ظاہر ہی یا زمین مین دفن کر دیا ابو نعیم نے بھی خبیب کی رفع کا جزم کیا ہی جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی موازات و مساوات اور انبیاء کے معجزات کی ساتھ ذکر کی ہی وہان

یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسے علیہ السلام تو آسمان کی طرف اوٹھا لیے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سی اوٹھالیگئی جیسے عیسے علیہ السلام اوٹھالیے گئے اور یہ زیادہ تر عجیب ہی پر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن عدی کا اور قصہ علاء حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی مین گذر چکا ہی ذکر کیا ہی جو حدیثین کہ قصۂ رفع الی السماء کو فوت دیتی ہین اونمین سی ایک وہ حدیث ہی جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنی پور دن اصد کاٹی گئی تو کہا حس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھے فرشتے اوٹھا لیتے اور لوگ تیری طرف دیکھتے رہتے یہانتک کہ تجھی جو آسمان مین داخل کردیتی اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق ومناسب قصۂ تغیب کی ہین اونمین سی قصۂ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہی عطاء خراسانی کہتی ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست ہونے لگے اونکا انتقال ہوگیا لوگون نی اونکی جراب یعنی تہیلی مین دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے کپڑون سی تہی اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ لون کپڑون سی تہی جنکو نبی آدم پہنتے ہین اور دو آدمی گئی تاکہ اونکے لیے قبر کھودین وہ آئے اور کہا کہ ہمنی اونکے لیے ایک پتھر مین کہدی کھدائی قبر بنائی گویا ابھی اوس سی ہاتھ اوٹھائے گئے ہین پہر اونکو دفنایا اور دفن کردیا پہر التفات کیا تو کچھ نہ دیکھا اخرجہ ابن عساکر من طرق عن عطاء اس قصے کو امام احمد نے زہد مین بطریق دیگر عبداللہ بن سلمہ سی روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہی کہ بعض ہمارے نی بعض سی کہا اگر ہم لوٹی تو اونکی قبر کو جان لینگی پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچھ اثر تہا اور وہ قصے جو مشابہ ومناظر قصۂ پرندہای سبز ہین اونمین سی ایک وہ قصہ ہی جسکو ابن عساکر نے ابوبکر بن ریان سی روایت کیا ہے کہا مین حمام بقلہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذوالنون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے مینے سبز پرندو نکو دیکھا کہ وہ اوپر متر فرف تھے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کیے ہوئے تھے یہانتک کہ اونکی قبر تک پونہچے جب وہ دفن کردیے گئی تو وہ غائب ہوگئی **حکایت** ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگی پہر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندی جو کہ صالحین کی جنازون پر دکہائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے پر سایہ کرتے تھے یہانتک کہ وہ اونکے ساتھ اونکی قبر مین اوتری ذکرہ فی کتاب المراصون فیما اکرمہ المخلصون لطاہر ابن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشرح کہ یہ بات صالحین کی جنازون مین معروف ومحبوبتی کوئی غریب یا نادر بات نہین تھی حرکایت اسی کتاب مین ترجمۂ مالک بن علی قلانسی رضی اللہ عنہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ جب مری اور نماز کے لیے سریر پر رکہی گئی تو لوگون نی دیکہا کہ جنگل وبیاڑ اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیونسی بہرا ہوا تہا اوپر نہایت سفید کپڑے تھے اونہون نی لوگونکے ساتھ اونپر نماز پڑھی **حکایت** ابن سعد نی ابوخالد رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہی کہ جب عمرو بن قیس رائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیونسی بہرا ہوا دیکہا اوپر سفید کپڑے تہے جسوقت اونپر نماز ہوچکی اور دفن کردی گئی تو جنگل مین کسی کو نہ دیکہا **حکایت** عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنی مولی سی مناجات کررہا ہے کہتا ہی میری سید تیرا قصد ایک بندی نے کیا ہی جسکی روح تیری نزدیک ہی اور رقیا دیعنی رسی اوسکی تیری ہاتھ مین ہی اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہی اور اوسکی حسرتین تحیر مین بدلگئی ہین اور دن اوسکا بیتابی ہی اور احتضار اوسکے یعنی آنتین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتی ہین تیری دیدار کی شوق سے اور وہ اسطرح نہین کہ تیری ملاقات کی طرف مین ہی اوسکو کوئی راحت سوا تیری اور نہ کوئی آرزو ہی تیری سوا پہر وہ رویا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹھایا اور ایک چیخ ماری یعنی اوسکو بلایا تو وہ روح تا مین اوسکی مراعات کرتا تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اونہون نی اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اور سپرد نماز پڑھی اور دفن کردیا اور آسمان کی طرف چڑھ گئی اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہ **حکایت** حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین صحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تہا اوسمین ایک جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑھتا تہا اور اوسکے گاہ ایک درندہ جنگل کے دروازی پر بیٹہا ہوا تہا مینے کہا ای جوان کیا تو اس درندی کو نہین دیکہتا کہا اگر تو اوس سی ڈرتا جسنے درندے کو پیدا کیا ہی تو تجھے بہتر تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کی کتون سی سوا اگر تجھی کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے تو تجھی قدرت نہین ہی کہ مین تجھکو منع کروان ورنہ تو چلا جا وہ درندہ بیٹھ پیچھے کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر مینے ندا کی یا سید لی سالک بمعاقد العزمن

عرشك ان كان لى عندك خيرا فاقبضنى اليك وہ اس کلی کو پورا نہ کرنے پایا تھا یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کر گیا مین لوٹ کی آیا اپنی اصحاب کو زہاد وصلحین سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز وتکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کی جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکھا اور ایک ہاتف نے مجھکو پکارتا ہی کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون اور جسم نہین دیکھتا ای ابوسعید تو لوگون کو پھیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹھایا گیا اخرجہ ابن الجوزی بسندہ **فائدہ بیان مین مستقر شہدا بحر کی حکایت** عبدبن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوی تھے اور لوگ اونکے آس پاس تھی کہ ایک آدمی آیا اوسکی آنکھین سبز تھین حسن نے فرمایا کیا تجھ تیری مان نے ایسا ہی جنا ہی یا یہ بیماری سی ہین کہا ای ابوسعید کیا آپ مجھکو پہچانتے نہین ہین کہا تو کون ہی اپنا نسب بتایا تو مجلس مین کوئی ایک ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پھر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادی سے چلا پھر ایک سخت ہوا چلی مین غرق ہو گیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہان تیرہ قریب چار مہینے کے متردد رہا درخت وگھاس سی جو پاتا کھاتا اور چشمون کا پانی پیتا تھا پھر مینے اپنی جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے موندہ پر چلا جاؤن یعنی کسی طرف موند کر کے چلدون سو یا تو ہلاک ہو جاؤنگا یا نجات پاؤنگا پھر مین چلا تو ایک محل دکہائی دیا اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکی اندر کئی روحانیات تھین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تھا موتی کا اور پنڈلی تک کنجیان اونکے روبرو رکہی تھین مینے بعض کو کہولا اوسکی جوف مین سی عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مرد تھے حریر کے کپڑون مین لپٹے ہوے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مرد تھے صفت زندہ مین پھر مینے صندوق کو بند کر دیا اور مین نکل آیا اور محل کا دروازہ بند کر دیا اور چلا ناگاہ مجھے دو سوار ملے مینے اونکی مثل خوبصورتی نہین دیکھی دو بچگلیان گھوڑون پر سوار تھی مجھسے میرا قصہ پوچھا مینے کہدیا تو آگے بڑھ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکی نیچے ایک باغ ہی وہان ایک شیخ خوبصورت سے وہ نماز پڑھ رہا ہے تو اوس سی اپنی خبر کہہ وہ ابھی تجھے راہ پر لگا دیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نی سلام کا جواب دیا پھر مجھسے میرا قصہ پوچھا مینے وسے سب کہدیا یعنوقت مینے محل کی خبر اونسی کہی تو وہ گہبرائے پھر کہا تو نے کیا کیا مینے کہا کہ صندوقون کو اور دروازون کو بند کر دیا تو چیخ مار کی اور مجھسی کہا بیٹھ جا ایک بادل اونپر سی گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہی کہا فلان فلان جگہ کا ارادہ رکہتا ہون پس ایک بادل کی بعد دوسرا بادل اونپر سی گذرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا بصرے کا کہا تو اوتر آ وہ اوتر آیا وہ انکی آگے ہو گیا کہا تو ہی شخص کو اوٹھانے یہانتک کہ اسے اسکے گہر تک صحیح سالم پہونچا دی حبوقت مین بادل کی بیٹھ پر ہو گیا تو مینے کہا مین تم سی اوس ذات کے ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجھی خبر دو محل کی اور سوارونکی اور تمہاری کہا محل تو یہی کہ اللہ نے دریا کے شہید دنکا اکرام کیا ہی اور اونپر فرشتونکو مقرر کیا ہی کہ وہ اونکو دریا سی اوٹھا لین اور اونکو اون صندوقون حریر کے کفنونمین لپٹے ہوے رکہین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح وشام اللہ کی طرف سی اونپر سلام لاتی ہین اور مین حضر ہون اور مینے میرے رب سی سوال کیا ہی کہ مجھی تمہاری نبی کی امت کے ساتھ حشر کری وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہو گیا تو مجھی خوف سی ایک ہول عظیم ہوا یہانتک کہ میری یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھتے ہو اخرجہ ابوسعید فی شرف المصطفی من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ حدثنا محمد بن الوزان عن عبید بن سعید عن ابیہ واورد ہذہ القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ خضر علیہ السلام **وصل** جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی مستقر ارواح کی باب مین جس قدر احادیث وآثار وارد ہوئی ہین اون سب کا ذکر شرح الصدور مین کر دیا ہی چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہو چکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین جو کہ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بھی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہی کیونکہ اونہون نی ہر قول کو مع اوسکی دلیل کی بیان کر کے ما لہ وما علیہ پر خوب بحث کی ہی اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نی اس جگہ پر نہ کیا ہی بیان اسی قدر کافی ہی کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل وردقدح کے بیان کر دیا جائی تاکہ ضبط اقوال ذہن مین رہے وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت مین ہین شہید ہون یا غیر شہید یہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے اونکو جنت سی نہ روکا ہو اور اللہ تعالی نی رحمت وعفو کے ساتھ اونسی ملاقات فرمائی ہوتہ

مذہب ابوہریرہ وابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے **دوسرا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین فنا جنت مین ہیشت کی دروازی پر ہین رزق ونعیم اوسکا اونکی طرف آتا ہی اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے **تیسرا قول** یہ ہی کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر رہتی ہین یہ ابوعمرو بن عبدالبر رحمہ اللہ کا مذہب ہی **چوتھا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین اللہ تعالے کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی کہا اسپر اور کچھ زیادہ نہ کیا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے لفظ کے ساتھ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالے نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربھم **پانچوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبداللہ بن امام احمد نے اپنے والد سی روایت کیا ہی **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ ایک جماعت صحابہ وتابعین نی کہا ہی کہ ارواح مومنین کی حاجیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہی حضرموت مین ابومحمد بن حزم رحمہ نی کہا کہ یہ قول رافضیون کا ہی لیکن انکی بات ٹھیک نہین ہی کیونکہ اسکی قائل تو ایک جماعت اہل سنت کی ہی جیسا کہ ابن مندہ نی ذکر کیا حافظ ابن قیم نی اس قول مین بحث کی ہی **ساتوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کی جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہی برزخ اوسکا نام ہی جو کہ درمیان دو شے کے حاجز ہو گویا مراد اونکی برزخ سی ایک زمین ہی درمیان دنیا وآخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی مین جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول قمی ہی **نوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی بئر زمزم مین جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب وسنت سی کوئی دلیل قائم نہین ہی اور نہ اس قول کے قائل کی تسلیم واجب ہی نہ اسکا قائل معتمد ہی اور نہ یہ صحیح ہی حاصل یہ ہی کہ یہ قول الطل واسفل اقوال ہی یہ قول حاجیہ کے قول سی بھی زیادہ تر فاسد ہی **دسوان قول** یہ ہی کہ روحین اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس زمین کے ساتھ خاص نہین ہی **گیارہوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار کی اونکی بائین طرف ابومحمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکھا نزدیک سماء دنیا کی ہے کہا کہ یہ برزخ اوس جگہ ہی جس جگہ کہ خاصر منقطع ہوجاتے ہین کہا یہ سیر دلالت کرتا ہی کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع ہوجاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہی کہ جس پہ دلیل نہو سو اس بات پر اونکی لیی کتاب وسنت سی کون دلیل ہی پھر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہی **بارہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا اوس جگہ ہے جس جگہ کہ وہ پہلی پیدائش احیا دی تھین یہ قول ابومحمد ابن حزم کا ہی حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کرکے اچھی طرح سی رد کیا ہی **تیرہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہی یہ قول ابن باقلانی اور انکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب وسنت واجماع صحابہ واد لہ معقول وفطرت رد کرتی ہین یہ قول وس شخص کا ہی جسنے اپنی روح کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکری سلف امت صحابہ وتابعین وائمہ اسلام سی کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا موت کی بعد اور بدن مین سوای ان بدنون کی حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق وباطل دونون ہین حق تو وہی ہی جو کہ شہدا کی حق مین وارد ہوا کی اونکی روحین سبز پرندون کی پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہی جو کہ احدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کی اجناس حیوان و حشرات وطیور کی طرف انتقال کرتی ہین جو کہ اونکی مناسب ومشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہی حق کو باطل سی جدا کر دیا ہے **پندرہوان قول** ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہی کہ ارواح اپنی مستقر مین جو کہ برزخ مین ہی باعظم تفاوت متفاوت ہین پھر اس تفاوت کو تفصیل وار بیان فرمایا ہی یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکھی ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہی فتبارک اللہ فاطرھا ومنشئھا ومحییھا وممیتھا ومسعدھا ومشقیھا الذی فاوت بینھا فی درجات سعادتھا وشقاوتھا کما فاوت بینھا فی مراتب علومھا واجسامھا وقواھا واخلاقھا فمن عرفھا کما یستحق شھد ان لا الہ

الا الله وحده لا شریک له له الملک کله وله الحمد کله وبیده الخیر کله والیه یرجع الامر کله وله القوة کلها والقدرة کلها والعزة کله والحکمة کلها والکمال المطلق من جمیع الوجوه وعرف بمعرفة نفسه صدق انبیاءه ورسله وان الذی جاء به هو الحق الذی یشهد به العقول وتقربه الفطر وما خالفه فهو الباطل وبالله التوفیق

باب ۳۸ اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہی فرمایا اللہ سبحانہ فی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا (۱) نہایل رحمہ اللہ سے مروی ہی کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی جوف مین ہین صبح وشام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہی اخرجہ ابن ابی شیبة (۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی اجواف مین ہین پس ہر روز دو بار آگ پر پیش کیجاتی ہین اوسی کہا جاتا ہی یہ تمہارا گھر ہے سو یہ ہے اللہ تعالی کا قول النار یعرضون علیها غدوا وعشیا اخرجه الالکائی والاسمعیلی (۳) عبدالرحمن بن زید بن اسلم سی آیت مذکور کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ آج کی دن صبح وشام لیجائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجه ابن ابی حاتم (۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سی ہی تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سی کہا جاتا ہی یہ تیرا مقعد ہی یہانتک کہ اوٹھاوی تجکو اللہ طرف اوسکی دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ بعض نے کہا یہ اوس مؤمن کے ساتھ خاص ہی جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہی اور بعض نی کہا نہین اور احتمال ہی کہ جو مؤمن عذاب کیا جاتا ہی وہ اپنی دونون مقعد کو ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکھیگا اور کہا کہ بہر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہی اور ظاہر ہے کہ مع ایک جزء کی جو بدن سی اور یہی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف بپیر دیجاوی جیسے کہ سوال کو وقت پھیر دیجاتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ لالکائی نی سنت مین حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہی کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ پیش کیجاتی ہی روح اوسکی الخ اور ہناد نی زہد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مردا البتہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا جنت دنار سی صبح وشام اوسکی قبر مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ اونکی لیے دو جنین ہرون مین صبح وشام تین اول دن مین کہا کرتے تھے کہ رات گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتھ آگ سی پناہ چاہتا پھر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھ آگ سی پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین وزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسوا ایک آدمی نی عسقلان مین ساحل پر پوچھا کہا ای ابوعمرو ہم سیاہ پرندونکو دیکھتے ہین کہ وہ دریا سی نکلتی ہین پھر جب شام ہوتی ہی تو اوسکی مثل سفید لوٹ آتی ہین کہا تمنے اسکو سمجھ لیا کہا ہان کہا اونکی پوٹون مین آل فرعون کی روحین ہین آگ پر پیش کیجاتی ہین وہ اونکو جلا دیتی ہی سو اونکی پر سیاہ ہو جاتے ہین پھر اون پرون کو گرا دیتی ہین پھر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بھون دیتی ہی پھر اونکا اب وحال ہی یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر کہا جائیگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین

باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کی مردون پر یعنی زندے جو اچھے بری عمل کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کیے جاتے ہین وہ اچھے عمل سی خوش ہوتے ہین اور برے کام سی رنجیدہ وغمگین ہوتی ہین (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری اقارب وعشائر مردہ پر پیش کیجاتی ہین سو اگر وہ خیر ہی تو وہ خوش ہوتی ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتی ہین کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ اونکو ہدایت کری جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اخرجه احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن مندہ (۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری عشائر واقربا پر اونکی قبرون مین پیش کیجاتی ہین اگر وہ خیر ہی تو اس سے خوش ہوتی ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے ساتھ عمل کرین اخرجه الطیالسی فی مسندہ (۳) ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تمہارے اعمال مردون پر پیش کیجاتی ہین سو اگر وہ اچھا دیکھتے ہین تو فرحت کرتے اور خوش ہوتی ہین اور اگر برا دیکھتی ہین تو کہتی ہین اللھم راجع بہ یعنی الٰہی تو اوسی

لہ ایک نسخہ مین الیوم الذی یقوت ہے اور دوسرے مین الیوم الذی یموت ہے واللہ اعلم ۱۲

اس بری کام سی پھیر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن المبارک ۴ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتی ہین کہ ابو ایوب نی قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک دا اعظ پر اکا گذر ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تہا کہ جس وقت بندہ شروع دن مین عمل کرتا ہی تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ شام کرتا ہی اہل آخرت سی اور جب عمل کرتا ہی آخر دن مین تو وہ پیش کیا جاتا ہی اوسکی معارف پر یعنی اوسکی جان پہچان کی لوگونپر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سی ابو ایوب نے کہا دیکھو تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک وہ ایسا ہی ہی جیسا کہ مین کہتا ہون تو ابو ایوب نے کہا الٰہی مین تجھسی پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھی رسوا نہ کرنزدیک عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کی سبب اوس عمل کے جو مینے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ نہین لگہتا ہی اسد اپنی ولایت کو دا سطی کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چہپاتا ہی اور اوسکی اچھے سے اچھے عمل کے ساتھ اوسپر ثنا کرتا ہی اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف و الحکیم الترمذی و ابن ابی الدنیا ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے پیش کیے جاتے ہین اعمال بیر و جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کیے جاتی ہین انبیاء پر اور آبا و امہات پر دن جمعہ کی سو وہ اونکی حسنات سی خوش ہوتی ہین اور اونکی موہن کی سفیدی و چمک زیادہ ہو جاتی ہی پس تم ڈرو اللہ سی اور اپنے مردونکو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث عبد العزیز بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ ۶ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہی اللہ یعنی تم ڈرو اللہ سی ہماری اخوان مین اہل قبور سی کیونکہ تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہین اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی و ابن ابی الدنیا و کتاب المنامات والبیہقی فی شعب الایمان ۷ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی رسوا نہ کرو تم تہاری مردونکو تہاری برے اعمال اسلیکو وہ پیش کیے جاتے ہین تمہارے اولیاء پر یعنی تہاری خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور سی اخرجہ ابن ابی الدنیا و الاصبہانی فی الترغیب ۸ **حکایت** محمد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ عباد خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوی اور ابراہیم امیر فلسطین تہی اوسنی ابراہیم نے کہا مجھی نصیحت کرو کہا مجھی سیات پونہچی ہے کہ اعمال زندونکی اونکی مردہ اقارب پر پیش کیے جاتی ہین سو تو دیکھہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری عمل سی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن مندۃ و ابن عساکر عن احمد بن عبد اللہ بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد اللہ ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ وہ کہا کرتی تھے الٰہی مین تجھسی پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکھین مجھکو میری یا مون عبد اللہ بن رواحہ جسوقت کہ مین اونسی ملون اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۰ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمہارے اعمال تمہاری مردون پر پیش کیے جاتے ہین پس وہ خوش و ناخوش ہوتی ہین اور کہتے الٰہی مین تیری ساتہ پناہ چاہتا ہون اس سی کہ مین ایسا عمل کرون جس سی عبد اللہ بن رواحہ سوا ہون اخرجہ ابن المبارک و الاصبہانی ۱۱ ابن المبارک نی عثمان بن عبد اللہ بن اوس سی روایت کیا ہی کہ سعید بن جبیر نی اوسنی کہا کہ تم میرے بہتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو بن اوس کی بیٹی تہین پس عثمان نی سعید کی لیے اذن مانگا سعید داخل ہوے کہا تیرا خاوند تیرے ساتھ کیا کرتا ہی کہا بیشک وہ میری ساتھ البتہ احسان و نیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکھتا ہی سعید نے کہا ای عثمان تو اوسکی ساتھ احسان کر اسلیے کہ تو اوسکی ساتھ کوئی چیز نہین کرتا ہی مگر وہ عمرو بن اوس کے پاس آتی ہی یعنی اوسکی خبر اوسکو ہو جاتی ہی مینے کہا کیا مردونکو زندونکو خبرین آتی ہین کہا ہان نہین ہی کوئی اوا اوسکے لیے جسمیں یعنی دوست ہو مگر اوسکو اوسکے اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوسکو اوس سی سرور و فرح ہوتا ہی اور اوسکو مبارکباد دی جاتی ہے اور اگر شر ہے تو غمگین و حزین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچھتے ہین یعنی جسکو پہچانتے ہین اور وہ مرگیا ہی تو کہا جاتا ہے کیا وہ تہاری پاس نہین آیا کہتے ہین نہین خولف بہ الی امہ الھاویۃ یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم کی طرف لیگئی ۱۲ **حکایت** ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہی مین ایک رات قبرستان مین تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سی کہتا ہے ای عبد اللہ اوسکے بہائی نے دوسری قبر سی اوسکو جواب دیا کہا ای جار بچی کیا ہوا کہا کل ہمارے پاس آئیگی کہا اوسی کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہو گیا ہی اونسی تم کہنا کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑہیگا گورکن کہتا ہی کہ جب کل کا دن آیا تو میری پاس ایک آدمی آیا کہا تو میری واسطی اس جگہ قبر کہود درمیان اون دو قبرونکے جنسے مینے بات سنی تہی مینی کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے

اوس آدمی نے کہا ہان پھر جو مینے سنا تہا وہ اوس سی کہدیا کہا ہان مینے قسم کہالی تہی کہ اوسپر نماز نہ پڑہونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑہونگا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۱۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ توصلہ کر اوس شخص سی جس سی تیرا باپ صلہ کرتا تہا اسلیے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہ ہی کہ توصلہ کری اوس شخص سی جس سی تیرا باپ مواصلت کرتا تہا اخرجہ ابو نعیم ۱۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص دوست رکہی کہ وہ اپنی باپ سی اوسکی قبر مین صلہ کری تو چاہیی کہ وہ صلہ کری اپنی باپ کے اخوان سی بعد اوسکی ۱۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی مجہپر میری والدین کے برے کوئی چیز کہ مین اوس سی اونکا برا کروں بعد اونکی موت کی فرمایا ہان چار خصلتین تجہپر باقی ہین دعا و استغفار اونکی لیی اور اونکی وعدی کا وفا کرنا اور اونکی دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لیی رحم نہین ہی مگر اونکی طرف سی اخرجہ ابو داود وابن حبان **باب ۴۰ بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سی روکتی ہی (۱)** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مؤمن کا معلق ہی ساتھ اوسکی دین کی میانتک کہ اوس سے ادا کیا جاوی اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی **ف** علماء رحمہم اللہ فرماتی ہین کہ معلق ہی یعنی محبوس ہی اوسکی مقام کریم سی ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تہی کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین فرمایا کیا تہاری صاحب پر کچہ دین ہی کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہ کہ مین ایسی آدمی پر نماز پڑہون جسکی روح گروہی اوسکی قبر مین اور نہین چہوٹتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی سوا گر کوئی آدمی اوسکی قرض کا ضامن ہو تو مین کہڑا ہون اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ الطبرانی ۳ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پس فرمایا کیا اس جگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تہارا صاحب رکا گیا ہی دروازہ جنت پر بسبب دین کی جو اوسپر ہی سو اگر تم چاہو تو اوسکو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ ایک شخص مرگیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسی اوسکی ایک دن بعد فرمایا کیا کیا دو دینارون نی کہا وہ تو کل مرا ہی پہر کل کو آپ کی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی

۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہ کوئی ہی بنی لیل سی تمارا صاحب محبوس ہی دروازہ جنت پر بسبب اوسکی دین کی اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا میرا باپ مرگیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑی مینے چاہا کہ اوسکو عیال پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہی بسبب اوسکی دین کی سو تو اوسکی طرف سی ادا کر اخرجہ احمد ۷ براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا قرض والا قید ہی بسبب اپنی قرض کی اسکی تنہائی کی شکایت کرتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شبابۃ ابن جبیر کہتے ہین کہ میری باپ اور عبد الواحد بن زید غزو کی طرف نکلے ناگاہ ایک فراخ گہرے کنوین پر پونہچی ناگاہ اوسمین ۸۰ ہمہ تہا اونمین سی ایک کنوین کی اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا تو کیا جن ہی یا انسان ہی کہا بلکہ انسان ہی کہا تو کون ہی کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ مین مرگیا مجہی میری رب نی اس جگہ قید کیا ہے بسبب قرض کی جو مجہپر ہی اور میرا ارادہ کا انطاکیہ مین ہی ودیعہ مجہی یاد کرتا ہی میری طرف سی قرض ادا کرتا ہی پہر وہ شخص نکلا جو کنوین مین تہا اونسی اپنے ہمراہی سی کہا کہ ایک غزوہ بعد ایک غزوے کے چلو تاکہ اوسکی طرف سی قرض ادا کرین پہر وہ چلی یہانتک کہ وہ قرض ادا کر دیا پہر وہ کنوین کی جگہ لوٹ کے آئے تو نہ کنوان دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہوگئی تو اوسی جگہ پر شب باش ہوئے ناگاہ وہی آدمی اونکی خواب مین آیا کہا اللہ تم دونکو میری طرف سے جزای خیر دی اسلیے کہ میرے رب نی مجہی فلان فلان جگہ کی طرف جنت مین نقل کر دیا اس سبب سی کہ میرا قرض میرے طرف سی ادا کر دیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر ۹ ۱۰

باب ۴۱ بیان مین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کی مرجاوی (۱) قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جس شخص نی وصیت کی

ف اصل کا لفظ علیہ عورۃ ہے یہی معنی ہو سکتے ہین کہ دین کی وجہ سی روح اوپر ہی رہتی ہی نیچے نہین اترتی یا اوسکو راحت نہین ملتی

۹ ۱۰ اس حدیث کا ترجمہ اصل مین نہین ہی

اوسکی لیے مردون کی ساتھ بات کرنے کا اذن نہین دیا جاتا ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسری کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان فی کتاب الوصایا ۲ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کی مرا اوسکی لیے بات کرنی مین اذن نہین دیا جاتا ہی روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتی ہین قیامت سی پہلے فرمایا ہان اور زیارت کرتا ہی بعض اونکا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی ۳ **حکایت** سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کھودا کرتا تہا کہا ایک دن مین ایک قبر کھودی اور اوسکے قریب مین اپنا سر رکہا یعنی سو گیا میری پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سی ایک نے کہا ای اللہ کے بندی مین تجہی اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہم سی اس عورت کو پہیر دی اور وہ ہمارے پڑوس مین نہ رہی مین خوفناک بیدار ہو گیا ناگاہ ایک عورت کے جنازی کو لائی یہ کہا قبرین تہاری یہ ہی ہین اونکو مین اوس قبر کے سوا اور طرف پہیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجہسے کہا اللہ تجہی ہماری طرف سی جزای خیر دی مگر تو نے ہماری طرف سی دراز شر کو پہیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہی کہ وہ مجہسی بات نہین کرتی جیسے تو نے مجہسے بات کی کہا یہ بغیر وصیت کی مر گئی اور جو کوئی بغیر وصیت کی مرجاتا ہی اوسکی لیے حق ہی کہ وہ قیامت تک بات نہ کری اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی خواب مین دو عورتونکو دیکہا کہ ایک تو بات کرتی ہی اور دوسری بات نہین کرتی ہی حال آنکہ دونون اہل جنت سی ہین مینی اوس سی کہا تو تو بات کرتی ہی اور یہ بات نہین کرتی کہا مینے تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مر گئی قیامت تک بات نہ کرگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی هدبة — یعنی اچ کیا دیکہی لے طریقہ ابی ہدبۃ سے

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گذر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سی زیادہ تر ہین کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکا احاطہ کر سکے اور جس واقع اعدل شہود ہے اسپر سو زندون مردونکی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سی اس آیت مین مروی ہی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہی کہ زندون مردونکی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچہ پاچہ کرتی ہین پس اللہ مردونکی روحونکو روک رکہتا ہے اور زندونکی روحون کو چہوڑ دیتا ہی طرف اونکی اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر ۲ سدی نے والتی لم تمت فی منامها کی تفسیر مین کہا ہی کہ وفات دیتا ہی یعنی بہر لیتا ہی اوسکو اوسکی خواب مین تو روح زندے کی اور مدوح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہو جاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکی جسم کی دنیا مین لوٹ آتی ہی اوس کی بقیۂ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہی کہ اپنے جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہی اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہی کہا ایک سبب یعنی رسی ہی کہ دراز کی گئی ہی مابین مشرق و مغرب درمیان آسمان و زمین کی سو روحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس سبب کے مین پس نفس مردہ نفس زندہ سی ملاقات کرتا ہی پہر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکی جسد کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہی تو کہا کہ اپنا رزق پورا کرکی تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہی اور دوسرا چہوڑ دیا جاتا ہی اخرجہ جویبر عنہ ۴ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ جب میت مر جاتا ہی تو مہینا بہر اوسکو گرداوسکے گہر کی دور کراتی ہین اور سال بہر گرداوسکی قبر کے پہر اوسکو سبب یعنی رسی کی طرف اوٹہا لیجاتی ہین جسمین زندی مردونکی روحین ملتی ہین اخرجہ فی الزهد وہو ولد بسندہ ولد ۵ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل یہ ہی کہ زندہ مردے کو دیکہتا ہی اپنی خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہی پہر وہ پائی جاتی ہین جیسی کہ اوسنی خبر دی تہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ (۱) ابن سیرین سی مروی ہی ما حدثك الميت يشبع فی الیوم فهو حق لانه فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچہہ تجہسی بیان کرتی وہ سچ ہی کیونکہ وہ سچے گہر مین ہی قال ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائدہ

ف ایک نفس دوسرے نفس کی ملاقات کرتا ہی اور ایک نفس دوسرے نفس سی باہم خطاب کرتا ہی یعنی باہم خطاب کرتی ہین اور ایک نفس دوسرے نفس کی ملاقات کرتا ہی یعنی باہم ملاقات کرتی ہین اصل کتاب مین نفوس ہی یہ بیان ہی اوپر کی عبارت کا

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن عبد الرحیم العکبری حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین ۲ **حکایت** شہر بن حوشب سے مروی ہی کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات و دوستی تھی صعب نے عوف سے کہا ای میرے بھائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے مرے اوسکو چاہیے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکھائی دے عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پھر صعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا تیرے ساتھ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین دیکھا مینے کہا یہ کیا ہی کہا دس دینار ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تہا وہ میرے ترکش مین ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکہہ کہ کوئی حادثہ میرے گھر مین میرے مرنے کے بعد نہین ہوا مگر مجھے اوسکی خبر مل گئی یہانتک کہ کئی دن ہوے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکہہ کہ میری بیٹی چھٹے دن مرجائیگی سو تو اوسکے ساتھ نیکی کر عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گہر مین آیا ترکش کی طرف دیکہا اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہی مین نے یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا تیرا صعب پر کچہہ لینا ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کری وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہا مینے اوسے دس دینار قرض دیے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پھینک دیے اوسنے کہا واللہ بعینہ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنے کا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی کہان ہے کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میری پاس لائی مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اوسکے ساتھ نیکی کرو پہر وہ چھٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہ عن شہر ۳ **حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اسکی ایک شخص سی مواخات تہی اوسکو محلم کہتے تہی پہر محلم کو موت آئی تو عوف اوسپر متوجہ ہوئی اور اوس سی کہا ای محلم جس وقت تو وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہہ کیا جاوی اوسکی خبر مجہکو دینا محلم نے کہا اگر مجہسی آدمی کے واسطے ہوگا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنے کے بعد سال بہر پیچہے رہی پہر محلم کو خواب مین دیکہا کہا ای محلم تو نے کیا کیا اور تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجور پہر پورے دیے گئے کہا تم سب کہا ہم سب مگر اخراض آخر اونکے جو ہلاک ہوے ہلاک ہوے شر مین جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہی وللہ مقرر مین اپنا کامل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنے سے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا اجر بہی مجہی دیا گیا عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئی جب یہ داخل ہوے تو اوسنے کہا مرحبا بزور صعب یعنی مرحبا ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تو نی محلم کو دیکہا ہی جب سی کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے اوسکو آج کی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کھنچا کھانچی کرتا رہتا تہا کہ اوسکو اپنے ساتہہ لیجاوی پہر عوف نی جو دیکہا تہا اوس سی کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اوسنی پوچہا اونہون نے خبر دی کہ محلم کے مرنیسے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس عن عوف **ف** یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے بہائی ہین ۴ **حکایت** عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجہسے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارے گئے اور اونپر ایک نفیس زرہ تہی اونپر ایک آدمی کا مسلمین سی گذر ہوا اوسنے وہ زرہ لیلی اور ایک آدمی مسلمانون کا سو رہا تہا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئی کہا مین تجہکو ایک وصیت کرتا ہون سو تو اس سی بچیو کہ تو کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہی پہر تو اوسکو ضائع کردی مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی مسلمانون مین سی مجہپر گذرا اور میری زرہ لیلی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگون مین ہی اوسکے خیمے کے نزدیک ایک گہوڑا لنبی رسی مین کودہا رہی اور اوسنی زرہ پر ایک دیگ کو اوندہا دیا ہی اور دیگ کے اوپر رحل ہی سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اونسی کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو لیلین اور تو جسوقت مدینے مین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاوی تو تو اوسنی کہنا کہ مجہپر اتنا قرض ہی اور فلان فلان میری غلامون سی آزاد ہی بعض خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون زرہ کی طرف آدمی بہیجا وہ لائی گئی اور مینی ابو بکر رضی اللہ عنہ سی اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے

اوسکی وصیت کو جائز نہ کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو سوای ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک والبیہقی وابو نعیم کلاھما فی الدلائل عن عطاء ح **۵ حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جس دن کہ شہید ہوے سو گئے بیدار ہوے تو کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکھا کہ تو ہماری ساتھ حاضر ہو نیوالا ہی جمعہ مین اخرجہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل **۶** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹھی بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج کی رات خواب مین دیکھا فرمایا ای عثمان تو ہماری نزدیک افطار کرنا وہ صبح سی روزہ دار ہوگئی پھر اوسی دن شہید ہوی اخرجہ ایضا **۷ حکایت** حسین بن خارجہ ی مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ آیا تو وہ مجھپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجھے جن سی ایسا مرد کہا دی کہ مین اوسکو پکڑون تو مجھی خواب مین دنیا و آخرت دکھائی گئی اور اون دونون کے درمیان ایک دیوار تھی بہت لنبی نہ تھی اور ناگاہ مین اوسکے نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین الجمع کی طرف دیکھون وہ مجھی خبر دینگی کہتے ہین کہ مین ایک درخت دراز مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹھے ہوے تھے مینے کہا تم شہید ہو کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا تم کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑھ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ ہی اوسکے حسن وکشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ناگاہ ابراہیم شیخ تھے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہاے اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا۔ مینے کہا واللہ مقرر مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہی کہ اللہ اوس سی مجھکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکھون تو مین اوسکے ساتھ رہون پھر مین سعد کے پاس آیا اوسنے قصہ بیان کیا وہ اوس سی بہت خوش ہوے اور کہا مقرر تو نا پایا اونے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست ہوے مینے کہا تم دو گروہ سی کونسے کے ساتھ ہو کہا مین اونمین سے ایک کے ساتھ بھی نہین ہون کہا تو تم مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچھ خرید لے اونمین رہکر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے اخرجہ الحاکم **۸** سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ رو رہی تھین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ رو رہے ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین ابھی دم قتل حسینؓ مین حاضر ہوا تھا اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل **۹** معمر کہتے ہین مجھے ہمارے ایک شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میری واسطے اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لیے میرے ہاتھ کو کھولدے کہا تیرے ہاتھ کا کیا حال ہی کہا میرے ماں باپ تھی اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تھا اور میری ماں کے نزدیک اس سی کچھ نہ تھا اور نہ مینے اوسکو دیکھا کہ کچھ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ مینے ایک گائے ذبح کی تھی تو اوسنی ایک مسکین کو چربی کا ٹکڑا دیا اور اوسی ایک پارچہ بنا دیا تھا پھر میری ماں مرگئی اور باپ بھی مرگیا مینے اپنے باپ کو ایک نہر پر دیکھا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہی مینے کہا اتا کیا تمنے میری ماں کو دیکھا ہی کہا نہین مین اوسکے ڈھونڈھنے کو چلا اوسکو مینے پایا کنگی کھڑی ہوئی ہی اوسپر سوا اوس پارچہ کے اور کچھ نہین ہی اور اوسکی ہاتھ مین وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتھ مین مارتی ہی تقصی اثرھا یعنی پھر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس مینے کہا امان کیا مین تمھین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پھر باپ کی طرف گیا اور اونکے پاس سی ایک برتن لیا پھر اوکو پانی پلایا ماں کے پاس کوئی آدمی کھڑا تھا اوسے یہ معلوم ہو گیا یعنی میرا پانی پلانا کہ جسنے اوسکو پانی پلایا اللہ اوسکا ہاتھ شل کردے مین جاگا اور میرا ہاتھ شل ہو گیا تھا اخرجہ الحاکم **حکایت** قصر الآمال مین لکھا ہی کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی اللہ عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین ملجی رحمۃ اللہ ثقات اہل سنت سی تھی۔ کہتی ہین مینے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا یا امیر المومنین آپ نے مکے کو فتح کیا اور کہا کہ جو شخص ابو سفیان کے گھر مین داخل ہو وہ امن مین ہی اور اولاد ابو سفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تو نے ابات ابن صیفی کو نہین سنا ہی مینے عرض کیا نہین فرمایا

تو اوس سے سُن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گھر گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہا کہ یہ بیت
ابتک میری زبان و قلم سے نکلی نہین ہین نہ کسی نے اونکو سنا ہے: دیکھا ہے آج کی رات مینے اونکو نظم کیا ہی پھر اونکو پڑہا ۵ ملکنا وکان العفو منا سجیۃ +
فلما ملکتم سال بالدم ابطحی + وحللتم قتل الاسارٰی وطالما + عفونا عن الاسری بعفو وصفح + وحسبکم ھذا التفاوت بیننا وکل اناء بالذی فیہ یرشح +
یعنی ہم مالک ہوے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پھر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تم نے قیدیون کے قتل کو
حلال جانا اور ہم نے بہت بار قیدیون سے عفو و درگذر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہوتا ہے۔

باب ۴۳ بیان مین اس امر کی تحقیق کی کہ زندی کی روح نیند مین نکلتی ہی اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہی اور ارواح و غیرہا سے ملتی جلتی ہی (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عمر رضے اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا ای ابوالحسن آدمی خواب دیکھتا ہی تو بعض تو اوسمین سے سچ ہوتا ہے اور بعض جھوٹ کہا ہان مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہی نہین ہی کوئی غلام ولونڈی کہ سوے پھر نیند سی بیدار جاوے
مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہی مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو روح عرش کی بیدار
ہوتی ہے تو وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
روحین اپنی خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور ماموریتی ہین ساتھ سجدے کے نزدیک عرش کی سو جو طاہر پاک ہوتا ہی وہ سجدہ کرتا ہے
نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سی دور سجدہ کرتا ہی اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب انسان
سو جاتا ہی تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کی سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہی اور اگر وہ جنب یعنی
بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزھد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مومن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتھ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ حکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف
۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر مینے آپکو اسکی خبر دی
فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سی اخرجہ النسائی ف شیخ عزالدین ابن عبدالسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بیداری کی روح مین اللہ تعالی نے عادت
جاری کی ہی کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سو جاتا ہی اور وہ روح خواب مین دیکھتی ہی جسوقت
کہ جسد سی جدا ہو جاتی ہی پھر جبکہ وہ آسمانون مین خواب مین دیکھتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہی کیونکہ شیطان کو آسمانون کی طرف راہ نہین ہی اور اگر وہ آسمان کے
درمیے خواب دیکھتی ہے تو وہ القاء شیاطین سی ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہی جیسا کہ تہا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہی کہ انسان
جسوقت سو جاتا ہے تو اوسکے لیوا ایک سبب یعنی رسّی ہی کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم مین ہی سو وہ پہونچتی ہی جہان اللہ چاہتا ہی پس جب تک
وہ جانی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پھر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہی تو انسان جاگ اوٹھتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کی ہے کہ وہ زمین پر ساقط
ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتھ متصل ہی ابن مندہ نے بعض علماء سی ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نتھنے سے دراز ہوتی ہی اور اوسکی اصل اوسکی بدن مین ہے
اگر وہ بالکل نکلجائے تو مقرر وہ مرجاوی جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کر دیجاوی تو وہ بجہ جاوے کیا تو نہین دیکھتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے
اور اوسکی روشنی گہر کو بھر دیتی ہی سو روح انسان کے نتھنے سے ممتد ہوتی ہے اوسکی خواب مین اور شہر دن شہر دن جولان کرتی پھرتی ہی اور جو فرشتہ کہ ارواح
عباد پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکھاتا ہے پھر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہی انتہی ۶ عکرمہ سی کسی نے پوچھا کہ آدمی خواب مین دیکھتا ہی گویا وہ
خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین مین ہی جسکو اوسنے روندا کہا یہ روح دیکھتی ہے اور روح نفس کے ساتھ متعلق ہی اور جسوقت بیدار ہوتی ہی تو نفس روح کو

کیمیخ لاتا ہی اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ ۷ عکرمہ سی ھو الذی یتوفاکم باللیل الایۃ کی تفسیر مین مروی ہی کہ انہین ہی کوئی رات مگر اسمہ ساری روحون کو قبض کرتا ہی پہر سوال کرتا ہے ہر نفس سی جو اوسکی صاحب ذکر ہی دن ہی پہر ملک الموت کو بلاتا ہی پہر فرماتا ہی اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ اخر

باب ۴۴ بیان مین اس امر کے کہ زندون نی مردون کو خواب مین دیکہا اور اونسی اونکا حال پوچھا پہر اونھون نی اپنے حال کی اون کو خبر دی۔ (مذمت احراص) حکایت عُفَیف بن حارث نی عبد اللہ بن عائذ شامی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اوکو موت حاضر ہوئی کہ تجھسے اگر ہو سکی تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کری اوسکی ہمکو خبر دینا پہر ایک مدت کے بعد عبد اللہ عفیف سے خواب مین ملی عفیف نی اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور لگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہم نے مصیبتون کی بعد نجات پائی سنہا اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سی درگذر فرمائی مگر وہ جو کہ احراص سی تہے مینے کہا احراص کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے شرح مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالھانی **ف** احراص ماخوذ ہی اس محاورہ سے اخرصتہ المرض فھو مرض وحارض اذا افسد بدنہ واشفی علی الھلاک یعنی جب کسی شخص کے بدن کو بیماری فاسد کردی اور اوسکی ہلاکت کے قریب کردی اوس وقت یون کہتی ہین کہ احرصتہ المرض مجمع البحار مین احراص کی یہ شرح کی ہی وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل ہم اسرفوا فی الذنوب فاھلکوا انفسھم وقیل الذین فسدت مذاہبہم یعنی یہ وہ لوگ ہین جنکی طرف انگلیون سی اشارہ کیا جاتا ہے یعنی برائی کے ساتھ مشہور ہوئے ہین کسی نی کہا وہ ہین جنہون نی گناہون مین اسراف کیا ہی کسی نی کہا وہ ہین جنکے مذاہب فاسد ہوئے ہین ۲ **قرأت سلام۔ حکایت** ابو الزاہریہ کہتی ہین کہ عبد الاعلی بن عدی نی ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبد الاعلی نی اونسے کہا کہ تم میری طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تم سے ہو سکے تو تم میری ملاقات کرنا پہر مجھے اسکی اطلاع دینا اور عبد اللہ کی امان بن ابو الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی حتی اونسے اپنے خاوند ابی ہلال کو اوسکے مرنے سے تین دن بعد خواب مین دیکہا کہا میری مبنی بعد تین رات کے مجھسے ملنے والی ہی اور کیا تو عبد الاعلی کو پہچانتی ہی کہا نہین کہا تو پہر تو اوسکا پوچھ پہر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور اوسنے اسکی سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نی اپنی بھائی ابو الزاہریہ کو اسکی خبر دی وہ عبد الاعلی کو یہ خبر پہنچا دی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳ فضیلت خوف۔ حکایت** یحیی بن ایوب کہتی ہین کہ دو آدمیون نی باہم عہد کیا کہ جو اونمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پہر اونمین سی ایک مرگیا دوسرے نی اوسکو خواب مین دیکہا کہا ای بھائی حسن نی کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہی جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہی کہا پہر ابن سیرین کہا وہ اونمین ہین جو جاہین اور جسکو اونکا جی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونونمین بڑا فرق ہی کہا اے بھائی حسن نے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۴ فضیلت نماز شب۔ حکایت** ابن ابی جلح کہتی ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجھسے پہلے مرو اور اسپر قادر ہو کہ تم میری خواب مین آؤ پہر جو تم دیکہو اوسکی خبر مجھکو دو تو تم ایسا کرنا پس سلمہ نی اونسے کہا کہ اگر تم مجھسے پہلے مرو پہر تمکو اسپر قدرت ہو کہ میرے خواب مین میرے پاس آؤ پہر جو تمنے دیکہا اوسکی مجھے خبر دو تو تم ایسا کرنا پہر سلمہ قبل اجلح کے مرگئے تو مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجھے زندہ کردیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا جن اعمال سے بندہ تقرب جاہتا ہے اون مین سے کون عمل تو نے افضل دیکہا کہا مین نے نہین دیکہا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تم نے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بہروسا نہ کرنا بیٹھو اخرجہ ابن عدی وابن عساکر فی تاریخہ عن محمد بن یحیی الجحدری

۵۔ رحم و رافت اللہ تعالی۔ حکایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تہے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بہر خیر ارہا اللہ تعالی سی دعا کرتا تہا کہ وہ مجھے خواب مین اونکو دکہاوے۔ کہتے ہین کہ مینے اونکو اس حال یعنی شروع برس مین

دیکھا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے ہین مینے کہا ای امیر المومنین تم سے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابھی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تھا کہ ٹوٹ پڑے اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزھد وابن سعد فی الطبقات **۶** سالم بن عبداللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے کہ وہ کہتا تھا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے عمرؓ کو خواب مین دکھا دے پھر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکھا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھ رہے تھے مینے کہا ای امیر المومنین تم نے کیا کیا کہا مین ابھی فارغ ہوا ہون اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تھا اخرجہ ابن سعد **۷** عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تھی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجھکو اس سے کہ جانون مین حال عمرؓ کا پھر مینے خواب مین ایک محل دیکھا مینے کہا یہ کس کے لیے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے پھر وہ اوس محل سے نکلے اور ہر ایک ملحفہ یعنی چادر تھی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تم نے کیا کیا کہا خیر میرا عرش قریب تھا کہ **جھک** پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوے کہا مینے ابھی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد **۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے حکایت** مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے دو سبز کپڑے دیکھے مینے کہا ای امیر المومنین اللہ نے آپ کی ساتھ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتھ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہی کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی اخرجہ ابن عساکر **۹ عمر بن عبدالعزیز ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہین حکایت** محمد بن نصر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ ابن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد دیکھا کہا ای امیر المومنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا ای مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونے کا واللہ ابھی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۰ اندرباء حکایت** محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو یا کہا کثیر کو خواب مین دیکھا اور وہ حرہ کے دن مارے گئے تھے مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہید ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ ماری جاتی ہین تو وہ شہید نہین ہوتے ولکن ہم نہر باء مین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبۃ **۱۱ حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین مینے دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کئی خیمے لگے ہوے تھے مینے کہا یہ کس کے لیے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لیے یہ دونون اون لوگون مین سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارے گئے تھے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے ہین مینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہی کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سو اوس کو واسع المغفرۃ پایا مینے کہا پھر اہل نہر یعنی خوارج نے کیا کیا کہا اونھون نے سختی و گزند کی اخرجہ ابن سعد **۱۲ موت تقوی پر حیات ابدی ہے حکایت** ابوبکر بن خیاط کہتے ہین مینے دیکھا گویا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے اپنی قبرون پر بیٹھے ہوے ہین اونکے آگے ریحان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان مین کھڑے ہوے ہین جاتے آتے ہین مینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہاری ساتھ کیا کیا تم مر نہین گئے تھے کہا ہان پھر یہ شعر پڑہا ؎ موت القی حیاۃ لانفادھا + قد مات قوم وھم فی الناس احیاء + یعنی موت متقی پر ہیز گار کی ایسی زندگی ہے جسکے لیے فنا نہین ہی ایک قوم مر چکی ہے حال آنکہ وہ لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات **۱۳** اسلمہ بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ربیع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکھا اور وہ اللہ تعالی کا ذکر بہت کرتے اور موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاحتباء یعنی محنت بہت کرتے تھے مینے کہا تمنے اپنی جگہ کیسی دیکھی کہا ؎ ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ + الا الالہ وساکن الاجداث + یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہی مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبرون مین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۴** ابشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بشر بن منصور کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابو محمد تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا کیا کہا مینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنے نفس پر حمل کیا کرتا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۵ آخیر درجہ اہل خیر کو پہونچا دیتے ہین حکایت** حفص مرہبی کہتے ہین مینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابو سلیمان تم نے خیر آخرت کو کیسا دیکھا کہا مینے خیر آخرت کو

۱۵ وکان سنہ ۱۶۰ فاخذ رضی اللہ تعالی عنہ فی غزوۃ قسرین فخالب لبقدر ۱۲

کثیر دیکھا مینے کہا تو پھر کم کدھر گئے کہا مین خیر کی طرف گیا والحمد للہ مینے کہا کیا تمکو سفیان بن سعد کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکھتے تھے کہا اونہون نے تبسم کیا پھر کہا خیر اوسکو درجۂ اہل خیر کی طرف چڑہا لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۷ حکایت** عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی پھوپھی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسی ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل بہر پور دیگئی یعنی اوسکا ثواب یہان تک کہ مجھی ثواب خلاط کا بھی دیا گیا جسکو مینے کہلایا تھا **خلاف** الخلاط اللبن بالبقل یعنی دودھ مع ترکاری کے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۷ جس چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے حکایت** عبدالملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تم نے کس عمل کو افضل پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۸ الیقین اور خیر خواہی اللہ تعالی اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے حکایت** ابو عبداللہ بجری رحمہ اللہ کہتے ہین میرے چچا مر گئے مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ کہتے تھے دنیا غرور یعنی دھوکا ہے اور آخرت عمل کرنیوالون کے لیے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکھا مثل یقین کی اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالی اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی کی کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصور دار سمجھتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۹ فضیلت تقوی حکایت** اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکھا اور وہ مرچکا تھا مینے کہا تو کہان سے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہی کہا مجالس ارجوان یعنی سرخ ریشمی مجلسون مین کنواری عورتون کے ساتھ ہے ٹہنڈی ہوئین آنکھین اوسکی بسبب اوسکے صحیح تقوے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۰ خواب مین ادائے قرض کی وصیت حکایت** میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے عروۂ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا فلان سقا کا مجھپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گھر کے طاق مین رکھا ہے سو تو اوسکو لے اور سقا کو دیدے جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے مین اوسکی گھر مین گیا تو درہم طاق مین تہا مینے اوسی سقا کو دیدیا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۱ کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین حکایت** ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمر کلبی کو بعد موت کے اچھی حالت مین دیکھا پوچھا اے سوید یہ کیا اچھی حالت ہی کہا مین لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرتا تہا سو تو بھول اوسکو بہت کہا کر پھر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تہی سو اونہون نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۲ ابراہیم** ابن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارے ساتھ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمارید ہین جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ اونسی لٹک گیا اور جسنی اوسکو نہ کہا وہ بھٹک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۳ محبت الہی موجب مغفرت ہے حکایت** محمد بن عبدالرحمن مخزومی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھے بخش دیا بسبب میری حب کے اوسکو یعنی مین اوس سے محبت رکھتا تہا **۲۴ کرامت الہی برای بندۂ مطیع حکایت** سری بن یحیی والان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین یہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تھے کہتے ہین ایک رات مجھے چاندنے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تھی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑھی تسبیح کی اور دعا کی آنکھون نے مجھپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکھا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تھے اونکے ہاتھون مین طباق اونپر چار سفید روٹیان تھین جیسے برف ہر روٹی پر ایک موتی تہا جیسے انار اونہون نے کہا کھا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجھا اس گھر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کھاوے پھر مینے کہایا اور اوس موتی کو لینے لگا تا کہ اوسے اوٹھالون مجھسے کہا گیا تو اوسے چہوڑ دے ہم تیرے لیے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر اوگا و یگا مینے کہا کہان کہا گیا ایسے گھر مین جو اوجاز نہو اور ایسا پھل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گھر مین رضوی اور رفیقا اور قرۃ العین بی بیان رضیات مرضیات راضیات ہین جو غیرت یعنی رشک نہین کرتی ہین سو تو لازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو

ایک نیند ہے یہان تک کہ تو کوچ کر نگا پھر اوس گھر مین جا اور تیرا رادی کہتا ہے کہ وہ نہیر سے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہو گیا سری کہتے ہین مینے اون کو وسی رات جسمین اونکا انتقال ہوا دیکھا کہ وہ مجھسے کہتے ہین کیا تو تعجب نہین کرتا ہے اوس درخت سی جو میرے لیے لگایا گیا حیرن ان کہ مینے تجھسے بیان کرتا اور وہ بار دار ہو گیا مینے کہا کیا پھل لایا کہا مت پوچھ اوسکے بیان پر کسی کو قدرت نہین ہی مینے نہین دیکھا مثل کریم کی جبکہ اوسکا پس مطیع نازل ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۵ فضیلت معرفت وذم مباہات۔ حکایت اسمعیل بن عبداللہ بن میمون کہتے ہین مینے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب مین دیکھا پوچھا تجھنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو مینے کہا تمام لوگ آدمی کی حق مین کیا کہتے ہو جو کہ حدثنا و اخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالی نے کہ مین مباہات یعنی فخر کرنیکو مبغوض رکھتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۶ حکایت** بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا خیر ہمنے دیکھا مثل عمل صالح کے ہمنے دیکھا مثل صحابہ صالحین کے ہمنے دیکھا مثل سلف صالح کے ہمنے دیکھا مثل مجالس صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا یعنی خارج کیا ابن ابی دنیا نے

۲۷ فضیلت سنت وعلم وذمت قدر واعتزال وارجاء۔ حکایت عبدالوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو عمر ضریر کو دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مجھپر رحم فرمایا مینے کہا تم نے کون سے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت وعلم سے مینے کہا تم نے کون سے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسماء سے عذر کرنیسے کہا اسماء کیا ہین کہا تمہاری مغفرل مرجی پھر وہ اسماء اصحاب اہواء کے شمار کرنی لگی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما ورای جہم۔ حکایت ابوبکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا اور جہم کی رای پر چلتا تھا وہ ایک اور آدمی کے خواب مین دکھایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور اوسکی سر پر ایک سیاہ لتہ ہی اور اوسکی ٹھگ پر ایک لتہ ہے اوس شخص نے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعسر کے ساتھ کر دیا یہ دونون نصرانی تھی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۹ حکایت ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگونکے تہا جو کہ ان امور مین خوض کیا کرتے ہین مین اوسکو خواب مین دکھایا گیا گویا وہ کاہے مینے کہا ای فلان یہ کیا ہی جو مین تجھمین دیکھتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقص کیا تو مینے اوسکا نقصان کیا اور اپنا ہاتھ اوس آنکھ پر رکھا جو جاتی رہی تھی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳۰ فضیلت متقین۔ حکایت** ابو جعفر مدنی رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے محمود بن حمید کو خواب مین دیکھا اور وہ عالمین سی تھے کہ اونپر دو سبز کپڑے ہین مینے کہا تم بعد موت کے کدھر گئے اونہون نے میری طرف دیکھا پھر یہ شعر پڑہنے لگے ؎ نعم المتقون فی الخلد حقا بجوار نواهد ابکار + یعنی ہان نعمت دیگئی پرہیزگار لوگ یقینًا جنت مین سینہ ابہری کنواری عورتون کی پڑوس مین ہین ابو جعفر کہتے ہین والد اس سی پہلے مینے اس شعر کو کسی سی نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳۱ فضل صبر وحسرت بر عمل صالح۔ حکایت** مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سی خوش نہین ہوا اور اونگھ گیا مینے صاحب قبر کو دیکھا کہ وہ مجھسی کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اوسکے اتقان سی خوش نہین ہوا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے کہ ہم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کرنیکی طاقت نہین رکہتی البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجھے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب کے سب مسلمان ہین اور سارے خیر کو پہونچے ہین مینے کہا اس جگہ افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا اللھم ربنا تو اسکو میری طرف نکال دے کہ مین اس سی بات کرون اوس قبر سی ایک جوان آدمی نکلا مینے کہا جو لوگ یہان ہین تو اونمین افضل ہے کہا کہ لوگون نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پونہچا کیونکہ والد مین تیری لیے وہ سن وعمر نہین دیکھتا ہون کہ مین کہون کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج وعمرہ وجہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا مین مصیبتون مین مبتلا ہوا پھر مین اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب سی مین اون سے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان **۳۲ فضل یقین**

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العلاء یزید بن عبداللہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا موت کا مزہ تم نے کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا

تو تم بعد موت کے کدھر گئے کہا میں طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے گیا میں نے کہا تمہاری بھائی مطرف کہاں وہ اپنی تین کی سبب سے مجھ پر فائق ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳۔ نفع دعا حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میرا بھائی مر گیا میں اوسی خواب میں دیکھا یا گیا میں نے کہا تیرا کیا حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر میں رکھا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لیے ہوئے میری پاس آیا سو اگر یہ بات نہوتی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لیے دعا کی تو میں نہ دیکھا تھا کہ وہ جلد مجھکو اوس سی جلاتا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴۔ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہیں روضہ میں میں نے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک آدمی ہے آخرت سی آیا ہے لوگ تو کہ اوسکے مردوں کی خبر دیتا ہے میں آیا کہ دیکھوں ناگاہ وہ آدمی صفوان بن سلیم تھے کہا کہ لوگ اوسنے پوچھ رہے تھے اور وہ اونکو خبر دیتے تھے پھر صفوان نے کہا اس جگہ کوئی ہے کہ مجھی محمد بن منکدر کا حال پوچھے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پھر میں لوگوں کو کہتا وہ کر کے گیا میں نے کہا تم مجھے خبر دو اللہ تم پر رحم کرے کہا اعطاہ من الجنۃ کذا و اعطاہ کذا و ارضاہ و اسکنہ منازل فی الجنۃ و بوأہ فلا ظعن علیہ و لا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۵۔ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ حکایت ابو کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا میں نے دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک باغ میں پہونچا اوس میں ایوب و یونس و ابن عون و تیمی تھے میں نے کہا سفیان ثوری کہاں ہیں کہا ہم نہیں دیکھتے ہیں اوسکو مگر جیسے دیکھتے ہیں تارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۶۔ فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع کو جنت میں دیکھا اور محمد بن سیرین کو جنت میں دیکھا میں نے کہا حسن کہاں ہیں کہا نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۷۔ فضل ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یزید واسطی کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھی بخشدیا میں نے کہا کس سبب سی کہا بسبب ایک مجلس کی جسمیں ابو عمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پھر دعا کی اور ہم نے آمین کہی سو ہماری مغفرت کیلئے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸۔ خلید بن سعید رحمۃ اللہ حکایت عقبہ بن ابی شعیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں خلید بن سعید کو بعد اونکی مرنیکے خواب میں دیکھا میں نے کہا تم نے کیا کیا کہا ہم خلاصی پا گئے اور بچگئے نہ تھا کہ خلاص ہوں میں کہا میں نے تھا کہ یا القرآن قال لا بل اللہ بمنہ فاز فاز اکرم اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۹۔ ذکر قاضی یحیی بن اکثم حکایت محمد بن سالم خوص صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں یحیی بن اکثم قاضی کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھے فرمایا ای شیخ سو اگر تیرا پڑھا یا نہ ہوتا تو میں تجھی آگ سی جلاتا پس مجھ پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو پکڑتی ہے یعنی حیا و خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھے فرمایا ای شیخ سو تین بار اسی طرح ہوا پھر جب مجھی افاقہ ہوا تو میں نے کہا یا رب میں تجھسے اس طرح حدیث نہیں کیا گیا ہوں اللہ تعالی نے فرمایا تو مجھ سے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے میں نے کہا حدثنی عبد الرزاق ابن ہمام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک عن نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبریل عنک یا عظیم انک قلت ما شاب لی عبد فی الاسلام شیبۃ الا استحییت منہ ان اعذبہ بالنار فقال اللہ صدق عبد الرزاق و صدق معمر و صدق الزہری و صدق انس و صدق نبیی و صدق جبریل انا قلت ذلک انطلقوا بہ الی الجنۃ اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد

۴۰۔ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ حکایت ابو بکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھی بہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو خواب میں دیکھا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہی قسم ہے میری عزت کی البتہ میں تجھکو ایسا کلام سناؤنگا جیسا مت کے دن تک سو میں اپنی رب عزوجل کا کلام سناکر تا ہوں۔ اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق

۴۱۔ فضل محمد بن مصفی حمصی رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے محمد بن مصفی حمصی کو خواب میں دیکھا پوچھا تم

کہ ہر گلے کہ الطرف خیر کے اور باوجود اسکی ہم اپنے رب کو ہر روز دو بار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبداللہ صاحب سنت کے دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت
مین اونہون نے تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر **۴۲ فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ حکایت** محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتی ہین میں منصور
ابن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا کنت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تھا ولیکن میں تجھے
بخشدیا اسلیے کہ تو مجھے میری خلق کی طرف محبوب کرتا تھا تو کھڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کی جیسے تو میری تمجید کرتا تھا دنیا مین پھر میرے لیے
ایک کرسی رکھی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنی اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کی اخرجہ ابن عساکر **۴۳ حکایت** ابو الحسن شعرانی رحمہ اللہ
کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگون کو دنیا مین
بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تھا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پھر تیرے نبی کی ثنا کی پھر تیرے بندون کو
نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لیے ایک کرسی رکھو لہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے
بندون کی اخرجہ ابن عساکر **۴۴ حکایت** سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا قربنی و
ادنانی یعنی مجھی قریب کیا اور قریب کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سوا تو جانتا ہے مینے کہے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا آقی فرمایا تو لوگون کی ایک ان ایک
مجلس مین بیٹھا تھا تو نے اونکو رولایا اونمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبھی میری خوف سے نہین رویا تھا سو مینے اوسکو بخشدیا اور ساری اہل مجلس کو
اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگونکو مینے اوسکو ہبہ کیا تجھکو بھی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر **۴۵ فضل علم حکایت** مسلہ بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے
وکیع کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا بھی جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر
۴۶ فضل حدیث شریف حکایت ابو یحیی مستملی ابو ہمام رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو ہمام کو خواب مین دیکھا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی ہین
پوچھا ای ابو ہمام تمنے ان قندیلونکو کس سبب سے پایا کہا بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کے اور یہ بسبب حدیث فلان کے اور یہ بسبب حدیث فلان حدیث کے
اخرجہ ابن عساکر **۴۷ فضل قلت مخالطت مردم حکایت** سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکھا مینے کہا تم مجھے
وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پھر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر **۴۸ فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ حکایت**
ابو ربیع زہرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے ایک میرے پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا عروب نہین
ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجھپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجھے بخش دیا - وہ پیر کے دن مرے تھے اخرجہ ابن عساکر **۴۹ فضل محمد بن یحیی دہلی رضی اللہ عنہ**
حکایت ابو عمر وخفاف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن یحیی دہلی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمہارا عمل کیا
ہوا کہا سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین مین رکھدیا گیا اخرجہ ابن عساکر **۵۰ فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبداللہ شافعی رضی اللہ عنہم**
حکایت استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتی ہین مینے ابو العباس اصم کو خواب مین دیکھا پوچھا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہنچا کہا مین اپنے والد ابو یعقوب بویطی و
ربیع بن سلیمان کے ساتھ ابو عبداللہ شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتے ہین اخرجہ ابن عساکر **۵۱ فضل حسن ظن باللہ تعالی**
حکایت سہیل بن حزم کے بھائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کی خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کس چیز کے ساتھ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتھ ذنوب کثیرہ کے
حسن ظن باللہ نے اونکو مجھسے ہٹا دیا اخرجہ ابن عساکر **۵۲ فضل جراح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ** ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہی مینے رجا بن حیوہ کو خواب
مین دیکھا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبداللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے اس سے تھا کہ خبر جراح کی آوے پھر جراح
کے مرنیکی خبر آئی پس مینے حساب کیا تو وہ اوس دن اذربیجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر **۵۳ حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کی رہنے والی

سلہ قرن فرشتون کا ہر جمعہ شعبان و تسعین رمضان و واحد الاضحی و الفطر و محمد سفیان بن عیینہ الهلال و غلام الکوفی حافظ ثبتا حجۃ و اصحی و ستون سنۃ و ثمانین حجۃ سبعین سلہ قرن فرشتون کا ہر جمعہ شعبان و تسعین رمضان و ثمانین و مائتین الاضحی و الفطر و محمد بن عیینہ الهلال و غلام الکوفی حافظ ثبتا حجۃ و اصحی و ستون سنۃ و ثمانین حجۃ سبعین

سلہ ابو عبداللہ محمد بن سفیان بن عیینہ بن میمون الہلالی الکوفی حافظ ثبتا حجۃ و اصحی و ستون سنۃ و ثمانین حجۃ سبعین سنہ ۱۹۸ ہجری ۱۲

سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجا بن حیوہ ہمارے جلیس و ہمنشین تھے اور بہت اچھے ہمنشین تھے پھر وہ مرگئے مینے اونکو بعد ایکماہ کے دیکھا مینے کہا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد بہتا ہے ایسا گھبرانا گھبرانے کہ ہم نے گمان کیا کہ قیامت قایم ہوگئی مینے کہا کیس بات مین ہوا کہا حواج اور اونکی اصحاب مع اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوسے یہانتک کہ اونہون نے جنت کے دروازے پر انکو حاکم کیا اخرجہ ابن عساکر **۵۴ فضل تحریر حکایت** اسی راوی سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب جرجگل مین کہا تھا کہا تمہارے بھائی فرزدق نے کیا کیا کہا انہا یعنی افسوس اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کردیا یعنی وہ اپنی اشعار مین پرہیزگار عورتونکو تہمت لگایا کرتا تھا اسلیے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر **۵۵ مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ حکایت** قرین یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت ابن یزید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرے لیے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجھے بٹھایا اور مین مامور بانشاد طرب ہوا یعنی مجھکو حکم ہوا کہ مین طربناک شعر پڑہون جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ۔ حَنَانَیْكَ رَبَّ النَّاسِ مِنْ اَنْ یُعَرِّفَنِیْ ۔ کَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَمِیْمِ الْمُصَرَّدِ ۔ یعنی ای رب لوگونکے مین فیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دیمجھے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شرب قلیل نے فرمایا ای کمیت بیشک تجھکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجھے بخشدیا بصدقك فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلیے کہ جو میری خلق مین میری برگزیدہ اور میری خلق مین بہتر ہین تو نے اونکے حق مین سچ بولا وجعلت لك بکل منشد انتدبیتا من مدحك ان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینتہا فصالك فی الاخرۃ الی یوم القیامۃ یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اومین سے ایک بیت پڑہیگا مینے بعدد ہر پڑہنے والیکے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیری لیے آخرت مین بلند کرونگا روز قیامت تک **۵۶ ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ حکایت** ابن شقاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو بکر نابلسی کو بعد اونکی قتل ہونیکے خواب مین دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت مین تھی یہ منجملہ اون لوگونکے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا ۔ حَبَانِیْ مَالِكٌ بَعْدَ وَامِرْعَتٍ ۔ وَوَاعَدَ فِیْ یَوْمِ الْاَنْصَارِ ۔ وَقَدَّبَنِیْ وَادَنَانِیْ اِلَیْهِ ۔ وَقَالَ اَنْعَمُ عَیْشٍ فِیْ جِوَارِیْ یعنی مجھے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ مین غفریب بدلونگا اور مجھے اپنے قریب و نزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کریگا جوار مین اخرجہ ابن عساکر **۵۷ فضل سفیان توری رضی اللہ عنہ حکایت** عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان توری کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا نہین تھا مگر یہ کہ لحد مین رکھا گیا اور اللہ تعالے کے روبرو کھڑا ہوا سو اسنے مجھسے حساب بیسیر لیا پھر مجھے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے ریاحین و اشجار مین تھا نہ کوئی آہٹ سنتا تھا نہ کسی طرحکی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہی سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے اللہ کو اپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا ای واللہ یعنی ہان تم ہی اللہ کی مینے ایسا کیا پس مجھی ہر طرف سے صوانی شارنی یا اخرجہ ابن عساکر **ف** صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہین طرف چین کی اور شار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہونے لگے **۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ حکایت** امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکہا اور میرا نکاح کردیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہی کہ تو نے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس چیز مین جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر **۵۹ حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتی مجھپر نثار کیا اخرجہ ابن عساکر **۶۰ فضل اہل سنت حکایت** اسمٰعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حافظ ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کون سا فرقہ اکثر ہے برادیخجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر **۶۱ فضل غزو بحر حکایت** خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم الجحدری کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہی ای عاصم کہا ہم کنیسہ ہی مین بیکار رہجاتے ہین بعد موت کے تو مینے اونسے کہا ای عاصم تمہارا کیا حال ہی اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ جنۃ عالیۃ یعنی میں اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا

مینے کہا کس سبب سی کہا بسبب بہت رونے میرے کے دریامین اخرجلدابن عساکر ۶۲ **مغفرت مسلم بن یسار** رحمہ اللہ تعالے مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے بعد موت کی کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال سو زلزل عظام و مرشاد کی ملاقات کی مینے کہا تو اب کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کہ ہم سی حسنات کو ہم سی قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لیے معاف کیی اور تبعات کا ہمارے لیے ضامن ہوا اخرجلدابن عساکر ۶۳ **فضل ابوجعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ حکایت** حسن بن عبدالعزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتی ہین مینے ابوجعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینی مگر خیر مینے کہا تم نے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر و نکیر کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینی کہا بیشک تیرا رب تیری ساتھ مہربان ہی تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے ہی پسند کہا ہی اوعلی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رہے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتے ہین طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخرجلدابن عساکر ۶۴ **اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف حکایت** حُبَیش بن مبشر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا وَاَعْطَانِی وحبانی یعنی مجھی عطا کیا اور تین سو حوروان سے میرا بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سی کہا کوئی چیز اپنی آستین سی نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث شریف اخرجلدابن عساکر ۶۵ **فضل ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ حکایت** سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتی ہین مینی ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب مین دیکھا کہ کہتی ہین تو میری طرف سی میری اخوان کو سلام کہہ اور انکو خبر دی کہ اللہ نے مجھے شہدا مین سی کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دیا جاتی ہین اور ابوجازم کو سلام کہہ اور اوس سی کہہ کہ ابوجعفر تجھے کہتا ہے اَلْکَیْسَ اَلْکَیْسَ یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتی ہین اخرجلدابن عساکر ف عشیات جمع ہے عَشِیَّۃ کی عشیہ یعنی شبانگاہ یعنی مابین مغرب و عشا اور ایک گروہ نی کہا کہ عشا و سورج ڈوبنے سے طلوع فجر تک ہی کذا فی الصراح ۶۶ **مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب رحلت حکایت** زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھی بخشدیا بسبب میری رحلت کی اخرجلدابن عساکر ف رحلہ بالکسر یعنی کوچ کردن یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لیے جابجا سفر کیا اسلیے اللہ تعالی نی میری مغفرت فرمائی **حکایت** محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کون سی عمل کو افضل پایا کہا وہ امر حسین کہ مین تھا مینے کہا رباط و جہاد کہا ہان اخرجلدابن عساکر ف دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین ۶۸ **درجۂ علم و حزن حکایت** یزید بن مذعور رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابوعمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سی میں اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ بلند تر ہو درجۂ علماء سی اور انکے بعد درجۂ غمگین و حزین لوگون کا ہے اخرجلدابن عساکر ۶۹ **فضل استغفار حکایت** عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد انکی وفات کے مینے کہا تم نے کونسے عمل کو افضل پایا کہا استغفار کو ای میرے بیٹے اخرجلدابن عساکر ۷۰ **ذراسا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے حکایت** عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کہتی ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخش دیا مینے کہا تمکو بخشدیا حالانکہ تمنے کیا جو کچھ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کی جسکو مینے ظاہر کیا اخرجلدابن عساکر ۷۱ **فضل شہادت لا الہ الا اللہ حکایت** حجاج بن نصیلہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن و فرزدق کی پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نی فرزدق سی کہا تو نے اس دن کی لیے کیا تیار کر رکھا ہی کہا شہادت لا الہ الا اللہ کی ستر برس سی حسن چپ ہو رہے بطہ بن فرزدق کہتی ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد انکی موت کی مجھے کہا بیٹا اوس کلمی نی مجھی نفع دیا جسکے ساتھ تیرے حسن سی خطاب کیا تھا اخرجلدابن عساکر ۷۲ **فضل درود شریف حکایت** عبداللہ بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتی ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکھی گئے اور انسی کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس چیز کی سبب سے کہا بسبب درود بھیجنے میرے کے میری کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجلدابن عساکر ۷۳ **فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نی ایک مردہ کو دیکھا اوس سی میت نی کہا ای فلان

سنہ وفات ۱۰۰ ہجری ۳ ۵ وفات ۱۰۰ ہجری ۳ ۵ وعشرین ومائۃ قاری المدینۃ الحافظ ابوجعفر یزید بن القعقاع احد عرض الحدیث ابن عباس وعنہ نافع وروی عنہ مالک وغیرہ ذکر فی سنن ابی داؤد ۵ مرثد الیزنی ۵ سنہ وفات ۱۱۷ ہجری ۱۲ ۵ سنہ وفات ۱۱۰ ہجری ۱۲ ۵

تو لوگون کو خبر دیدے کہ موسیٰ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودھوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر **۷۴ فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ حکایت** عبد الرحمن بن یزید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا اور اونپر ایک لنبی ٹوپی تھی مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے زینت علم کے ساتھ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق دو فوق کہتے اور اپنا سر اوٹھاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر **۷۵ اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ حکایت** ہشام بشر حافی رضی اللہ عنہ کے بھائی کہتے ہین مینے اپنے مامون کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اللہ نے مجھے بخشدیا اور جو کچھ کہ اللہ نے اونکا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تمسے کچھ کہا کہا ہان مجھسے فرمایا ای بشر تو نے مجھسے حیا نکی کہ تو یہ سارا ڈر ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۶ حکایت** حسین بن اسماعیل محاملی کہتے ہین مینے قاشانی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہون نے میری طرف شاہ کیا کہ اونہون نے بعد شدت کی نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اوسکی پاس تو اللہ کی طرف سے ہر دن مین دو بار کرامت آتی ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۷** عاصم حربی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین دروازۂ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابھی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو اللہ کے روبرو چھوڑکے آیا ہون وہ دونون کھا پی رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین مینے کہا تو پھر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا ہے اسلیے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کر دیا ہی اخرجہ ابن عساکر **۷۸ حکایت** ابو جعفر سقا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور منہی موسیٰ کلیم الرحمن عزوجل کی زیارت کی اخرجہ ابن عساکر **۷۹ حکایت** قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھی بخشدیا اور مجھسی کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے کے ساتھ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور ہر ایک کو جو مجھے دوست رکھی فرمایا اور اوسکو جو مجھکو دوست رکھے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **۸۰ حکایت** احمد دورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسے رات کو خواب مین دیکھا اور اوسپر دو حلے تھے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا ہمارے قبرستان مین بشر حافی دفن کیے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حلے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر **۸۱ حجاج** بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تو نے میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر **۸۲ حکایت** ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسی فرمایا ای بشر اگر تو میرے لیے انکارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکی مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلون مین رکھی ہی اخرجہ ابن عساکر **۸۳ حکایت** محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو مجھی بہت غم ہوا سین رات کو سویا تو مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ اپنی چال مین تبختر کرتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کون چال ہی کہا چال ہی خدام کی دار السلام مین مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائین اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن میرا کلام ہی پھر مجھسی فرمایا اے احمد تو مجھسے وہ دعائین مانگ جو تو دنیا مین مانگا کرتا تھا مینے کہا ای رب تو ہر شے سے بہتر کر دی فرمایا مینے تجھسی کہا بقدرتک علی کل شئ یعنی ساتھ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھے فرمایا تو نے سچ کہا مینے کہا تو مجھے کسی چیز کا مت پوچھ اور میری لیے ہر چیز بخشدے فرمایا مینے کیا پھر فرمایا ای احمد یہ جنت ہی سو تو کھڑا ہو اور اوسکی طرف داخل ہو مین داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری ملے اور اونکے دو بازو تھے سبز وہ اونکے ساتھ ایک کھجور سی دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پھرتے تھے اور کہتے تھی الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین مینے اونسے کہا کہ عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے اونکو ایک دریا مین نور کے اور آب شیریں مین نور کے پھول اہے دیدیا ہے مینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا کیا کہا نعم یعنی واہ واہ اور کون ہی مثل بشر کے اونکو مینے ملک جلیل کی روبرو چھوڑا ہے

اور اونکی آگے کھانے کا ایک خوان ہی اور جلیل اونپر متوجہ ہی اور فرمارہا ہی کھا اسی شخص کہ نہین کھایا اور پی اسی شخص کہ نہین پیا اور عیش و آرام کرای و شخص کہ نہم نہین کیا دار دنیا مین اخرجہ ابن عساکر ۸۴ **ابو ولف عجلی رحمہ اللہ حکایت** ولف بن ابی ولف عجلی کہتی ہین مینے اپنی باپ کو خواب مین دیکھا کہ وہ ایک وحشت ناک دشوار گھر مین ہین جسکی دیوارین سیاہ ہین اور ناگاہ اوسکی زمین مین راکھ کا اترہے اور ناگاہ میرے باپ پر بہت اپنے سر کو دونون گھٹنون کی درمیان مین رکھی ہوئے ہین مجھسی مثل پوچھنے والے کے کہا ولف مینے کہا ہان اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑہنے لگی ۵ اَبْلِغْ اَهْلَنَا وَكَانَ شَرًّا مَا لَقِيْنَا فِي الْبَرْزَخِ الْمُحَاقِ ۱۲ سُئِلْنَا عَنْ كُلِّ مَا فَعَلْنَا ۔ فَاذْهَبُوا وَخُشَّتِي وَمَا قَدَّمْنَا الَّا فَوْقَ ۔ یعنی تو پونہچادی ہمارے گھر والونکو جو کہیہ ہمنی برزخ مین تنگی پائی اور اونسی پوشیدہ نہ رکھنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچھے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجھ گیا مینے کہا ہان پھر یہ شعر پڑہنے لگی ۵ فلوانا اذا امتنا تركنا ۔ ولكنا اذا متنا بعثنا ۔ فنسأل بعده عن كل شئ ۔ یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتی چھوڑ دی جاتی تو البتہ موت ہر زندی کی راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجائینگے تو اوٹھائی جاوینگی پہر اوسکی بعد ہر چیز ہی پوچھے جاوینگی پہر وہ چلی گئی کہا اور مین بیدار ہوگیا اخرجہ ابن عساکر ۸۵ **ذکر حجاج حکایت** اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تیرے ساتھ کیا کیا اوسنی مجھے ہر قتل کی عوض قتل کیا جس سی مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا۔ پہر مینے اوسکو برس بہر کے بعد دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا کیا تو نے پہلے برس اسکا نہین پوچھا تہا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے حجاج کو خواب مین دیکھا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہی کہا گیا تو اس سی کلام کریگا تو وہ تجھسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سی ٹھوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اٹھایا اور اپنی آنکھین کھولین مینے اوس سی کہا تو کون ہی کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنی مجھی قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین یہ ٹہیرایا ہوا ہون روز بروز اللہ کی انتظار کر رہا ہون جب جیز کا موحد ہون اپنے رب سی انتظار کرتا ہون یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷ **حکایت** اشعث محدانی رحمہ اللہ کہتی ہین مینی حجاج کو خواب مین بری حال سی دیکھا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسیکو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجھی قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجھی نار کی طرف حکم دیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید رکہتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والی امید رکہتی ہین اخرجہ ابن عساکر ۸۸ **یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صالح رضی اللہ عنہم حکایت** ابو الحسن رحمہ اللہ کہتی ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور ایک شخص اوسکی روبرو بیان کیا جا رہا ہے مینے کہا یہ بیٹہنے والا کون ہی کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہی اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یہ اوسکے روبرو تولا جا رہا ہے مینے کہا ابراہیم صالح کا کیا حال ہی کہا وہ تو اعلی علیین مین ہی اوس تک کون پونہچتا ہی ابو الحسین کہتی ہین کہ مجھی خواب مین کہا گیا کہ جو تو نے دیکھا ہی اسکو ایک صالح آدمی نے کہ یعنی ناحیہ خراسان مین دیکھا ہی سو وہ بعد اسکے ہماری پاس آتا اور ذکر کرتا تہا کہ بلخ مین ایک آدمی ہی کہ اوسنی یہ خواب دیکھا اور سمرقند و جرجان و کور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر **فائدہ** مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ابو مسلم عبد الرحمن بن مسلم وقیل عثمان الخراسانی القائم بالدعوۃ العباسیۃ قتل فی دولۃ ستمائۃ الف صبرا فقیل لعبد اللہ بن المبارک ابو مسلم خیرا او الحجاج قال لا اقول ان ابا مسلم کان خیرا من احد ولکن کان الحجاج شرا منہ وکانت ولادتہ فی سنۃ مائۃ للہجرۃ والخلیفۃ یومئذ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فی دستبی وقتلہ المنصور العباسی وکان قتلہ یوم الخمیس لخمس بقین من شعبان وقیل للیلتین وقیل یوم الاربعاء سبع لیال خلون منہ سنۃ سبع وثلاثین ومائۃ وقیل غیر ذلک برومیۃ المدائن وھی بلیدۃ بالغربی من الانبار علی دجلۃ بالجانب الشرقی معدودۃ من مدائن کسری وقد ترجم لہ ابن خلکان ترجمۃ بسیطۃ فی صفحہ ۳۹۰ من الجزء الاول وامایزید النحوی فھو ابو سعید القرشی مولاھم النحوی وھو بطن من الازد ابو الحسن المروزی عن یمامہ وعکرمۃ وعنہ ابو عمر الدوری وروح بن ابی مریم وثقہ ابن معین قتلہ ابو مسلم سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ کذا فی الخلاصۃ قال فی التھذیب قتلہ لامرہ ایاہ بالمعروف

۸۹ - صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ حکایت احمد بن عبد الرحمن صعبر رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکھا مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تھا جسکے ساتھ تم متہم تھے یعنی زندقت کہا مین اپنے رب پر وارد ہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہی سوا اوسنے رحمت کے ساتھ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برادت جان چکا ہون اوس چیز ہی جیسکے ساتھ تو متہم کیا جاتا تھا اخرجہ ابن عساکر **۹۰ ابو یزید طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ - حکایت** فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائین جو مجھکو نفع دی فرمایا کیا اچھی ہے تواضع اغنیاء کی واسطے فقراء کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اوس سی زیادہ ترا چاہتا ہے فخر فقراء کا اغنیاء پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہی عرض کیا اور زیادہ فرمائیے تو اوسنون نے اپنی ہتیلی کھولدی اوسمین سونے کے پانی سی لکھا ہوا تھا ۵ مذکنت میتا فصرت حیا + وعن قریب تکون میتا + فابن بدار البقاء بیتا + واهدم بدار الفناء بیتا + یعنی تو مردہ تھا پھر زندہ ہوگیا اور عنقریب تو مردہ ہوگا سو تو دار بقا مین گھر بنا اور دار فنا مین گھر ڈھا ری اخرجہ ابن عساکر

۹۱ فضل صبر و فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ حکایت بعض مکے والون نے مروی ہی کہا مینے سعید بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا اس قبرستان مین افضل کون ہی کہا صاحب اس قبر کا مینے کہا وہ تمپر فاضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اوسنے صبر کیا مینے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا یہات وہ تو ایسا خلہ پہنائے گئے کہ دنیا اوسکے حواشی کی قیمت نہین ہوسکتی ہے اخرجہ ابن عساکر

۹۲ فضل استغفار حکایت ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب مین بہایت صالحہ دیکھا مینے اونکا حال پوچھا اونھون نے اچھا ذکر کیا مینے کہا کیا تم مغفر ہین گئے کہا ہان مینے کہا تم نے موت کو کس طرح دیکھا کہا حسن یا جید دیکھا یعنی اچھے اور وہ خوش تھی مینے کہا تمہاری مغفرت ہوئی اور تم جنت مین داخل ہوئے کہا ہان مینے کہا تو کونسا عمل افضل ہی کہا وہان کوئی شی استغفار سے زیادہ ترنافع نہین ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر

۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعاد امیر کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانون اور راہ حاجیون کو اخرجہ ابن عساکر

۹۴ فضل دار قطنی رضی اللہ عنہ حکایت ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ابو الحسن دار قطنی کا حال آخرت مین پوچھ رہا ہون کہی گیا کہ وہ تو جنت مین امام پکارے جاتی ہین یعنی اہل جنت اونکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ حکایت ابو خلف وزان رحمہ اللہ کہتے ہین یوسف بن حسین رازی صوفی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھپر رحم کیا اور مجھے بخشدیا کہا گیا کس سبب سی کہا بسبب چند کلموں کے جنکو مینے وقت موت کے کہا تھا مینے کہا اللھم نعمت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فھب خیانة فعلی لنصیحة قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی آی میرے لوگونکو اقوال سے نصیحت کی اور فعل سے مینے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردی

۹۶ مغفرت ابو نواس رحمہ اللہ تعالی حکایت علی بن سہل رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکھے گئے اور وہ نعمت کبیر مین تھی اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھی بخشدیا اور یہ نعمت مجھے دی کہا گیا کس سبب سی حال آنکہ تم تو محاط تھی کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونھون نے اپنی چادر بچھائی اور دو رکعت نماز پڑھی اور اونمین دس ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالے نے ساری قبرستان والونکو بخشدیا مین بھی اونکی جملے مین داخل ہوگیا اخرجہ ابن عساکر

۹۷ حکایت محمد بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو نواس کو دیکھا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تھا مینے کہا ابو نواس کہا یوقت کینت کا تھین تو مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مین نے اپنی بیماری مین کہا تھا قبل موت کے دو تکیے کے نیچے رکھکر مین اوسکے گھر آیا تکیہ اوٹھایا تو ناگاہ ایک رقعہ تھا اوسمین یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ۵ یا رب ان عظمت ذنوبی کثرة +

فلقد علمت بان عفوك اعظم + ان كان لا يرجوك الا المحسن + ومن الذي يدعو ويرجو المجرم + ادعوك رب كما امرتضرعا فاذا رددت يدي
فمن ذا يرحم + مالي اليك وسيلة الا الرجا + وجميل عفوك ثم اني مسلم + اخرجه ابن عساكر یعنی ای رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہوگئی ہین سو تو نے
مینے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے - اگر سوا نیک کے تجھسے اور کوئی امید نہ رکھے تو پھر مجرم کس کو پکارے کس سی امید رکھی آی رب مین تجھی پکارتا ہون زاری کرکے
جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے سو جسوقت تو میرے ہاتھ کو رد کردی تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوای رجاء کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہی اور جمیل عفو تیرا پھر مین مسلمان
ہون **۹۸** ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کی جنکو مین نے
نرگس مین کہا تھا ۵ تامل فی نبات الارض وانظر + الی آثار ما صنع المليك + عيون من لجين شاخصات + واحداق كالذهب السبيك + على
قضب الزبرجد شاهدات + بان الله ليس له شريك + اخرجه ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے
بنایا ہے عمدہ آنکھین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلایا ہوا زبرجد کی ٹہنی پر یہ سب اس بات کی گواہ ہین کہ اللہ تعالے کے لیے کوئی شریک نہین ہے

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان حافظ کا انتقال
ہوا مینے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کروں جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تھا
مینے جو تھے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجھپر جمع ہوگئی اور جبرئیل مجھپر مستملی ہوے اور اونہون نی سونے کی قلمون سی لکھا اخرجه ابن عساکر **۱۰۰ مغفرت حاضرین**
جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ حکایت ابوعبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازۂ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچھ
رات گئی تو اوسنی اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا اور ازکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوے اور مجھپر نماز پڑھی اوسنی کہا مین نی تین
سے ہون جنہون نی میرے نماز پڑھی اور تمہاری جنازی مین حاضر ہوے تو اونہون نی ایک کاغذ لکھا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سو اوسمین اوسکا نام نہ دیکھا اوسنے کہا ہان مین حاضر
ہوا تھا کہا اونہون نے پھر دیکھا تو اوسکا نام حاشیہ مین تھا اخرجه ابن عساکر **۱۰۱ افضل مجالس اہل حدیث حکایت** ابوالقاسم ثابت بن احمد بن حسین
بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابوالقاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسے بار بار کہتے ہین ای ابوالقاسم بیشک اللہ اہل حدیث کی ہر بعوض ہر مجلس کے
جسمین وہ بیٹھتے ہین ایک گھر جنت مین بناتا ہے اخرجه ابن عساکر **۱۰۲ ابوزرعہ رضی اللہ عنہ حکایت** محمد بن مسلم بن وارہ رحمہ اللہ کہتے ہین
مینے ابوزرعہ کو خواب مین دیکھا مینے اوسنی کہا تمہارا کیا حال ہی کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پھر مین اللہ تعالے
کے روبرو کھڑا ہوا مجھسے فرمایا ای عبید اللہ لم تدر عت فی القول فی عبادی قلت رب انهم حاولوا دینك قال صدقت یعنی تو نے کیون جرات کی اندر قول کے
میری بندونمین مینے کہا ای رب اونہون نی تیرے دین کا قصد کیا یعنی مینی جرح و تعدیل اسی لیے کی کہ لوگونکی تحریف و تبدیل تیرے دین مین نہو فرمایا تو نی سچ کہا پھر طاہر
خلقانی لایا گیا فاستعدیت علیه الی رب یعنی مینے اوسکی نالش اپنی رب سے کی اوسنے سو دُرّے حد کے اوسکی ماری پھر اوسکو تیدکا حکم دیا پھر فرمایا عبید اللہ کو اوسکی اصحاب
کے ساتھ ملاؤ ابوعبد اللہ اور ابوعبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجه ابن عساکر **۱۰۳ اخلاص حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین
مینے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کو نماز پڑھا رہے ہین مینی کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے پہونچے کہا مین نی اپنی ہاتھ سی الف الف صدیثین
لکھی ہین اونمین یون کہتا تھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھپر ایک درود بھیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکی دس درود
بھیجتا ہے اخرجه ابن عساکر **۱۰۴ اخلاص حکایت** یزید بن مخلد طرسوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینی ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ سارے دنیا مین ایک ایسی قوم کے
ساتھ نماز پڑھ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اونپر ہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا ای ابوزرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینے کہا تمنے یہ
رتبہ کس سبب سی پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جبسے تو نے ہماری اصحاب کو کوڑے مین اذیا دیا ہے کہا جب سے احمد بن حنبل نی اوپر پانی کو اوپر سی بند کردیا ہے

---

۱ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف
نسبت کرنا غلط ہے ۱۲ منہ
۲ یہ حکایت ابوالقاسم عبید اللہ بن
احمد بن عثمان الاصفہانی رحمہ اللہ
کی ہے ۱۲ منہ
۳ یعنی ۵ لاکھ ۱۲ منہ
۴ یہ حکایت ابوالقاسم عبید اللہ بن
احمد بن عثمان الاصفہانی رحمہ اللہ
کی ہے ۱۲ منہ
۵ یعنی ۵ لاکھ ۱۲ منہ

اخرجہ ابن عساکر ۱۰۵ **حکایت** ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسی کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مین میری رب سے ملا مجھسے فرمایا ای ابو زرعہ میری پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پھر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ رکھتا ہے میرے بندون پر مذکا بکڑ جنت سی جس جگھہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۶ **فضل توبہ حکایت** صدقہ بن یزید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے تین قبرون کو دیکھا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ طرابلس یا انطابلس مین تھین ایک قبر پر یہ لکھا ہوا تھا ؎ وکیف یلذ العیش من ھو موقف + بان المنایا نفتہ ستعاجلہ + وتسلبہ ملکا عظیما وفخرہ + وتسکنہ البیت الذی ھو اھلہ + یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکھتا ہی کہ جلدی سی موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور فخر کو اوس سے چھین لیگی اور ایسے گھر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے بسنے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکھا ہوا تھا ؎ وکیف یلذ العیش من ھو عالم + بان الہ الخلق لابد سائلہ + فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ + ویجزیہ بالخیر الذی ھو فاعلہ + یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہی کہ خلق کا معبود ضرور ہی اوس سی سوال کریگا پھر اوس سی لیگا اوسکا ظلم جو اوسنی اوسکی بندون پر کیا ہی اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنی کی ہی اور تیسری قبر پر یہ لکھا ہوا تھا ؎ وکیف یلذ العیش من ھو صائر + الی جدث تبلی الشباب مناظرہ + وتذھب حسن الوجہ من بعد صفوہ + سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ + یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد موہنکی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی و چمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہوجاوینگی انکی قریب ایک کانون تھا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تھا مین نی اوس سی کہا کہ مینے عجیب بات دیکھی اونسی کہا وہ کیا ہی مینے کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اس سی زیادہ تر عجیب ہے جو تو نے اوپر دیکھا مینے کہا تم مجھے بیان کرو کہا وہ تین بھائی تھے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تھا لشکرون شہرون کا امیر بنایا جاتا تھا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکھ والا تھا جس سی کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تھا خلوت مین رہتا تھا اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بھائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نی اوسکو ہمارے بلاد کا حاکم کردیا تھا اور تاجر بھائی بھی آیا دونون نی اوس سی کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہی کہا واللہ میرے لیے مال نہین ہی کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجھپر قرض ہی کہ مین اوسکی وصیت کرجاؤن اور نہ مین کچھ سامان دنیا کا چھوڑ جاؤنگا لیکن مین تم دونون سی ایک عہد کرتا ہون سو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مرجاؤن تو مجھی ایک بلند زمین پر دفن کردینا اور میری قبر پر یہ شعر لکھدینا ؎ وکیف یلذ العیش من ھو عالم الی آخرہ - پھر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو - اونہون نی یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بھائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنی لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سی اوسنی ایک ہذہ یعنی دھماکا سنا اوسنی اوسکو مرعوب کردیا ڈرا دیا دوڑتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنی اپنے بھائی کو خواب مین دیکھا کہا بھائی مینے کیا چیز تیری قبر سے سنی کہا وہ مقمعہ کی دھمک تھی مجھسے کہا گیا کہ تو نی ایک مظلوم کو دیکھا تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنی اپنے بھائی کو اور اپنے خاص لوگونکو بلایا پھر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین تمہاری درمیان مین کبھی نہ رہونگا پھر اوسنی امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا ماوی جنگل پہاڑ وادیون کے بیچ ہوی پھر اوسکو موت آئی تو اوسکا بھائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجھکو وصیت نہین کرتا ہے کہا نہ کچھ میری مال ہی نہ مجھپر کچھ قرض ہی لیکن مین تجھسی ایک عہد کرتا ہون کہ جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری قبر میرے بھائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنا دینا اور اوسپر یہ شعر لکھدینا ؎ وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ + پھر تین دن میری قبر کی خبر گیری رکھنا پھر جب وہ مرگیا تو اوسکے بھائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر آنے سی تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ سنا قریب تھا کہ اوسکی عقل کو کھودی پھر وہ سہما ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنی بھائی کو خواب مین دیکھا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میری بھائی کیسے ہین کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتھ ہین کہا تو ہمارا مرعی کار ہمارے طرف کیا ہے اونسے کہا جسنے کوئی چیز آگی بھیجی اونسی وہی پائی سو تو اپنے نفس کو پہلے فقر کے نفیس جان پس تیسرا بھائی صبح کو دنیا سے علیحدہ ہوتا ہوا اوٹھا اور اپنا مال تقسیم کردیا طاعت الہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا کاسب یعنی کاروبار تجارت مین مشغول ہوا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا آیا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا میری مال

یعنی آواز

نہیں ہی کہ میں اوسمین وصیت کرون لیکن میں تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب میں مرجاؤن تو تو مجھے اپنی دونون بچاؤن کے ساتھ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یلذا لعیش من ھو صائر الی الآخرۃ پھر تین دن تک میری قبر کی خبر گیری رکھنا پھر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو قبر سے ایک آواز سنی اور سنی اور سکو ڈرا دیا وہ ڈرتا ہوا لوٹا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی سچی ہی سو تو مستعد ہو جا اپنے کوچ و سفر طویل کے لیے تیاری کر اور جس گھر سے تو کوچ کرنے والا ہے اوس سے اپنا سامان و اسباب اوس گھر کی طرف اوٹھا لیجا جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لمبی تمناؤن کی ساتھ دھوکا نہ کھا سکے ساتھ نکے لوگون نے دھوکا کھایا اپنے امر معادمین کوتاہی کی پھر مرتے وقت نادم ہوئے اور عمر کی ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچھ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی بیٹا تو جلدی کر پھر جلدی کر اوس شیخ نے کہا کہ جب رات اوس جوان نے خواب دیکھا اوسکی صبح کو مین اوسکی پاس گیا اوسنے خواب مجھسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہی میرا گمان یہی ہی کہ اوسنے مجھکو ڈرایا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھ مبادرت کے تین بار ڈرایا ہے پھر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو وصیت کیا پھر قبلے کی طرف متوجہ کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا پھر رات کو مرگیا رحمہ اللہ تعالی اخرجہ ابن عساکر **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائف المنن والاخلاق مین من کبری تالیف امام ربانی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے

۱ حکایت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخش دیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت ہی جبکہ کوئی کلمہ قلم پر بیٹھکر سیاہی بہتی جبتک کہ وہ خوردیکر نہ اوٹھجاتی تب تک مین نکلنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا من الاحسان الی اللہ واب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلھا انتھی **۲ حکایت** کتاب مذکور مین یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک انعام الٰہی مجھپر یہ ہی کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوے کہ گویا بنرلۂ بیداری کے تھے گو حال حیات مین مجھکو اونکا حال معلوم نہ تھا لکن بعد ممات کے مجھے وہ حال مجہول نہ رہا وھذا من اکبر انعم اللہ علی لکی اتھیأ للدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسید لیس ھو کلقاء العبد الآبق المخالف وقد عمل الصحابۃ والتابعون رضی اللہ عنھم بما یرد نہ فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشھور فی کتب الاحادیث میں ایک بار خواب مین دیکھا کہ مین زیر زمین اوتر رہا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیۃ کسی کو ایک کتا کاٹ رہا تھا اور کسی کو گرگ اور کسی کو بچھو اور کسی کو مچھر اور کسی کو بیڑا اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تھے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جوانکی قبور مین اس تفصیل پر منظور ہوئی ہین کہا غیبت وچغلخوری و تمتر و سوءظن وغیرہا ہین فاحذروفی بعض الحاد دوسری بار نزول میرا قبور روضہ مین ہوا دیکھا کہ موتے حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین کرتے ہین ایک شخص نے مجھسے کہا جب تو دنیا مین پھر کر جاہی تو یہ دعا کرنا مینے پوچھا کون دعا کہا اللھم انی نزلت بک ما ھم فی من امور الدنیا والآخرۃ یعنی کہ بلا کو وہی دور کرتا ہی جو اوسکو پہنچا ہی جب سے مین ہر شب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الوقائع التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب فاکان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف الغطاء لم یزدد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعد اللہ بہ او توعد علیہ عندہ کالحاضر علی حد سواء فافھم ذلک ترشد انتھی **۳ حکایت** یہی کتاب مذکور مین لکھا ہی ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ارأنا عشر اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچھا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کس طرح سے ہوا فرمایا جئنا لزور الشیخ عبدالوھاب الشعرانی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا کمحبتہ ویکفینی والاکتفا ہی یعنی روی زمین پر کسی شخص کو اوسنے زیادہ سنور صورت یا کیمتی لباس خوش رائحہ نہین دیکھا گویا اونکی موہ اقتدا تھے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تھے اونکے پاس امام حسن امام حسین تھے اونکی متصل امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام موسی رضا پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی

پر امام حسن عسکری پر امام مہدی جو آخر زمان مین ظاہر ہونگی رضی اللہ عنہم اجمعین فاسرت بعد رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورا بمثل ھذہ الواقعۃ فانہ دلیل علی ان اھل البیت کلھم یحبونی و یاخذون بیدی فی عرصات القیامۃ فانھم لا یفارقون جدھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرۃ الحبیب الشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخشاہ کریبان شاء اللہ تعالی والحمد للہ علی ذلک ۵ الٰہی بحق نبی فاطمہ ۔ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ۔ اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دوست و دامان آل رسول ۔ **وصل** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بھی اس جگہ نقل کیجاتی ہین تاکہ نفع عام و فائدہ تام ہو ۴ **حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا ما فعل اللہ بک کما لم یطا النبی علی الدعاوی یا البرھان الاعلی قول واحد مینی ایک دن کہا تھا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجھسی فرمایا ای خسارۃ اعظم من خسران لقائی ۵ **حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکھا پوچھا تنے اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لیے کیا تھا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ ہی او نہایا تھا اور بلی جو مر گئی تھی اوسکو بھی پایہ حسنات مین دیکھا ہیرے ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تھا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدھا قیمتی سو دینار کا مر گیا تھا اوسکا کچھ ثواب نہ دیکھا مینے کہا بلی پایہ حسنات مین رہی اور گدھے کا مزا یون ہی گیا کہا مجھسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تھا تو تونے کہا تھا فی لعنۃ اللہ اسلیے اجر اوسکا باطل ہو گیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو اجر اوسکا حسنات مین پاتا ۔ دوسری روایت مین یون ہی ہے ایک صدقہ کیا تھا لوگون مین وہ مجھکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حالہ اذا لم یکن علیہ فقد احسن الیہ یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سی جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودھ لید و خون سی الگ ہوتا ہے ۶ **حکایت** ابو عبد اللہ ملی کہتے ہین مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا غفر لی و رحمنی و اعطانی ما الم اوصل مینی کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ ماذا کہا الصدق واقبح ما توجہ بہ الکذب ۷ **حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ دو پیر ہین جنت مین ایک درخت سی دوسری درخت کی طرف اوڑتے پھرتے ہین پوچھا کہ یہ رتبہ کہان سی ملا کہا ورع سی ۸ **حکایت** بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہی حکم ہوا کہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکھون پہلے کون جاتا ہے محمد بن واسع کو مقدم کیا مین نے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص تھا مالک کی پاس دو قمیص تھے ۹ **حکایت** بعض شیوخ نے بشر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو نصر اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابھی اونکو سامنے اللہ کے چھوڑ کر آیا ہون وہ اکل و شرب کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہی سو مجھکو نظر طرف اپنے عطا کی ۱۰ **حکایت** علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دسترخوان پر بیٹھے ہوے دیکھا دو فرشتے دائین بائین اوسکو جمیع طیبات سی نعمات کھلا رہے ہین اور وہ کھا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کھڑا ہوا دیکھا وہ لوگونکے چہرے تصفح کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہی اور بعض کو پھیر دیتا ہی مین انکو چھوڑ کر حظیرۃ القدس کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکھا آنکھین پھاڑے ہوی اللہ کو دیکھہ رہا ہے مینے رضوان سی پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کہا معروف کرخی ہی اسنے اللہ کی عبادت کی نہ خوف سی نار کے نہ شوق سی جنت کے مالک اللہ کی حب ہی اسلیے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنی قیامت تک اسکے لیے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو فرد قبر حارث اور احمد بن حنبل تھی ۱۱ **حکایت** بنو ابی حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی و جعلنی حجۃ علی المحبین ۱۲ **حکایت** حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا ای میری فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانی فرمایا یہ معروف کرخی ہی میری حب ہی مست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقاء سے بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے انہ قیل ھذا معروف الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ ۱۳ **حکایت** کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے ٹھیک بات کو ہزل سی نہین ملایا تھا ۱۴ **حکایت** کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا خواب بدمن کو خوش کیا کرتی ہی مغالطے مین نہین ڈالا کرتی ۱۵ **حکایت** صالح

ابن بشیر نے عطا سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تیرپر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب تو اوسکے بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کس درجہ مین ہو کہا اون لوگونکے ساتھ ہون جنپر اللہ نے انعام کیا ہے **۱۶ حکایت** کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا عمل افضل ہی کہا رضا بالقضا و مقابل **۱۷ حکایت** اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا سینے علماء کے رتبے سے کسی کا رتبہ بڑھکر نہین پایا پھر غمگین لوگونکا + غم دین خورکہ غم غم دین ست + ہمہ غمہا فرو تراز این ست + اسکا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہی **۱۸ حکایت** ابراہیم حربی نے زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے کہ کی زرہین دی تھین کہا اونکا تو اب تو مالکونکی طرف چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا **۱۹ حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہ اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مینے ایک قدم پل صراط پر رکھا دوسرا جنت مین **۲۰ حکایت** ثابتی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئی اور وہ عبارتین کچھ کام نہ آئین یہی دو رکعتین جو ہم رات کو پڑہا کرتے تھے ہمکو ملین **۲۱ حکایت** حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین ناامید ہوگیا جب میری ناامیدی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع ناامیدت نشود یاس براحت نرسی + **۲۲ حکایت** ایک بزرگ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا حاسبونا فدققوا + ثم مسوا فاعتقوا + یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پھر احسان کرکے آزاد کر دیا **۲۳** امام مالک رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت **۲۴ حکایت** ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھا کہا تمہارا کیا حال ہی کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کے ذکر سے رونے کو **۲۵ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وبا ی عام مین ایک عورت مرگئی تھی اوسکو اوسکے باپ نے خواب مین دیکھا کہا بیٹی مجھسے آخرت کا حال کہو اوسنے کہا باہم ایک بھاری کام پر ہوتے ہین ہم جانتی ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامۂ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے۔ یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف المستر عن وجہ الذکر والفکر سو لکھا گیا ہی ولله الحمد.

جناب توفیق دام مجدہ نی کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے **۲۶ حکایت** امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا مہیات علم کے لیے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو اونکو بجالاتے ہین کہا یہ کس بات پر کہا بقول انفاس فی ما لیس فیہ وصل یہ تو اونکا ذکر تہا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حق تعالیٰ یعنی اللہ عزوجل کو خواب مین دیکھا اور اوس سے کلام کیا اور اوسکی ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا **۱ حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہی کہ احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابو یزید کہ وہ میرا طالب ہی **۲ حکایت** ابو یزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب کیف الطریق الیک یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے۔ فرمایا اترک نفسک وتعال الی یعنی تو اپنے نفس کو چھوڑ دی اور میری طرف چلا آ **۳** حجاب و پردہ مدار نگار دلکش ما + تو خود حجاب خودی حافظ از میان بردار ع وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب دوسری روایت کا لفظ یون ہی کہ فارق نفسک وتعال **۳ حکایت** خیر قالخیرۃ مین ذکر فرمایا ہی کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون الیک فرمایا بکلامی یا احمد مینی کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او غیر فہم فقیر یہ تین خواب اس جگہ تبرکاً لکھے گئے ورنہ اسکے لیے تو ایک دفتر چاہیے محاسن المحسنین مین بھی ایک حمایہ اسی باب کا لکھا گیا ہی اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہم ایسے گنہگارونکو بھی اپنے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **وصل** حسطرح کہ دیدار رب العالمین سے مشرف ہوے اسی طرح رویت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوے یہ مناسب اس قدر سے ہین کہ اگر ایک کتاب حافل مستقل مین لکھی جائین تو نہ سماسکین مگر تبعاً چند مناسم اس جگہ لکھی جاتی ہین محاسن المحسنین مین بھی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے

شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرۃ مین بھی بہت لکھے گئے ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہم عاصیان امت کو بھی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابوعلی شبوعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہی کہ آپ نے فرمایا ہے بوڑہا کردیا مجھکو سورۂ ہود نے سو کس چیز نے آپکو بوڑہا کردیا کیا قصص انبیاء وہلاک امم نے فرمایا ہین ولیکن اس قول نی فاستقم کما امرت **۲ حکایت** ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ نی کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجھکو معذور رکھین اللہ کی محبت نی مجھکو آپکی محبت سے مشغول کردیا ہے فرمایا ای مبارک حبشی اللہ کو دوست رکھا اوسنی مجھی دوست رکھا **۳ حکایت** سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہا ای رسول اللہ یہ لوگ آپکی پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکی سلام کو سمجھ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون **۴ حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجھسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكاء یعنی ای صالح یہ تو قرارت ہوئی رونا کہان ہی **۵ حکایت** بعض سلف نی کہا ہے مین حدیث لکھتا تہا اوحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکھا مجھسے فرمایا اما تتم الصلوة على فكتابك یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہی صلوۃ کو مجھپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکھی صلوۃ و سلام دونون پڑہے **۶ حکایت** خیرۃ الخیرۃ مین فرمایا ہی کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے تھے من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله عذابا لم يعذبه به احدا من العالمين **۷ حکایت** شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمے مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نی فرمایا قل لمحمد العدل الطناجي يتبع سنتي و ينفع الناس اوس دن سی مشہور بعدل ہوگئے **۸ حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب البداوالدوا مین لکھا ہی کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مرگیا اوسکا موخہ اور بدن سیاہ ہوگیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لاحول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعب ہوا اتنے مین وہ سوگیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپ کے بدن پر ہاتھ پہیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا باپ مسرف تہا لیکن مجھپر درود بہت بہیجتا تہا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا۔ اسکی آنکھ کہل گئی دیکہا تو باپ کے بدن پر نور تہا اللہ کی حمد کی اور اچہی طرح کفن دفن کیا انتہی یہ حکایت کچھ تفصیل سے محاسن الحسنین مین بہی لکھی گئی ہی ؎ لب گویہ زنشان واہونگے جب عرض شفاعت کو ٭ تما شا گاہ محشر مین تکینگے نیک موخہ بدکا ٭ بنین گی جس گھڑی ساماں عشرت بزم جنت مین ٭ کہلیگا حال امت پر ترے انعام بے حدکا ٭ خدا بہی مانگی کیا گیا نعمتین دیتا ہے بندون کو ٭ ترا دست دعا ضامن ہی جب سے کل کے مقصد کا ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین **وصل** جناب توفیق نے فصل الخطاب مین فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بہائی مرگیا تہا اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تم نے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچھ ہمارے لیے بہی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتی **حکایت** شیخ محمد نازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑہا کرتا تہا مینے خواب مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پوچہا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نی ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ ہمارہ فرشتون کے اورتے پہرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر وشکر وقرارت قل ہو اللہ احد سی **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انکی انتقال کے خواب مین دیکہا پوچہا مولانا کیا معاملہ گذرا ؎ یہان تو رخ مین گذری کبہی قلق مین کٹی ٭ مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹہیری ٭ مولانا نے فرمایا ویسا حال نہین دیکہا جیسا کہ ہم سنتے تھے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے خصوصًا جبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بہی زیادہ نافع ہی خاکسار نی اس خواب کو زبان فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سی سنکر لکہا ہی حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے اوستاد ہین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اور نیز عرض کیا ہے سات آیتہ مبارکہ تفسیر جلالین کے بہی اونہین سی پڑہے ہین بہت بھلی ہونگی وطن کی سند عنایت فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہی وللہ الحمد ہمیشہ وطن ہی مراجعت نہین

فرمائی ۱۲۹۹ ہجری مین وطن ہی مین انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومثواہ مولانا صاحب مرحوم کی اوقات شریف درس وتدریس تفسیر وحدیث ہی معمور تھے ذکر وفکر کا شغل رکھتے تھے حتی کہ درس کے وقت بھی لحاظ پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکھتے تھے اس زمانہ مین خاندان ولی اللہی کے فرد کامل تھی بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقعہ نہ تھا کہ مولانا اس فن مین بھی پورے ہین رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برزخ مین عبد اللہ سلوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا اونسی پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا۔ وہ پانچون درود مقدمہ کتاب مین لکھی گئی ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین بذیل ۴۳۷ ہجری ترجمۂ ابو اسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ اوستاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا اور وہ مجھسے خطاب کرتا ہے اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح یعنی نیک مرد آیا سینے التفات کیا قونا گاہ احمد ثعلبی آرہے ہین۔ عبد الغفار فارسی سیاق تاریخ نیشابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی آپ ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن قرضی ندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون واللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ؎ اسیر الخطایا عند بابك واقف ✦ جلی وجل عما بہ انت عارف ✦ یخاف ذنوبا عنك لم یحت غیبها ✦ ویرجوك فیها وهو راج وخائف ✦ فمن ذا الذی یرجو سواك ویتقی ✦ ومالك فی فصل القضاء مخالف ✦ فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی ✦ اذا نشرت یوم الحساب الصحائف ✦ وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما ✦ یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف ✦ فان ضاق عنی عفوك الواسع الذی ✦ رجی لاسرافی فانی لتالف ✦ قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ ما احسن هذه الابیات اذا تضرع فیها بقلب حمل الوجل الی اللہ عز وجل الا ان فیها شیئین احدهما قوله بہ انت عارف اللہ تعالی لا یقال لہ عارف وانما یقال عالم وقد بحث یطول موضع ذکره کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منه یخاف ذنوبا لم یخف عنك غیبها ✦ بتقدیر لم وهو مکسور ولعله من غلط الکاتب فصوابه علما ما ذکرته توفی شهیدا قتله البربر رحمه اللہ یوم فتح قرطبة وروی عنه انه قال تعلقت باستار الکعبة فسألت اللہ الشهادة انتهی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے۔

(۱) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوسکو اوسکے گھر مین ایذا دیتی ہے اخرجہ الدیلمی **ف** قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین جائز ہے کہ میت کو زندون کی اقوال وافعال سے وہ چیز پونچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکی لیے ایجاد کردی یعنی کوئی فرشتہ پونچادے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچھ کہ اللہ تعالی چاہے اسی لیے مردون کے حق مین برا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ وتقریع کرتا ہوتا کہ جو اوس سے معاصی ہوتے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوی (۲) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پونہچ گئے طرف اوسکے جو اونہون نے آگے بھیجا اخرجہ البخاری (۳) صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک مالک یعنی مرے ہوے کا برائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوون کا ذکر نہ کرو مگر ساتھ خیر کی اخرجہ النسائی (۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مردونکی محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی برائیون سے باز رہو اخرجہ ابو داود والترمذی وابن ابی الدنیا (۵) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہ ذکر کرو تم اپنے مردونکا مگر ساتھ خیر کی اگر وہ اہل جنت سے ہین تو تم گناہگار ہوگے اور اگر وہ اہل نار سے ہین تو اونکو کافی ہی وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا

باب ۴۶ اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پونہچاتے ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کی اونہون نے کہا

کہ ابو عبد الرحمن بھول گئی حضرت نے تو یہی کہا تھا کہ اہل میت اوسپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنی جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہی اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک علیہ کہتے ہین میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے یوسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد وقد ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ واخرج ایضاً من روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو یعلی بلفظ المیت یغضم علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان المیت یعذب بما ناحت علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری والنسائی وعمران بن حصین وعند ابن حبان فی صحیحہ وسمرۃ ابن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرۃ عند ابی یعلی والمغیرۃ ابن شعبۃ عند ابن مندہ ف علماء نے اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہی (۱) یہ ہی کہ یہ حدیث مطلقا اپنے ظاہر پر ہی ہی رای حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اونکے بیٹے کی ہی ۲ یہ ہے کہ مطلقا اپنے ظاہر پر نہین ہی ۳ یہ ہی کہ بآوا سطہ حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہی اوس حال مین کہ لوگ اوسپر روتے ہین اور تعذیب بسبب اوسکی گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین ۵ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہی کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ۶ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی جو کہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہی جیسا کہ قائل نے کہا ہے ؎ اذا مت فانعینی بما انا اھلہ ۔ وشقی علی الجیب یا ابنۃ معبد ۔ یعنی جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھ جسکا مین لائق ہون اور گریبان پھاڑ مجھپر اے بیٹے معبد کے ۷ یہ ہی کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہی کہ اسکے گھر والون کی عادت ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے جنکے ساتھ وہ اوسپر روتی ہین حال آنکہ وہ صفات شرعاً مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کیا کرتے تھے کہ ای عورتون کی رانڈ کر نیوالی ای اولاد کے یتیم کر نیوالی ای گھرون کی اوجاڑ نیوالی ۹ قول یہ ہی کہ مراد تعذیب سے جھڑکنا ملامت کا ہی اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھ اوسکی گھر والے اوسے روتے ہین اسلیے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعا آیا ہی نہین ہی کوئی میت کہ مرے پھر اوسکے رونے والی کھڑے ہوکر کہین واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کی مگر مقرر کیے جاتی ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتی ہین کیا ایسا ہی ہتا اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہا عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی تو خواہر نیوالی کھڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر داخل ہوے اور اونکو افاقہ ہوگیا تھا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کہڑا ہوا اوسکے ساتھ ایک مرزبہ یعنی کلوہ کوب ہتا اوسنی مرزبہ کو میری دونون پاؤن کی درمیان رکھا پھر کہا تو ایسا ہے جیسا وہ کہتی ہی سینے کہا نہین اور اگر مین ان کہدیتا تو وہ مجھی اوس سی مارتا اور نعمان سی مروی ہی کہ عبد اللہ ابن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونے لگین واانجیاہ واکذا اونپر شمار کرتی تھین یعنی اونکی صفتون کا عبد اللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تو نے نہین کہی کوئی چیز مگر جیسے کہا گیا تو ایسا ہی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ جب وہ ہوش مین آئے تو کہا ما زلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو دن بھر سی مجھی ایذا دیتی رہی اونون نے کہا مقرر مجھپر یہ بات شاق ہی کہ مین تجھی ایذا دون کہا ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا آتا رہا تو ایسا ہی ہے جسوقت کہ تو نے واکذا کہا مین کہتا تھا نہین اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جسوقت مصیبت پونہچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای امیر المؤمنین حضرت عمر نے فرمایا مین حرام کرتا ہون تجھپر بسبب اوس حق کی جو میرا تجھپر ہے کہ تو مجھپر ندبہ کری بعد اس مجلس تیری کے اسلیے کہ نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوی ساتھ اوس چیز کے جو اوسمین نہین ہی مگر فرشتے اوسکو سخت منغوض رکھتے ہین اخرجہ ابن سعد ۱۰ قول یہ ہے کہ مراد اس سی دوام نائحہ ہونا میت کا ہے بسبب اوس چیز کے جو اوسکی گھر والون سی واقع ہوتی ہی اسلیے کہ طبرانی وابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت مخرمہ سی روایت کیا ہی کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنی ایک بیٹے کا ذکر کیا جو کہ مرچکا تھا پھر رودی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اینقلب احدکم ان یصاحب

صحیحہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیسئل فی قبرہ بعد ان یصوبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا موتاکم

ابن جریر اسی قول پر ہین اور اسی کو ایک جماعت ائمہ نے اختیار کیا ہے آخر اونکی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین امام احمد نے ابو الربیع سے روایت کیا ہی کہ ہمین ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا ایک جنازے مین اونہون نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بھیجا اوسکو چپ کرایا مینے اوسنی کہا اے ابو عبد الرحمن آپنے اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سے میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے کئی عورتونکو ایک جنازے مین دیکھا تو کہا ارجعن ماذورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے مین ڈالتی ہو اور مُردون کو ایذا دیتی ہو اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگونکے واسطے میت کی اوسکی گھر والی ہین کہ اوسپر روتی ہین اور اوسکا قرض دا ہنین کرتی ھذا فی الجزء الاول من حدیث یحیی بن معین بسندہ عن الحسن واخرجہ یحیی بن معین فی جزئہ المشہور

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوس سب سے میت ایذا پاتا ہے

فصل قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہے

(۱) عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ کچلون مین انکارے پر یا تلوار کی دھار پر یہانتک کہ وہ میری پاؤن کو خطف کردی یعنی بسرعت قطع کردی دوست تر ہی مجکو اس سے کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکھتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن غفرانہ کا گذر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تھی یعنی پیشاب کو روکے ہوے تھی پیشاب نے اوسپر غلبہ کیا تو اوسنی کہا گیا اگر تم اوتر پڑتے پھر پیشاب کر لیتے یعنی تو اچھا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ البتہ مین مردون سی شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سی شرماتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کسی نے قبر کے روندنے کا پوچھا فرمایا مین جیسی مومن کی ایذا کو مکروہ رکھتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین مکروہ رکھتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایذا مومن کی اوسکی موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بھال کی یہانتک کہ وہ میری پاؤن سے پار ہو جاوی تو مجھی دوست تر ہے اس سے کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور رد ل وسکا البتہ بیدار تھا کہ قبر سی ایک آواز سنی کہ اے آدمی تو میری پاس سی دور ہو جا اور مجھے ایذا مت دی اخرجہ ابن مندہ

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا اے صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دی وہ تجھی ایذا نہین دیتا ہی اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کے مومن کی قبر کو یعنی کرام کاتبین مومن کی قبر پر ملازم ہتے ہین تسبیح تکبیر تہلیل کرتے رہتے ہین

۱ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھی کہ جسوقت اللہ اپنی بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تو نی مجکو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تھا ہم اوسکا عمل لکھتی تھے اور تو نے اوسکو قبض کر لیا طرف اپنی سو تو مجکو اذن دی کہ ہم آسمان مین رہین بسین اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سی بھرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین وہ کہتی ہین تو مجکو اذن دی کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہی کہ زمین میری میری خلق سی بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کھڑے رہو میری تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لیے لکھو اخرجہ ابو نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا من حدیث انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وزاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہین تو اونسے کہا جاتا ہی کہ تمہلوگ اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو

باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کی جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتی ہین

(۱) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مومن جس وقت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اعمال صالحہ اوسکی اوسکو گھیر لیتے ہین اور عذاب کافر شتہ آتا ہی تو اوس سی اوسکی بعض اعمال کہتی ہین

قبستہ

لہ ایک نسخہ مین علی مسلمان ہی ہے اور دوسرے نسخون مین مسلمان ہی ہے

ابن ابی الدنیا

تو اوسکی پاس ہی دور ہو جاکیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل نہوتا تو تو اوس تک نہ پہنچتا یعنی اب تو اوسکی پاس اور بھی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الحلیۃ ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت بندۂ صالح مرجاتا ہی پھر وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اوسکی پاس جنت کا بچھونا لاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہے تو سورۂ تجھکو مبارک ہو ٹھنڈک آنکھ کی تو خوش ہوا اللہ تجھسے راضی ہوا اور کشادہ کرا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکی مد بصر تک اور کھولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پھر وہ اوسکے حسن کی طرف دیکھتا ہے اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسی گھبراتی ہین اوسکی اعمال صالحہ روزہ نماز یہ کہتے ہین ہمنی تجھکو تکلیف مین ڈالا تجھکو بیاسا رکھا تجھکو بے خواب کیا سو ہم آج کے دن تیری لیے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہی ہم تیری انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے طرف تیری منزل کی جسمین سی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کی لیے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہین ہی سو یہ تو اوسکا مال ہی اور ایک دوست کہتا ہی مین تیری ہمراہ ہون پس جسوقت تو یا بادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجھی چھوڑ دونگا اور لوٹ جاؤنگا یہ اوسکی گھر والی ہین اور اوسکی نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیری ہمراہ ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سی تو نکلے سو یہ اوسکا عمل ہی کہتا ہے مین ۵ بے شک بچہ تین سی زیادہ پہمل تھا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکی ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکی ساتھ باقی رہجاتی ہے ساتھ جاتے ہین اوسکے گھر والے اوسکے اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہی اخرجہ الشیخان ۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کی اور مثل موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہی کہ اوسکے تین دوست ہین پس انمین سے ایک نے تو کہا کہ یہ میرا مال ہی سو تو اس سی لی جو تو چاہے اور چھوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیری ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پھر جس وقت تو مر جائیگا تو مین تجھی چھوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھ داخل ہونگا اور تیری ساتھ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہی سو وہ جسنے کہا میرا مال ہے میرا تو اس سی لے جو چاہے اور چھوڑ جو چاہے اوسکا مال ہی اور دوسرا اوسکی خویش واقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہی کہ اوسکی ساتھ داخل ہوتا ہی اور اوسکی ساتھ خارج ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۶ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت کہ بندۂ صالح اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اوسی اوسکی اعمال صالحہ گھیر لیتے ہین صیام و صلوٰۃ و حج و جہاد و صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پانون کی طرف سی تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سی دور رہو تجھکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اور نہ میرے ساتھ اللہ کے لیی قیام کیا ہی ہمراہ اوسکی سر کی طرف سی آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تجھکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اوسکی پاس تو دراز ہوئی اللہ کے لیی داہنی طرف سی ہمراہ اوسکے جسد کی جانب سی آتی ہین تو حج و جہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سی دور ہو اوسنی تو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج و جہاد کیا اللہ کے لیی سو تجھکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی پھر وہ اوسکی دونون ہاتھون کی طرف سی آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میری صاحب سی باز رہو کیونکہ بہت کچھ صدقہ ان دونون ہاتھون سی نکلا ہی یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتھ مین واقع ہوا اسلیے طلب وجہ الٰہی کے سو تجھکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجھکو طبت حیا وطبت میتا یعنی تو زندہ و مردہ اچھا رہا اور اوسکی پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین ہمراہ اوسکے واسطے جنت کا بچھونا اور دو تار بچھاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکے واسطے اوسکی قبر مین جہانتک کہ اوسکی نگاہ پہنچتی ہے اور اوسکی پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سی اوٹھاوی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑہا ہوا تھا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یا رب میرا مسکن یعنی گھر جسمین تو نے مجھے ساکن کیا تھا فرمایا چھوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گھر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی بائین جانب سی آتا ہے قرآن آتا ہے تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میری لیے اور تیرے لیے یعنی مجھے تجھے کیا واسطہ دار الدنیا تو تیری لیے عمل نہین کرتا تھا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تھا پھر اسیطرح کرتا رہتا ہی یہانتک کہ اپنی صاحب کو نجات دلا دیتا ہے

اخرجہ ابن مندہ ۹ ابونہال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے بزرگ ہوا کسی بندی کا اوسکی قبر میں کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ محبوب ہو استغفار کثیر سی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب

فصل بیان میں اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے

جاننا چاہیے کہ دس عمل ایسے ہیں کہ اونکا ثواب بعد میت کو قبر میں پہنچا کرتا ہے انمیں سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہے ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقۂ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاوی یا ولد صالح کہ اوسکے لیے دعا کرے اخرجہ البخاری فی الادب ومسلم وابوداود والترمذی وابن ماجۃ ۲ ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چار آدمی ہیں کہ جاری رہتی ہیں اونپر اجر اونکی بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ میں اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکھایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لیے ہے جبتک کہ وہ صدقہ جاری رہے اور وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چھوڑا کہ وہ اوسکے لیے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۳ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی طریقۂ نیک نکالا تو اوسکے لیے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقۂ بد نکالا تو اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکی عمل کریگا بدون اسکی کہ اونکے گناہوں سے کچھ کم ہو اخرجہ مسلم ۴ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر میں محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوی اخرجہ ابن سعد ۵ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جس شخص نے سکھائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑھتا ہے اللہ اوسکی اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر ف جناب توفیق دامجدہ فرماتے ہیں جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرۂ شریفہ بخشتی ہے کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہے تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکھاوی اوسکی اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچھنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکھا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شائع کیا لوگونکو اوسپر عمل کرنیکے لیے بلایا کہ اسکے اجر کی حد و رسم و غایت و نہایت کو سوای خالق علم او معلوم خلق کی اور کوئی نہیں جان سکتا وفضل اللہ واسع ورحمتہ قریب من المحسنین ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکی حسنات سے بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پھیلایا یا ولد صالح جسکو چھوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث میں چھوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گھر جسکو ابن سبیل یعنی مسافر کے لیے بنا گیا یا نہر کو جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنی مال سے نکالا اپنی صحت میں وہ اوسکی موت کے بعد اوسکو لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجۃ وابن خزیمۃ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزیں ہیں کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجراونکا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر میں ہے وہ شخص جسنے علم سکھایا یا نہر جاری کی یا کنواں کھدوایا یا کھجور لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث میں چھوڑ گیا یا زکوٰۃ چھوڑ گیا کہ وہ اوسکی لیے استغفار کرتا ہی بعد اوسکی موت کی اخرجہ ابونعیم والبزار ف یہ سب دس عمل ہوے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجرا نہر اور حفر بئر ایک چیز ٹھیرائی جاوی ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نے صدقہ جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتھ کی ہے اور ولد صالح کو اسکے ساتھ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کی اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہی اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کی بدون تقیید کی واقع ہوا ہی تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید علم کی ساتھ نافع کی حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہی اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید مذکور کی واقع ہوا ہی اور بعض حدیثونمین تقیید علم کی ساتھ نشر کی آئی ہی اور نشر علم کا تدریس و تالیف وغیرہ سے ہوتا ہے اور مرابط وہ شخص ہی جو کہ سرحد اسلام پر مرگیا ہے پس اجلۂ اعیان اہل سیر ہیں کہ یہ سب اعمال مذکور میت کو لاحق ہوتی ہیں اور اسی کی مثل اخوان مسلمین کی دعا ہی سید محمد بن اسمٰعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح ایات میں اسکا ذکر فرمایا ہے

وصل اس بیان میں کہ دعا و استغفار زندون کی مردون کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میںنے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا سو تم اونکی زیارت کرو واجلوا ذیارتکم لها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة یعنی تم اپنی زیارت کو صلوٰۃ کرو اونپر اور استغفار و اسطی اونکی یعنی مردونکی لیے دعا و استغفار کیا کرو اخرجہ الطبرانی ۹ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ

کہتی ہین کہ میںنے اپنے باپ سی کہا کیا افضل ہی اس خبیر کا جو میت کی طرف سی کہی جاوی کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم ۱۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کرتا ہے درجے کو واسطے بندۂ صالح کے جنت مین وہ کہتا ہی یارب یہ میری لیی کہان سی ہی اللہ فرماوےگا بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی سننہ ولفظ البیھقی بدعاء ولدک لک واخرجہ البخاری فی الادب عن ابی ھریرۃ موقوفا

۱۱ واخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے ہونگے آدمی کی دن قیامت کی نیکیون سے مثل پہاڑون کی کہیگا یہ کہان سی ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی میت اپنی قبر مین مگر مثل یا غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہووے اوسکو باپ یا مان یا لڑکی یا صدیق یا تحفہ سی پھر جب وہ اوسکو لاحق ہوتی ہی تو اوسکو دنیا و مافیہا سی زیادہ تر محبوب ہوتی ہی اور بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہی اہل قبور پر زمین والونکی دعا سی مثل پہاڑون کی اور ہدیہ زندون کا طرف مردونکی استغفار کرنا ہی واسطے اونکی اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان والدیلمی وقال البیھقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ فھذا غریب من حدیث عبد اللہ ابن المبارک لم نقع عند اھل خراسان ۱۳ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہا جاتا تھا کہ مردے زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کی زندون سی طرف کھانے پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہی کہ دعا میت کو نفع دیتی ہی اسکی دلیل قرآن شریف سی یہ آیت ہی والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ۱۴ **حکایت** بعض سلف کہتے ہین میںنے اپنے بھائی کو بعد موت کی خواب مین دیکھا پوچھا کیا تجھے زندون کی دعا پہنچتی ہے کہا ای واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی یتقرفون مثل النور ثم تلیسہ لاخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۵ اعمر بن جریر رضی اللہ عنہ کہتی ہین جبکہ بندہ اپنے مردہ بھائی کے لیی دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ھذہ ھدیۃ موانح علیک اشفق اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ **حکایت** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین شام سی طرف بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اوترا طہارت کی دو رکعت نماز ادا مین پڑھی پھر میںنے اپنا سر ایک قبر پر کہا سو گیا پھر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر نے کہا ہے مقرر تو نے مجھی ایذا دی ابتدای رات سی پھر کہا کہ تم جانتی نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکھتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہین دنیا و مافیہا سی بہتر ہین پھر کہا اللہ اہل دنیا کو جزای خیر دی تو اونکو ہماری طرف سی سلام کہنا کیونکہ اونکی دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ **حکایت** بعض متقدمین کہتی ہین میرا گذر قبرستان پر ہوا میںنے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجھے آواز دی نعم فترحم علیھم یعنی ہان تو اونپر رحم کر کیونکہ اونمین محموم و محزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ **حکایت** بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا اوسنی کہا بیٹا تمنے اپنا ہدیہ یعنی کیون قطع کر دیا اونہون نے کہا آیا کیا مردے زندونکی ہدیہ کو پہچانتی ہین کہا بیٹا اگر تو ندی ہوتون تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب بن صالح الانباری سمعت ابا یعقوب الخ ۱۹ **حکایت** مالک دینار رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکھا میںنے کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکھتی ہین کہ اللہ عزوجل نے اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہی اور کہتا ہے ای مالک بن دینار یہ ہدیہ ہے مومنین کا طرف اپنی اخوان کی اہل مقابر سی میںنے کہا تجھی قسم ہے اوسکی جسنے تجھے نطق دیا کہ تو مجھے خبر دی وہ کیا ہے کہا ایک شخص مومنین سی اس رات کہڑا ہوا پورا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب و قل ھو اللہ احد پڑہا اور کہا الٰہی میںنے سکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مومنین سے ہین سو ہمپر ضیاء و نور و فخت و سرور مشرق مغرب مین داخل ہوا ملک فرماتی ہین کہ مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمسی فرماتی ہین ای مالک اللہ نے تجھے بخشا بعد اوس نور کی جسکو تو نی میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے واسطے ثواب اوسکا ہے ہمپر فرمایا اور بنایا اللہ نی واسطے تیری ایک گہر جنت مین اندر محل کے جسکو منیف کہتے ہین میںنے کہا منیف کیا ہی فرمایا سایہ کرنیوالا ہی اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ ۲۰ **حکایت** بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتی ہین میںنے رابعہ کو خواب مین دیکھا اور مین اونکی لیی بہت دعا کیا کرتا تھا

الواعظ

۱۵ فی بعض النسخ موضع ابن ابی الدنیا ابن ابی الدنیا فی کتاب قضاء حوائج الاخوان (منہ)

مجھسی کہا اسی بشارتیری ہدایا نور کے طباقون پر جو مردہ کے رومالون سی ڈھکے ہوے ہماری پاس آتی ہین مینے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسیطرح زندہ مومنین کی دعا ہی جسکو وہ مردون کی لیے دعا کرتے ہین پھر وہ اونسی لیے قبول کیجاتی ہی تو وہ دعا نور کے طباقون پر رکھی جاتی ہی پھر جس مردے کی لیے دعا کی گئی ہے اوسکی پاس لاتی ہین پھر کہا جاتا ہے یہ فلان کا ہدیہ ہی تیری طرف اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۱ انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ میری امت مرحومہ داخل ہوتی ہے اپنی قبرون مین ساتھ اپنے گناہون کی اور نکلیگی اپنی قبرون سی کہ اوسپر کچھ گناہ نہونگی بسبب استغفار مومنین کی وہ گناہ اوس پر دیدیجاوینگی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند واہٍ ۲۲ حسن رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہا مجھے پونہچا ہے کہ کتاب اللہ مین ہی ابن آدم دو چیزین ہین میتی تیرے لیے کین اور وہ تیرے واسطے نہ تھین وہ صحت تیری مال مین ساتھ دستور کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کی ملک ہوگیا اور دعا مسلمانونکی واسطے تیرے حال آنکہ تو اسی منزل مین ہی کہ اوسمین کسی بدی سی نہ ہٹایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی مین زیادہ کریگا اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا چار چیزین ہین کہ آدمی بعد موت کی اونکو دیا جاتا ہی تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلی اس سی اوسمین اللہ کا مطیع تہا اور لڑکا صالح کہ اوسکی لیے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہی اور سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہی پیرو اوسکی موت کی بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہی اور ستوان آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کی لیے شفاعت کرین تو اوسکی حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہی اخرجہ الدارمی فی مسندہ **وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب صدقہ وخیرات کا** پونہچتا ہے ۲۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میری مان ناگہانی مرگئی اور وصیت نہین کی مین اوسی گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لیی اجر ہے اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجہ الشیخان ۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ سعد بن عبادہ کی مان مرگئین اور وہ غائب تھی یعنی وہ اونکی موت مین حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی اور مین غائب تھا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ہان کہا مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرف سی صدقہ ہی اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا پانی پس اونہون نی ایک کنوان کھدوا دیا اور کہا یہ ام سعد کے لیے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ ۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک صدقہ البتہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی اور وصیت نہین کی اگر صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پایہ سوختہ گوسفند ہو اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعاً صدقہ کری تو چاہیے کہ اوسکو اپنے مان باپ پر کری کہ اوسکا اجر دونونکی لیے ہو اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ کری اخرجہ الطبرانی واخرج الدیلمی نحوہ من حدیث معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے مینے مین کوئی گھر والے کہ مرجاوی اونمین سی کوئی بیت پھر وہ اوسکی طرف سی بعد موت کی صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکی لیی جبریل ہدیہ کرتی ہین ایک طباق نور کے پھر کنارہ قبر پر کہڑے ہوتے ہین کہتی ہین ای گہری قبر والے یہ ہدیہ ہی اسکو تیرے گہر والون نی تجھ بھیجا ہی تو اسکو قبول کر پھر وہ اوسپر داخل ہوتا ہی تو وہ فرخناک وخوش ہوتا ہے اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچھ ہدیہ نہین بھیجا جاتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا** پونہچتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردون کی روحون کو زندون کی افعال سی دو امر پونہچتے ہین اسپر فقہا واہل حدیث وتفسیر اہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت مین ہوا ہی دوسرا مسلمانون کی دعا واستغفار ہی اوسکی لیی اور صدقہ وحج اوسمین نزاع ہی کہ جو اعمال کا ثواب اوسکو پونہچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہی یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پونہچتا ہی اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پونہچتا ہے انتہی ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرف سی حج کیا بعد اونکی وفات اسکے تو لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکی آزادی کو ناری اور جنکی طرف سی حج کیا گیا ہی اونکے لیی ایک پوری حج کا اجر ہوتا ہی بغیر اسکے کہ اونکی اجر سی کچھ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی نے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسپر بعد اوسکی موت کے ادا کرتا ہی اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجہولان ۳۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنی ماں باپ کی طرف سے حج کیا اور اونہون نے حج نہین کیا تھا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے برّ یعنی نیکوکار ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیوالا لکھا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ النطنزی فی الفوائد المعروفۃ بالنطنزیات ۳۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجھے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرف سے ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو پھر وہ تو اوسپر دین ہی ہو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ۳۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی کہا کیا مین اپنی ماں کی طرف سے حج کرون اور وہ مرگئی ہے فرمایا تو مجھی بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا پھر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجھسے مقبول نہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپ نے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی ۳۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے حج کیا کسی میت کی طرف تو جس شخص نے اوسکی طرف سے حج کیا اوسکے لیے مثل اوسکی اجر کے ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل - ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پونہچتا ہے

۳۶ عطاء روز بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ مین اپنی باپ کی طرف سے آزاد کرون اور وہ مرگیا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۷ عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہی میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقا اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۸ ابو جعفر رحمہ اللہ کہتے ہین حسن حسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکھتی تھین کہ اونکو اس سے نفع پونہچاوین بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد ۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکی طرف سے غلام آزاد کیے جاوین سو ہشام نے اوسکی طرف سے پچاس آزاد کردیے فرمایا نہین صدقہ وحج وعتق تو مسلم کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پونہچتا اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ ونماز کے واسطے میت کے

۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برّ سے یہ ہی کہ تو اونکی طرف سے یعنی والدین کی طرف سے نماز پڑھے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دی تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ماں پر دو ماہ کے روزے ہین سو کیا کفایت کریگا کہ مین اوسکی طرف سے روزے رکھون فرمایا ہان کہا تو میری ماں پر حج ہی اوسنے کبھی حج نہین کیا سو کیا کفایت کریگا کہ مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا ہان اخرجہ مسلم

۴۳ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکھے اخرجہ الشیخان

وصل بیان مین قرارت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر میت کے لیے ثواب قرارت کے پونہچنے مین اختلاف ہی سو جہو

سلف اور تینون امام ثواب پونہچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہی وان لیس للانسان الا ما سعی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح پر جواب دیا ہی ایک جواب یہ ہی کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہی والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آباء کی جنت مین داخل ہونگی دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم و قوم موسی علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت مرحومہ سو اسکے لیے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لیے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہ کافر ہے رہا مومن سو اوسکے لیے ہے جو اوسنی سعی کی اور جو اوسکے لیے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتھا یہ ہے کہ نہین ہی انسان کے لیے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالی اوسکو زیادہ دی جو چاہی یہ قول حسین ابن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہی انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب ہوئے اور رہا وصدقہ وصوم وحج و

سلہ یا ماری ہی ہوگا نقل اصل جو ہی ہوگا ہان سلہ وجہ ہوگا ہان ہے واللہ اعلم

حق جبکا ذکر پہلے ہوچکا اسپر قرارت قرآن وغیرہ کا قیاس کرکے وصول ثواب پر استدلال کیا ہی کیونکہ کسی طرح کا فرق نہین ہے نفس ثواب مین درمیان اسکے کہ وہ جسی ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرارت سی بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آئندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہی اونکے لیے اصل ہی اور اس سی استدلال کیا ہی کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کی لیے پڑہتے ہین سو یہ اجماع ہوگیا یسب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزو مین ذکر کیا ہی جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ شیخ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پونہچتا ہے جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نی خواب مین دیکہا اونسی کہا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پونہچتا ہی سو اسکی کیا کیفیت ہی کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینے اس قول سی رجوع کیا اسلیے کہ مینے اس باب مین اللہ تعالے کے کرم کو دیکہ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پونہچتا ہے رہا قبر کے نزدیک قرارت کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتھ جزم کیا ہی عمرانی نی کہا مینے شافعی رضی اللہ عنہ سی قرارت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہی اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہی زائر قبور کے لیے مستحب ہے کہ جسقدر ہوسکی قرآن پڑہے اور اوسکے بعد مردون کی لیے دعا کری شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہی اور اصحاب کا اسپر اتفاق ہی دوسری جگہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار کرتے تھے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پونہچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ اونکو پونہچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہی اور مین سی حدیث مرفوع ابن عمرو بن العلاء ابن اللجلاج باب ما یقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعود دال علی قرارۃ القرآن سنو (۱) شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو وقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی قبر کی طرف آمد و رفت رکہتی اوسکی لیے قرآن پڑہتے تھے اخرجہ الخلال فی الجامع ۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان پر گذرا اور اوسنی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کی اجر دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ھو اللہ احد ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر اوسنی فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الٰہی جو مینے تیرے کلام سی پڑہا اوسکا ثواب قبرستان والونکی لیے مومنین و مومنات سی بخشدیا تو وہ اوسکے شفیع ہونگے طرف اللہ تعالی کی اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ۴ **حکایت** سلمہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد کی نی کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا یعنی قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکہا مینے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہین لیکن ایک آدمی نے ہماری اخوان سی قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لیے بخشا سو ہم سال بہر سی اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرجہ القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ ۵ انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر سورہ یٰسین پڑہی تو اللہ تعالی مردون سی تخفیف کرتا ہی اور اوسکی لیے بعدد اون مردون کی جو اوسمین ہین نیکیان ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک حدیث مین آیا ہی تم اپنی مردون پر یٰسین پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکہتی ہی کہ یہ قرارت نزدیک میت کی ہو اوسکی حالت موت مین اور یہ بہی احتمال ہی کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنی امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ قول اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گذر چکا ہے اور دوسری قول کی ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزو مین جسکی طرف اشارہ ہوچکا اور دونون حال مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سی ہین اور احیاء الموتی مین امام غزالی اور عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سی مروی ہی کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لیے کرو کیونکہ وہ اونکی طرف پونہچتا ہی قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہی وقد قیل یعنی بعض نی کہا ہے کہ ثواب قرآن کا تلاوت ہی واسطے ہی اور میت کے لیے ثواب سننے کا ہی اور اسی لیے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوی تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی نی کہ اللہ کے کرم سی کچہ بعید نہین ہی کہ میت کو ثواب قرآن کا اور سننے کا

مُحالا لاحق ہو اور قراءت کا ہدیہ جو اوسکو بھیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کے وہ بھی اوسی لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنی کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ کی ہے یہ ہے کہ قراءت قرآن کی نزدیک قبر کے اگر قاری نے یہ نیت کی ہی کہ آواز قرآن کی مردونکو اونس دی تو وہ پڑھے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہی تو اسد قراءت کو سنتا ہی جہان کہین وہ قراءت ہو **فرع** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمارے بعض علماء نی نفع قراءت پر نزدیک قبر کی حدیث عسیب یعنی شاخ خرما سی جسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کیے تھے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تھا استدلال کیا ہے اور آپ نی فرمایا تھا کہ شاید اون دونون میت کی تخفیف کیجائی جبتک کہ وہ خشک نہون خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ یہ نزدیک اہل علم کی اسپر محمول ہی کہ اشیا جب تک اپنی اصل خلقت پر یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ بتسبیح کرتی رہتی ہین یہان تک کہ اونکی رطوبت خشک ہو جاے یا اونکی سبزی جاتی رہی یا اپنی جڑ سے کاٹ دیے جائین غیر خطابی نے کہا جبکہ اون دو مردونسی بسبب تسبیح شاخ خرما کے تخفیف کیجاتی تو مومن کے قرآن پڑہنے سی کیونکر تخفیف نہوگی قبرون کی نزدیک درخت لگانی کی یہی حدیث اصل ہی **حکایت** قتادہ کہتے ہین کہ ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ حدیث کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گذر فرمایا اور صاحب قبر کا عذاب کیا جاتا تھا تو آپ نی ایک شاخ کھجور کی لی پھر اوسکو قبر مین گاڑ دیا اور فرمایا شاید اوس سی کشایش کیجاے جب تک کہ وہ تر و تازہ رہے ابو بریدہ وصیت کیا کرتے کہ جسوقت مین مرجاؤن تو تم میری قبر مین میرے ساتھ دو ٹہنیان رکھیو پھر جب وہ ایک بیابان مین مری جو کہ درمیان کرمان و قومس کے تھا تو لوگون نی کہا کہ وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تھی کہ ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکھین اور یہ ایک ایسی جگہ ہی کہ ہم اوسمین اونکو نہین پاتی ہین وہ اس حال مین تھی کہ ایک قافلہ جانب سجستان سی نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف یا اوسمین سی دو شاخین لیلین پھر اونکو ساتھ اونکی قبر مین رکھدیا اخرجہ ابن عساکر من طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نی سورق سی روایت کیا ہی کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ اونکی قبر مین دو شاخین رکھدی جاوین **فائدہ** تاریخ ابن النجار مین بذیل ترجمہ کثیر بن سالم تمیمی رحمہ اللہ لکھا ہی کہ اونہون نی وصیت کی تھی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ ہو جاے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید کی اور کہا کہ اللہ عزوجل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہی تو انپر رحم کرتا ہی اسلیے مین یہ امید رکھتا ہون کہ مین بھی اونمین سی ہو جاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گذر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکی مردے عذاب کیے جاتے تھی پھر جب سال بھر کے بعد اونپر گذر ہوا تو ناگاہ اونسی عذاب ساکن ہو گیا تھا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلے برس گذرا تھا اور اونپر عذاب ہو رہا تھا اور اس سال مینے گذر کیا اور عذاب اونسی ساکن ہو گیا ہے ناگاہ آسمان سی ندا آئی کہ اے ارمیا اونکی کفن پھٹ گئی اونکے بال جھڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہو گئین مینے اونکی طرف نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الداسات والاکفان المتمزقات والشعور المتعطات یعنی مین اسی طرح اون لوگونکے ساتھ کیا کرتا ہون جنکی قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پھٹ پھٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہی وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الاثنا من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ **وصل** اوپر جو لکھا گیا وہ شرح الصدور کا بیان تھا اب کچھ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سی کیا جاتا ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہی جیسے روزہ نماز قراءت قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہی کہ اسکا ثواب پونہچتا ہی اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہی امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر تصریح فرمائی ہی جبکہ اونسی عرض کیا گیا کہ آدمی کچھ خیر صدقہ یا نماز دیا اسکے سوا اور کوئی عمل کرتا ہے پھر وہ اوسکا آدھا اپنے باپ یا مان کی لیے ٹھیراتا ہی آپ نی فرمایا ہان امید رکھتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پونہچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز خیر صدقہ وغیرہ سے پونہچتی ہی اور یہ بھی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑھ اور قل ہو اللہ احد اور کہہ الٰہی تو اسکو اہل مقابر کے لیی پونہچا دی اور مشہور مذہب امام شافعی و امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پونہچتا انتہی سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ کی شرح منظومہ مین لکھا ہی کہ زندہ لوگ جو کچھ میت کے لیے کرتے ہین اوس سی میت کو نفع ہوتا ہے کتاب و سنت اور قواعد شرع اسپر دلیل ہین **کتاب** یعنی قرآن شریف مین اللہ پاک فرماتا ہی والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکھو اللہ سبحانہ نی اونپر اس بات کی ثنا کی ہی کہ جو مومنین اونسی پہلے

ہیقی

وہ اونکے لیے استغفار کرتے ہین اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف سے یہ دلالت ہی کہ مردی زندون کی استغفار سے منتفع ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت ہی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہی اور اُمت کا اجماع اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردونکی لیے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو خالص کرو اوسکی لیے دعا کو اس حدیث کو ابوداؤد نی سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور محدثون مین یہ بات ثابت ہوچکی ہی کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جنپر آپ نے نماز پڑھی اور جن لفظون سے آپ نے دعا فرمائی وہ حفظ کیے گئے جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے یاد کرلیے اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندونکی دعا سے مردونکو نفع ہوتا ہے کسی طرح کی نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہی کہا ہے کہ میت کو دعا غیر سے کچھ بھی نہین پونہچتا سوا یہ ایک ایسا باطل قول ہی کہ اسکے رد کرنیکی کوئی حاجت نہین ہی کیونکہ اسکو قرآن و سنت اور جوان دونون سے معلوم ہی رد کر رہا ہی اسی لیے ہم اسکی دلائل بیان کرنی مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قرب بدنیہ وغیرہ کا ثواب جو میت کو پونہچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنی مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق الحمید ثمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہی لیکن یہ بات ظاہر ہی کہ دعا باب اہداء ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی سے التماس ہی اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہی وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوی بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت و توسل ہی طرف اللہ تعالی کی ساتھ اپنی دعا کے کہ جو اوسنی طلب کیا ہی وہ مسئول لہ کو عنایت کری بہان کسی عمل کا ثواب نہین ہی کہ اوسکو مردے کے لیے ہبہ کرتا ہی اور اوسکی طرف ہدیہ بھیجتا ہے اور ثواب ان دعا و استغفار و سوال و شفاعت کا سائل کے لیے باقی ہے پس دعا اہداء ثواب کی دلائل سے نہین ہی رہی یہ بات کہ اللہ تعالی نے مومنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونہون نے اپنی اخوان مومنین سابقین کی لیے دعا کی سو یہ ثنا اونکی اسلیے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا خاصہ کیا بعد موت کی اور اونکی لیے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اوسکا سوال اپنی ذات کے لیے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہی کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنی اخوان سابقین کو بخشدیا سو اگر اونہون نی نبخشتا ہے تو اوسکی اور دلیل ہی جسکا ذکر آئندہ ہوگا۔ اب وہ دلائل جنوجسکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکی ثبوت مین چار حدیثین لکھی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۴ حدیث عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لیے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ روایت دیگر ابن عباس رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنی نذر کی کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکھیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکھی یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرف سے روزے رکھے رواہ اھل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح النسے وصول ثواب بدل صوم مروی ہی اور بدل صوم کا کھانا کھلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جو شخص مرجاوی اور اوسپر مہینے بھر کے روزے ہون تو کھلایا جاوی اوسکی طرف سے ہر دن کی لیے ایک مسکین کا سکو ترمذی و ابن ماجہ نی روایت کیا ہی اور ترمذی نی کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ جسوقت آدمی رمضان مین بیمار ہو اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوی اور اوسپر اوسکی قضا نہوگی اور اگر نذر کی ہی تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے قضا کریگا **وصول ثواب حج** اس باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا کہ میری ماں نے نذر کی تھی کہ حج کری سو اونسی حج نہ کیا یہانتک کہ مرگئی کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نی فرمایا تو اوسکی طرف سے حج کر تو مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ احق ہے ساتھہ قضا کے رواہ البخاری اس معنی مین نسائی نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے

۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ سب حدیثین سابق گذر چکی ہین اسلیے انکو مکرر نہین لکھا غرض اتنی ہی تھی کہ بالاجمال معلوم ہوجاوے کہ جن حدیثون سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہی وہ یہ ہین سو وہ اس سے حاصل ہوگئی ف اسپر اجماع واقع ہوچکا ہے کہ میت کی طرف سے اوسکا فرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ سے ادا کری تو وہ اوسکی ذمے سے ساقط ہوجاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے کہ وہ ایک میت کے دین کی ضمان ہوگئی تھی اوسپر دو دینار قرض تھی جسکو اونہون نے دو دینار ادا کردیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوس کے چمڑے کو ٹھنڈا کردیا ف اسپر بھی اجماع ہوچکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط کردے تو مردے کو اوس سے بری کردی تو یہ اسقاط و ابراء مردے کو نافع ہی جیسا کہ زندے کا حق زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کردی تو وہ ساقط ہوجاتا ہے سو جبکہ بعض اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہوگیا باوجود اسکے کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کرسکتا تھا تو میت کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہوگا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابرا و اسقاط سے منتفع ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہی اوسکے ساتھ ہی منتفع ہوگا ان دونون باتونمین کسی طرح کا فرق نہین ہی کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالے کا حق تھا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کردیا بخشدیا تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہوجاویگا جس طرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تھے اور وہ محض حق زندے کا تھا جب وہ اوسکو میت سے معاف کردیتا تھا تو یہ معافی اوسکو پہنچتی تھی اور وہ اوسکی ذمے سے ساقط ہوجاتا تھا سو یہ دونون حق زندے کے ہین پھر کون سی نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ شرع شریف سی ہے کہ وہ ایک کے پہنچنے کو تو واجب کرتا ہی اور دوسرے کو وصول کو مانع ہوتا ہی بلکہ یہ خصوص جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتی ہین اسپر کہ زندون کی طرف سے اعمال کا ثواب مردون کو پہنچتا ہی **بیان واضح** اسکا یہ ہی کہ روزہ بھوکے رہنے کا اور نیت محض ہی جسکا قیام دل کی ساتھ ہی سوای اللہ سبحانہ کی اور کسی کو اوسپر اطلاع نہین ہے اور روزہ یہی ہی کہ نفس کو توڑنے والی چیزون سی روکا جاوے حال آنکہ اللہ تعالی نے اسکا ثواب تو میت کو پہنچا ہی دیا جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوچکا ہی تو پھر قرارت کا ثواب کیونکر نہ پہنچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہی بلکہ وہ تو میت کی طرف بھی محتاج نہین ہی تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہنچانا تنبیہ ہی اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو پہنچتا ہے اس بیان سی یہ **زیادہ تر واضح** یہ ہی کہ عبادت تین قسم ہی ۱ بدنی ۲ مالی ۳ ان دونونسی مرکب جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سی سائر عبادات بدنیہ کی وصول پر تنبیہ فرمادی اور وصول ثواب صدقہ سی سائر عبادات مالیہ کی وصول پر آگاہی بخشی اور وصول ثواب حج سی جو کہ مالی و بدنی دونونسی مرکب ہے اور جو اسکی مثل ہی اوسکی وصول پر اطلاع فرمائی پس تینون قسمین بنص و اعتبار ثابت ہین جناب توفیق مآب دام مجدہ فرماتی ہین کہ میری نزدیک راجح اقتصار ہی بنص پر نہ اعتبار فاعتبروا منہ یا اولی الابصار انتہی۔ سید صاحب مرحوم نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلین ہین ہر ایک دلیل کا جواب شافی باسخ کافی دیا اور اونکی رد مین طول کیا پھر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہنچی تو تمکو اس قول کی قوت معلوم ہوگئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بھیجتا ہے وہ اوسکو پہنچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندی کو اجر ملتا ہی اور وہ اوسکو اپنے بھائی کے لیی باب احسان وصلہ و بری ٹھیراتا ہی یہ سب کچھ اوسکو پہنچتا ہے مخلوق الہی مین سب سی بڑھکر محتاج مردہ ہی جو کہ رہین خاک ہو رہا ہی ہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہوگیا ہی ف سید صاحب مرحوم فرماتی ہین آمین کسی طرح کا کلام نہین ہی کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہی اوسکو اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہی کہ بندہ جبکہ اپنی بھائی کے لیی اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہی تو فرشتہ اوس سی کہتا ہے آمین اور تیری لیی مثل اسکے تو پھر اوسوقت کا کیا پوچھنا کہ جسوقت وہ اپنی بھائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کہ اوس سی بہرآنے کی طرف داعی و مہدی کی امید تک بھی نہو پھر یہ جو اوسنے اپنے بھائی کو ہدیہ بھیجا ایک حسنہ ہی اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلا ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بھائی کی طرف ہدیہ بھیجگا تو اللہ تعالی دس دن کی روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماویگا اسی جگہ سی یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ اپنی طاعت کا غیر کے لیے کردینا اپنے نفس کی واسطے ذخیرہ رکھنی سے افضل ہی اسلیے کہ جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی عرض کیا تھا کہ مین آپ کے واسطے اپنا سارا درود کردون تو آپ نے اوسکو ثابت رکھا اور فرمایا کہ اب تیری ہم کی کفایت کیجاویگی

اور یا ایسی چیز ہی کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو گمان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس
ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہی کہ لوگون کو اوسپر گواہ کری نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پھری اور اگر ہمان بھی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو
نہ کرنا اونمین قدح نہین کرتا ہی کیونکہ یہ کام مندوب ہی کچھ واجب نہین ہی اور ہمارے لیے اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہوگئی ہی برابر ہی کہ ہمسے پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا
نہ کی ہو **وصل** حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گذرانے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے
بعض نے اسکو مستحسن سمجھا ہی اور بعض عدم استحسان کے قائل ہوئے ہین اور اسکو بدعت شیرایہ ہے اسلیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے اور اسلیے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہی بغیر اسکے کہ عاملین کی اجر سے کچھ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اونکو اسکی
طرف دعوت دیا سو آپکی لیے مثل اونکی اجور کے ہی بدون اسکی کہ اونکی ثواب سے کچھ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہبہ نے سوال کی جواب مین کہا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ
بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہی اسلیے کہ اوسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تھا کہ وہ اپنی کل درود کو آپ کی واسطے کردین اور
ظاہر اسکا حیا و متا ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول ہدایا کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو مثیر لیا ہی اور یہ سب کچھ سلف نے حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کیا ہے اور خود آپنے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپ کے واسطے تیا و وسیلہ و فضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا
کہ آپ پر درود بھیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور آپ پر درود بھیجنا آپ کے واسطے دعا کرنا ہی پھر اس سے کون مانع ہے کہ سارے اعمال کا ثواب آپکی خدمت
بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپ کے لیے مثل اجر اوس شخص کے ہے کہ جو کوئی آپکی امت سے کوئی طاعت و عبادت بجا لائی سو یہ یون ہی ہی پس عامل کو چاہی کہ آپکے لیے
اپنی اجر کا زیادہ ہدیہ کری تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ باختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الاجران فی
غرف الجنان والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہماری نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہی کیونکہ ہمنے رشتہ داردن اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات
دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتھ صلہ کیا اور ہمنے اونکو خواب مین دیکھا کہ جو ہمنے اونکے ساتھ کیا وہ اونکا شکر کرتے تھے اور جو ہمنے اونکو دیا اور اسکا شکر کرتے تھے اور جو ہمنے اونکو دیا اور اسکے ساتھ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہوگیا انتہی
مختصرا مدرجا بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات متعلق باب کا ذکر فرمایا اونکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن الحسنین مین بھی
لکھی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردونکو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میری نزدیک ماورد پر اقتصار کرنا اولی و احوط ہے
انتہی **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ اونکے بہت سے خواب نقل کیے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہی کہ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
عرض کیا کہ ای رسول خدا مینے سارا ثواب اپنے درود کذا و کذا کا آپکو دیا کیا مراد آپکی بجواب سوال سائل حسبی یہ کہا تھا افاجعل لک ثواب صلوتی کلھا اور آپ نے اوس سے
فرمایا تھا اذا تکفی ھمک ویغفر لک ذنبک یہی ہے کہ ہان یہی میری مراد ہی لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لیے باقی رکھ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہی یہان اجمالا البتہ بقدر لکھی جاتی ہین اسلیے کہ وہ سب پہلے گذر چکی ہین ۱ حدیث انس رضی اللہ عنہ ۲
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۳ حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ ۴ حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۶ حدیث انس رضی اللہ عنہ
اخرجہ عبدالعزیز ۷ قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبدالحق نے کتاب العاقبہ مین روایت کیا ہی بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہی کہ یہ حدیثین
اور مثل اونکے اور احادیث مرفوعہ اور منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچھ زندونکی طرف سے مردونکی لیے ہدیہ بھیجا جاتا ہی وہ اوس سے منتفع ہوتی ہین منامات اگرچہ بمجرد ہا دلیل
نہین ہوسکتی ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود اسکی کثرت کی کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین کرسکتا اس امر پر متفق ہین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد فرمایا ہی کہ بیشک انتہا خواب اس بات پر متفق ہوگیا ہی کہ مقررہ عشر اواخر مین ہی پھر جب کہ مومنین کے

خواب متفق ہوجاوین تو بمثل اتفاق اونکی روایتون کی ہونگی اور بمثل اتفاق اونکے آراء کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکی استقباح پر اور جس چیز کو مومنین احیا جانین وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہی اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہی انتہی جناب توفیق دامی مجدہ فرماتی ہین کہ بی شبہہ رویت مومنین جمیع امصار واقطار کی قرون خالیہ اور عہود حالیہ سی حسن وقبیح شی کی علامت ہی گو حجت قطعی ودلیل شرعی نہو لیکن بالکل لائق اعتبار اور درک نہایت مستحکل ہی اور رویت ایک جماعت کی نہ دوسرے کی یا اہل ایک اقلیم کی نہ دوسرے کی محل نزاع سی خارج ہی احوط اس قسم کے مسائل مین اقتصار دارد پر ہی نہ تمسک بہ قیاس واعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی اہل اسلام اور موجب جمع میان روایات کی ہی فتدبر وباللہ التوفیق

باب ۵۰ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے

(۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ ابونعیم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نی لا الہ الا اللہ کہا واسطی چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطی اوسکی ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنی روزہ رکہا ایک دن واسطی طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا او سکے لیی ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنی کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا او سکے لیی ساتھ او سکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہی حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابونعیم ۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص روزہ دار مرتا ہی تو واجب کرتا ہی اللہ واسطی اوسکے روز دن کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہی تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہی اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہدا ہوگی اخرجہ ابونعیم ف طابع بفتح اور کسر ایک لغت ہی یعنی علامت ۶ ابوجعفر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ شب جمعہ غرّا ہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہی جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہی اوسکی لیی عذاب قبر سی ایک برات لکہی جاتی ہی اور جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ آگ سی آزاد کردیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی تفسیرہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف ف غرّا اور ازہر یعنی روشن ومنیر ہے

باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کی جو کہ واجب کرتے ہین اپنی صاحب کے لیی تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

۱ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑہی پیچے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سی مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ وابن مردویہ والدارقطنی ۲ بیہقی نی شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سی مثل اسکی روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سی بھی باین لفظ روایت کیا ہی کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑہی پیچے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اوسکی کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پھر جس وقت وہ مرا جنت مین داخل ہوگیا

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑجاتا ہے مگر انبیا علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

۱ جندب بجلی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سی بدبودار ہوتی ہی اوسکا پیٹ ہی اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض کتب مین پڑہا ہی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مینے بدبو کو میت پر لکہا ہی یعنی فرض کیا ہی کہ وہ بدبودار ہوجاوے تو لوگ اوسکو اپنے گہرون مین روک کر کہتی اخرجہ ابونعیم ۳ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سی مرفوعا مروی ہی کہ اللہ فرماتا ہے مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کی ساتھ وسعت کی ہی پہلی مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر اور اگر یہ نہوتا تو اپنی بادشاہون کو خزانے مین رکہتی جیسے سونے چاندی کو خزانے مین کہتی ہین اور بگڑتا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نہ کرتا اور سلب کرلیا مینے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اونکو رستی نہ ہوتی اخرجہ ابن عساکر ۴ ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سی نہین کھینچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بدبو ہوگئی اخرجہ ابن عساکر ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہی انسان سی کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہوجاتی ہے

مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہی اور اسی سی خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم **ف** عجب بفتح مہملہ وسکون جیم یعنی اصل و مذنب بمعنی دم آدمی سے پہلے پہل یہی پیدا ہوتی ہی اور باقی بھی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی بسہولت **۶** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل ابن آدم کو مٹی کہاتی ہی مگر عجب الذنب کہ اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والنسائی **ف** شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے ہین آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کردیگا پھر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کردیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کریگا اعادہ کریگا حق یہ ہی کہ اسمین کچھ ثابت نہین ہوا اسمین نفیًا واثباتًا جزم نہین کیا جاتا ہی کیونکہ کسی شئی پر طرفین سی دلیل نہین ہی اور قول اللہ تعالیٰ کل شئ ھالک الا وجھہ مین معدوم کرنے پر دلیل نہین ہی اسلیے کہ تفریق ہلاک ہی مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سی کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہی اور مثل اسکا عرفًا فنا نام رکھا جاتا ہے تو پھر اعدام پر بھی کل من علیہا فان سی استدلال تمام نہ ہوگا **انبیاء علیہم السلام (۱)** اوس بات اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجھپر درود بھیجا کرو دن جمعے کے اسلیے کہ تمہاری درود مجھپر پیش کیجاتی ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری درود آپ پر کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہوگئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابو داود والحاکم **۲** ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بھیجے گا مجھپر مگر پیش کیجاویگی مجھپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سی فارغ ہوگا میں نے کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کھاوی اجساد انبیا کو اخرجہ ابن ماجۃ **شہداء** - **(۱)** عبدالرحمن بن صعصعہ سی مروی ہی کہ اونکو یہ بات پونچی ہے کہ سیل نی عمرو بن جموح انصاری اور عبداللہ بن عمرو انصاری کی قبر کو کھود ڈالا اونکی قبرین سیل کے متصل تہین اور وہ دونون ایک قبر مین تہے اور یہ دونون اون لوگون مین سی تہے جو دن احد کے شہید ہوے سو یہ دونون کھودے گئے تاکہ اپنی جگہ سی بدل دیے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوے تھے گویا کل مرے ہین اونمین سی ایک زخمی ہوگیا تہا تو اپنے ہاتھ کو زخم پر رکھدیا تہا اور اسی حال مین دوبارہ دفن کردیا گیا تہا سو اوسکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا پھر چھوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تہا درمیان احد کی اور اون لوگون کی کھودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تہا اخرجہ مالک **۲** بیہقی نی اور وجہ سی دلائل مین روایت کیا ہی اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتھ زخم سی ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پھر اوس ہاتھ کو اپنی جگہ پر رکھدیا تو خون تھم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نی جب ارادہ کیا کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کردی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہوجاوے لوگ اپنی مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تر و تازہ پایا وہ مرتے تھے یعنی اعضاء اونکی نرم تھی اونمین سی ایک آدمی کے پاؤن کو کدالی لگ گئی تو خون بہ نکلا ابو سعید خدری نی کہا کہ بعد اسکی کوئی نکیر انکار نہ کریگا وہ لوگ مٹی کھودتے تھے پھر تھوڑی سی مٹی کھودی تو اونپر مشک کی خوشبو اوتری ھکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ **۳** ابن ابی شیبہ نی مصنف مین کہا ہی کہ عیسی بن یونس سی ہم کو حدیث کی کہا مجھکو میرے باپ نے خبر دی کئی آدمیون سی بنی سلمہ کے اونہون نی کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نی جبکہ اپنا چشمہ کھودا جو کہ قبور شہداء پر گذرتا ہی سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کھل گئین تو اونپر ندا کی گئی کہ اونکو بلا کہ وہ مرتی تھی یعنی اونکے اعضا نرم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین تھین اونسے اونکے منہ چھپائے گئے تھے اور اونکی پاؤنون پر کچھ روئیدگی زمین کی تھی یہقی نے اسکو دلائل مین موصولًا جابر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہی کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا **مؤذن محتسب** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنی طالب اجر مثل شہید کے ہی جو کہ اپنی خون مین آلودہ ہی اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہی کہ مؤذن محتسب کو بھی زمین نہین کہاتی ہی **۲** مجاہد کہتے ہین کہ اذان دینے والی دراز ترین لوگون کی ہونگے از روی گردن کے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکی کیڑے پڑینگی اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف **حامل قرآن شریف یعنی حافظ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہی تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کہانا تو زمین کہتی ہی اے رب مین

اوسکا گوشت کھونگے کھاؤنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہی اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنھما

وہ شخص جسنی گناہ نہین کیا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجھ یہ بات پونہچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنی کوئی گناہ نہین کیا ہے اخرجہ المروزی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ جناب توفیق دام مجدہ نی کتاب الدار والدوا مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان حنبلی شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولھوین ربیع الاول نشنہ ہجری مین وفات پائی پھر بعد ۷ برس کے اونکی وفات سی اونکو سوس سی مراکش کی طرف لیگئے ریاض العروس مین کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسی کہ دن دفن کی تھی زمین نی اونپر کچھ زیادتی نہین کی نہ طول زمان نی اونکی احوال سی کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑھی کی بالون سی ظاہر تھا مثل اونکی حالت کے دن موت کی اسلیکہ وہ قریب الصد تھے ساتھ حلق کی قبر شریف اونکی مراکش مین ہی اور سبب جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہری لوگ دور سی زیارت حاصل کرتی ہین اور اوسکی نزدیک کثرت سی دلائل الخیرات پڑہتے ہین اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سی مشک کی خوشبو پائی جاتی ہی بسبب کثرت درود شریف کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تھا طریق مین اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تھا۔ نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سی یا پہلے سجدے مین دوسری رکعت سی انتقال ہوا انتہی مین کہتا ہون یہ سید حسنی تھے زہر سے وفات پائی مشرف بشہادت ہوے جس طرح کہ اونکی جدا امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی۔ فقیر مین انکے صحیح سالم رہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ اول تو یہ عالم باعمل متقی تھے دوسرے شہید ہوے تیسرے کثرت سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور ایک کتاب درود کی تالیف کرگئی کہ قیامت تک وہ کتاب قائم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑہینگے اون سب کا ثواب انہی کی نامۂ اعمال مین لکھا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین

خاتمہ بیان مین فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر فوائد کی تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سی کی ہی **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا مدینہ مین اور آپ ایک کھجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تھے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سی بعض نی بعض سی کہا کہ اونسی روح کا سوال کرو اور بعض نی کہا نہ کرو پھر آپ سی سوال کیا کہا ای محمد روح کیا ہے آپ دس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپکو وحی آرہی ہے پھر آپ نی فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ الشیخان ف لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سی باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالے کے اسرار سی اور اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شے ہے کہ اوسکی علم کے ساتھ اللہ ہی متاثر ہی اور سوا نبی کے مخلوق سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندونکو جائز نہین ہی کہ اوسکی اس سی زیادہ بحث کرین کہ روح موجود ہے اہی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہین ہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سی ثابت ہوچکا ہی کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تھی ابن ابی حاتم نے عکرمہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس سی کسی نی روح کا پوچھا فرمایا روح امر سے ہے میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پونچھو گے سوتم اوسپر زیادہ نہ کرو کہو جیسا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن جریر نی بسند صحیح اخراج کیا ہے کہ آیت جسوقت اتری تو یہود نے کہا ہی طرح ہم اوسکو پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلی کو اللہ تعالی نی قرآن و توریت مین مبہم رکھا اور اوسکی علم کو اپنی خلق سی چھپایا تو کہان سی محققین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہوسکتی ہے اور ابو القاسم سعدی نی افصاح مین نقل کیا ہے کہ امام قلفاسفہ نے بہی یہین کلام کرنی سی توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہی اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہی کہا اور ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سی قاصر گیا جسطرح کہ سر قدر کی ادراک سی قاصر گیا ہے ابن بطال نی کہا حکمت الہین یہ ہے خلق کو عجز ادنکا علم سی اوس چیز کی جسکا وہ ادراک نہین کرسکتے تاکہ یہ عجز اونکو مضطر کردی اس طرف کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے اسلیکہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہی باوجود اسکی کہ وہ اپنی وجود کو قطعا جانتا ہے تو حق سبحانہ وتعالی کی حقیقت کے ادراک سی بطریق اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سی قریب ہی عجز بصیرت کا اپنی نفس کی ادراک سی اور ایک فرقے نے روح مین کلام کیا اور اوسکی حقیقت سی بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہی امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہی مشتبک یعنی مختلط

اور ملا ہوا ہے ساتھ اجسام کثیف کے مثل اشتباک پانی کے ساتھ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والوں نے اختلاف کیا ہے کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا یا نہیں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ ہمکو حدیث کی بو سعید اشج نے کہا ہمکو حدیث کی ابو اسامہ نے صالح بن حیان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئی حال آنکہ روح کو نہیں جانتے تھے اور ایک طائفے نے کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تھا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرمادیا تھا اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ آپ اوسے اپنی امت کو مطلع فرماویں یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم میں ہے **تیسرا فائدہ** اکثر مسلمان اس پر ہیں کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب وسنت واجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اسلیے کہ روح کا وصف آیتوں حدیثوں میں توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تغیر تعذب رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ میں ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہ یہی روح کا وصف آیا ہے کہ وہ کہاتی پیتی جیتی جگہ پکڑتی بولتی پہچانتی نہیں پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہیں کہ وہ صفات اجسام سے ہیں اور عرض ان صفتوں کے ساتھ متصف نہیں ہوتا ہے اور اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ روح اپنی نفس کو اور اپنی خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہیں اور علوم عرض ہوتے ہیں سو اگر روح عرض ہیری اور علم اوسکی ساتھ قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سی صورت میں ایسا ہی جیسے ہونا ملائکہ وشیاطین کا بصفت لطافت کے **چوتھا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح ونفس ایک شی ہے اللہ پاک نے فرمایا یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اور فرمایا وذهق النفس عن الهوی اور محاورہ عرب میں کہتے ہیں فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کی ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا الآیہ روایت کیا ہے کہ انسان کی جوف میں روح ونفس ہے درمیان اونکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب میں اور روح کو اوسکے جوف میں چھوڑ دیتا ہے وہ تقلب وتقفس کیا کرتا ہے پھر اگر اللہ کو یہ منظور ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کر لیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو نفس کو پھیر دیتا ہے طرف اوسکی مکان کی جو اوسکی جوف سی ہے مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لیے حیات وروح ونفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکل جاتا ہے جس سے وہ اشیاء کو سمجھتا ہے اور جسم سی مفارقت نہیں کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکی لیے شعاع ہے پھر وہ خواب دیکھتا ہے ساتھ نفس کے جو اوس سی نکل گیا ہے اور حیات وروح جسم میں باقی رہتے ہیں اونہیں کے سبب سی لوٹتا یا لوٹتا ہے سانس لیتا ہے پھر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سی بھی زیادہ تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب میں اوسکو ماری تو اوس نفس کو روک رکھتا ہے جو کہ نکل گیا تھا اور یہ یہی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلجاتا ہے پھر چڑھتا ہے جسوقت کہ خواب دیکھتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو خبر دیتی ہے پھر صبح کو اوٹھتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا وایسا دیکھا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہیں اور شر کی طرف بلاتی ہیں اور مسکن اوسکا بیت میں ہے اور انسان کو روح سی فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ میں ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخ وهو علی یدیه فقال ترون هذا بارد وهو من الروح وهذا علی یدیه فقال هذا حار وهو من النفس اور شل نفس روح کی جیسے مراد اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف جاگتی ہے اور دونوں ملجاتی ہیں تو انسان سوجاتا ہے پھر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہ ہے کہ تو جسوقت سوتا ہے پھر بیدار ہو جاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف ثوران کرتی ہے یعنی اور یہ کوچڑھتی معلوم ہوتی ہے اور شل قلب کی جیسے بادشاہ اور ارکان یعنی ہاتھ پانوں وغیرہ اعضا اوسکی اعوان ومددگار ہیں پھر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش وحرکت کرتے ہیں اور روح اوسکو منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مومن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پھر ارکان خوش ہو جاتے ہیں اخرجه ابو الشیخ فی کتاب العظمة و ابن عبد البر فی التمهید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور ریا کی سے پیدا کیا ہے پھر اوسمیں نفس کہا گیا ہے سو اسکی سبب سے کہ اوہ ہوتا ہے

دیکھتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دو اب جانتے ہین اور بچتا ہے جس سی وہ بچتے ہین پھر اوسمین روح رکھی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سی پہچانا
اور ہدایت کو گمراہی سی اور اسی سی حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید
مین کہا ہی کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہی مثل خلق انسان کی اور روح مثل
آب روان کے ہی اور اللہ یتوفی الانفس الایہ سی حجت پکڑی ہی اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و
نازل یعنی چڑہتی اور اترتی ہی اور انفاس اوسکی قائم ہین اور نفس ہر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سی جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ اذن دیتا ہی نفس
کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہی اور اوسکی لوٹنے کے سبب سی سارے اعضا جسد کے بیدار ہو جاتی ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان
کے ہی باغون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کو بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سی روک دیتا ہے اوس سی اوسکی حیات مرجاتی ہی پس انسان بھی اسیطرح ہی ابو اسحق
نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتھ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکی لیے جاتا ہی پھر جب نماز کی لیے
رکھا جاتا ہی تو وہ توقف کرتا ہی پھر جب قبر کی طرف اوسی اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہی پھر جسوقت وہ لحد مین رکھا جاتا ہی اور مٹی سی اوسکو چھپا دیتے ہین تو
وہ اوسکی نفس کو طرف اوسکے پھیر دیتا ہے تاکہ اوس سی دونون فرشتے خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سی چلے جاتی ہین تو فرشتہ اوسکی نفس کو نکال لیتا ہے
پھر اوسی پھینکدیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہی اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سی ہے انتہے شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ ہر جسد مین دو روحین ہین
ایک روح بیداری کی اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہی کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان جاگتا رہتا ہی جب وہ جسم سی نکلی جاتی ہی تو سو جاتا ہی اور وہ روح
خوابین دیکھتی ہی دوسری روح حیات ہے اللہ تعالی نے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہی تو انسان زندہ ہوتا ہی جب وہ جسد سی جدا ہو جاتی ہے
تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہی تو زندہ ہو جاتا ہی یہ دونون روحین انسان کی سپرد مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کو نہین پہچانتا ہی مگر وہ شخص جسکو اللہ نے
اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کی ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہی جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہی کہ روح قلب کے قرب مین ہی ابن
عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک کچھ بعید نہین ہی کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین لطیف نورانی شفاف ہون اور جائز ہی کہ یہ خاص
ہو ساتھ ارواح مومنین و ملائکہ کے سوای ارواح کفار و شیاطین کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہی قل یتوفاکم ملک الموت الآیہ اور روح حیات اور
روح تیقظ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الآیہ تقدیر اسکی ہی کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مری ہین سو اون
نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بھیجتا ہے اونکو طرف اونکے احباد کے اور بھیجتا ہے دوسری نفسون کو اور وہ نفوس تعلیق
ہین طرف اونکے احباد کے اجل مسمی کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کی ہی پس اوقات ارواح حیات اور ارواح تیقظ دونون ایک ساتھ قبض کیجاتی ہین احیاء سے
اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرونکی روحین بھگائی جاتی ہین اونکے لیے آسمانونکے دروازے نہین کھولی جاتی
ہین اور مومنین کی روحون کے واسطے کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العالمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا شرف ہی تمام ہوا کلام شیخ عز الدین رحمہ اللہ کا
علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہی اسی کے ساتھ غزالی رحمہ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے اسکی قوت کے
لیے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سی روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم الہبری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض
کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سی اور گرمی پانے سے سردی مین اور سردی اوسکی گرمی مین اور جای خروج بادل سی اور قرار مرد و عورت
کے پانی سی اور موضع نفس سی جسد مین پھر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہی اور قلب نیاط سی لگا ہوا
ہے اور نیاط رگون کو بلاتی ہی سو قلب جسوقت ہلاک ہو جاتا ہی تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہی ولہ طرق اخری موصولۃ فی المعجم الاوسط

للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابۃ لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابۃ والحدیث فیہ غریب کثیر واسنادہ ضعیف جدًا

پانچوان فائدہ اہل سنت نی اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہی اسمین سوای زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نی روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہی اونمین سی محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سی ایک یہ حدیث ہی کہ الارواح جنود مجندۃ بمجندہ نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا مایاتی فی العائدۃ بعد انسادسۃ **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سی یہ دو قول مشہور ہین قول اول کی امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہی اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتی ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سی پہلی دو ہزار برس فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف اخرجہ ابن مندہ وسندہ ضعیف جدا ۲ حدیثین یکالنی ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سی اونمین سی ایک یہ حدیث ہی کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوسی ہر نسمہ یعنی روح گرچہ ہی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہی اونکی ذریت سی روز قیامت تک مثل ذر یعنی چیونٹی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرۃ ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نی واذ اخذ ربک الایہ مین کہا ہی کہ اللہ نی ساری ذریت آدم کو آدم کی پیٹھ سی اس دن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہی اونکو ارواح کیا اور مصور فرمایا اور اونکو گویائی دی پھر اونہون نی کلام کیا پھر اونسی عہد ومیثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم دوسرے قول کی یہ دلیل ہی ۱ اھل ان قال علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورًا مروی ہی کہ آدم چالیس برس تک ٹھیرے رہے قبل اسکی کہ اونمین روح پھونکی جاوی ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہی خلق اوسکی پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہی مثل اسکی پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی مثل اسکے پھر اوسکی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اسکا جواب یون دیا ہی کہ نفخ روح اور خلق روح مین فرق ہی سو روح زمانۂ دراز سی پیدا ہو چکی ہی اور بعد تصویر بدن کی ہمراہ فرشتے کے بھیجی جاتی ہی کہ اوسکو بدن مین داخل کری **ساتوان فائدہ** اہل ملل مسلمین وغیرہ کے اس طرف گئی ہین کہ روح بعد موت بدن کی باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہی اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکھنے والا ہی اور ضرور ہے کہ چکھنے والا بعد اوسکی باقی رہے جسکو چکھا ہے ایک دلیل تو یہی دوسری دلیل وہ ہی جو اس کتاب مین آیتین اور حدیثین گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہی عیش وآرام مین رہتی ہی یا سیر عذاب ہوتا ہے اسکے سوا اور بہت کچھ ہی اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پھر عود کیجاوینگی واسطے پورا کرنے ظاہر اس قول کی کل من علیھا فان یا فنا ہونگی بلکہ اونمین سی ہونگی جنکا استثنا اس قول مین فرمایا ہی الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر درتعظیم مین ان دونون قولونکو نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ اونمین سی ہے جنکا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے انتہے کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکھا ہی کہ اسمین اختلاف ہی کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہی یا موت تنہا بدن کو ہی یہ دو قول ہوئے صواب یہ ہے کہ روح موت کو چکھتی ہے اگر اوس سی مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹھیک ہی کہ وہ بابین معنی موت کی چکھنے والی ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ وہ معدوم ہو جائیگی تو درست نہین ہی بلکہ وہ بعد خلق کے باقی ہی نعیم مین یا عذاب مین محمد بن ضاح احد الائمۃ المالکیۃ رحمہ اللہ کہتی مین میںنے سحنون بن سعید سی سنا اور اونسی ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کی مرنے سی مرجاتی ہین تو سحنون نی کہا سبحان اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے انتہے جزء ابن عساکر فی تاریخ دمشق بسندہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف ہی بعض نے کہا یا شارہ ہی طرف معنی تشاکل کے خیر وشر وصلاح وفساد مین اور جو شخص لوگون مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی تکمل ومثل کی طرف جھکتا ہے اور شریر وبد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا ہی سو تعارف ارواح کا موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر وشر سے جب وہ متفق ہوتی ہین تو آپس مین تعارف وپہچان ہوتی ہی اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین تو تناکر ہوتا ہی آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سی خبر دینا ہے ابتدای خلق سے اس بنا پر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہی کہ روحین وہ ہزار برس پہلی اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ ایک دوسری سی ملتی جلتی تھین پھر جسوقت اونہون نی اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول کی آپس مین پہچان ہوئی سو تعارف و

تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ کہا کہ روحین اگرچہ اس امر میں متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکی آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پھر اونکے اشخاص مین تشاکل و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنی نوع سے الفت اور اپنی مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت** ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا نہ اونہون نے مجھے دیکھا مجھسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حال آنکہ آج کے پہلے نہ مینے تمکو دیکھا نہ تم نے مجھے دیکھا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جسکہ میری نفس نے تیری نفس سے کلام کیا ارواح کی لیے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکھتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ الی ہرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکے مین تھی قریش کی عورتون کو پاس آتی اونکو ہنساتی تھی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مینے کہا فلان عورت کہان اُتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تھی آنحضرت سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اُتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانیوالی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ الطوسی فی عیون الاخبار **نوائد فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمامز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف معہا جاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتھ متشکل ہوتی ہین تو جواب قال اعدا اہل سنت پر یہ ہے کہ روح بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے پڑھتی اور تری متصل منفصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت سکون کرتی ہے اسپر سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک ہے ونفس وما سوّاہا اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ روح مُسَوّٰی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک فسواک فعدلک فسوی بدن کا لقالب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویہ نفس کے کہا اور اسی جملہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے اپنے غیر سے تمیز ہوتی ہے اسلیے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر و منفعل ہوتا ہے روح سے پس مدن اکتساب کرتا ہے طیب و خبث کو روح سے جسطرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی و ناپاکی کو بدن سے کہا تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلیے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہو جاتے ہین بہ ارواح سو وہ بہت کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہمنے ابدان انبیاء و ائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد اونکے ابدان کیطرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکی صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے پہچانا ہے اور تو دو بھائیون حقیقی کو دیکھتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت متشابہ ہین حال آنکہ اون دونون کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل قبیح کو دیکھے مگر تو اوسکو مرکب اپنے نفس پر پائیگا جو کہ وہ اوس بدن کے متشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بھی کم ہے کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکھے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے مناسب ہوگی اسی لیے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بھی کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکھے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کہا جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اون کے حامل ہون اور اسی طرح تو ارواح بشریہ تو بالاولیٰ متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کا کلام مین جو کہ مخالفین ہی پر واقع ہوا ہے کہ روح مؤمن کی صورت تحلہ پر اور روح کافر کی مٹی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی مسلمانون کی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پھر وہ اون سبکو جمع کرینگے پھر اونکو صورون مین لٹکائینگے پھر اونکو صورون مین پھونکین گے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی جاہیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پھر روحین صور سے نکلینگے مثل شہد کی مکھی کے حال آنکہ اونہون نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا ہوگا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی روحین جہنمون مین ایسی چلینگی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے **ف** یہ جو کہا مثل شہد کی مکھی کے نکلین گی تشبیہ کچھ

لہ

ہیئت و صورت مین نہین ہی بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہی اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہی یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلینگے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی تفسیر جویر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہی کہ ارواح مؤمنین کی جابیسے اور ارواح کافرونکی برہوت سے آئینگی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تہارے سے طرف اپنے گہر کے اور روحین اوسدن سیاہ و سفید ہونگی سو ارواح مؤمنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ **دسوان فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے یہانتک کہ روح جسم سے جہگڑے گی روح جسد سے کہیگا کہ تونے کیا اور جسد روح سے کہیگا کہ تونے حکم دیا اور تو نے تسویل کی یعنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بہیجیگا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اونسے کہیگا تم دونون کی مثل ایسی ہی جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکہون والا ہی اور دوسرا اندہا ہے یہ دونون ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندہے سے کہا مین یہان پہل دیکہتا ہون مگر مین اون تک پہونچ نہین سکتا ہون تو اندہے نے اوس سے کہا تو مجہپر سوار ہوجا تو اون پہولون کو لے پہر وہ مقعد اندہے پر سوار ہوگیا اوسنے پہولون کو لیا پس ان دونون مین کون حد سے بڑہنے والا ہی وہ کہینگے کہ دونون فرشتہ اون سے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کیلیے مثل سواری کے ہی اور روح اوسپر سوار ہی اخرجہ ابن مندہ **۳** انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہی کہ روح و جسد قیامت کے دن جہگڑینگے جسد کہیگا مین تو بنزلہ لٹہ کہجور کے پڑا ہوا تہا نہ ہاتہہ ہلا سکتا نہ پانون اگر روح نہوتی اور روح کہیگی مین تو ایک ہوا تہی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نرکہتی کہ کچہہ کرون اور بیان کی گئی واسطے اوسکے مثل اندہے اور مقعد کی کہ اندہے نے مقعد کو اوٹہا لیا فدخل بصرہ المقعد وحملہ الاعمی برجلہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد وله شاهد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزهد اور لفظ اوسکا یہ ہی مثل قلب کی جسد مین مثل اندہے اور مقعد کے ہی مقعد نے کہا اندہے سے کہ مین پہل دیکہتا ہون اور طاقت نہین رکہتا ہون کہ اوسکے لیے کہڑا ہون سو تو مجہے اٹہالے اندہے نے مقعد کو اٹہا لیا تو اوسنے کہا یا اور اندہے کو کہلایا یہ حدیث اسکی مؤید ہی کہ قلب روح کا محل ہی واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ ہجری کو وقت ۱۲ پر ۲۵ منٹ کے ترجمہ شرح الصدر تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **خاتمۃ الکتاب عاقبۃ الفصول والابواب** اول خاتمہ کتاب شرح الصدر کا تہا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ ثمار التنکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون مین ادا کیا گیا ہی تا کہ نفع تام و فائدہ عام ہو **فصل بیان مین وصیت وغیرہ کی**

۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لیے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک وا بہت مین تین رات مگر وصیت اوسکی لکہی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما **۲** جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کیگئی رواہ ابن ماجہ **۳** انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن

ف اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے **ف** محل وصیت کا مال مین مطلقا تیسرا حصہ ہی وصیت واجبہ مین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرین اور وصیت مستحبہ مین اوس سے کم کرین **ف** طریقہ وصیت کا یہ ہی کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین یا لکہکر اون پر پڑہین اور وہ دونون گواہ ہوجائین یا ولی ہو **ف** حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون و ودائع و امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم و استہزا وغیرہ کے میت کو چاہیے کہ دیون کے ادا کرنے و ودائع و امانات و مضمونات کے رد کرنیکی اور امانات و مضمونات مین خصوم کے راضی کرنیکی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز روزہ زکوۃ حج

پس جب تک ہوسکے ادا کرے قضا عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہی اور ولی کا روزہ رکھنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہی اور ادائے نماز فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہار ہی کسی دلیل ضعیف سے بھی اسکی سند نہین ہی قوی کا کیا ذکر ہی تین شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ مین دیسکتا ہی اور اگر میت پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کرجاوے کہ بقدر مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرف سے ادا کردیا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہی کہ قریب قریب کی طرف سے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سو اوسکی بیان کی کچھ حاجت نہین ہی وہ خود ظاہر ہی لیکن اسقدر سمجھنا چاہیے کہ حالت صحت و حیات مین صدقہ کرنا افضل و اکثر ہی ثواب مین بیماری مین اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے ؎ برگ عیشے بگور خویش فرست + کس نیارد ز پس تو پیش فرست + اسکی دلیل حدیثین ہین ۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہی آپنے فرمایا یہ ہی کہ تو صدقہ دے اور تو تونگر تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہانتک کہ جب وقت کہنچان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے فلان کے لیے اتنا اور فلان کے لیے اتنا کذا اراہ الشیخان ۲ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی و تندرستی مین ایک درہم کا یہ اوسکے لیے بہتر ہی اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ و ابوداود ۳ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کی کہ مرتے وقت آزاد کرتا ہی مثل اوس شخص کی ہی کہ ہدیہ دیتا ہی جسوقت سیر ہوجاتا ہو رواہ ابوداود والترمذی و قال حدیث حسن صحیح **ف** یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک قاری پڑہے اوسکو کچھ دیدینا باطل ہی اگرچہ اہل زمان اسمین گرفتار ہین صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہی اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہی اوس مین اس شبہ کو دور کیا ہی اور احقاقی حق فرمایا ہی اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہی اور یہی اصح ہی اسی کے ابوبکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقہ محمدیہ نے فرمایا ہی کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہی بلا خلاف جائز نہین ہی ورثہ کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ اور بدعت مستقبحہ ہی عمل جاہلیت سے ہی اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کے نزدیک گاے بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہی جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ اسلام مین عقر نہین ہی اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گاے یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہی امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہی اور شق بہی جائز ہی اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہی تو سیع و تعمیق قبر مین مردکے مینے تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہی طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہی اور یہ بہی چاہیے کہ قبر مسنم اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنیسے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی کہ آپ نے ابوالہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چہوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹادے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کردے مسائل احتضار و کفن و دفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر اس باب مین اہل علم نے قدیماً و حدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے اسلیے یہان اونکے ذکر کی ضرورت نہین ہی **ف** مؤلف طریقہ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہی کہ قرأت قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقاً جائز ہی علی ما ہو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہی کہ خاص اسکے لیے بنیت ثواب پڑہے رہی قرارت دنیا کے لیے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہی اسلیے کہ نیت و اخلاص دونون مقصود ہین جو کہ استحقاق ثواب کے وصف عبادت مین مشروط ہین بلکہ

پڑھنے والا پڑھوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہی اور یہ قرارت بعض قرآن کی مقابر مین مردون کی زیارت کے وقت ہی نہ بعد دفن کے قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امر استیجیر کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہی اور اسکی اجرت کا کھانا ممنوع ہی ۔ **فصل بعض مضار کے بیان مین** ادنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہی دیکھو بہت سے آدمی مبتلا مین اور اکثر لڑکاپن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑھاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ایسی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہی اور اونکو نہین معلوم کہان گئی ؎ پر تو عمر حریف سست در بزم وجود ۔ نیم مژہ بر ہم زدنی خاموش ست ۔ بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہی غفلت مین گذر جاتا ہی بے تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھ قدر نہین جانتا ہی جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہی تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہی سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ موت فرصت دے فراخ ہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جانگداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس برس ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بہی کم زمانہ رہجاتا ہی اور آخرت کا معاملہ جسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہی سر پر کھڑا ہی حساب کتاب ہان کا درپیش اور نجات اوس سے بغایت مشکل ہی تو اب پہلے سرے کی حماقت ہی کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بہی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہی مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کردے اور عقبی کی دولت پائیدار کو دامن کوہاتھ سے چھوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہوا اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرمائے ونعوذ باللہ من جمیع ملاکھم اللہ ۔ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچھ معتدبہ ہوتو بہی ایک بات تہی کہ کچھ مزہ اوٹھا لیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل ہی بے حقیقت ہی ؎ زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہی ۔ یعنی یان سے چلینگے دم لیکر ۔ جب یہان صرف دم لینا ہی ٹہیرا اور پڑاؤ آگے ہی تو پھر اس مزرع آخرت سے جہانتک بنے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب ساجمع کرلے ؎ ساقیا یان لگ رہا ہی چل چلاؤ ۔ جیتک یان بس چلے ساغر چلے ۔ وہ جوان جسکا نشو و نما طاعت و علم و عبادت پر ہوا ہی قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جو کہ دیباچہ کتاب زندگانی ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑھاپے سے بہتر ہی کیونکہ موسم جوانی مین سارے اعضا و قوی درست و چست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہی بات چیت کہانے پینے ہنسنے بولنے پہننے عیش و آرام کرنے مین مزہ ملتا ہی ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہی جب بڑھاپا آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گرگئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی اُمنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑھاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ؎ توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم ۔ اول مستی من بود کہ ہشیار شدم ۔ جہانتک بنے اون لوگون مین ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالی سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی عافیت و عفو طلب کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شی تندرستی و رستگاری و فراخ دستی کو نہین پہونچی جو فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۔ **۲** فرض وقت یہ ہی کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکہے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکہتا ہی اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہوجاتی ہی اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہی تو دین اوس کے ہاتہہ سے ایسا نکلجاتا ہی جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتہہ نہین آتی ؎ دنیا مطلب ہمہ دینت باشد ۔ دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد ۔ برروے زمین زیر زمین وارزی ۔ تا زیر زمین روی تو زینت باشد ۔ دنیا مردار کی یہ خوی قدیم ہی کہ جتنی اسکو طلب کرو اُتنی ہی بہاگتی ہی اور جسقدر اس سے بہاگو اوسی قدر پیچہے لگتی ہی دیکھو جو شخص اپنے سایہ کے پیچہے دوڑتا ہی تو سایہ اوس سے بہاگتا ہی اور جو وہ خود بہاگتا ہی تو سایہ اوسکا پیچا نہین چہوڑتا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کرلیا یعنی اپنی آخرت کا ہم

تو اللہ کفایت کرتا ہو اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانہ مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بھی اوسکے ہاتھہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہوگیا اور بالفرض اگر دنیا بھی حاصل ہوجاتی ہی تو زراسی فرصت مین زائل ہوجاتی ہی قائم دائم نہین رہتی اور بقدر اوسکا خسران ابدی کے کارہوتا ہی بہت سے لوگون کو اس زمانہ مین دیکھا کہ اتفاقا اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دو کتی مار کے چلدی کچھہ اتا پتا اوسکا نہ رہا ۵ غافل مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز ۔ مکارہ می نشیند و محتالہ می رود ۔ ۱ ۔ استادی سیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکھین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سواے دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت و مال پر نظر نہ جمائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکھین قیامت کے دن دین و تقوی کی پرسش ہوگی دولت و حشمت و مال سے سوال نہوگا یہ نہ پوچھین گے کہ کونسہ دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہی فلا انسان بینہم یومئذ ولا یتساءلون خصوصًا نسب سیادت ضروریات دینی سے ہی اور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتھہ نسبت قائم کرنا ہی مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نہ رکھنا مضائقہ نہین ہی لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہی کیونکہ یہ ہمارا فخر ہی دین و دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالے نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے ساتھہ خاص فرمایا ہی کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی و اتباع سنت کے ساتھہ بدون اسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ تمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفی احمد مجتبی شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی کے ساتھہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر و باطن صفات فطری و اخلاق کسبی علم و عمل عادات و عبادات و معاملات خلق و خالق مین آپکے ساتھہ مشابہ ہوگا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے اور دنیا مین باعتبار آپکے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہی وہ بمقدار قصور مذکور کے ناقص سمجھا جائیگا اسی لیے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام و اہل آثار عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ و کتاب عزیز اختیار کیا ہی سب پر سبقت لیگئی ہین اور جماعۂ اولیاء اصفیاء مین اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ مزیت اتباع کے ساتھہ مخصوص ہین اور یہی کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہی اونکی افضلیت پر آور اگر کمال متابعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال الاشتغال سنن و نوافل کا امور دینیہ و دنیویہ مین میسر نہو فقط اداے واجبات و ترک محرمات و مکروہات و مشتبہات پر عادت و عبادت و معاملت مین قناعت کیجاوے اور اعتقاد توحید و اتباع مین موافقت ہو تو یہی ایک غنیمت کبری ہی صحیحین مین مرفوعا وارد ہوا ہی کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہی کہ واجبات کو ادا کرے محرمات کو چھوڑے شبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھہ کثرت نوافل و عبادات ہون اور مستحبات و تطوعات ادا کیے جاوین تو پر کیا کہنا نور علی نور ہی ہان بدون اداے واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل و عبادات کچھہ چیز نہین ہی محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل حرص دنیا طمع مال و حکومت حب شہرت فسوق و بدعات و محدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق جوارح سے ہوا اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور اگر اس مرتبہ سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس و شر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہوجاوے تو فورا توبہ کرکے تلافی مافات کرلے اللہ تعالی غفور و رحیم ہی اوسکی سعت رحمت سے امید قوی ہو کہ وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر حق امور مین بندگان الہی کی حق تلفی ہو یا ترک صریح صلہ رحم ہوا ونسے مہما امکن بعزم ہمت اجتناب واجب سمجھے اور فعل منکرات مین کسی غریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالی اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو و ترک انتقام کی ہے۔

رہے حقوق عباد سوانکی بخشش بدون بخشے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات واحادیث بہت ہین ونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان سلامت رہین اور یہ ارشاد فرمایا ہی کہ دوست رکھے تو لوگونکے لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہی اور مکروہ رکھے اونکے لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے مکروہ رکھتا ہی یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین ۴ جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتھہ درگذر کا برتاو کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین انکی خفیف تقصیرون سے درگذر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب لطف فرمان برداری وخیر خواہی وخدمتگزاری ونصیحت ظاہر و باطن سے خوشنود رکھین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق وفجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہی کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران واقربا و غربا واحباب واخوان واخوات پڑوسیونکے ساتھہ اخلاص ومحبت وغمخواری وتواضع وانکسار سے پیش آوین اور لطف ونرمی کے ساتھہ عمر بسر کرین دنیا جاے سہل ہی ہر طرحسے گذر جاتی ہی اسکے معاملات کے لیے باہم قطع کرنا خوب نہین ہی دنیا مین کوئی گھر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین لڑائی جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوا ۵ جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان ونیکی کے ساتھہ شرمندہ وسرنگون کرنا چاہیے ؎ ہیچ دانی کہ شیر مردی چیست + شیر مردانہ زمانہ دانی کیست + آنکہ با دوستان تواند ساخت + وانکہ با دشمنان تواند زیست + جہانتک بنے نرمی و مدارات سے پیش آیے سختی و درشتی نفرمایے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہی وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چنانچہ اسی ہی کہ ہر امر مین نرمی وملائمت کو ملحوظ خاطر رکھی ؎ آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است + با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہوسکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ رکھنا عام آدمی کا کام نہین ہی اکثر جزا مین زیادتی ہی ہوجاتی ہی اسی لیے اخص الخواص بدی کی جزا بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلہ مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف کو امر کا اشتمار فرماتے ہین ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم وامانزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین ودنیا کو جامع ہی اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اساء۔ اس آیت شریف کے پوری پوری مصداق ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہین **حکایت** ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھہ کلمے بے ادبی کے کہے خدام وغلام دوڑے تاکہ اوسکو سزاے واقعی دین، آپنے اونکو روکا پھر آپ نے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہی وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو بہت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا واللہ آپ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہ السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین محاسن المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۱۰ اپنی معاش کو کسب بد پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہی خدمت قضا وافتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلیے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصًا اس زمانہ پر آشوب مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہی حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہی ما قل وکفی خیر مما کثر والھی اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہی کچھہ کثرت مال پر موقوف نہین ہی ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے غنای ظاہری بھی بغیر مذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل واحسان ہی اوسکا شکر دل وجان سے ادا کرین مرضیات الٰہی مین اوسکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکھین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہی اگرچہ غنی ہون تو بھی میانہ روی اختیار کرین ۹ علما روقت کے ساتھہ مسائل وعلوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام کا رد وقدح اور معاصرون سے منافرت کرنا اللہ آپکو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جانتا

اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لیے تحریر و تقریر سے پیش آنا کچھ چیز نہین ہی بلکہ برکات اسلامی سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہی درس و تدریس کتب حدیث و تفسیر مین مشغول ہونا اور بعد حصول علم یقینی کے اشاعت سنت و قمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجاے خود کافی وافی ہی ۱۰ لباس مکان کھانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آراستگی مین منہمک رہنا دنیا داروں کا طریقہ ہی جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبی کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار و انکار ہی ؎ خوشا جہان تہیدستی و غریبانش ۔ زوال نیست در اقبال بے نصیبانش ۱۱ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہی ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتھہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بے زوال ہی اللھم ارزقنا واخلافنا واحبابنا وجمیع المسلمین امین ۱۲ صحبت نساق سے دوری محبت اہل صلاح و تقوی سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہی ابرار کی صحبت عمر دراز مین نہین اثر کرتی اشرار و فجار کی ہمنشینی بہت جلد اپنا اثر دکہلاتی ہی ؎ زاہد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر ۔ تا خرابت نکند صحبت بد نامے چند ۱۳ فتنے کے زمانہ مین گوشہ اختیار کرنا سلف صلحار کا طریقہ انیقہ ہی عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتھہ شریک ہونا دین دنیا دونون سے ہاتھہ دھونا ہی ۱۴ اعالی ہمتی یہ ہی کہ حتی الامکان خلق خدا کے ساتھہ احسان کرے اور محسون سے طالب عوض نہو نہ اوسپر منت رکھے نہ احسان جتاکے اوسکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے نہین فرمائی ہے لا نرید منکم جزاء ولا شکورا بلکہ اللہ تعالے کا شکر ادا کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھہ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ نہ دیتا تو کہان سے کسی کی مواساۃ کرتے یہ محض اوسکا من و فضل ہی اور یون کہین انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور مما انکس کسیکا منت پذیر نہو الید العلیا خیر من الید السفلی اور اگر کسیکا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھو ناشکری سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکی عوض کرے مال سے ہاتھہ سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجھے کہ اوسکا عوض ہوگیا اگر چہ عرش سے فرش تک اللہ تعالی کی ملک ہی اور جو کچھہ بس بندے کو نعمت پہونچتی ہی وہ سب اوسی وحدہ لاشریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہی مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہی کہ ہمکو جسکے ہاتھہ سے کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلیے کہ نظم عالم و بند و بست بنی آدم اسی پر موقوف ہی کیونکہ انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر لحہ اپنے بنی نوع کا محتاج ہی فقیر سے امیر تک ملی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پہنسے ہوے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکھو تو کوئی غنی نہین ہی ہر ایک دوسرے کا محتاج ہی اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہی اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری وجہ سے محتاج ہی و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم اختیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہی یہ سوا جنت کے اور جگہہ میسر نہین ہوسکتا ؎ بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ۔ کسی را با کسی کارے نباشد ۱۵ زکوۃ لینا سادات پر حرام ہی کسی سے نہ لین اگر چہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو کہین ہو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ مال مین سوا زکوۃ کے اور حق بھی ہی ۱۶ سوا ے فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہی گناہ کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہی اور مشقت طاعت کی گذر جاتی ہی اوسکا اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجھہ لیا اور توفیق عمل کی بھی نصیب ہوئی تو اوسکا حال و مآل اچھا ہوا ۱۷ ساری عبادتون کا اصل و اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالاے بدبر پشت خاوند سمجھنا چاہیے صواب وہ عمل ہی کہ کتاب و سنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خدای تعالے ہی کے لئے ہو نجاست شرک جلی و خفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جسکہ ہر عمل مین یہ دونون اصلین قائم دائم ہوگئین تو نجات دارین کی امید بھی قوی ہو گئی اور مغفرت و عفو کا رشتہ ہاتھہ آیا ۱۸ اپنے آپکو مولوی ملا حاجی حافظ قاری

صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت فاضلہ جیسے شیخ الاسلام مجدد الدین وغیرہ کے ساتھہ ملقب و کنی کرنا اور اسپر خوشدل ہونا اور اسکے ساتھہ رضا ظاہر کرنا کچھہ چیز نہین ہی دانشمندی تو یہ ہی کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب و سنت سے خوب واقف ہو اور اونکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلے یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو اور باوجود ان سبکے ان نامون کے ساتھہ نامزد نہو اگر ہوسکے اور توفیق الہی بھی مساعدت فرماوے تو تو خالص مسلمان ہو فلان و بہا اور ابن فلان اور چنین و چنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہی ؎ این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت بر سر میکدہ بادف و نے ترسائے ٭ گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد ٭ وای گر در پی امر دزبو د فردائے ٭ ؎ بندۂ عشق شدہ ترک نسب کن جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ٭ **۱۹** دنیا سراسر زور ہی اور بغیر زور و مکر و فریب کے ہاتھہ نہین آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے جال مین گرفتار ہین ہر روز و ہر زمان مین رنگ و بو اس گل بد بو کا تازہ و تر ظاہر ہوتا ہی اور اہل عالم اسکو غایت عقل اور نہایت ہوشیاری و دانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتھہ باہم مفاخرت کرتے ہین اور جو انکا ہمرنگ و ہمدم و ہموضع نہین ہین اوسکو ابلہ و احمق جانتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر و فکر سے جسقدر غافل ہی اتنا ہی وہ عاقل ہی اور جتنا جو جال مین پھنسا ہی وہ اوسی قدر احمق و جاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہر من الشمس مستور کا روز ہے معلوم ہوجاویگا کہ کس کام مین تھے اور انفاس گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کرکے عاقبت محمود کو تباہ و برباد کر دیا اللھم غفرًا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ؎ ہیچ کار کتب خوانیت نمی آید ز جمع خاطر خود نسخۂ فراہم کن ٭ جراحتی بدلت گر رسیدہ است ای دل ٭ تو از گداختن خویش فکر مرہم کن ٭

مسک الختام اس بیان کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت و غایت نہین ہے اور اوسکا رحم و کرم اوسکے غیظ و غضب پر غالب ہے اس باب مین آیات و احادیث بکثرت وارد ہین مگر تھوڑے سے یہان لکھے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ تعالی اپنے فضل جسیم و کرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ و نار سے نجات دے اللھم آمین ؎ اگر در دہد یک صلاے کرم ٭ عزازیل گوید نصیبے برم ٭ **آیات کریمات** ۱ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسمین سواے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہی مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ۲ ومن یعمل سوءً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہی کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو مگر وہ بعد توبہ و استغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئی واجب نہین ہی مگر اوسنے براہ رحم و کرم و تفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ فسأکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محمول فرمایا اور رحمت کو ہر شئی پر وسعت بخشی اور اوسکو مؤمنین متقین کے لئے واجب ٹھیرایا ۵ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمھم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لیے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور لام سے اوسکی تاکید کی ۶ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اسکے اول جملہ مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہی کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف کیا پھر ضمیر متکلم کی تکرار کی پھر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرماے کہ اون مین غایت درجہ کی مغفرت و رحمت ہی اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہی مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے تو سواے مشرکون کے سب کو بخشدے اسلیے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین ۷ قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

لاتقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم اسمین بندون کو ناامیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پھر وہی دو وصف غفور و رحیم ذکر فرمائے جنسے شب و روز رحمت و مغفرت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اون کا قبر و حشر مین ہوگا ۸ الذین یحملون العرش و من حوله یسبحون بحمد ربهم و یومنون به و یستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شئ رحمة و علما فاغفر للذین تابوا و اتبعوا سبیلك و قهم عذاب الجحیم ربنا و ادخلهم جنات عدن التی وعدتهم و من صلح من ابائهم و ازواجهم و ذریاتهم انك انت العزیز الحکیم و قهم السیئات و من تق السیئات یومئذ فقد رحمته و ذلك هو الفوز العظیم سبحان اللہ وفور رحمت الٰہی تو دیکھو کہ ایک تو آپ غفور و رحیم ہے ہر شئی کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہی اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پھر مؤمنین ہی پر قناعت نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملئکة یسبحون بحمد ربهم و یستغفرون لمن فی الارض الا ان الله هو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کیلئے مغفرت چاہتے ہین پھر وہی دو وصف غفور و رحیم بتنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہین ۔ **احادیث رحم و رافت**

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجھے پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا تو مین تجھے بخشونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا ای بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ میرے ابر آسمان تک پھر تو بخشے مغفرت چاہو تو مین تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہ کرونگا ای ابن آدم اگر آوے تو میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر پھر تو مجھسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھہ شریک نہ کرتا ہو تو مین آونگا تیرے پاس زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی و قال حسن ۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوے اور وہ مرر ہا تھا فرمایا تو اپنے آپ کو کس طرح پاتا ہی عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ سے امید رکھتا ہون اور بیشک اپنے گناہون سے ڈرتا ہون آپ نے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دلمین ایسی جگہ مین یعنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے ساتھہ ہی اور مین اوسکے ساتھہ ہون جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہی قسم ہی اللہ کی اللہ البتہ بہت خوش ہوتا ہی توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل مین پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بھر قریب ہوتا ہی تو مین اوسکی طرف ہاتھہ بھر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتھہ بھر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف باع بھر قریب ہوتا ہون اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہی تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری و مسلم ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطائین آسمان کو پہونچ جاوین پھر تم توبہ کرو تو اللہ تم پر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن ماجة باسناد جید ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پھر اوسنے کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا

کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہو اوسنے بخشدیا پھر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے یون کہا کہ پھر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب میںنے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجھے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہی بخشدیا واسطے اوسکے پھر ٹہیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پھر وہ اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پھر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب بیشک میںنے گناہ کیا سو تو میرے لیے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ ہو نکو بخشتا ہو اور اوسپر پکڑتا ہی اوسکے رب نے فرمایا میںنے اپنے بندیکے لیے بخشدیا سو چاہیے کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ۵ بردرگہ دوست ہر گناہی بخشند + صد سالہ گمنہ بد آہے بخشند + عفو گنہم بنا توانی کردند + زینجاست کہ کوہ را بکاہی بخشند + ۶ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جبتک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگا ہی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لیے کوئی گناہ نہین ہے رواہ ابن ماجۃ والطبرانی ۹ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میں اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہی کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی قوم کو لاوے کہ گناہ کرین پھر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ۵ دارم گنہے زقطرۂ باران بشیں + وزشرم فگندہ ام سر در پیش + ناگاہ ندا شند کہ سرس ای درویش + ما در خور خود کنیم تو در خور خویش + ۱۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکہا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگی میرے غضب پر ایک روایت مین یون ہی کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ۱۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کیے سو ننانوی تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکہے اور زمین مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصہ سے خلائق باہم رحم کرتی ہی یہانتک کہ دابہ اپنی کمر کو اپنے بچے سے اوٹہا لیتا ہے اس خوف سے کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اونسے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کو تو میان جن و انس وبہائم وہوام کے اوتارا کہ اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کیوجہ سے وحشی اپنے بچے پر رحم کرتا ہے اور ننانوے رحمتو نکو اللہ تعالی نے رکھ چھوڑا ہی کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندو نپر رحم کرے گا رواہ مسلم ۱۳ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون و زمین کو پیدا کیا سو رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین کہا پس اوسکے سبب سے والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اونکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اونکو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم ۱۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نکرے اور اگر کافر اوس کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت سے کوئی ناامید نہو رواہ مسلم ۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیون پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیون مین کی تلاش کر رہی تہی جب کسی بچے کو قیدیون مین پاتی تو اوسکو لے لیتی پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اوس عورت کو دیکھتے ہو

کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی ہمنے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی اور اسپر وہ قدرت بھی رکھتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ بہت رحم کرنے والا اپنے بندونپر اس عورت سے اپنے بچے پر رحم کرنیوالا ہے صحاح ستہ اور مسلم اجمعین کے سوا اور بہت حدیثین ہین بنظر طوال کے اونکو اس جگہ ذکر نہین کیا رزقنا اللہ تعالی الخاتمۃ الحسنی واذا قتا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد نبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع صفی والسئول ممن اطلع علی ھذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الوعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویصحوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم ولنعم ما قیل ؎ اخا العلم لا تجلی بعیب مصنف ✦ ولم یتحقق زلۃ منہ تعرف ✦ فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ ✦ وکم حرف المنقول قوم صحفوا ✦ کمنا سنوا ضحی لمعنی مغیر ✦ وجاء بشئ لم یرہ المصنف ✦ ولما بلغ بناء الکلام الی ھذا المقام عن لنا ان نختمہ بھذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؎

الھی لئن لم تعف فالویل کلہ	لعبدٍ مسیٍٔ ذی ضلال وباطل	تعلم علما لیس فیہ بعامل	وکم قال من قولٍ ولیس بفاعل
فان تنتقم من ظالم شر ظالم	فعدلٌ اتی من عادلٍ خیر عادل	وان تعف منک العفو فضل انت بہ	سحائب جودٍ جادٍ بالخصب ھاطل

علی محمدٍ بعطشان لھفان مقفرٍ ✦ وفقیرٍ الی غوثٍ یغیث ووالٍ ✦ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین۔ شنبہ ۲۳ صفر ۱۳۲۹ ہجری وقت زدن یک ساعت روز تمام شد

تتمہ بالخیر

خدا وتعالے کے فضل وکرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور خبرت اہل یقین ہے ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ ہجری کو مطبع عاقل بھوپال مین چھپکر بیمثل وبیمثال دیدہ اولی الالباب تمکین ہوئی ای زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول وابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت وروح کے بیان مین ایسی مشرح ومفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتھ کوئی دوسری کتاب بالخصوص اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم ومولف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برزخ وحالات ارواح سے مطلع ہوجائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی وفارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب ومضامین جناب مولف دام مجدہ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین آپ یہ کتاب حقیقت روح اور موت وبرزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظرین کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اینکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو بقبول طبائع خاص وعام کرے اور مولف سراپا خیر وحسنات کو اجر جزیل دنیا وآخرت مین مرحمت فرمائے آمین ثم آمین

تتمہ

کتبہ مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی بے بدل

از حافظ حفیظ اللہ خان امام کلان مسجد نورمحل بن مولوی حسین خان صاحب مرحوم مغفور متوطن قدیم بھوپال
قطعہ تاریخ طبع طی الفراسخ

طرفہ احوال برازخ مین لکھی ہے یہ کتاب — دیکھنے والو بصد دیدۂ عبرت دیکھو — صفحہ صفحہ مین برزخ کے مضامین ہین لکھے — چشم دل کھول کے احوال برازخ دیکھو
لیکن اس نگ کے تالیف بھی دیکھی سنی — جس سے آئینہ ہی احوال برازخ دیکھو — آنکھ پڑتی ہی اگر لفظ و معانی کی طرف — عشق کہتا ہے ذرا حسن کتابت دیکھو
فتنِ ماضی و مستقبل و حال ایک سے ایک — ہے کہین فتنۂ دوران کا مفصل احوال — کہین اقسام فتن مین ہی فظانت دیکھو
جتنے آثار قیامت ہین جہانمین گزرے — اونکا ہے حال ہر اک حاصل بصراحت دیکھو — یونتو ہر ایک کتاب اوسکے ہے مثیل و نظیر — ایک پر ایک وحاصل ہی فضیلت دیکھو
ایک اک لفظ سو پیدا ہین معنی سو سو — معجزہ تو نہین کہتا ہو کرامت دیکھو — دیکھو لکھی ہین زمانیکی حوادث کیا کیا — اور پھر اوسپر روایات کی صحت دیکھو
کیا دل آویز ہین احوال مکانِ برزخ — تازہ ہو جائیگی اسلام کی حالت دیکھو — ہائے اوجھ جائینگے دنیا سے حروف قرآن — ہائے گرجائیگی کعبہ کی عمارت دیکھو
دوسو شمس کا مغرب سے نکلنا ہو گا — شان دیکھو میرے اللہ کی قدرت دیکھو — بند ہو جائیگا دروازہ توبہ جسدن — کیا سیاکار و نکی ہو جائیگی نوبت دیکھو
اسی گنہگار و پہی وقت ہی توبہ کر لو — بند ہو جائیگا پھر باب اجابت دیکھو — بیتے ہی صور کا نام آیا کلیجہ منہہ کو — پوری پٹر ہنے بھی نہ پایا تہا روایت دیکھو
یہ برزخ کا نسخہ ہے قلم سے نکلا — اس مین ہے شانِ خدا شانِ رسالت دیکھو — کچہ تو پوچھو ہی بیان حشر کا کیسا پر درد — جان گدازی میری دیکھو میری رقت دیکھو
واقعی سچ ہی کہ بیمثل لکھی ہے یہ کتاب — لطف تحریر سنو حسنِ عبارت دیکھو — کہین آثار قیامت کہین حالِ محشر — لکھے ہین جملہ مطالب بصراحت دیکھو
گو ہے بیمثل بہا صفت مین ہانتہ آتا ہی — اسکے عسرت پہ میری لیسر عنایت دیکھو — اسی خریدار و یہ ایک وقت غنیمت جانو — ورنہ لٹ جائیگی جنت کی ریاست دیکھو

برگزیدہ لکھی تاریخ حفیظ اللہ نے — چھپگیا عام حال علامات قیامت دیکھو
۲۹ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب طی الفراسخ حافظ غلام احمد صاحب فروغی مدرس فارسی ہائی اسکول جہانگیری بھوپال

کتاب نغز یہ طی الفراسخ — تمام احوال برزخ کے ہے مرآت — جناب واقعفار احمد نے کی ہین — فراہم حال برزخ کے روایات
چھپی بار نحستین آگرہ مین — خریدا خلق نے باصد مباہات — رہا جب ایک بہی نسخہ نہ باقی — ہوئی چار دن طرف سے مانگ نرات
میان عاقل نے سکو چہانپے مین — کیا زر خرچ اور کی صرف اوقات — بصد خوبی ہوئی تیار چھپ کر — بفضلِ خالقِ ارض و سماوات
فروغی طبع کی تاریخ اس کے — رقم کر چھپگئی برزخ کے حالات

قطعہ تاریخ طبع طی الفراسخ منشی محمد یوسف خان صاحب بن عبدالواحد صاحب مرحوم ملازم دفتر انشاء
۲۹ ۱۳ھ

یہ ہے ذکر موتی و احوال برزخ — ہین اثبات ہین جسکے اقوال راسخ — الٰہی خوب تاریخ یوسف نے اسکی — چھپی روح افزا یہ طی الفراسخ

قطعہ تاریخ منشی محمد عمر خان صاحب بن حافظ عبداللہ خانصاحب مرحوم مغفور ملازم کتب خانہ ریاست بھوپال
۲۹ ۱۳ھ

مرتب شد کتابے آنکہ ازوے — براہِ غیب پردازی بہ فرسخ — چو عمر سال تالیفش جستم — دلم گفتہ بلا چھپی حالاتی برزخ

قطعہ تاریخ حافظ حسن علی خان صاحب بن حافظ محمد علی خانصاحب مرحوم مغفور ملازم مساجد بھوپال
۲۹ ۱۳ھ

مطالع کرد اس سو ہو دیگا ظاہر — کہ ثمرۂ عمل مین ہشت و دوزخ — حسن اسکے چھپنے کا گر سال چاہو — کہو دل نشین ہی یہ احوال برزخ

یہ کتاب حافظ حفیظ اللہ خان کے محنت و جان فشانی سے اللہ نے پوری طبع کرا دی ہر مسلمان دعا خیر سے یاد بند بکو فرماوین آمین ثم آمین

فہرست مطالب طی الفراسخ الی منازل البرازخ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲	دیباچہ کتاب	۱۹	فصل موت مؤمن کا سرور ہے۔	۳۵	فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح
۴	سبب تالیف	=	فصل موت مؤمن کو محبوب ہے		قبض کرتے ہین جس کا حکم ہوتا ہے
۵	مقدمہ	۲۰	فصل موت مؤمن کے لیے راحت ہے		پہلے سے اونکو اس کا علم نہین ہوتا
=	فضل رب عزوجل	۲۱	فصل دنیا مؤمن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے	=	فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام
۶	فصل دین اسلام کے بیان مین	۲۳	فصل نابینا موت کے وقت بینا ہوجاتا ہے		ظاہر ظہور آکر روح قبض کرتے تھے
۶	فصل بیان مین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے	=	باب نہم ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین	۳۶	فصل ملک الموت علیہ السلام مؤمنین کے
۷	درود خمسہ امام شافعی رضی اللہ عنہ	۲۶	باب دہم بیان مین اون امور کے		ساتھ نرمی کرتے ہین
۸	فہرست ابواب وفصول وفصول		جو کہ معین ذکر موت ہین	=	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مؤمن
۱۱	باب اول بیان مین برزخ کے	۲۷	باب یازدہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک		سخی کے ساتھ رفیق ہین
۱۲	باب دوم آغاز موت کے بیان مین		گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے	=	فصل قبض ارواح مطہرات انبیا
۱۳	باب سوم موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا	۲۹	فصل رحمت الٰہی کے بیان مین		علیہم السلام
	منع ہے بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و	۳۰	فصل سعادت وشقاوت پہلے سے لکھی گئی ہے	۳۷	فصل ملک الموت علیہ السلام بلا اذن
	مال مین پہونچی	۳۱	باب دوازدہم ملک الموت علیہ السلام کے		ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ
=	باب چہارم بیان مین فضیلت طول عمر کے		قاصدون کے بیان مین		نبی ہون یا ولی سوائے ذات پاک
	طاعت الٰہی مین	=	باب سیزدہم ملک الموت اور اونکی		سید المرسلین شفیع المذنبین حضور
۱۴	باب پنجم موت سے عمل منقطع ہوجاتا ہے		اعوان کے بیان مین		صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپسے
۱۵	باب ششم مراتب اعمار کے بیان مین	۳۲	فصل حلیۂ ملک الموت کے بیان مین		اجازت چاہی۔
۱۶	باب ہفتم موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا	۳۳	فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کے	=	فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ
	بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہے		واسطے مثل طشت کے ہے		عزوجل قبض فرماتا ہے
۱۸	باب ہشتم فضیلت موت کے بیان مین	۳۴	فصل دنیا درمیان دونو گھٹنون ملک الموت	۳۸	فصل رؤیت ملک الموت علیہ السلام کی
=	فصل موت مؤمن کا تحفہ ہے		علیہ السلام کے ہے		خواب مین۔
=	فصل موت مؤمن کا ریحانہ ہے	=	فصل دنیا درمیان دونون زانون	=	باب چہاردہم آجال ہر برس
=	فصل موت مؤمن کی غنیمت ہے		ملک الموت علیہ السلام کے ہے		قطع ہوتی ہین
=	فصل موت فتنہ سے بہتر ہے	۷	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز	۴۰	فصل پہلی پھیل جسکو بندیکی موت کا
۱۹	فصل موت مؤمن کے لیے کفارہ ہے		ہر گھر مین جستجو کرتے ہین		علم ہوتا ہے

صفحہ	مضامین
۴۰	باب پانزدہم علامت خاتمہ خیر کے بیان مین
=	باب شانزدہم بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کے
۴۲	فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین
۴۴	فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین
=	فصل شہید الموت سے محفوظ ہے
=	فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام
=	فصل انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونے مین دو فائدہ ہین
۴۵	فصل موت فجارت یعنی ناگہان
=	فصل دن امور کے بیان مین جن سے روح بسہولت نکلتی ہے
=	فصل صورت موت وحیات کے بیان مین
=	باب ہفتدہم بیان مین اوس چیز کے جس کو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑہی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوس کا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھین بند کیجاوین
=	فصل بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے
۴۶	فصل بیان مین اوس چیز کے جو قریب الموت کے

صفحہ	مضامین
	نزدیک پڑہی جاوے
۴۶	فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین
۴۹	فائدہ شیطان وقت موت کو حاضر ہوتا ہے
=	فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ
=	فائدہ حضرت امیر المؤمنین ابو بکر اور حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ
۵۰	فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین
=	فصل جبکہ مرد کی آنکھین بند کرین تو کیا کہین
=	باب ہیجدہم بیان مین ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتی ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کے ساتھ مؤمن خوشخبری دیا جاتا ہے اور کافر ڈرایا جاتا ہے
۵۴	فصل مؤمن کے مرتے وقت فرشتے روح وریحان ورضوان کی بشارت دیتے ہین
۵۸	فصل قبض روح کے وقت اللہ تعالی اور فرشتے مومن پر سلام پڑہتے ہین
=	فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے
=	فصل بشارت قبل موت کے بیان مین
۵۹	فصل آسمان زمین کے فرشتے مؤمن

صفحہ	مضامین
	میت پر درود بھیجتے ہین
۶۰	فصل فرشتے مؤمن کے اچھی عمل اور کافر کے برے عمل کا ذکر کرتے ہین
=	فصل بیان مین تفسیر من راق کے
۶۱	فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مؤمن کی تعریف حاضرین کی مذمت کرتے ہین
=	فصل مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین
=	فصل مرتے وقت اچھی بُری اعمال کی صورت نظر آتی ہے
۶۲	فصل فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگھتے ہین
=	فصل مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چھوتے ہین
۶۳	فصل مرتے وقت پرندے عمل صالح کے جستجو کرتے ہین
=	فصل جُنب کے بے وضو سونے سے خوف ہے کہ مرتے وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف نہ لائین
=	فصل قبض روح اوس شخص کا جو نار کا مستحق ہو چکا ہے
=	فصل امید کرامت الہی بعد از موت
=	فصل جمعہ کے دن ہزار بار درود پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھ لیتا ہے
۶۴	فصل بشارت مؤمن بصلاح ولد

صفحہ	مضامین
۶۴	فصل بیان مین اون کے جو مرتے وقت
	دنیا کے طرف پہرنا چاہتے ہین
=	فصل بشارت مؤمن وکافر وقت موت
=	فصل شرابی کی موت
=	فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے
	جاتے ہین
=	فصل ایمان یہود وقت موت
=	فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو
	دیکھتا ہے
=	فصل بندے کی پہچان لوگون سے
	کب منقطع ہوتی ہے
۶۵	فصل حربۂ ملک الموت علیہ السلام
=	فصل بیان مین اوصاف اون فرشتونکی
	جوکہ مؤمن وکافر کی روح قبض کرتے ہین
=	فصل بیان مین حکایات اکابر صالحین کے
	جوکہ مرے پھر زندہ ہوئے اور روح وریحان
	وملاقات رحمن وسیر جنان وغیرہ امور
	حقۂ صادقہ کی خبر دی یا غشی سے
	افاقہ کے بعد بیان کیا
۶۶	روح وریحان وملاقات رحمن
=	شفاعت سورۂ سجدہ وحراست تبارک
۶۷	رؤیت نور
=	ضحک وتبسم بعد موت
=	قاطع رحم محمد من خمر مشرک جنت مین داخل ہونگے
=	شیخین کے برا کہنے والے پر فرشتے لعنت کرتے ہین
=	شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہے

صفحہ	مضامین
۶۷	دیکھنا عبد الملک وحجاج کو نار مین
=	دیکھنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ
	عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و
	حجاج کو نار مین
۶۸	عذاب قاضی بسبب عایت احد الخصمین
=	دیکھنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمانین
=	دیکھنا ثواب اعمال کا
=	فضیلت عمل بحق کے زمانۂ جور مین
=	سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہی
۶۹	مرنے سے پہلے موت کی خبر
=	حضور ملائکہ وقت موت
۷۰	مثال حبۂ سطر ۴ مین ہے -
=	فصل توبہ کے بیان مین
۷۱	باب نوزدہم بیان مین ملاقات
	روحون کے میت سے
=	فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے
	مؤمن کی ملاقات اور اوسکا استقبال
	کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھنے مین
۷۲	فصل مؤمن کی اولاد اور اہل اقارب
	اوسکا استقبال کرتے ہین
=	فصل روحین آپس مین ایک دوسریکو
	پہچانتی ہین-
۷۳	باب بستم میت اپنی نہلانی والی
	نہلانے والے اوسکا نیوالی
	قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور
	جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو

صفحہ	مضامین
	سنتا ہے اور جنازہ گذر رہا ہے
۷۵	باب بست ویکم بیان مین چلنے فرشتونکی
	جنازہ مین اور جو کچھ وہ کہتے ہین
=	باب بست ودوم اس بیان مین کہ زمین
	آسمان فرشتے مؤمن پر روتے ہین جبکہ
	وہ مرتا ہے -
=	فصل بیان مین رونے آسمان وزمین کے
۷۶	فصل سجدہ گاہ اور عبادت گاہ
	مؤمن پر روتے ہین -
=	فصل مؤمن پر فرشتے روتے ہین جبکہ
	وہ بلاد غربت مین مرتا ہے
۷۷	باب بست وسوم دفن کے بیان مین
=	فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہی
	جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے -
=	فصل نطفے پر قبر کی مٹی برابر ائی جاتی ہی
=	فصل اللہ تعالی کو جس زمین مین بندیکا
	مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی
	طرف اوسکے کر دیتا ہے
=	فصل مُردے کو نیک لوگون کے درمیان میں
	دفن کرین
۷۸	فصل اعلی زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہی
=	فصل قبرستان مؤمن کے لیے تحیل وزینت
	کرتا ہے
=	فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتونسے
	زیادہ ترنرم ہین
=	فصل فضل جہل مقطم

صفحہ	مضامین
۷۹	فصل قبر امانت ہے
=	فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازہ کے ہمراہیون کو مارتا ہے تاکہ اون کا غم غلط ہو
=	فصل ابتدای قبر کے بیان مین
=	باب بست وچہارم اس امر کے بیانمین کہ دفن وتلقین کے وقت کیا کہین
=	فصل دفن کے وقت کیا کہین
۸۰	فصل تلقین بعد الدفن کے بیان مین
۸۲	فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی
۸۳	باب بست وپنجم ضمۂ قبر یعنی قبر کا دبا ؤ کے بیان مین
=	فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین
۸۴	فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین
=	فصل قبر کا دباؤ مؤمن کا فر نیک بد لڑکے بچے سبکو ہوتا ہے
۸۵	فصل ضغطۂ صبیان کے بیان مین
=	فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے
=	فصل قبر مؤمن کو مان کی طرح دباتی ہے
۸۶	فصل اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا
=	فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑھنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے
=	باب بست وششم پہلے پہل قبر مین میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے۔

صفحہ	مضامین
۸۷	باب بست وہفتم بیان مین مخاطبت قبر کی میت سے
۸۹	باب بست وہشتم فتنۂ قبر کے بیانمین
=	فصل معنے فتنۂ قبر کے بیان مین
۹۰	فصل ملائکۂ سوال کے نام اور اونکی صفت کے بیان مین
=	فصل بیان مین حلیۂ منکر ونکیر کے
=	فصل بیان مین احادیث فتنۂ قبر کی
۱۰۳	فصل سوال کے وقت شیطان آتا ہے
=	فصل دو فرشتے ملائکۂ رحمت سے اہل سنت کے لیے مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین
۱۰۴	فصل اس امر کے بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر ونکیر کا امر فرمایا ہے
=	فصل زندون نے مردونکو خواب مین دیکھا اونہون نے سوال وجواب کی کیفیت بیان کی
۱۰۵	فصل زندون نے اپنے کانون سے اس عالم مین منکر ونکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا
=	فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکۂ سوال مین وارد ہوئی ہین
۱۰۶	فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ سوال وجواب کی کیفیت مین آئی ہین

صفحہ	مضامین
۱۰۷	فصل اس امر کے بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ
۱۰۷	فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کے
۱۰۸	فصل اس امر کے بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کے ساتھ خاص ہے یا سنین
۱۰۹	فصل ملائکہ سوال کو فتان ومنکر ونکیر کہتے ہین
۱۱۰	فصل تجسد اعمال کے بیان مین
۱۱۳	فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے
=	فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے
=	فصل بیان مین سوال مؤمن منافق کافر واطفال مشرکین کے
۱۱۴	فصل بیان مین سوال اون لوگونکے جو دفن نہین کئے گئے یا اون کو سولی دی گئی یا اون کے بدن کے اجزا متفرق ہو گئے یا اون کو درندون نے کھا لیا
۱۱۵	بحث مسفل ومسفلہ
۱۱۶	فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

صفحہ	مضامین
۱۱۶	فصل اس بیانمین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہوجاتا ہے یا نہین
۱۱۰	فصل اس بیان مین کہ جس شخص کے اجزا متفرق ہوگئے ہین اعادہ روح کا ہوکر کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین
=	فصل بیان مین اوس شخص کے جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہے۔
۱۱۸	فصل سوال غریق کے بیان مین
=	فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے
=	فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالیٰ نے میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت رکھی ہے
۱۲۱	باب بست ونہم بیان مین اون لوگونکی جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہین
=	فصل شہید کے بیان مین
۱۲۲	فصل تعداد شہدا کے بیان مین
۱۲۶	فصل مرابط کے بیان مین۔
۱۲۸	فصل مطعون کے بیان مین
۱۳۰	فصل صدیق کے بیان مین
=	فصل بیان مین سوال حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
۱۳۱	وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین
۱۳۲	وصل سوال جن کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۳۲	فصل بیان مین سوال نابالغ بچونکے
۱۳۳	وصل بعض کے نزدیک ہر طفل سے سوال ہوتا ہے
۱۳۴	وصل مسئلہ سوال صبی مین خلاف ہے
=	وصل عہد میثاق کے بیان مین
۱۳۸	وصل عہد میثاق کے بیانمین قولہ تعالیٰ
=	فصل بیان مین سوال ابلہ ومجنون کی اور اوس شخص کی جو کہ زمانہ فترت مین مرا
۱۳۹	فصل اوس شخص کے بیان مین جو کہ جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے
۱۴۱	فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے
۱۴۲	وصل بیان سورۂ سجدہ
=	باب ثمنی ام بیان مین فطاعت قبر کی اور اوسکی سہولت وفراخی کے مؤمن پر
۱۴۳	رؤیت فسحت وضیق قبر
۱۴۴	موت غربت
=	رؤیت فسحت قبر
=	رؤیت نور قبر
=	خوشبوے مشک از قبر
۱۴۵	باب سی ویکم رحمت الٰہی در قبر
=	باب سی ودوم تحفہ مومن در قبر
=	باب سی وسوم بیان مین ظلمت قبر کی اور جو اوسکو روشن کردے
=	عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے
=	سنت مطہرہ نور دانس ہی قبر مین

صفحہ	مضامین
۱۴۶	ثواب ادخال سرور برمؤمن
=	مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہی
=	ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سے
=	ثواب عیادت مریض
=	حساب قبر مین
=	رؤیت عمل قبر مین
=	ادنی سے حب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی موجب ہے پیروی دجال کا
=	باب سی وچہارم بیان مین عذاب قبر کی نعوذ باللہ منہ
	فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین
۱۴۷	وصل بیان مین اون آیتون کی جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے
۱۴۸	وصل ثبوت عذاب قبر از قرآن شریف
۱۴۹	وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین
۱۵۴	وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہے یا تن پر یا دونون پر
۱۵۵	وصل عذاب قبر اب روح وابدان دونون پر ہی
=	فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیانمین
۱۵۶	فصل اس امر کے بیانمین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین
۱۵۷	فصل بیانمین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ
۱۵۸	عذاب ابوجہل
۱۵۹	عذاب یہود
=	مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کی

صفحہ	مضامین
۱۵۹	عذاب زندیق
=	عذاب ابن آدم اول
=	عذاب عبید اللہ بن زیاد
۱۶۰	عذاب مسلم بن عقبہ
=	عذاب ابن ملجم
۱۶۵	وصل بیان میں انواع عذاب قبر کے
۱۶۹	جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا منہ قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ
	رویت عذاب قبر
	رویت عمل بد میت
	سماعت عذاب قبر
	قبر کا عذاب وہی برزخ کا عذاب ہے۔
	عذاب قبر دو قسم ہے
	مسئلہ عجیب
	مردے شب جمعہ کو معذب نہیں ہوتے
	وصل بیان میں انواع عذاب قبر کے
	وصل ذکر زواجر قبایحری من عذاب القبر
۱۷۵	باب سی و پنجم بیان میں ان اعمال کے جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہیں
۱۷۶	حدیث جامع منجیات عذاب قبر
۱۷۷	مقامات اہل مقابر
=	وصل عمل نافع عذاب قبر
۱۷۸	باب سی و ششم بیان میں احوال مردوں کی قبور میں
=	فصل لا الٰہ الا اللہ والوں کو وحشت نہیں ہوتی
=	انبیا علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں
=	صلوٰۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

صفحہ	مضامین
۱۷۹	قرارت قرآن شریف در قبر
۱۸۰	تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر۔
=	شغل علوم در برزخ
۱۸۱	فصل اہل قبور را یک دیگر زیارت و ملاقات کردن میسر است
۱۸۲	فصل میت کو پاس ولی و سگ گھر والے آتے ہیں
=	میت قبر میں صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے
=	شہید اپنے خوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے
=	ارواح مقربین
=	موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
=	تلقین وقت موت
=	میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے
۱۸۳	رد کفن بعد از موت
=	نقل میت از قبر
=	شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ
=	زینت اہل قبور برائے میت صالح
=	قبر را و عجلی مفروش بہ ریحان
۱۸۴	وسادہ یاسمین در قبر
=	ریحان در قبر
=	خوشبوے مشک از قبر
=	تلاوت قرآن موجب خوشبوے مشک در قبر
=	حور اپنے خاوند کو منہ مین جنت کا میوہ دیتی ہے
=	حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرشتوں کو ساتھ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں
=	بدن تک سے ضرر نہیں پاتے
۱۸۵	بیان شہید اور متقی کا بڈلک آمین
=	فصل بیان میں زیارت قبور کے اور اس کے حسن
	مردے اپنی زیارت کرنیوالوں کو جانتے

صفحہ	مضامین
	اور انکو دیکھتے ہیں اور انکو انس ہوتا ہے
	اور سلام کا جواب دیتے ہیں
۱۸۶	زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر پر
	بغیر حجاب کے
=	زیارت و سلام بر شہید
=	دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ انس ہوتا ہے
=	علم موتی زائرین روز جمعہ و روز شنبہ
=	تنبیہ بیان میں عروج کا طرف جسم کے اندر قبر کے
۱۸۷	کشف حال شہید برائے بعض اولیاء
۱۸۹	سماع رد سلام از قبر شہید
۱۹۰	ضرب دف بر سر شہید
=	سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
=	سماع جواب اذان از قبر و سماع امین و آمین
۱۹۱	کلام مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام
=	شہید کا سورۂ یٰس پڑھنا۔
=	قبر سے بات کا جواب دینا
=	کلام میت و حسرت بر عمل صالح
۱۹۲	حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ میں اور پہونچا دنیا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن میں
=	حاضر ہونا شہدا کا جنازہ بعض اولیاء کرام میں
۱۹۳	موتی کا خبر موت دینا۔

صفحہ	مضامین
۱۹۴	انگلی ہلانا میت کا ساتھہ تسبیح کے
=	ضحک میت
=	کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت
۱۹۵	کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت
=	امداد شہید کی اپنے دوست کو
۱۹۶	کلام عمر شہید
=	حیات بعد از موت
=	مغفرت نمازیوں بسبب مغفرت میت
=	شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو
۱۹۷	وصل بیانمین سماع میت کے
۱۹۹	تنبیہ بیانمین طریقۂ اسلام میت کی
=	وصل بیانمین منام وکشف حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے
=	ملاقات حضرت شیخ سعدی قدس سرہ
۲۰۱	قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ
۲۰۲	وصل بیانمین حکایات قصر الآمال کے
۲۰۳	باب سی وہفتم بیانمین مقرار ارواح کی
=	وصل بیانمین انواع مستقر ارواح کے
۲۱۹	فائدہ بیانمین مستقر شہدا، بحر کے
۲۲۱	باب سی وششم اس امر کے بیانمین کہ ہر مو میت کا مقعد او سپر پیش کیا جاتا ہے
=	باب سی ونہم بیانمین عرض اعمال زندون کے مردون پر
۲۲۳	باب چہلم بیانمین اوس چیز کے جو کہ روح کو اوسکے مقام کریم سے روکتی ہے
=	باب چہل ویکم بیانمین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے
۲۲۴	باب چہل ودوم اس بیانمین کہ مُردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین
۲۲۷	باب چہل وسیوم بیانمین اس امر کی تحقیق کہ زندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے
۲۲۸	باب چہل وچہارم بیانمین اس امر کے کہ زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال پوچھا پھر اُنھون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی
=	مذمت اَحراص
=	قرارت سلام
=	فضیلت خوف
=	فضیلت نماز شب
=	رحم ورافت اللہ تعالیٰ
۲۲۹	دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے۔
=	عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ائمہ ہدیٰ کے ساتھہ ہین
=	بیان ندبار یاندبار
=	موت تقویٰ پر حیات ابدی ہے

صفحہ	مضامین
۲۲۹	خیر درجۂ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے
۲۳۰	جس چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے
=	یقین اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور مسلمین کے مثل کوئی چیز نہین ہے
=	فضلیت تقوی
=	خواب مین ادائے قرض کی وصیت
=	کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین
=	محبت الٰہی موجب مغفرت ہے
=	کرامت الٰہی برائے بندۂ مطیع
۲۳۱	فضیلت معرفت ودوام مباہات
=	فضیلت سنت وعلم ومذمت قدر واعزال وارجاء
=	مذمت شیخین رضی اللہ عنہما وراہی جہنم
=	فضیلت متقین
=	فضل صبر وحسرت بر عمل صالح
=	فضل یقین
۲۳۲	نفع دعا
=	فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ
=	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن واسع ومحمد بن سیرین وحسن بصری رضی اللہ عنہ
=	فضل ابو عمر بصری رضی اللہ عنہ
=	خلید بن سعید رحمہ اللہ تعالے
=	ذکر قاضی یحییٰ اکثم

صفحہ	مضامین
۲۳۲	فضل امام احمد رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن مصفی حمصی رضی اللہ عنہ
۲۳۳	فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ
=	فضل علم
=	فضل حدیث شریف
=	فضل قلت مخالطت مردم
=	فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ
=	فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب یوطی
=	ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہ
=	فضل حسن ظن باللہ تعالے
=	فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۲۳۴	فضل تکبیر
=	مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ تعالی
=	ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ
=	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
=	فضل امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ
۲۳۴	فضل اہل سنت
=	فضل غزو بحر
۲۳۵	مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی
=	فضل ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ
=	اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف
=	فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ
=	مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب حلت
=	درجۂ علم و حزن
=	فضل استغفار

صفحہ	مضامین
۲۳۵	ذرا سا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے
=	فضل شہادت لا الہ الا اللہ
=	فضل درود شریف
=	فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۳۶	فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ
	اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ
۲۳۷	ابو دلف عجلی رحمہ اللہ تعالی
=	ذکر حجاج
=	یزید نحوی بن ابو مسلم خراسانی ابراہیم بن
	صائغ رضی اللہ عنہم
۲۳۸	صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ
=	ابو یزید طیفور بسطامی رضی اللہ عنہ
=	فضل صبر و حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ
=	فضل استغفار
=	فضل ضبط طریق مسلمین
=	فضل دار قطنی رضی اللہ عنہ
=	یوسف بن حسن رازی صوفی رضی اللہ عنہ
=	مغفرت ابو نواس رحمہ اللہ تعالے
۲۳۹	حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ
=	مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی
	رضی اللہ تعالے عنہ
=	فضل مجالس اہل حدیث
=	ابو زرعہ رضی اللہ تعالے عنہ
	فضل توبہ
۲۴۰	وصل بیان میں بعض حالات برزخ کی
۲۴۱	کتاب فتح الخلاق وغیرہ سے

صفحہ	مضامین
۲۴۲	وصل بیان میں بعض حکایات کے
	کتاب مکارم الاخلاق سے
۲۴۳	وصل بیان میں رویت اللہ عزوجل کے
=	وصل بیان میں رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۴۴	وصل بیان میں بعض حکایات کے کتاب
	فصل الخطاب سے
۲۴۵	باب چہل و پنجم اس بیان میں کہ زندہ لوگ
	مردے کو جو برا کہتے ہیں وہ اس سے ایذا پاتا ہے
	اور میت کو برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے
=	باب چہل و ششم اس بیان میں کہ نوحہ
	کرنے سے میت ایذا پاتا ہے
۲۴۷	باب چہل و ہفتم اس بیان میں کہ جتنی طرح کی
	ایذا ہے اس سب سے میت ایذا پاتا ہے
=	فصل قبر کو روندنا قبروں میں پاخانہ پھرنا
	پیشاب کرنا منع ہے
=	فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے
=	باب چہل و ہشتم بیان میں ملازمت
	حافظین کے مومن کی قبر کو
=	باب چہل و نہم بیان میں اون اعمال کی جو کہ
	میت کو قبر میں نفع دیتے ہیں
۲۴۹	فضل بیان میں اون اعمال کے جن کا
	ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے
=	وصل بیان میں کہ دعا و استغفار زندوں کی
	مردوں کو نفع دیتی ہے
۲۵۱	وصل بیان میں کہ ثواب صدقہ و خیرات کا مردوں کو پہونچتا ہے
=	وصل بیان میں کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے

صفحہ	مضامین
۲۵۲	وصل ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا ہے۔
=	وصل بیان مین ثواب روزہ رمضان کے واسطے میت کے
=	وصل بیان مین قرارت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر
۲۵۴	وصل بیان مین عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے
۲۵۷	وصل بیانمین ہدیہ بھیجنے کے خدمت شریف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
۲۵۸	باب پنجاہ ہم اس بیان مین کہ مرنیکے لیے کون وقت بہتر ہے
۲۵۸	باب پنجاہ ویکم بیانمین اون اعمال کے جو واجب کرتی ہین اپنے صاحب کے لیے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے
=	باب پنجاہ ودوم اس بیانمین کہ میت بہ بودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑ جاتا ہے مگر انبیا علیہم السلام اور جو لوگ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبودار رہتا ہے
۲۶۰	خاتمہ بیان مین فوائد متعلق روح کے اور یہ دس فائدے ہین
۲۶۵	خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول والابواب
=	فصل بیانمین وصیت وغیرہ کے
۲۶۷	فصل بعض وصایاے نافعہ کے بیان مین
۲۷۱	مسک الختام اس بیان مین کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی عنایت وغایت نہین ہے اور اوسکا حلم وکرم اوسکی غیظ وغضب پر غالب ہے اللہ سبحانہ اپنے کرم وفضل سے اور اپنے رسول رؤف رحیم کی برکت سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ وناری سے محفوظ ومصون رکھے آمین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

تمت

سنہ ۱۳۲۹ھ

الرَّوضُ المَطُورُ فِی تَراجِم عُلَماءِ شَرحِ الصُّدُور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا مِن حُمِدَ وَاَکرَمُ مِن تَفَضَّلَ وَاَرحَمُ مِن قُصِدَ وَعَدَ المُتَّقِینَ الفَوزَ فِی الاٰخِرَۃِ فَبَشَّرَ بِالمَوعُودِ بِمَا وُعِدَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ وَخَاتَمِ اَنبِیَائِہٖ مُحَمَّدٍ خَیرِ مَولُودٍ عَلٰی وَجہِ الاَرضِ وَاٰلِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَائِرِ اَتبَاعِہِ الَّذِینَ کُلَّمَا ذُکِرَت سَبَاقُہُم قَالَ السَّامِعُ اَعِد اَمَّا بَعدُ باعث تحریر اس مقدمہ بجارہ کا یہ ہوا کہ جب بحمدہ تعالیٰ کتاب ہلی الفراغ جو کہ ترجمہ مستقل کتاب شرح الصدور وروایات تثبیت اور انکی شروح کا مع شئی زائد ہے تمام ہوئی تو خاطر فاطرین پر خطرہ گزرا کہ جناب سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب شرح الصدور میں احادیث و آثار طبقات اربعہ کتب حدیث شریف کے ذکر فرمائے ہیں اور مضامین تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ کی تنقیح وتخریج کی ہے اور اکثر جگہ صحت وحسن وغیرہ کا پتا دیا ہے ذکر کیا ہے اور اکثر فوائد اور کتب سے ذکر کیے ہیں جیسے کتاب الروح حافظ ابن قیم وغیرہ اسلیے یوں مناسب معلوم ہوا کہ جن علماء دین کی کتب سے اونہوں نے احادیث و آثار نقل کیے ہیں اونکے تراجم لکھے جائیں کیونکہ تراجم گویا نسب مؤلفات ہوتے ہیں ونیز بحکم عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ وقت ذکر صالحین کے رحمات وبرکات کا نزول ہوتا ہے اور مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتا دیے جائیں اور کچھ اسماء رواۃ کا بھی ضبط ہو جائے بعض شراح حدیث شریف کا بھی ذکر آجائے تاکہ وقت مطالعہ کتاب کے بصیرت تامہ ہو ہر کتاب و مصنف کی قدر معلوم ہو جائے اونکے شرف ومزیت پر اطلاع ہو ہر ایک کی ولادت وفات پر آگاہی ہو جائے راویوں کے نام پڑھنے میں دقت نہو خلط ملط سے امن ملے اسلیے یہ چند فصلیں اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکھا گیا اگرچہ پوری تمنای دلی بسبب عدم تیسر مواد کے قوت سے فعل میں نہیں آئی لیکن پھر بھی ایک جملہ صالحہ عجالۃً مجتمع ہو گیا اور جو کچھ باقی رہ گیا وہ تیسر اسباب پر محمول کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر عسیر یسیر اور ہر مشکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھ ہو گیا اسکی بھی امید نہ تھی مگر اوسنے اپنی فضل و کرم سے اسکام کو انجام کیا چونکہ اس رسالے میں اکثر علماء شرح الصدور کا ذکر و ترجمہ ہوا اسلیے اسکا نام **الروض المطور فی تراجم علماء شرح الصدور** رکھا اور اسکے مضامین کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا

فصل اول مین اون علما کا ترجمہ ہے جنکا ذکر دیباچہ طی الفراسخ مین آیا ہے اگلی فصول مین تراجم علما رشرح الصدور وغیرہم ہین خاتمے مین ذکر طبقاتِ کتب حدیث وغیرہ اور ضبط بعض اسمارُ رُو ات کا عجالۂ نافعہ سے کیا گیا ہے **تنبیہ** زمانہ سلف مین طریقہ اخذ علم کا یون تہا کہ المشافہ سنتے تہے لکہنے کا دستور نہا کتب علوم صدور علما رتہے دور دور سے منازل طے کرکے علما رکی خدمت مین حاضر ہوتے اونسے علم اخذ کرکے اپنے اوطان کو مراجعت کرتے ایک مدت تک اسی پر دار مدار رہا پہر جب حافظہ مین فتور آچلا قلت علما رکی ہونے لگی تو تدوین و کتابت علم شروع ہوئی کہتے ہین کہ پہلے پہل ابن جریج نے اسلام مین تصنیف کی اسکا ذکر اون کے ترجمہ مین آئیگا پہر جب سے بتواتر کتب تالیف ہوئین لاکہون تک نوبت پہونچی علما رنے شروع حدیث للمبین رُواۃ کی تحقیق کے اونکا ضبط کیا غرضکہ اول علم سینہ تہا پہ سفینہ ہوگیا اب اگر کچہہ شک وشبہہ واقع ہو تو کتب فن کی طرف رجوع کرکے رفع شک ہوسکتا ہے مگر تیسا اسباب و مواد شرط ہے دوسرے فہم صحیح و ادراک ناقد و توفیق رب و نیت صالح و اخلاص عمل درکار ہے کتابون مین وہی کتاب زیادہ تر قابل اعتبار و تلیح صدر کے ہوتی ہے جسکو ناقدین فن نے دیکہا بہالا ہے تصحیح و مقابلہ بکرات و مرات کیا ہے ضبط مشکل و تبیین مہم و اصلاح غلط سے اوسکی آرائش و پیرائش کی ہے اس قسم کی وہ کتب میسر ہوسکتی ہین جو کہ درس مین داخل ہین جیسے کتب صحاح ستہ خصوصاً صحیحین و موطا کہ ان کی شروح میسر ہین ہرچند انکی علی طرف التمام ہو رہی ہے انکی سوا اور کتب حدیث کا میسر آنا پہر وہ بہی صحیح بظاہر نہایت دشوار ہے لیکن اگر وہ میسر ہون تو البتہ مجمع البحار وغیرہ سے اونکی معانی تحقیق ہوسکتی ہے مگر اس دیار مین پورا اسباب اسمار رجال کا میسر نہین ہے اکثر تصحیف اسمار رواۃ و اسمار بلاد و قری مین واقع ہوتی ہے اور کاتب ناواقف سے الفاظ غریب حدیث مین تحریف و تغلیط ہوجاتی ہے پہر اگر یہ سب بہی درست ہوجائے تو پہر ادراک و فہم مین تفاوت ہوتا ہے استیلا النقص علی الکمال کا ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے غرضکہ سارے امور کا علی وجہ الکمال درست ہونا بظاہر نہایت مشکل ہے اگر ان سب باتون کا علی سبیل الاجتماع لحاظ کیا جائے تو افادہ و استفادہ کا باب بالکل مسدود ہوجائے ہان حتی الامکان اصلاح و درستی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے پہر بہی اگر ہوجائے تو الاجر علی قدر النصب سے محروم نہوگا دار مدار ہر کام کا نیت پر ہے اور نیت پر سوائے اللہ عزوجل کا کشف السرائر الخفیات کے اور کو اطلاع نہین ہے بالفعل اس کمانیکی ضرورت اسلئے ہوئی کہ جب شرح الصدور کا اور نسخون سے مقابلہ کیا تو عجب تماشا نظر آیا محض بتائید الٰہی چار نسخے اطراف و آفاق سے مجتمع ہوگئے یہ صرف اوسی کا فضل ہے تو وقت مقابلے کے معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین ایک ایک دو دو حدیثین مفقود ہین الفاظ و اسما کا کیا ذکر ہے بعض نام ایک نسخے مین اور طرح پر دوسرے مین اور طرز پر تیسرے مین بہ رنگ دیگر چوتھے مین کہہ اور ہی شکل غرضکہ اس قسم کے صدہا امور پیش آئے کہ اونکی شرح مین طول ہے جس امر کی صحت مین کچہہ شبہہ نہ تہا اوسکو صحیح کردیا جس مین شبہہ ہوا اوسکو بطور نسخہ حاشیہ پر لکہدیا بہزار خرابی بصد محنت وجانکاہی ایک نسخہ درست ہوا اب جو نسخہ خاکسار کے پاس ہے وہ میرے زعم مین متعدد نسخون سے بہتر معلوم ہوتا ہے نظر بامور مذکورہ ناظرین باانصاف سے امیدواری ہے کہ اگر سہو و خطا پر مطلع ہون تو اوسکی اصلاح فرمائین مجہسے جو ممکن تہا اوسکے اصلاح کی وراب جس سے ہو وہ بلا تکلف اصلاح کرے کیونکہ یہ تو ایک کار خیر ہے جو کوئی جسقدر سعی کریگا علی حسب العمل اجر پائیگا مین اپنے قصور و فتور و خطا و عمد کا معترف ہون اللہ سبحانہ سے اسکی معافی چاہتا ہون کہ وہ میرے سارے معاصی و ذنوب صغیرہ و کبیرہ سے درگزر فرمائے اور اپنے ذیل عفو مین ڈہانکے اور مجہے اور سائر مؤمنین کو اس سے نفع دے اور حسن خاتمہ روزی کرے آمین یا رب العالمین وبا مجیب السائلین وبا ارحم الراحمین

فصل بیان مین تراجم اون علما کے جنکا ذکر دیباچہ طی الفراسخ مین آیا ہی ترجمہ امام سیوطی رضی اللہ عنہ

مؤلف ابیات تثنیت وشرح الصدر وغیرہ مصنفات کثیرہ نافعہ جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین
خود اونکی کتاب حسن المحاضرہ سے نقل فرمایا ہے کہ نام اونکا ابو الفضل جمال الدین عبد الرحمن بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری اسیوطی
کہا کہ جد اعلی ہمام الدین اہل حقیقت ومشائخ طریق سے تھے اور اون کے بعد کے لوگ اہل وجاہت وریاست مین سے تھے مین نہین جانتا
ہون کہ اونمین سے کسی نے علم کی خدمت کی ہو مگر میرے والد اور یہ بات معلوم نہین کہ میرے نسبت مین جو خضیری آتا ہے اسکی نسبت کس
طرف ہے ہان خضیر یہ ایک محلہ ہے بغداد مین ثقہ کی زبان سے سُنا ہے کہ میرے والد ذکر کرتے تھے کہ جد اعلی اونکے عجمی تھے یا اہل مشرق سے ظاہر یہ ہے کہ
یہ نسبت محلی کی طرف ہے پیدائش میری شب یکشنبہ رجب کی چاندرات ۸۴۹ھ ہجریکو ہوئی میرا نشو ونما یتیمی مین ہوا مین آٹھ سال کا تھا کہ قرآن شریف
حفظ کرلیا بعد اسکے کتاب عمدہ اور منہاج فقہ واصول ورالفیۂ ابن مالک یاد کرلیا اور شغل علم شروع کیا فقہ ونحو ایک جماعت شیوخ سے اور فرائض کو
علامۂ فرضیِ زمان شیخ شہاب الدین شارمساحی سے کہ سو برس کی عمر سے بڑھ گئے تھے حاصل کیا ۸۶۶ھ مین تدریس علوم عربیہ کی مجھکو اجازت
ملی اسی برس مین تالیف کرنا شروع کیا پہلی کتاب جو مینے لکھی وہ شرح استعاذہ وبسملہ ہے شیخ الاسلام بلقینی جب اوسپر واقف ہوئے تو اوسکی تقریظ لکھی
اونکے انتقال تک اونکی خدمت مین رہکر فقہ سیکھی اونکے بعد اونکے صاحبزادے سے اول تدریب اور حاوی صغیر اور اول منہاج وغیرہ پڑہا ۸۷۲ھ مین تدریس
وافتا کی اجازت ملی اونکے انتقال کے بعد شرف الدین مناوی کی ملازمت اختیار کی اور حدیث وعربیت مین علامۂ تقی الدین شبلی حنفی سے استفادہ کیا
اونہون نے جمع الجوامع وغیرہ میری کتابونپر تقریظ لکھی اور بارہا اپنی زبان وبیان سے میری تقدم کی گواہی دی اور ایک حدیث مین تنہا میرے
قول کیطرف رجوع کیا اسلئے کہ **حکایت** اونہون نے شفا پر حاشیہ لکھا اوسمین حدیث ابو انجراء کو باسناد اربعین لائے اور اوسکو ابن ماجہ کیطرف
منسوب کیا مینے ابن ماجہ مین جہان اوسکا مظنہ تھا دیکھا نہ پایا تو ناچار تمام کتاب پر عبور کیا تو بھی اوسکو نہ پایا اور معجم صحابہ ابن قانع سے مینے
اوس حدیث کو نکالا اور شیخ کے پاس آکے خبر کی بجز دمجھسے سُنے کے کتاب اوٹھاکر لفظ ابن ماجہ کو غلط کیا بجاے اوسکے ابن قانع
لکھدیا یہ بات میری نظر مین بہت بڑی معلوم ہوئی اور شیخ کی عظمت منزلت جو اپنے دل مین رکھتا تھا اوس سے ہیبت ناک ہوا اور مینے عرض کیا
آپ کیون نہین صبر فرماتے شاید آپ مراجعت فرمائین کہا نہین مینے جو رواہ ابن ماجہ کہا اسمین برہان حلبی کی تقلید کی تھی بعد اسکے مین
اونسے تا انتقال اونکے جد انہین ہوا اور شیخ علامۂ اوستاذ الوجود محی الدین کافیجی کے چودہ سال تک ملازمت کی اونسے تفسیر واصول وعربیت
ومعانی وغیرہ کا استفادہ کیا اور اُنہون نے میرے واسطے اجازت عظیمہ لکھی کشاف وتوضیح وتلخیص مفتاح وعضد کے چند درس مین
سیف الدین حنفی کی خدمت مین حاضر ہوا اور بحمد اللہ تعالی بلاد شام وحجاز ویمن وہند ومغرب وتکرور کی مسافرت کی اور جب حج کو گیا تو واسطے
چند کامون کے آب زمزم پیا منجملہ اون کے ایک یہ بات تھی کہ فقہ مین شیخ سراج الدین بلقینی کے رتبے کو پہونچون اور حدیث مین رتبۂ
حافظ ابن حجر کو ۸۷۸ھ کے مستہل سے فتوی دینا شروع کیا اور ۸۷۲ھ کے شروع سے املای حدیث کی مجلس عقد کے ساتھ علم مین حق
تعالی نے مجھے تبحر روزی کیا تفسیر وحدیث وفقہ ونحو ومعانی وبیان وبدیع برطریقۂ عرب وبُلغا نہ برطریقۂ عجم واہل فلسفہ اور جس بات کا
مین اعتقاد رکھتا ہون وہ یہ ہے کہ چھ علمون سے سوائے فقہ کے اور اون نقول کے جنپر مین واقف ہوا ہون وہانتک پہونچا ہون اور واقف
ہوا ہون کہ میرے شیوخ سے کوئی وہانتک نہین پہونچا اون سے جو کم درجے کے ہین اونکا کیا ذکر ہے فقہ مین یہ بات نہین کہ سکتا کیونکہ میرے
شیخ اوسمین اوسع النظر وطویل الباع ہین اور اصول فقہ وجدل وتصریف مین میری معرفت ان سات علمون سے کم ہے اور ان سے کم
انشاء وترسل وفرائض اور انسے کم قراءت انکو مینے کسی شیخ سے حاصل نہین کیا ہے اور انسے کم طب رہا حساب سو وہ سب چیز دنسے زیادہ مشکل

اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور جسوقت مین کسی مسئلہ متعلق بحساب مین نظر کرتا ہون تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹھانیکا قصد کرتا ہون بحمدہ
تعالیٰ اسوقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہو چکے ہین اور یہ بات بطریق تحدث بنعمت خدای تعالیٰ کہتا ہون نہ بطور فخر کے
دنیا مین کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر مین طلب کیا جائے حالانکہ زمانہ کو چ کا قریب پہونچا بڑہاپا ظاہر ہو گیا عمر اطیب وخوشتر جا چکی
اگر مین چاہون کہ ہر مسئلے مین ایک تصنیف مع اوسکے اقوال وادلۂ نقلیہ وقیاسیہ ومدارک ونقوض اور اوسکے جواب اور موازنہ درمیان اختلاف
مذاہب کے جو اوسمین ہے لکھون تو اسپر بفضل خدا قادر ہون نہ بحول وقوت اپنے کہ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
مینے شروع طلب مین علم منطق بہی کچھہ پڑہا تہا پہر اللہ تعالیٰ نے اوسکی کراہت میرے قلب مین ڈالدی اور مینے یہ بات سنی کہ ابن الصلاح نے
اوسکی تحریم کا فتویٰ دیا ہے تو مینے اس علم کو چہوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے عوض مجہکو علم حدیث عنایت فرمایا جو کہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ
روایت مین سماعاً واجازتاً بہت سے ہین اونکو مینے ایک معجم مین جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑہ سو کے ہے سماع روایت مین مینے کثرت نہین کی
اسلئے کہ اوس سے جو زیادہ تر اہم تہا اوسمین شغل کیا یعنی قرارت درایت میری مؤلفات اس دم تک یعنی تا زمانۂ تالیف حسن المحاضرہ تین سو
کتابکو پہونچ گئی ہین اور میری مصنفات کے نام یہ ہین انتہے بعد اسکے اپنی کتابون کا ذکر کیا ہے ہر علم مین یعنی تفسیر وحدیث وفقہ واجزای
مفردہ وفن عربیت وفن اصول وبیان وتصوف وفن تاریخ وادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ مین مذکور ہین جس کسی
کو اونپر مطلع ہونیکا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے کاشغری نے اپنے طبقات مین سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ سیوطی فرماتے تہے
کہ مینے تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تہی کہ امرا وملوک کے پاس تشریف نہین لیجاتے تہے زہد کا طریقہ رکہتے تہے تالیف
پر متوجہ تہے اونکی مصنفات چہوٹی بڑی چار سو ساٹھہ کو پہونچی ہین اور اقطار واطراف زمین مین مشرق سے مغرب تک منتشر وشہرہ ہوئی اور
مسلمانون نے اونسے نفع پایا کتابت وقرارت منطق کو حرام ومکروہ جانتے تہے علماء عصر اونسے پچاس سوال کئے ہر سوال کے جواب مین
ایک رسالہ لکہا لوگ بسبب دعوی کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہو گئے اونکی ایذا دہی اور نکالنے مین کوشش کی علماء عصر کے ہاتہہ سے
اونپر ہول وخوف بہت کچھہ ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال کا دعوی
کرتا ہے ولیکن انبیاء واولیاء کو اس سے بہی زیادہ تر محنت وتکلیف پہونچی ہے اونہون نے علماء سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد مطلق اور
یہ اجتہاد ائمۂ اربعہ پر ختم ہو گیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتوون مین منتسب الیہ کی راے کا تبع ہے اور یہ نوع روز قیامت تک منقطع
نہین ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تہے اونہونے یہ نہین کہا کہ مین مجتہد مطلق ہون اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ
فتویٰ دیتے تہے اور ساتہہ مذہب اصحاب امام شافعی کے اور کہتے تہے کہ سائل مذہب سے پوچہتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ مین
جواب دیتا ہون اپنا کہڑا رہنا روز حساب کو اور اوس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہون اپنے زمانے کے علماء پر سات سوال وارد کئے تہے
کوئی بہی جواب نہ لکہہ سکا کاشغری ان سب سوالون کو لاکر کہتے ہین کہ حقیقت ان تمام سوالونکی یک سوال ہے کہ واضع باتا تالخ کا کون ہے وفات سیوطی رضی اللہ عنہ
کی ۹۱۱ ہجری مین ہوئی اٹہارہ دن دو مہینے اکہتر سال کی عمر پائی یہ تو اتحاف النبلاء سے لکہا گیا اب وہ سنو جو امام ربانی قاضی محمد
بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین اونکا حال لکہا ہے جناب توفیق دام مجدہ تاج مکلل مین بدر طالع سے نقل فرماتے ہین کہ
سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف ہین اون کے عصر کے اکابر علماء نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون مین ماہر زود
ظاہر ہوئے اور اقران وامصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہونچا تصانیف اونکی مقبول دن کی طرح اقطار واطراف مین

سائر دائر ہوئین لیکن وہ اس سے صحیح و سالم نہ رہے کہ کوئی حاسد اونکی فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکی مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے جو کہ اونکی اقرانسے ہین ضوء لامع مین اونکا ترجمہ مظلم و تاریک لکھا ہے غالب و اکثر اوس ترجمہ کا ثلب قطیع و سب شنیع و انتقاص اور غمط اونکی مناقب کا صراحۃً و اشارۃً ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبرا کیا ہے بُرا کہا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیونکو حقیر بتایا ہے لاجرم ساری فضلای ہمعصر مین سخاوی کا یہی داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ سیوطی نے ایک رسالہ لکھا اوسکا نام الکاوی لدماغ السخاوی رکھا پس جو شخص ترجمۂ امام سیوطی پر ضوء لامع مین مطلع ہوا ہو چاہئے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکے خصم سے صادر ہوا ہے جسکا قول اونپر مقبول نہین ہے انتہٰی پھر اوس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے سیوطی کی ذم مین لکھی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ مین کہتا ہونکہ اس عبارت منقول جو محال ہے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہین ہے کیونکہ سیوطی نے جو اپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہین دلالت کرتا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تھے اسلئے کہ اس فن مین ذکی پر فتوح نہین ہوتا ہے مگر نادر جیسا کہ اب ہم اپنے ہمعصر الومین مشاہدہ کر رہے ہین اسی طرح جسوقت کسی قائل نے اونسے کہا تھا کہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والیکو فنون اجتہاد سے جمع کرین تو اونہون نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونمین سے ہر ایک فن کی تحقیق مین اوس درجہ کو نہین پہونچتا ہے جسکو وہ شخص پہونچتا ہے جو تنہا اوسی فن مین مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر شخص جانتا ہے آیسا ہی سخاوی کا قول ہے کہ سیوطی نے یہ مسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہی کچھ عیب نہین ہے کیونکہ یہ ہمیشہ سے مصنفون کا داب چلا آیا ہے کہ پچھلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابون سے لیتا ہے مختصر کرتا ہے یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکی مثل اور عرضین ہین جو تصنیف پر باعث ہوتی ہین وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جسمین اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے پھر وہ اوسکے کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہون نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک ورقی مین دیکھا ہے یہ بھی اوسکو مخالف نہین ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے کیونکہ سیوطی نے یہ نہین کہا ہے کہ اونکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہوگئی ہین بلکہ اونہون نے تو یہ کہا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہوگئی ہین اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہین سو یہ مجرد دعوی ہے برہان و دلیل سے خالی ہے یہ اونکی مؤلفات ہین پشت زمین پر اچھی طرح سے محرر و مہذب ہین خوب طور پر متقن و محکم ہین بہرحال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جرح و تعدیل کی اماموں نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس مین مقبول نہین ہے باوجود ظہور ادنی منافسہ کے پھر اوس جیسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونون آدمیونکی آپس مین ہے جسکی یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض نے بعض کے حق مین تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے کی رد مین رسالہ لکھا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی نے رحمہ اللہ اگرچہ امام غیر مدفوع ہین یعنی اونکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہین کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے اکابر اقران پر بہت کچھ تحامل کیا کرتے ہین یعنے زبردستی بتکلف رد و قدح بہت کرتے ہین چنانچہ اسبات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جسنے اونکی کتاب ضوء لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین کے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی اونکو محض بے قدر جانتے ہین بلکہ غالب اونکی ہمعصر اونکی حط و قدح سے سلامت نہین رہتے ہین اور صرف اپنے مشائخ و تلامذہ کی تعظیم کرتے ہین اور اونکی جنکو وہ پہچانتے نہین اون لوگونمین سے جو اول قرن نہم مین اونکے پیدا ہونیسے پہلے مر چکے ہین اونکی جو شہر مین نہین ہین یا اوسکی جسکی خیر کی امید رکھتے ہین یا اوسکے شر سے خوف کرتے ہین رہے اقوال اون علماء کی جو موذن حط و قدح ہین سیوطی پر جنکو سخاوی نے نقل کیا ہے سو سبب اوسکا دعوی کرنا سیوطی کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود اونہون نے اوسکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ سے لوگونکا داب رہا ہے اوس شخص کے حق جو اوس رتبہ تک پہنچ چکا ہے ولیکن ہمنے ترجمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مین تمکو یہ بتا دیا ہے کہ اللہ سبحانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقراء دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے ساتھ بسبب اوسکے علم و تصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی اوسکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوسکے محاسن و خوبیان بعد موت کے

منتشر ہوتی ہین اور اوسکا ذکر بلند ہوتا ہی اور لوگ اوسکے علم سے نفع لیتے ہین اور یہی حال صاحب ترجمہ کا ہوا کیونکہ اونکی مؤلفات اقطار و اطراف مین پہیل گئی اور قافلے بلند و پست زمین مین اونکو لیگئے اور اللہ تعالیٰ نے اونکے ذکر حسن و ثنا جمیل کو ایسا بلند کیا جو اونکے معاصرین مین سے کسی کیواسطے نہ ہوا والعاقبۃ للمتقین نجاورہ اللہ عنہا جمیعا وعنا بفضلہ وکرمہ ولادت امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۸۴۹ھ ہجریمین ہوئی اور ۹۱۱ھ مین وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ورضی عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومأواہ آمین +

ترجمۂ سید محمد بن اسمٰعیل امیر مؤلف جمع الشتیت شرح ابیات التثبیت رحمہ اللہ تعالیٰ جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا ہے محمد بن اسمٰعیل بن صلاح امیر یمانی صنعانی امام کبیر بدر منیر محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادیب مجتہد معقول و منقول مین بارع و فائق صاحب تصانیف مشہورہ ناشر اخبار صحیحہ مشہورہ اعلم علمای یمن میمون سیر صاحب ریاست و امارت تھے فروع احکام مین کسیکی تقلید نہین کرتے تھے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی بدری اور شیخ عبد الرحمٰن ابن ابی الغیث شافعی مدنی خطیب مدینۂ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونسے اخذ کیا اونمین سے یہ لوگ ہین سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور اونکے بیٹے سید عبد اللہ بن محمد امیر اور لطف الباری بن احمد ورد اور شیخ علامۂ ناصر بن حسین المحبشی اور شیخ عبد الخالق مزجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ فقہ و حدیث مین اونکی تصانیف بدیعہ محققانہ ہین بعض تصانیف مین بحثات لطیفہ و ایرادات نفیسہ کئے ہین جنسے علماء عصر کے بہت سے سوالونکے جواب مستقل جزء و رسالے لکھے اصل انکی فرقۂ زیدیہ صنعاء سے ہی یہ جبکہ مرتبۂ اکمال علوم و فنون کو پہونچے اور اس فرقے کے مذہب کے بطلان پر اطلاع پائی تو مذہب اہل سنت و جماعت کی طرف انتقال کیا اونکے ائمہ مجتہدین سے ہوئے خلائق کا مرجع ٹہیرے ایک عالم کثیر نے اونسے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندی مدنی بھی اونکے شیوخ مین سے ہین انکی تواریخ بہت ہین مجتہدانہ کلام کرتے ہین غایت انصاف و صواب کی۔ عنایت فرماتے ہین منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتابین ہین شرح جامع صغیر سیوطی دو جلد سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد طلان اسبال المطر شرح قصب السکر نظم نخبۃ الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث مین یواقیت فی المواقیت النہار المورود فی الکلام علی آیۃ ہود یعنی یا ارض ابلعی ماءک الخ اسمین اکیس نوع علم بدیع کے ذکر کئے ہین افادۃ الامۃ باحکام اہل الذمۃ ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد ہدایۃ المرتاب الی صحۃ نیۃ العبادات تسہیل الثواب و دفع العقاب رفع الاستار لابطال ادلۃ القائلین بفناء النار اسمین ابن عربی پر رد کیا ہے القول المبین فی قبول عطیۃ السلاطین اسکے سوا اور کتب ہین محرر سطور نے اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکھی ہوئین سفر حج مین دیکھین اور اونسے فائدہ حاصل کیا اونمین سے بعض میرے پاس موجود ہین یہ تین واسطے سے سلسلۂ سند حدیث مین میرے شیوخ سے ہین پہر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے ۱۱۸۲ھ ہجریمین انکی وفات ہوئی پہر تاج مکلل مین بدر طالع سے یون نقل فرمایا ہے کہ سید بن اسمٰعیل بن صلاح امیر الکحلانی ثم الصنعانی امام کبیر مجتہد مطلق ۱۰۹۹ھ ہجریکو کحلانین پیدا ہوئے پہر اپنے والد کے ہمراہ مدینۂ صنعاء کی طرف نقل کر آئے اور علماء صنعاء سے اخذ کیا یعنی علم اور مکے کیطرف رحلت کی وہان کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث شریف پڑہی جمیع علوم مین فائق ہوئے اقران و امثال پر بڑہ گئے صنعاء مین متفرد بہ ریاست علم ہوے اجتہاد کا اظہار کیا عامل بادلہ ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تہی اونکو زیف اور کہوٹا کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوب و حوادث و محن واقع ہوے اللہ تعالیٰ نے اونکے کید و مکر سے اونکو محفوظ رکہا اور اونکو شر سے اونکی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعاء مین خطابت کا اونکو متولی کیا ہمیشہ علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہیلاتے رہے عامہ نے اونکو نصب یعنی خروج کے ساتھ متہم کیا اسپر یون استدلال کیا کہ وہ امہات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پر جمے ہوئے ہین جو کچہ اونمین ہی اوسپر عمل کرتے ہین اور جو شخص یہ کام کرتا ہی اوسکو عامہ متہم بخروج کرتی ہین خاصکر جبکہ وہ سنن نماز سے کوئی شی کرے جیسے رفع یدین و ضم یدین و ارسال اسکی کیونکہ وہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور اوسکے دشمن ہوجاتے ہین اور اوسکے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی محض بے قدر سمجھتے ہین اور جو شخص

ایسا ہوا وسکی دشمنی مین عامہ کا کوئی گناہ نہین جنکو معارف علیہ سے کچھ تعلق نہین ہے کیونکہ وہ تو ہر چیخنے والیکے پیچھے ہو جاتے ہین جسوقت کوئی شخص جسکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے اون سے کہتا ہے کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہین حق ہی اور اگر کہدیتا ہی کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہین باطل ہی گناہ تو اوس جماعت کا ہی جنہون نے کتب فقہ سے کچھ پڑہا ہی اور اوسمین امعان وغور نہین کیا ہی اور اوسکے سوا اور کچھ نہین جانا پہچانا ہی اونہونے بسبب اپنی قصور کے یہ گمان کیا ہی کہ اوس مین سے کسی شئی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعیات شریعت سے کسی قطعی کی مخالفت ہی باوجود اسکے کہ وہ اونہین کتابین نہین پڑہتے ہین کہ اکابر واصاغر ائمہ نے اوس بات کی مخالفت کی ہی کہ اون کتب کے مصنفون کی مختار ہی ولیکن وہ حقیقت کو نہین سمجھتے اور نہ راہ کیطرف راہ پاتے ہین بلکہ جسوقت اونکے معاصرین مین سے کوئی بھی رتبۂ اجتہاد کو پہونچتا ہی اور اپنے اجتہاد سے کسی شئی کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکو دین سے خارج ٹہیراتے ہین اور غالب اونپر یہی ہے کہ یہ بات کچھ مقاصد دینی کے سبب سے نہین ہی بلکہ دینوی منافع کیواسطے ہوتی ہی جو شخص اون مین تامل وغور کرتا ہی اوسکو یہ امر ظاہر ہو جاتا ہی اور وہ دینوی مقصد یہ ہین کہ لوگون مین یہ بات شایع ہو جائے کہ جو شخص اکابر علما پر انکار کرتا ہی اون کے اجتہادات کا جو مخالف مذہب ہین تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہی اور یہ شہرت غالبًا منافع فوائد دنیا سے کسی شئی کا فائدہ دیتی ہی اسلئے وہ اکابر علما کے خاطی قرار دینے مین ہمیشہ قائم وثابت رہا کرتے ہین اور نصب وخروج ومخالفت اہل بیت کی اونکو تہمت لگایا کرتے ہین پھر عام لوگ اسکو منکر حق گمان کرتے ہین اور اوس منکر کی تعظیم وتوقیر فرماتے ہین کیونکہ اونکی عقلون پر اوسکی قول کی سچائی چل گئی اور اوسکو خیال کرتے ہین کہ وہ اون لوگونمین سے ہے جو کہ مذاہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہین اور اگر حقیقت حال کا تفتیش کرین تو اوس منکر کو پائین کہ مذہب اہلبیت کا مخالف وہی ہی بلکہ وہ اونکے اجماع سے خارج ہی کیونکہ اون سب نے تقلید کو حرام کیا ہی اوس شخص پر جو مرتبۂ اجتہاد کو پہونچ گیا ہی اور اوسپر واجب کیا ہی کہ وہ خود اپنی راے کا اجتہاد کرے اور اسکو مسئلہ دوین مسئلہ کے ساتھہ خاص نہین کیا ہی ولیکن متعصب نامبنا ہوتا ہی اور مقصد صواب کیطرف راہ نہین پاتا اور نہ اپنے اعتقاد سے خارج ہوتا ہی مگر اوسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو باوجود اسکے کہ مسئلہ تحریم تقلید کا عہدہ پر اون کتابون مین لکھا ہوا ہی جنکو چھوٹے طلبہ پڑہتے ہین بڑی طلبہ کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ وعامہ سے بہت اتباع ہوئی اونکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو نشر کیا اور اونپر کتب حدیث کو پڑہا اور وہ ہمیشہ خاصہ وعامہ مین اسکو پھیلاتے رہے مخالفون فی جو اونکو دہمکایا ڈرایا اوسکی کچھہ پروا نہ کی اس اثنا مین بڑی فتن واقع ہوئے اللہ تعالیٰ اونکے شر سے اونکو بچایا انکی مصنفات حافلہ جلیلہ مین منجملہ اونکے سبل السلام ہی اسکو مغربی کے بدر تمام سے مختصر کیا ہی اور منحۃ الغفار اسکو جلال کے ضوء النہار پر حاشیہ ٹہیرایا ہی اونمین سے ایک عمدہ ہی اسکو ابن دقیق العید کی شرح عمدہ پر حاشیہ کیا ہی اور اونمین سے شرح تنقیح ہی علوم حدیث مین اسکی سوا اور اونکی مصنفات ہین اور بہت سے مسائل کو علحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کئی جائین تو کئی مجلدین آئین انکے شعر فصیح منسجم ہوتی اور انکی غالب اشعار مباحث علمیہ مین اور ابنار عصر سے اظہار درد وحزن اور اونکی رد مین ہوتے تھے حاصل یہ ہے کہ وہ ان ائمہ سے تھے جو معالم وآثار دین کی تجدید کرتے ہین **حکایت** امام ربانی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ مینے اونکو سنہ ۱۲۱۰ ہجریمین خواب مین دیکہا کہ وہ پیدل چل رہے ہین اور مین سوار ہون ایک جماعت مین جو میرے ہمراہ ہی جبمینے اونکو دیکہا تو مین سواری سے اتر پڑا اونکو سلام کیا پہر میرے اور اون کے درمیان مین بات چیت ہوئی اوس سے مینے یہ یاد رکہا مجھسے فرمایا دقق الاسناد وتانق فی تفسیرہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت میرے دل مین یہ خطرہ گزرا کہ وہ اس بات کیطرف اشارہ کرتے ہین جسکو مین قرارت بخاری مین کیا کرتا ہون جو کہ جامع مسجد مین ہوتی ہی اور اوس قرارت مین ایک جماعت علما کی حاضر ہوتی ہی اور عوام سے ایک عالم بیشمار جمع ہوتا ہے سو مین بعض وقات الفاظ حدیثیہ کی اس طور پر تفسیر کرتا ہون جسکو عوام حاضرین سمجہین مینے ارادہ کیا کہ کہون کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عربیہ کو نہین سمجہتے تو اونہون نے مجھسے مبادہت کی اور میرے کلام کرنیسے پہلے فرمایا کہ مینے مقرر جان لیا کہ تجھپر ایک جماعت پڑہتی ہی اور اون مین عامہ ہین ولکن دقق الاسناد وتانق فی تفسیر

کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اسوقت اونسے اہل حدیث کا پوچھا کہ اون کا کیا حال ہی آخرت مین فرمایا کہ وہ اپنی حدیث کی
سبب جنت کو پہونچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب سے رحمن کے روبرو پہونچ گئے شک میری طرف سے ہی پھر یہ بکا عالی روئے اور مجھے
چمٹا لیا اور مجسے مفارقت کی پہر مینے بعض معبرین سے اسکو بیان کیا اور بکا وضم کی تعبیر پوچھی کہا ضرور تیرے لیے کچھ امتحان جاری وواقع
ہوگا اوس امتحان سے جو اونکے لیے ہوا تھا پہر بعد اس خواب کے عجائب غرائب واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکو شر سے کفایت فرمائی
تیسری شعبان ۱۱۷۶ھ مین اونکی وفات ہوئی بعض لوگون نے نظم کی تو یہ مصرع نکلا ع محمد فی جنان الخلد قد نزلا شعرا عصر نے اونکے
مرثیے لکھے اور اونپر تاسف کیا آپکے تلامذہ نبلاء علماء مجتہد ہوئے منجملہ اونکے ایک سید علامہ عبدالقادر کوکبانی دوسرے قاضی احمد قاطن
تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہین انکے سوا اور ہین جنکو حصر احاطہ نہین کرسکتا ہی ان کے والد منجملہ اون فضلاء کے تھے جو دنیا مین زاہد
عمل مین راغب ہوتے ہین اور عارف بھی تھے شعر عمدہ کہتے تھے ۱۱۴۲ھ مین اون کا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اوسوقت
شہارہ مین تھے انتہی حاصلہ تمام ہوا بیان ناج مکلل کا **ترجمۂ مولانا رفیع الدین مرادابادی رحمہ اللہ تعالی مؤلف قصر الآمال**
بذکر الحال والمآل حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی بن فریدالدین خان رحمہما اللہ تعالی فضلای معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی
خیرالدین سورتی تلمید شیخ محمد حیات سندی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت
شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج وعمرے سے مشرف ہوئے اس باب مین ایک کتاب لکھی اوسکا نام حالات الحرمین
رکھا انکو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق ومفہوم کا استفاضہ ہا ہی مشکل مسائل تفسیر وحدیث کے
اونسے پوچھتے تھے اور اونمین بال کی کھال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ یہ کتب ہین قصر الآمال بذکر الحال والمآل
سلوا الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم شرح اربعین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الاذکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین
تاریخ افاغنہ انکے سوا اور کتابین ہین انتقال ان کا بلدۂ مرادآباد مین پانزدہم ذیحجہ بمرض استسقا ۱۲۱۸ھ ہجری مین ہوا رحمہ اللہ تعالی
کذا فی الحاف النبلاء **ترجمہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مولف تذکرۃ الموتی والقبور** قاضی صاحب
مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیا چشتی کے ہین انکا نسب عالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہی علوم عقلیہ ونقلیہ مین
بحر تمام رکھتے تھے فقہ واصول مین مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تھے ایک کتاب مبسوط فقہ مین لکھی ہی اوسمین مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ ودلائل
ومختار کو بہ سلسلے مین بیان فرمایا ہی اور جو کچھ اونکے نزدیک اقوی ثابت ہوا اوسکو ایک رسالہ جداگانہ ماخذ الاقوی نام مین لکھا ہی اصول
مین بھی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر طولانی لکھی اوس مین اقوال قدماے مفسرین کو اور تاویلات جدیدہ کو جن کے
ریزش مبدا فیاض سے اون کے لطیفۂ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف وتحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ مین کیے رسالے تحریر فرمائے اون کے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت
عقل کی سلامتی زائد الوصف تھی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت وشوق وصول سے تمام سلوک کو پچاس توجہ مین انجام کو پہنچایا
اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت مین حضرت میرزا جان جان رضی اللہ عنہ کی پہونچی ملقب بہ علم اللہ ہوئی حضرت
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ قاضی صاحب کو بیقی وقت فرمایا کرتے تھے ایام تحصیل مین تین سو پچاس کتابون کا سوا سے کتب تحصیل کے
مطالعہ کیا سنات مین شیخ جلال اپنے دادا سے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت وبشارتین پائین حضرت مرزا مظہر

فرماتے تھے دردل فقیر ہمارت ایشان می آید از روی صلاح وتقوی ودیانت ترویج شریعت منور طریقت ملکی صفت اند ملائکہ تنظیم ایشان میکنند بفرمودند اگر خدای تعالی روز قیامت ازمن پرسد کہ بدرگاہ ما چہ تحفہ آوردی عرض کنم شناختہ اللہ یافتی را اوقات کو طاعت وعبادت سی سو رکھی تھے ایک سو رکعت نماز وظیفہ مقرر فرمایا تھا ایک منزل قرآن شریف کی تجدید میں پڑھتے تھے قضاۃ منصب اختیار کیا اور اوسکا حق جیسا کہ چاہئے بجالائے قاضیوں کے رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہیں ہوتے تھے اونکو صحابہ سے بیحد محبت اور سید محمد اور کیسا اونکی صحبت میں پہونچکر طریقے کی سندوں سے فائز ہوئے مدۃ العمر افاضۂ کمالات ظاہر وباطن واشاعت علوم وفصل خصومات وافتاء سوالات وحل معضلات میں مصروف رہے علم تفسیر وفقہ وکلام وتصوف میں ید طولی رکھتے تھے اونکی کتب مولفہ بہت ہیں اور سب کیسب نافع ومفید ومقبول ہیں سوا الابدیہ بزبان فارسی فقہ میں مذکرۃ الموتی والقبور مذکرۃ معاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت سماع وحضرت سرود وحقوق الاسلام شہارۃ ثاقب اثبات البطالیہ وہیبت نامہ کہ سوا اوکے کتابیہ ہیں تجاوز زہیں جملہ شرعیات سمع وروایت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے رکھتے تھے اون کے کمالات وفضائل اس سے زیادہ ہیں کہ اس مختصر میں سمائیں علماء حنفیہ میں کم کوئی شخص مثل اونکے تحقیق وانصاف وعدم تعصب مذہب واتباع دلیل میں اسقدر میں ہوا وفات اونکی وفات غرہ رجب ۱۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ فہم مکرمون فی جنت النعیم لفظ جنات اس تاریخ میں بحذف الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمۂ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالے

مؤلف کتاب الروح جناب توفیق رحمہ اللہ نے اتحاف النبلاء میں فرمایا کہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن مکی زرعی دمشقی حنبلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجۃ متقن مفنن متکلم تھے اونکی ولادت ۶۹۱ھ ہجری میں ہوئی تقی الدین سلیمان ابن ابو بکر بن عبدالدائم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ اور شہاب نابلسی عابر اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسی مطعم اور ابن شیرازی اور اسمعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماعت کی ابن رجب نے اپنے طبقات میں کہا ہے کہ مذہب میں تفقہ کیا فتوی دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام میں تفنن کیا تفسیر واصول دین کے عارف تھے لا یجاری وفیھما الیہ المنتھی حدیث ومعانی وفقہ ودقائق استنباط کے عالم تھے لا یلحق فی ذلک فقہ واصول وعربیت وادب خوب جانتے تھے ولہ فیھا الید الطولی علم کلام وعلم سلوک وکلام اہل تصوف اور اونکی اشارات ودقائق کو جانتے پہچانتے تھے اونکو مرتبہ میں ان فنون سے دستگاہ تام تھی صاحب عبادت وتہجد وطول صلوۃ تا غایت قصوی تھے تالہ ولیح بذکر وتضرع بحبت وانابت وافتقار الی اللہ وانکسار رہتے اور اسکے آستانہ عبودیت پر پڑے رہتے میں ان امور میں اونکی مثل نہیں دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اونسے علم میں اور نہ معانی قرآن شریف وسنت مطہرہ وحقائق ایمان کا زیادہ تر اونسے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن اونکے کام میں اونکا مثل دیکھا نہیں گیا بارہا حج کیا اور مکہ معظمہ میں مجاور رہے مکے والے اونکی شدت عبادت وکثرت طواف سے تعجب کرتے تھے میں ایک برس سے زیادہ اونکی وفات سے پہلے اونکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیہ طویلہ جو کہ سنت میں ہے اوسکو اونپر سنا اور اونکی دوسری تصانیف سے بھی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اونسے علم اخذ کیا حالت حیات میں اونکے شیوخ کے یہانتک کہ انتقال کیا فضلای زمان اونکی تعظیم کرتے تھے اور اونکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن الہادی وغیرہ اونکے شاگردوں سے ہیں قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ادیم السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اونسے زیادہ تر وسیع علم میں کوئی نہیں ہے مدرسہ صدریہ میں درس کہا اور جوزیر میں ایک مدت امامت کی اور آپنے ہاتھ سے اس قدر لکھا کہ کثرت کی وجہ سے اوسکا بیان نہیں ہوسکتا ہے علم وکتابت ومطالعہ کتب وتصنیف وجمع کتب کی بہت محبت رکھتے تھے کتب سے جو کچھ اونہوں نے انتخاب کیا وہ ہرگز اونکے غیر کو حاصل نہیں ہوا بارہا اونکو محنت پہونچی اور ایذا دئے

لگے مرتبہ آخرین اونکو شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ساتھ قلعے مین اونسے جدا قید کیا اس مدت مین قرآن شریف کی تلاوت کا تدبر و تفکر شغل رکھتے تھے قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک حصۂ عظیم اذواق و مواجید صحیحہ سے اونکو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم مین کلام کرنے پر اور اونکے غوامض و دقایق مین داخل ہونے پر اونکو تسلط حاصل ہوا چنانچہ اونکی تصانیف ان باتون سے مالا مال ہے بعد وفات ابن تیمیہ کے انکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن رجب رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے درر کامنہ مین بذیل انکے ترجمہ کے لکھا ہے کہ اونھون نے عربیت کو ابن فتح اور مجد توسی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تیمیہ سے پڑھا انکے والد کو فرائض مین دستگاہ تھی یہ علم اونسے اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تیمیہ سے حاصل کیا جری الجنان والقلب واسع العلم تھے خلاف و مذاہب سلف کو خوب جانتے تھے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی محبت اونپر یہانتک غالب ہوئی تھی کہ کسی چیز مین اونکے اقوال سے باہر نہین جاتے تھے بلکہ سارے اقوال مین اونکا اقتدار کرتے تھے اونکی کتابونکی تہذیب کرنیوالے اور اونکے علم کے نشر کرنیوالے یہی انکو نزدیک امرای مصر کے خط وافر تھا انکی اہانت ہوئی شہر مین اونکو پھیر تشہیر کیے گئے دُرّہ سے مارے گئے بعد اسکے ابن تیمیہ کے ساتھ قلعے مین قید ہوئے ابن تیمیہ کا جب انتقال ہوگیا تو انکو رہا کر دیا وکان ینال من علماء عصرہ وینالون منہ یعنی یہ علماء عصر کو بُرا کہتے تھے ذہبی نے مختصر مین کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر کرنیکا انکار کیا اس سبب سے ایک مدت قید رہے اشتغال و نشر علم کے واسطے متصدر ہوئے ولیکن امور پر جری اور اپنی راے کی ساتھ معجب تھے انکی مدت ملازمت ساتھ ابن تیمیہ کے زمانہ عود سے مصر سے تا وفات اونکی تھی ابن کثیر نے کہا ملازم اشتغال رات دن کثیر الصلوٰۃ والتلاوۃ حسن الخلق کثیر التودد بی حسد وحقد وکینہ تھے بعد اسکے کہا کہ مین اپنے زمانے مین نہین پہچانتا ہون کسی کو اہل علم سے کہ وہ عبادت مین اونسے اکثر ہو نماز کو بہت لمبی پڑھتے اور رکوع و سجود دراز کرتے تھے لوگ مسئلہ طلاق کے فتوی دینے کے سبب سے اونکا قصد کرتے تھے یہانتک کہ درمیان اونکے اور ابن سبکی کے اس باب مین لڑائی ہوگئی جب نماز صبح کی پڑھ چکتے تو اپنی جگہ مین بیٹھے سورج بلند ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور کہتے کہ یہ میری غذا ہے اگر مین یہ نہ کرون تو میرے قوی ساقط ہو جائین اور کہتے کہ بالصبر والفقر تنال الامامۃ فی الدین یعنی امامت دین مین صبر و فقر سے ملتی ہے اور یہ بھی فرماتے لابد للسالک من همة يسيرة ترقيه وعلم يبصره ويهديه یعنی سالک کو ذرا سی ہمت ضرور ہے کہ وہ اسکو ترقی دے اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بینا کر دے اور راہ بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تھا کہ اسقدر جمع کی تھین کہ اونکا حصر نہین ہو سکتا ہے یہانتک کہ اونکو بعد اونکی اولاد نے زمانہ دراز تک اونکو فروخت کر کے صرف کیا سوا ے چند کتب کے کہ اونکو منتخب کر کے اپنے پاس رکھا بعد اسکی صاحب التحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے اونکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابین نام بنام بتائی ہین وفات انکی وقت عشاء آخر کے لیلۃ الاثنین تیئیسوین رجب ۷۵۱ھ ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح مین بعد ظہر کے نماز جنازہ پڑھکر مقبرۂ باب صغیر مین دفن کیا خلق کثیر نے اونکی مشایعت کی مبات کثیرہ حسنہ اونکے واسطے دیکھے گئے اپنے مرنے سے پہلے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کو خواب مین دیکھا تھا اور اپنی منزل و مرتبہ سے پوچھا تھا اونھون نے انکے علو رتبے کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تھا کہ ہمارے ساتھ ہو لیکن تو اب طبقۂ ابن حزم مین ہے انتہے حافظ ابن حجر نے انکی تصانیف مین اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان اور قضاء قدر اور کتاب الروح کو بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کانت جنازته حافلة جدًا وسويت له مناماات حسنة ومن نظمه قصيدة نونية تبلغ سبعة الاف بيت انتہی صاحب قاموس حدیث مین اسنے سماع رکھتے ہین بیان سے انکار تبہ و ریافت کرنا چاہیے کہ کس قدر ہے رضی عنہ یہ تلخیص ہے انحاف النبلاء کی اور تاج نکلل مین بھی انکا ترجمہ بہت بسط سے لکھا ہے اور روضہ غناء تاریخ دمشق سے نقل کیا ہے مدرسہ صالحیہ کے

مقابل دفن کئے گئے اور اونکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون مین کتاب الروح دو لکھی ہین ایک تو شیخ محی الدین محمد بن علی عربی الطائی متوفی ۶۳۸ھ کی دوسری حافظ ابن قیم جوزیہ کی اسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی نے کیا ہے اور اوسکا نام سر الروح رکھا ہے انکی وفات ۸۸۵ھ مین ہوئی اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس ۲۱ مسئلون اور اونکی جوابون پر

ترجمہ علامہ قرطبی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب التذکرۃ فی امور الآخرۃ مقری نے کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح قرطبی حافظ مفسر نے کہا فرح بسکون راء حافظ عبد العظیم زاہد تھے حق مین کہا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علماء عاملین مین سے تھے جو کہ دنیا مین رہ کر آخرت اور اوس چیز کا شغل رکھتے ہین جو کہ اونکو نفع دے یعنی امور آخرت مین درمیان توجہ و عبادت و تصنیف کے مشغول رہتے ہین اونھون نے تفسیر قرآن شریف مین ایک کتاب پندرہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد مین اسماء حسنیٰ کی شرح کی ہے اور دو مجلد مین انکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ ہے اور تقصی کی شرح لکھی ہے انکے سوا اور تالیف مفیدہ ہین یہ بے تکلف سے ایک کپڑے مین چلتے پھرتے اور سر پر ایک طاقیہ ہوتی انھون نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سنا ہے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص بکری اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بکری وغیرہما سے حدیث کی رجب و شعبان دو مہینہ نوین تاریخ شوال ۶۷۱ھ ہجری کو منیہ ابن خصیب مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ تاریخ کتبی مین انکی حق مین یون لکھا ہے کہ شیخ فاضل تھے اور انکی تصانیف مفیدہ ہین جو کہ انکی نشرت اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہین منہا تفسیر القرآن یقع الی غایۃ اثنا عشر مجلدا انتہی انکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ مصنف ذاونکو ترجمہ مین نہایت احجاف کیا وکان متقنا متبحرا فی العلم انتہی بعض نے اس کلام کو بعد یون لکھا کہ قال الذہبی وکتب وسمع وکان یقظا فہما لحسن الحفظ مع النظر حسن المذاکرۃ ثقۃ حافظا انتہی دوسرے نے اسی کلام کو بعد یہ لکھا مشاحۃ شیخنا المصنف فی ہذہ العبارۃ مالہا فائدۃ فان الذہبی قال فی تاریخ الاسلام العلامۃ المتبحر ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الامام القرطبی امام متقن متبحر فی العلم لہ تصانیف مفیدۃ تدل علی کثرۃ اطلاعہ وفور عقلہ وفضلہ ثم ذکر موتہ وقال بعدہ وقد سارت بتفسیرہ العظیم الشان الرکبان ولہ الاسنی فی شرح الاسماء الحسنیٰ والتذکرۃ واشیاء تدل علی امامۃ وذکائہ وکثرۃ اطلاعہ انتہی اور کسی نے اس کلام کے بعد یہ لکھا رحمہ اللہ لک اذا کان الذہبی ترجمہ بما ذکرت وہو اللہ فوق ذلک فکیف تقول ان مشاحۃ شیخک لا فائدۃ فیہا ونسیء الادب معہ وتقول ان کلامہ لا فائدۃ فیہ فاللہ یسامحک علیک انتہی تمام ہوا اکلل نفح الطیب کا جمع تکسیر مین کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبہ کو وہ ایک بلدہ ہے مغرب مین کذا فی القاموس وہو العلامۃ الکبیر الحافظ المحدث ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن ابی بکر بن فرح الانصاری الاندلسی من ائمۃ الحدیث لہ التذکرۃ فی علوم الآخرۃ انتہی نفح الطیب مین اس شہر کا بیان خوب بسط سے کیا ہے وہ بانکی انہار و بساتین و مکانات و آب و ہوا اور علماء و فضلاء کا تفصیلوار حال لکھا ہے اتحاف النبلاء مین کہا ہے تذکرۃ القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد بن فرح انصاری اندلسی متوفی سنہ احدی و سبعین و ستمائہ یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم مین اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ العلی الاعلی الذی ذکر موتی و حشر و نشر و جنت و نار و فتن و شرور اور جو اوس سے تعلق رکھتا ہے کتب آثار سے جمع کر کے ابواب پر مرتب کیا اور ہر باب کے بعد ایک فصل غریب و ایضاح مشکل مین منعقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرۃ باحوال الموتی والآخرۃ رکھا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتہی ترجمہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ مؤلف مختصر تذکرہ قرطبی رحمہ المناوی مکلل مین فرمایا ہے شیخ عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعرادی بھی کہتے ہین عالم محدث صوفی صاحب کرامات کثیرہ و تالیفات نفیسہ متبع بسنت سنی منتسب جامع شریعت و طریقت تھے انکی وفات ۹۷۳ھ ہجری مین ہوئی جناب توفیق علیہ الرحمہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اردو نہایت سلیس و فصیح و بلیغ فرمایا ہے اور اوسکا نام خیرۃ الخیرہ رکھا ہے مطبوع ہو کر فیض بخش

طلبۂ علم ہوچکا ہو اسی طرح انکی مبسوط سیرۃ کبیری کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہو وہ بھی طبع ہوکر دست رس شائقین اہل دین ہوا ہو یہ پوری کتاب گویا جناب شعانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہو انکی کرامات واحوال اور ہدایت ونہایت کی کیفیت تمام اسمین موجود ہو جو شخص اس کتاب کو بغور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ اونکا وجود آیۃ من آیات اللہ تھا ترجمۂ سید یحیی بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب الاجر فیما جری من عذاب المقابر کتب تاج مکلل مین کہا ہو کہ سید یحیی بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریباً ۳۵۰ سنہ ہجری مین ہوئی بدر طالع مین کہا ہو کہ انکو اہل عصر نے انکا ذکر نہین کیا شاید واللہ اعلم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ مائل تھے طرف عمل کے ساتھہ اوس چیز کے جو الہات حدیث مین ہے آو جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوسپر رد کرتے تھے انکی ایک تالیف دیکھی اوسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن سعد الدین رکھا قاضی پر رد کیا ہو اسلیے کہ اونکے شکوک ائمہ اہل حدیث کی رد کو متضمن تھے یہ کتاب ایک مولف متع ہے اوسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہو اسی طرح اونکی ایک اور تصنیف دیکھی ہے جسکا نام ایضاح لما خفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفی انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر متقدم ہوا بالجملہ یہ اہل قرن حادی عشر سے ہین طبقات سید ابراہیم مین ہے کہ اونسے کئی جماعتون نے اخذ کیا اور انکی کتب حدیث مین روایات ہین یہ امام محقق تھے انکی تصانیف جلیلہ مین منجملہ اونکے کتاب تاریخ ہے در جلد مین چالیس سے زیادہ اونکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کہا ہو ایک ہزار اسی ۱۰۸۰ مین انکی وفات لکھی ہے رحمہ اللہ تعالے

فصل بیان مین تراجم اون حضرات بابرکات کے جنکی کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہے ترجمۂ امام مالک رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن ذی اصبح عینان بفتین معجمہ وبای تحتیہ اور عثمان بعین مہملہ وثای مثلثہ بھی کہتے ہین اور خثیل بخیم وثای مثلثہ وبای ساکنہ قال ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہو کہ وہ خثیل بحای معجمہ ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ضبط کیا ہے اور ذی اصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید الصحابہ مین ابو عامر جد اعلای امام مالک کو ذکر کیا ہے کہتے ہین اوس شخص کو نہین دیکھا جسنے ابو عامر کو تجرید الصحابہ کے ذکر کیا ہو اور کہا ہے یہ اوس شخص کو نہین دیکھا جسنے ابو عامر کو تجرید الصحابہ کے ذکر کیا ہو اور وہ زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھے اور اونکے بیٹے مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصابہ مین ہے محمد بن ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل مین جو کہ فقہ مالکی مین ہے یون کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابی ہین سوائے بدر کے اور سارے مغازی مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے واللہ اعلم بالجملہ امام مالک امام دار الہجرۃ اور فرد کامل ائمہ اعلام سے ہین انکی ولادت سنہ ۹۳ ہجری مین ہوئی یحیی بن بکیر نے اسی طرح کہا ہے انکی عمر کی مدت دراز ہوئی تھی کسی نے دو سال کسی نے تین سال بتائی ہے حلیہ شریف اونکا یہ ہے کہ دراز قد تھے اندام سفید رنگ مائل بزردی کشادہ چشم خوش صورت بلند بینی تھے سر کے بال پیشانی مین کم تھے ایسے شخص کو لغت عرب مین اصلع کہتے ہین جناب امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اصلع تھے داڑھی اونکی دراز وانبوہ تھی بزرگ ہونیتک پہونچتی تھی مونچھو کی بال کنارہ لب سے لیتے تھے اور اوسکو حلق کو مکروہ جانتے اور کہتے کہ یہ باب مثلہ سے ہے بروت انکی وافر تھی اس بات مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فعل کی ساتھہ تمسک کرتے تھے کیونکہ اونسے مروی ہو کہ جب قوت اونکو کام مہم پیش آتا تو وہ اپنے بروت کو تاؤ دیتے واقدی نے کہا کہ امام مالک نے نوے ۹۰ برس کی عمر پائی اور سفید بالونکو خضاب نہین کرتے تھے اور کبھی حمام کے اندر نہین گئے نہایت خوش لباس تھے اور جامہائے عدن کہ ایک شہر ہے یمن مین اور وہانکے کپڑے بغایت نفیس وبیش قیمت ہوتے ہین پہنتے تھے اور مصر وخراسان کے

کپڑون سے اعلی قسم کا استعمال فرماتے تہے غالب اوقات اونکا لباس سفید ہوتا تہا اکثر اوقات عمدہ عطر ملتے تہے اور فرماتے کہ مین دوست نہین رکھتا ہون کہ حق تعالی کسی کو نعمت وثروت دے اور اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہو کیونکہ کمان نعمت کا ایک نوع ہے کفران کی بستان المحدثین مین اس جگہ فرمایا ہے کہ نفاست ثیاب اور اوسکی ضد مین سلف صالح کی نیت صالح تہی جو شخص نفاست کو دوست رکھتا تہا وہ اظہار نعمت الہی کے واسطے کوشش کرتا تہا اور جو شخص لباس دون اختیار کرتا بہ نیت تواضع وعدم شہرت کے کرتا تہا پس اوسمین سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسیکو ثواب مطابق اوسکی نیت کے نصیب انتہی اشہب شاگرد امام مالک نے لکھا ہے کہ امام جسوقت عمامہ سر پر باندہتے تو ایک پلّہ اوسکا ٹہوڑی کے نیچے سے نکال کر اوسکو بیچ دیتے اور ایک جانب اوسکے درمیان دونون شانون کے چہوڑ دیتے اس دیار کے عرف مین اوسکو شملہ کہتے ہین اور عرب عذبہ بولتے ہین اور جسوقت بضرورت آنکہہ مین سرمہ لگاتے تو گھر مین بیٹہے رہتے باہر نہین آتے تہے اور بغیر علت ومرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکہتے تہے انگشتری اونکی چاندی کی تہی نگینہ اوسکا سیاہ تہا اور یہ آیت کریمہ اوسپر منقوش تہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل مطرف اونکے شاگرد نے وجہ اختیار کرنے اس نقش کی پوچہی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام مین مؤمنین کے حق مین فرمایا ہے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مین نے چاہا کہ مضمون اس کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہوا پنے دروازے پر یہ کلمہ لکہا تہا ماشاء اللہ جب پوچہا تو فرمایا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ اور میری جنت میرا گھر ہے مین نے چاہا کہ گھر بار گھر مین آون تو یہ کلمہ مجہے یاد آجاے اور میری زبان پر جاری ہوا نکا گھر مدینے مین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گھر تہا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہین اور جاے نشست مسجد شریف نبوی مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تہی فرماتے تہے کہ مین نے تمام عمر کسی سفیہ وسبک عقل کے ساتہہ ہمنشینی نہین کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک امر عظیم ہے کہ ہرگز سوای امام مالک کے غیر کو میسر نہین ہوا مرد عالم وبا حواس سے بہتر کوئی فضیلت نہین ہے کیونکہ صحبت سفہا وکی نور علم کو تیرہ وتاریک کر دیتی ہے کم سے کم ہمنشین الکاذر وہ تحقیق سے حضیض تقلید کی طرف تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم مین قادح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہانے پینے مین نہین دیکہا یہ کام تہا فی بین کرتے اور باوجود اس تمام تمکین ووقار کے حسن خلق مین ساتہہ اہل واولاد وخدام حشم کے مرتبہ عظیم مین تہے اسباب مین اتباع سنت وطریقہ صحابہ کرام کی رعایت فرماتے تہے طلب علم کی حرص اونپر غالب تہی شروع طلب مین کہ سرمایہ ظاہری اتنا نہ تہا گہر کی چہت اوکہاڑ کر اوسکی لکڑیونکو فروخت کر کے کتاب کے کام مین صرف کرتے بعد اسکے دنیا اونپر ہجوم کرآئی اور فتوح عظیم ہوئی ابن خلکان نے لکہا کہ اونہون نے قرأت بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور زہری نافع مولائی حضرت ابن عمر ومحمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین وتبع تابعین سے سماعت حدیث کی کی اور اونسے اوزاعی ویحیی بن سعید نے اخذ کیا اور ہمراہ ربیعہ رای کے نزدیک سلطان کے فتوی دیکر فرماتے تہے کہ کم کوئی شخص ہے کہ اوس سے مین نے علم سیکہا مگر وہ میرے پاس آیا اور مجہسے فتوی پوچہا ابن وہب نے کہا کہ مین نے مدینہ منورہ مین منادی سنی کہ کوئی شخص فتوی نہ دے لوگونکو مگر مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظ بدرجہ اتم رکہتے تہے فرماتے ایسا نہین ہوا کہ کسی چیز کو مین نے اپنے حافظے مین جگہہ دی ہو اور پہر اوسکو فراموش کیا ہو حکایت ابتداء جلوس کی مجلس افتاء وتعلیم مین سترہ برس کی عمر مین تہی کہتے ہین کہ اون دنون مین ایک عورت نے مدینے کی عمدہ عورتون مین سے قضا کی تہی غسالہ نے جسوقت نہلانے مین اوسکی شرمگاہ پر ہاتہہ رکہا تو کہا کہ یہ فرج کیا زنا کار تہی ہاتہہ فرج سے چپک گیا ہر چند تردد وتلاش کیا ہاتہہ اوس جگہہ سے جدا نہوتا تہا فقہا وعلما کی طرف رجوع کر کے چارہ کار چاہا سب نے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو سمجہہ گئے فرمایا اس غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ اسّی درّے لگائے کہ ہاتہہ فرج سے جدا ہوگیا اوس دن سے انکی امامت وریاست لوگونکے دلون مین مستقرر

دراسخ ہوگئی فرماتی تھے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثیں لکھی ہیں یا بن جیب کہ اونکے اصحاب برگزیدہ سے ہیں کہتے ہیں کہ امام تمام مجلس افادہ و اسماع حدیث میں ایک سطر پر جلوس فرماتے تھے نہ زائد نہیں بدستور تھے واسطے تادب کے ساتھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونکو اس باب میں نہایت احتیاط تھا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کے اونکے دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے جا اور پوچھ کہ فتوی چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتوی چاہتا ہوں تو باہر اُسکے اوسکی فتوی کا جواب دیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہوں تو اوسکو بٹھاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب و منظف کرتے و سادہ رہتے و سادی پر ہامیت و وقار جلوس کرتے اوسوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اوسکو حدیث سناتے جب اس باب میں گفتگو کی تو فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کروں اور اوسکو بیان نہ کروں مگر طہارت پر متمکن ہو کر راہ میں اور کھڑے اور جلدی حدیث نہیں کرتے اور فرماتے میں دوست رکھتا ہوں کہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہوں اوسکو سمجھوں باوجود ضعف و کبر سن کی مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے اور فرماتے میں سوار نہیں ہوتا ہوں اوس شہر میں جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جثہ مبارک مدفون ہے

حکایت ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرما رہے تھے بچھو نے ڈنک مارا اور دس بار یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑ گیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہیں کی اور کوئی لغزش کلام میں ظاہر نہ ہوئی بعد تمامی مجلس اونسے تغیر ہو جانے کو گو میں نے کہا یہ کیا تھا فرمایا یہ صبر میں نے واسطے اظہار تحمل و دلیری و شکیبائی کے نہیں کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کے یہ تحمل کیا **حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اونکی مجلس میں حاضر ہوئے اور عظمت و جلال و شوکت و ہیبت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکھا تو یہ قطعہ پڑھا

قطعہ یدع الجواب فلا یراجع ھیبۃ ۔ والسائلون نواکس الاذقان ۔ ادب الوقار وعز سلطان التقی ۔ فھو المھاب ولیس ذا سلطان **حکایت** بشر حافی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھکو زیادت دینے کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حدثنا مالک یعنی اونکی شوکت و ہیبت کا رتبہ وہانتک پہنچا ہے کہ اونکا تلمذ صفا خرد نیاوی میں معدود ہو باوجود اسکے حقیقت میں وسائل آخرت و امور دین سے ہے امام مالک رحمہ اللہ تعالی اس بیت کو بہت پڑھا کرتے تھے ؎ وخیر امور الدین ما کان سنۃ ۔ وشر الامور المحدثات البدائع و بستان المحدثین میں فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے ہے کہ مضمون حدیث نبوی کو نظم فرمایا ہے منجملہ اونکے کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما ھو نور یضعہ اللہ فی القلب یہ کلمہ انکا ایک تحقیق رکھتا ہے بس عمیق کما لا یخفی ایک دن اونسے پوچھا کہ آپ طلب علم میں کیا فرماتے ہیں فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزمک من حین تصبح الی ان تمسی فالزمہ اونکو اس کلام میں بھی غور کرنا چاہئے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقہ فانہ ذل واھانۃ للعلم انتھی تمام عمر حرم مدینہ منورہ میں قضای حاجت نہیں کی حرم شریف سے باہر جاتے تھے مگر مرض و ضرورت میں اونکی مجلس میں شور و غوغا اور آواز بلند نہیں ہوتی تھی اور خود کسی پر نہیں پڑھتے تھے تلامذہ پڑھتے اور خود سنتے تھے یہ تقید اس واسطے تھا کہ اونکے زمانے میں ایک جماعت اہل عراق کی قرات علی الشیخ کو باوجود تحمل حدیث سے شمار نہیں کرتے تھے اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تھے اوس جماعت کے وہم دور کرنے کو اگر علماء اہل مدینہ منورہ و حجاز نے یہ روش اختیار کی تھی ورنہ قدیم میں نزدیک محدثین کے قرات الشیخ علی التلمیذ مروج و معمول تھی باوجود اسکے یحیی ابن بکیر نے چودہ بار کتاب موطا کو امام مالک سے بقرات اونکی سنا

حکایت ابو عروہ نے کہا کہ میں ایک دن امام مالک کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور عیوب و نقائص صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اور یہہ آیت کریمہ نہیں پڑھی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اور یہانتک پہونچکر لیغیظ بھم الکفار اور فرمایا کہ جو شخص اصحاب پیغمبر کے ساتھ باطن میں برا ہو اور اونسے ناخوش زندگی کرے تو اس لفظ میں داخل ہے اسکو سمجھ لے **حکایت** حافظ ابو نعیم اصفہانی رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیا میں بسند صحیح امام مالک کے ذکر میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں

دیکھا عرض کیا رسول خدا آپ کا زبان برکت نشان منقضی ہو چکا اب اگر امور دین مین ہمکو کوئی شک و شبہہ ولین آئے تو کس آدمی سے تحقیق کرین فرمایا کہ جو مشکل تجھکو پیش آئے مالک بن انس سے پوچھہ **حکایت** اسی کتاب مین ہے کہ ابو عبد اللہ مولای لیثیین کہ آدمی متقی و عابد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا دیکھا کہ آپ مسجد مین تشریف رکھتے ہین اور لوگ آپکے گرد حلقہ مارے ہوئے ہین اور امام مالک بکمر حیر و کھڑے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آگے مشک کھا ہوا ہی آپ اوس مشک سے مٹھی مٹھی امام کو عنایت فرماتے ہین امام بطریق نثار اوسکو لوگون پر چھڑکتے ہین تعبیر اسکی دلین ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک مین ظاہر ہوا بعد اسکے انکی واسطہ سے دوسرے لوگونکو پہونچا **حکایت** محمد بن رمح مصری اوستاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ ایک دن مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک و لیث کے حق مین مختلف ہین کہ ان دونو مین سے کون زیادہ ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہی اوسوقت مین ایسا سمجھا کہ گویا مراد تخت سے علم ہے **حکایت** واقدی نے کہا کہ امام مالک اول مسجد مین آتے جمعہ و جنائز کی نماز مین حاضر ہوتے بیمارونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکی ادا فرماتے مسجد مین جلوس کرتے لوگ انکی پاس جمع ہوتے تھے بعد اسکے میٹھنا ترک کیا نماز پڑھکر گھر چلے جاتے اور جنائز مین نہ آتے بلکہ اونکی گھر والونکی تعزیت کرنے بعد اسکے یہ سب چھوڑ دیا جب اسمین گفتگو کی تو فرمایا لیس کل الناس یقدرون ینکلم بعذر یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہین کر سکتے ہین **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سے باہر چلو تاکہ تم سے علم دین کا فائدہ حاصل کرون امام نے فرمایا مین ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مدینہ پر اختیار نہین کرتا ہون یہ تیرے دینار مین تو چاہی تو لیلے چاہی اونکو چھوڑ دے **حکایت** ہارون رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کرین تاکہ ہمارے بچے آپ سے سنین یعنی موطا کو فرمایا ای امیر المومنین یہ علم تمسے باہر آیا ہی تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہوگا تم چاہو ذلیل کرو تو وہ ذلیل ہوگا العلم یوتی ولا یاتی یعنی علم کے پاس آتے ہین علم خود نہین آتا ہارون نے کہا سچ کہتے ہو اور الصفال کو فرمایا کہ مسجد مین جاکر ہمراہ دوسرونکے سنین امام مالک تبع تابعین سے ہین بعض فی اونکو تابعی سے شمار کیا ہی کیونکہ اونہون نے عائشہ دختر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہی اور وہ صحابیات مین تھین یہ کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہین گئی مگر ایک بار حج کی واسطے مدت العمر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور روضہ شریف مین درس کہتے تھے **حکایت** حافظ ابو عبد اللہ حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین قعنبی سے روایت کیا ہے کہ مین امام کے پاس آیا اونکی مرض موت مین اور سلام کرکے بیٹھہ گیا مین نے دیکھا کہ وہ روتے ہین مین نے کہا آپ کیون روتے ہو فرمایا مین کیون نہ روؤن مجھسے زیادہ تر حقدار رونیکا کون ہی قسم ہے خدا کی مین دوست رکھتا ہون کہ عوض ہر فتوی کے جو مین نے اپنی رائے سے کہا ہی مجھکو کوڑی کوڑی مارے جاتے مجھے گنجائش تھی اوس امر مین جسکی طرف مین نے سبقت کی کاش مین فتوی نہ دیتا **حکایت** امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میری پھوپھی نے مجھسے کہا کہ مین نے آجکی رات ایک عجیب خواب دیکھا ہی گویا کوئی کہتا ہی کہ آجکی رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والونسے علم و فقہ و دین مین زیادہ تھا مر گیا جب مین نے اوس رات کا حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تھی اونکی وفات سنہ یکصد و ہفتاد و نہ ہجری مین ہوئی کسی بزرگ نے اونکی تولد و عمر و وفات کی تاریخ اس رباعی مین نکالی ہے

رباعی | فخر الایمہ مالک | نعم الامام السالک | مولد و منشاہ الھدی ✦ وفاتہ قاد مالک | ابن انس فی اربعہ | مع مائۃ قد ارخوہ | ہم ربیع الاول کہ

وفات ہوئی اور ولادت سنہ نوی یا پچانوی مین اور سمعانی نے کہا ترانوی یا چورانوی مین بقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئے جناب توفیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب ۱۲۸۶ھ مین بمقصود مدینہ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکی مزار مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کے ہے پہونچکر دعای ماثورہ فاتحہ پڑہی و للہ الحمد یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی امام عالی مقام کی مناقب بسیار و مفاخر بیشمار ہین ایمہ دین نے اس باب مین مستقل کتابین لکھی ہین حط و تاج مکلل و بستان المحدثین مین بھی خوب بسط سے ذکر ترجمہ لکھا ہی

رحمہ اللہ تعالی | **ترجمہ امام احمد رضی اللہ عنہ** صاحب مسند ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن سیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی

بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی انکے نسب مین صحیح یہی ہے انکی والدۂ شریفہ حالت حمل مین بلدہ مرو سے نکلین اور بغداد مین آئین۔ ربیع الاول کی بارہوین یا دسوین تاریخ ۱۶۴ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ مرو ہی مین متولد ہوئے اور بحالت شیر خوارگی بغداد کو لیگئے یہ امام محدثین روی زمین ہین انہون نے اپنی مسندین وہ حدیثین جمع کی ہین کہ انکے غیر کو اتفاق نہین ہوا اور انکو الف الف حدیثین یاد تہین یہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کی اصحاب سے ہین ہمیشہ اونکے مصاحب رہے یہانتک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا انکے حق مین فرماتے تہے کہ مین بغداد سے نکلا اور پیچھے وہان انسے زیادہ ترمتقی وفقیہ نہین چہوڑا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمۂ مشکوٰۃ شریف مین لکہا ہے کہ امام احمد حدیث وفقہ و زہد وورع وعبادت مین پیشوا ومقتدا تہے انہین کے سبب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل سے پہچانا گیا انکا نشو ونما بغداد مین ہوا دس دیار مین طلب علم وتحصیل حدیث کی اور جب اوسطرف کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے وطن سے طرف کوفہ وبصرہ ومکہ ومدینہ ویمن وشام وجزیرہ کے رحلت کی ان شہرون کے علماء ومشائخ سے کتابت وسماع حدیث فرمائی یزید بن یحییٰ بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور بہت خلائق سے روایت رکہتے ہین اور انسے مشائخ عظام وعلماء اعلام روایت رکہتے ہین جیسے محمد بن اسمٰعیل بخاری ومسلم بن حجاج قشیری وابوزرعہ وابوداؤد سجستانی اور غیر انکے اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہین درمیان خدا اور بندگان خدا کہ روی زمین پر احمد سعید دارمی نے کہا مین نے کسی جو انکو نہین دیکہا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف کا احمد بن حنبل سے انکا مستند درمیان لوگونکے مشہور ومعروف ہے اور انکی کتاب انہین کے زمانے مین اعلیٰ وارفع واجمع کتب تہی ابوداؤد سجستانی سے منقول ہے کہ کہا مجالست ساتہہ احمد بن حنبل کی مجالست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے اونکی مجلس مین یاد نہوتی تہی **حکایت** کہتے ہین کہ اونہون نے فقر اختیار کیا تہا ستر برس اوسپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز قبول نہین کی محمد بن موسیٰ کہتے ہین کہ حسن بن عبدالعزیز کے لئے اونکی میراث ایک لاکہہ دینار زر سرخ مصر سے لدوا کر بغداد بہیجے اونہون نے اون مین سے تیس توڑے سونے کی کہ ہر ایک ہزار اشرفی کا تہا واسطے امام احمد کے بہیجے اور لکہا کہ ای ابوعبداللہ یہ وہ مجہکو میراث حلال سے پہونچے ہین تم انکو لے لو اور اپنی عیال پر خرچ کرو امام احمد نے کہا کہ مجہکو کچہہ حاجت نہین ہے اور اوسمین سے کچہہ قبول نہین کیا۔ گرچہ گرد الود فقرم شرم باد از ہمتم کہ گرد آب چشمۂ خورشید دامن تر کنم۔ باب صبر وتوکل واستغنا وورع واحتیاط مین حکایات عجیب وغریب اونسے نقل کی ہین وہ دلالت کرتے ہین اسپر کہ وہ درجۂ علیا ومرتبۂ قصویٰ کو پہونچے ہوئے تہے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کاملۃً قوای بیج واسنای برہمین وعلو مقام ورفعت مکان وقوت مذہب واجتہاد اس امام اجل واکرم سے یہ بات ہی کہ شیخ شیوخ وقدوہ اولیا وقطب اقطاب وفرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ اونکے مذہب کے حامل وتابع اونکے اقوال کے مین بہجۃ الاسرار مین اونکے مناقب مین لکہا ہے وکان یفتی علی مذہب الشافعی واحمد بن حنبل یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کا اجتہاد تہا کہ ان دونون مذہب مشہور سے ایک کے ساتہہ موافقت رکہتے تہا مقرر یہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہین اور ذکر اونکا حنابلہ مین واقع وثابت ہے غرضکہ مناقب انکے بیحد ہین ایک جماعت نے انکے ترجمہ مین کتابین مستقل تالیف کی ہین یہ بطور نمونہ کے اتحاف النبلاء سے نقل کیا گیا ہے حط وتاج مکلل وغیرہ مین نہایت بسط کے ساتہہ انکا ترجمہ منقول ہے وفات انکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول یا تیرہوین یا ربیع الآخر ۲۴۱ھ دوسو اکتالیس ہجری کو بغداد مین ہوئی مقبرۂ باب حرب مین مدفون ہوئے باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبداللہ کے یہ ایک شخص تہے اصحاب ابوجعفر منصور سے اور محلہ ہرسیہ بہی اسی دروازے کیطرف منسوب ہے قبر امام احمد کی وہان مشہور ہے زیارت متبرک ہے جب ہمراہ میان جنازۂ امام کا شمار کیا تو آٹھ لاکہہ مرد اور ساٹہہ ہزار عورتین تہین کہتے ہین کہ اونکے وصال کے دن بیس ہزار نصرانی ویہودی مسلمان ہوگئے قالہ ابن خلکان

حکایت ابو الفرج بن جوزی نے کتاب اخبار بشر بن حارث حافی کے باب چھیالیس مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم حربی نے حدیث کی کہا کہ مینے بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا گویا وہ باب مسجد رصافہ سے خارج ہوئے اور اونکی آستین مین کوئی شئی حرکت کرتی تھی مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرا اکرام کیا مینے کہا کہ آپ کی آستین مین یہ کیا ہے کہا ہر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سو اُسپر دُر و یاقوت نثار ہوئے پس یہ اونمین سے ہین جو مینے اوٹھا لیے تھے مینے کہا کہ یحیی بن معین و احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین نے اونکو چھوڑا ہے کہ اونہون نے رب العالمین کی زیارت کی اور اونکے لیے دسترخوان رکھے گئے ہین مینے کہا کہ تنے کیون اونکے ساتھ نہ کہایا کہا اونہون نے کہا نا میرے نزدیک بعد ہے اسلیے اوسنے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کردیا ہے انتہی یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر کتاب مین مذکور ہین امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تھے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبداللہ اول صالح کا انتقال ہوا رمضان ۲۶۶ھ دوسو چھیاسٹھ کو اصفہان مین اور وہ وہانکے قاضی تھے ولادت اونکی ۲۰۳ھ دوسو تین مین ہوئی تھی اور عبداللہ ۲۹۰ھ دوسو نوے تک باقی و زندہ تھے اونکی وفات روز یکشنبہ بیستم جمادی الاولی یا اُخری بعمر ۸۷ سال ہوئی انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے امام احمد انہین کے ساتھ کنیت کئے جاتے تھے انہین نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اوسپر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالی ترجمۂ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ تعالی عنہ محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولا بخاری حافظ حجہ علم حدیث مین صاحب جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث مین طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدن و عراق و حجاز و شام و مصر مین لکھا بغداد مین آئے وہان کے لوگ اونکے پاس جمع ہوئے اونکے فضل کا اعتراف کیا اور علم روایت و درایت مین اونکے تفرد کی شہادت دی حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد مین پہونچے تو اہل بغداد نے کہ اصحاب حدیث تھے اونکی خبر سنی تو سو حدیثون کے متن و اسناد کو سو حدیث کے مقلوب کئے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد کو دیا اور وہ سو حدیثین بحساب فی کس دس حدیث کی دس آدمیون کے سپرکین اور کہا کہ تم ان حدیثون کو مجلس معین مین بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد ہوئی اور اصحاب حدیث کہ اونمین بعض غرباے خراسان وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے ایک آدمی نے اون دس آدمیونسے نکلکر ایک حدیث اون حدیثونمیں سے پوچھی بخاری نے کہا لا اعرفہ یعنی مین اس حدیث کو نہین پہچانتا ہون دوسری حدیث کا پوچھا یہی جواب پایا یہانتک کہ سارے حدیثون کا سوال کرکے فارغ ہوا فقہای مجلس سے بعض بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اوٹھا اور ایک حدیث کا پوچھا بخاری نے کہا لا اعرفہ پس یہ حدیث کو سائل نے یکی بعد دیگرے پیش کیا یہانتک کہ اپنی دس حدیثونسے فارغ ہوا اور بخاری اسطرح لا اعرفہ کہتے تھے بعد اسکے تیسرا چوتھا آدمی اوٹھا اور پوچھا یہانتک کہ پہلے دس آدمی فارغ ہوگئے اور کوئی باقی نہ رہا بخاری نے سائل اول کیطرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ابی دوسری کیطرف یہانتک کہ دسون کو بیان کیا پھر دس کی اسناد کیطرف اور دس کو اسکے متن کیطرف قلب کیا اسطرح دوسرون کے ساتھ کیا وہ فضل و حفظ و مقدرت بخاری کا دیکھکر متعجب ہوئے ابن صاعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے الکبیت الفطاح یعنی مینڈھا سینگ مارنے والا ابو یعلی خلیلی نے کہا یعنی کتاب الارشاد مین کہ ولادت بخاری کی بارھوین رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشا سنہ ۱۹۴ھ ایک سو چورانوے مین ہوئی ایک مرد لاغر جسم تھے نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو انکے لوگون مین سے مسلمان ہوا وہ مغیرہ ہین اول مجوسی تھے ایمان جعفی والی بخارا کے ہاتھ پر اسلام لائے پس واسطے بخاری کی نسبت طرف جعفی کے کہتے ہین بخاری پیشوا و مقتدا فن حدیث اور اہل حدیث کے تھے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ اونکے لقب در میان محدثین کے امیر المؤمنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ و ناشر المواریث المحمدیہ ہین علمای زمان نے اونکی تمجید و اندازہ مدح و تعظیم کی ہے مسلم صاحب صحیح جب اونکے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجھے چھوڑو تا کہ مین تمہارے پاؤنکا بوسہ لون ای طبیب الاحادیث و ای استاذ الاستاذین و ای سید المحدثین ترمذی نے کہا مینے اونکی مثل نہین دیکھا اللہ تعالی نے انکو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المدینی فرماتے تھے کہ اونہون نے اپنا مثل نہین دیکھا ابن خزیمہ نے فرمایا

کہ نہین ہے نیچے کبودی آسمان کے زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا اوسے بعض علمار نے کہا ہے کہ وہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے کہ روی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابرار اخیار و اہل روایت سے تھے ابن مبارک کے ساتھ صحبت رکھتے اور اونکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک اور اونکے طبقے سے تھے اور مستجاب الدعوۃ تھے یہانتک کہ بارہا کہتے خداوندا میری عائلہ کو مستجاب مت کر اور کچھ واسطے آخرت کے رکھ چھوڑ انکی والدہ شریفہ بھی مستجاب الدعوت تھین کہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین بلحظ حدیث ہوئے گیارھوین برس مین اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر مین کتاب ابن مبارک و کیع حفظ کر ڈالے اور کتب اصحاب رای پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لیگئے اٹھارہ برس کے سن مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینہ منورہ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر معطر و منور و مطہر کے نزدیک تاریخ کبیر تالیف فرمائی راتونمین لکھتے واسطے سماع و قرارت حدیث شریف کے متعہ سفر بلاد اسلام کے کئے اونسے منقول ہے کہ کہا مینے دو بار واسطے استفادۂ حدیث شریف کے مصر و شام کا سفر کیا اور چار بار بصرہ مین آیا اور پھر برس حجاز مین نہیں کہسکتا ہون کہ کتنی بار ہمراہ محدثونکے کوفہ و بغداد مین آیا اور فرمایا کہ مین ایکہزار اسی آدمیون سے روایت کہتا ہون اور حفظ کتاب حدیث کا اونسے کیا ہے اور اس علم مین غیر صاحب صحیح کا نہ تھا مثل شیخ انکے پانچ طبقے ہین تبع تابعین و اتباع تبع و اقران و اصحاب اونکے اور بعض اونکے شاگرد ہین کہ اونسے بھی روایت کی ہے اونسے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل نہین ہوتا یہانتک کہ لکھے اپنے سن فوق و اپنے مثل اور اپنے سن دون سے اور بہت سے خلائق انسے روایت حدیث رکھتے ہین جیسے مسلم اپنے غیر صحیح مین اور ترمذی و ابن خزیمہ و فربری اور انکے سوا اور ہین اور قریب ایک لاکھ آدمیونکے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہین ذکر کیا ہے کہ امام بخاری بغایت متمول تھے بسبب اوس مال کے جو اونکو اپنے والد کی میراث سے پہونچا تھا اور جوانمرد و سخی و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امورمین اور فقرا پر تصدق کرتے طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور بغایت کم کہاتے تھے مروی ہے کہ ایکبار نمازمین تھے زنبور نے سترہ بار ڈنک مارا نماز نہین توڑی امام بخاری رضی اللہ عنہ کے سوای جامع صحیح کے اور کتابین بھی ہین جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ ان دنون مین جناب توفیق علیہ الرحمہ نے کتاب ادب مفرد کا ترجمہ زبان اردو مین لکھا ہے اور اوسکا نام توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب ہے حیز طبع مین ہے اللہ سبحانہ اوسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اونکے فیض کو تا دیر گاہ قایم رکھے اور عافیت ارزانی فرمائے آمین ثم آمین حکایت جسوقت بخاری بخارا سے باہر گئے اور یہ خبر سمرقند مین پہونچی تو سمرقند والون نے ایک خط لکھا اور درخواست کی کہ سمرقند مین تشریف لائین امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوے جب قریۂ خرتنگ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہان کے لوگ انکے رہنے مین اختلاف رکھتے ہین اوس جگہ توقف کیا کہ دیکھین کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہے ایک رات ملاحظۂ اختلاف و اختلاط خلائق اور اونکے فتنے مین واقع ہونیکے خوف سے ملول دل تنگ تھے بعد نماز تہجد کے دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھائے اور کہا اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اوسی ماہ مین وہان زخمی ہوئے اور بعد نماز عشا غرۂ شوال ۲۵۶ دو سو چھپن شب شنبہ کو وفات پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خای معجمہ و سکون را ایک گانون ہے سمرقند کے گانون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراالنہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھ دن کی مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت و وفات و سالہای عمر کے اس رباعی مین نظم کی ہے رباعی کان البخاری حافظا و محدثا | جمع الصحیح مکمل التحریر | میلادہ صدق ومدۃ عمرہ | فیھا حمید وانقضی فی نور | حکایت ابوبکر خطیب بغدادی نے بسند خود عبدالواحد طراد سے نقل کیا ہے کہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ساتھ ایک جماعت کے اصحاب کے کھڑے ہوئے انتظار فرما رہے ہین مینے سلام عرض کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مینے

عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہ مین آپکے کھڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی من محمد بن اسمعیل کا انتظار کر رہا ہون بعد چند دن کے امام بخاری کی وفات کی خبر پہونچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گھڑی تہی جو کہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا تہا ماشاء اللہ تعالی ؎ بچہ نازر فتہ باشد زجہان نیازمندی + کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک کی خوشبو اور ایسی خوشبو کہ ایک مدت تک اونکی قبر کی مٹی سے سونگتے تھے لوگ زیارت کو واسطے آتے اور وہان کی خاک تبرکاً لیجاتے تھے یہانتک کہ اونکی قبر شریف مین ایک گڑہا پڑ گیا لوگون نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنا دیا پھر لوگ اوس پنجرے کی گرد کی مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی ؎ ہر جا کہ تو گذری و برداری پی + گل روید و لالہ روید اندر پی وی ؎ جمال ہنشین در سن اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم ذکر ذالک فی لمعات اللمعات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوۃ تھے اونہون نے واسطے قاری صحیح کے نبی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہوگی الحمد للہ کہ یہ عاصی اونکے صحیح کے پڑھنے بلکہ پڑھانیکے ساتھ موفق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاری کو جاری ہوا کون امید رکہے کہ دامنگیر دل کی نہین ہوتی ہے اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن برکت اس اضافت کی خواہی نخواہی مامول و مرجو ہے کما قیل ؎ فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا + بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست رزقنا اللہ تعالی علومہم واعمالہم و حشرنا یوم القیامۃ فی زمرتہم وادلانا حولہم انہ قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی انکا ترجمہ حطہ اور تاج مکلل مین بہت طویل لکہا ہے طالب راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے +

ترجمۂ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب جامع صحیح ایک امام تھے ایۂ حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم مین حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحیی بن یحیی نیسابوری اور امام احمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہم سے سماعت کی اور بارہا بغداد مین تشریف لائے بعدادی اونسے روایت رکہتے ہین آخر آنا اونکا بغداد مین ۲۵۹ھ ہجری مین تہا ترمذی انسے راوی ہین یہ ثقات حفاظ سے تھے سوای صحیح کے اونکی اور تصنیفات بہی ہین اونکی ولادت ۲۰۶ھ دو سو چہ مین ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ پنجم رجب ۲۶۱ھ دو سو اکسٹھ مین ہوئی عمر اونکی ۵۵ سال کی تہی دوشنبہ کو دفن ہوئے حکایت کہتے ہین کہ مجلس مذاکرۂ حدیث مین ایک حدیث اونسے پوچہی اسکو انہون نے نہ پہچانا گہر آئے اپنی کتابون مین اوسکے ڈہونڈہنے کے واسطے مشغول ہوے کہجورون کا ٹوکرا اونکے روبرو رکہا تہا ایک ایک بطور تفال کے اوٹہا کر کہاتے تھے یہانتک کہ کہجورین تمام ہو گئین اور حدیث کی فکر مین کچہ شعور نرہا اور حدیث نملگی یہ کثرت اکل اونکی موت کا سبب ہوگئی حکایت ابوحاتم رازی نے کہ اجلۂ محدثین سے ہین جناب مسلم کو خواب مین دیکہا اور اونکا حال پوچہا کہا حق تعالی نے مجہپر جنت کو مباح کر دیا ہے جس جگہ چاہتا ہون رہتا ہون حکایت ابوعلی زاغونی رحمہ اللہ کو بعد وفات کے کسی نے خواب مین دیکہا اور پوچہا تمنے کس چیز کے سبب سے نجات پائی کہا بسبب اس جزو کے جو کہ میرے ہاتہ مین ہے وہ جزو صحیح مسلم کا تہا کذا فی بستان المحدثین جناب توفیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر بسبب ایک جزو صحیح مسلم کے عاصیونکو بخشے ہین تو تعجب نہین ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحاح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے نزدیک کہتے ہین اور تمام عمر اونکی اونکے تحصیل و تدریس و مذاکرہ مین بسر ہوئی ہے اور اعتقاد بموجب اونکے مضامین کے حاصل کیا ہے خبر نیک سبب اونکی شادی مرگ کا ہو چاہئے وماذالک علی اللہ بعزیز ؎ الہی تا غفور است شنیدم + گنہ راست شادی مرگ دیدم اللہم اجعلنا ممن غفرتہم بسبب حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والحقنا بہم فی ہذہ الدار دار الاسلام برحمتک یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین ترجمۂ محمد بن عیسی ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالی عنہ محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہین اون امامون

مین سے جو کہ علم حدیث مین مقتدا و پیشوا ہوئے ہین کتاب الجامع والعلل انکی تالیف ہے اتقان و احکام مین انکی مثل بیان کرتے ہین یہ شاگرد ہین امام بخاری کے اور بعض شیوخ مین اونکے شارک ہین جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو خلیفۂ بخاری کہتے ہین انکا تورع و زہد و خوف اتنا تھا کہ اوس سے فوق متصور نہین ہے خوف الٰہی سے کئی سال گریہ وزاری کی اور نابینا ہوگئے **حکایت** انکے حفظ کی صحیح حکایات سے ایک یہ قصہ ہے کہ بکے کی راہ مین ایک شیخ سے ملنے سابق اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکھے تھے اور فرصت عرض و قرارت کی نہین پائی تھی اسوقت شیخ سے درخواست سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کہا اجزای مرقومہ لاو اور اپنے ہاتھ مین رکھ تاکہ مین پڑھون اور اونکا مقابلہ کر اتفاقاً وہ دو جزو گم ہوگئے تھے بسبب کمال شوق کے شاگردونکی طرح بیٹھے اور شیخ نے پڑھنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکھا کہ اونکے ہاتھ مین سفید جزو ہین بہت غضبناک ہوکر فرمایا کہ تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے کہا کہ مینے اپنے اجزای مرقومہ گم کردئے ہین لیکن حدیثون کو محفوظ رکھتا ہون بہتر لکھے ہوئے سے شیخ نے کہا پڑھ سب کیا د سے پڑھ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا مجھے یقین نہین آتا ہے کہ بجز ایک بار سننے کے یاد کرلیتا ہو سابق سے تو یاد رکھتا ہے ترمذی نے کہا امتحان کرنا چاہیے شیخ نے دوسری چہل حدیث اپنے غرائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہین تھی پڑہی اونہون نے وہ تمام مع اونکی اسانید کے فی الفور اعادہ کی اور کسی جگہ خطا نہین پڑھا اس قسم کا امتحان بارہا دربارۂ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز دوشنبہ شب سیزدہم رجب ۲۷۹ ہجری کو ترمذ مین اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریۂ بوغ مین ۲۷۵ھ مین ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم باے موحدہ و سکون واو ایک قصبہ ہے قرای ترمذ سے چھ فرسخ پر انتہے بستان المحدثین مین زیادہ کیا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارۂ آب مویہ پر کہ اوسکو جیحون و نہر بلخ بھی کہتے ہین اول لفظ ماوراالنہر مین یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے ہین اور اونکی روش سکھی ہے بصرہ و کوفہ و واسط و ری و خراسان و حجاز مین سالہا طلب علم حدیث مین بسر کئے بہت سی تصانیف اس فن شریف مین اونسے یادگار ہین رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء

حضرت ابن ماجہ صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ ابو عبد محمد بن یزید بن ماجہ ربعی بولا قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن در حدیث یہ حدیث مین امام اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق و بصرہ و کوفہ و بغداد و مکہ و شام و مصر کی طرف واسطے حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن کریم اور تاریخ ملیح ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے ۲۰۹ ہجری مین پیدا ہوئے حیارۃ بن مغلس و ابراہیم بن منذر و ابن نمیر و ہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلہ سے علم حدیث کا اخذ کیا اور ابوبکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابو الحسن قطان کہ اونکے سنن کے صاحب روایت ہین اونکے اعیان تلامذہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ ماجہ تخفیف جیم انکی مان تھین پس بن کے اوپر الف لکھنا چاہیے کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبداللہ کی جیسے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی صحابی مشہور و جیسے اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ اور انکی وفات پیر کے دن بائیسوین تاریخ رمضان ۲۷۳ ہجری کو ہوئی انکے بھائی ابوبکر نے انپر نماز پڑہی اور انکے بیٹے عبداللہ متولی دفن کیے ہوئے اور ربعی بفتح راء و سکون باے موحدہ نسبت ہے طرف ربیعہ کے کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہین کہ انمین سے کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف و سکون زای نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین مدن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علماء کی وہانسے اوٹھی ہے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ وہ پیشوایان و حافظان حدیث سے اور ثقہ و مجمع بہ ہین اصحاب امام مالک و لیث سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب مین بلاد کا سفر کیا اور اونکی کتاب کتب اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ درمیان علماء کے ساتھ اصول و کتب ستہ و صحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہین جب محدث کہین کہ رواہ الجماعۃ تو مراد یہ ہے کہ ان چھ آدمیون نے ان چھ کتابون مین روایت کی ہے اور جب رواہ الاربعۃ بولین تو مراد یہ چار آدمی ہین سوا بخاری و مسلم کے انکی چند حدیثین ثلاثی ہین فضل قزوین مین ایک حدیث لائے ہین کہ منکر بلکہ موضوع ہے جہت سے طعن کی

ہے فضل قزوین مین بہت سی حدیثین آئی ہین کہ وہ سب محدثون کے نزدیک موضوع ہین میسرہ نام ایک شخص نے اونکو وضع کیا ہے واللہ اعلم

ترجمۂ امام نسائی صاحب سنن رضی اللہ عنہ

ابوعبدالرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی ہمزہ مکسورہ بے مدنسبت ہے طرف نسا کے ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کبھی اس نسبت مین سین کو تا ہمزہ کو واو سے بدل کرتے ہین قیاس کے موافق بھی یہی ہے لیکن اول اشہر ہے ولادت انکی سنہ دوسو چودہ یا پندرہ مین یا اکیس مین ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہین مفاظ حدیث وایدرفقہ سے اور مقدم ومشار الیہ وعمدہ وقدوہ وامام اپنے زمانے کے ہین بلا اختلاف انہون نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان وحجاز وعراق وجزیرہ وشام ومصر وغیرہ کی طرف گئے ہین اول رحلت انکی پندرہ برس کی عمر مین سنہ طرف قتیبہ بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال ودو ماہ ٹھیرے اور علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن راہویہ وعلی بن خشرم ومحمود بن غیلان وابوداؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فرمائی طحاوی وابوبکر بن السنی وابوالقاسم طبرانی انکے شاگرد ہین مذہب شافعی رکھتے تھے جیساکہ اس پر اونکا منسک دال ہے ابوعلی نیسابوری نے کہا کہ مینے اپنے وطن وسفر مین چار آدمیون کو ایسا حدیث سے دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے مین افقہ واعرف وشائخ تھے ساتھ صحیح وسقیم آثار ورجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہین دارقطنی نے کہا کہ جن لوگون کا علم حدیث وجرح وتعدیل رُوات حدیث کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے نسائی اونپر مقدم ہین انکی کتابین معتبر ہین حدیث وعلل مین کتاب سنن اون سب سے زیادہ مشہور ہے حاکم نے کہا کہ انکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص اونکی کتاب سنن مین نظر کرتا ہے وہ اونکے حسن کلام مین حیران ہوتا ہے اور بغایت درجہ پرہیزگار تھے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ اپنے سنن مین حارث بن مسکین سے روایت کرتے ہین جو کہ عالم صالح اور قاضی مصر تھے باین طریق کہ قرئی علیہ وانا اسمع اور یون نہین کہتے کہ حدثنا واخبرنا جسطرح وقت روایت کے اپنے دوسرے شائخ سے کہتے ہین اسلئے کہ درمیان اونکے اور حارث کے کچھ مشمونت ہوگئی تھی اونکی مجلس مین ظاہر نہین ہوسکتے تھے پس اونکی روایت کے وقت گھر کے کونے مین چھپکر اس طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو سنین اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کرین عراقی نے فرمایا ہے کہ انکے طریقہ مین اتصال ہے تصریح احادیث مین اون لوگون سے جو کہ مختلف فیہ ہین اور انہون نے کہا میرے نزدیک آدمی متروک نہین ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق کرین اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو مین اوسکو بسبب تشدد بعض کے ترک نہین کرتا ہون کہتے ہین کہ ابوداؤد وہی اسی راہ پر چلتے ہین بعض مواضع مین کہ ابوداؤد وترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہین بلکہ اخراج حدیث سے بعض رجال شیخین کے بھی اجتناب فرماتے ہین باجملہ یہ ایک بزرگ ہین بزرگان حدیث سے صوم داؤدی پر مواظبت ومداومت رکھتے تھے اور باین ہمہ کثیر الجماع تھے انکی چار بیبیان تھین نزدیک ہر ایک کے ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیان بھی بہت تھین قالہ ابن عساکر مصر سے انکا نکلنا ماہ ذیقعدہ ۳۰۲ تین سو دو من ہجرت کا یت تاریخ ابن خلکان وتاریخ امام یافعی رضی اللہ عنہ اور نشتہ اللمعات وبستان المحدثین وغیرہا مین انکی موت کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصائص کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق مین بر ملا بیان کرین تاکہ جو لوگ اوس جگہ کے بسبب طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار مین مائل طرف مذہب نواصب کے ہوگئے ہین ہدایت پاجائین کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کرتا تھا کہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیرالمومنین معاویہ مین بھی کچھ تمنے لکھا ہے انہون نے کہا اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا سالم حتی یفضل یعنی معاویہ کو یہی بس ہے کہ سر بسر نجات پائین اونکے مناقب کہان ہین ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنک عوام لوگون نے اونکو تشیع کی تہمت لگاکر لکد کوب کیا بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ چند ضرب اونکے خصیتین مین پہونچی کہ بسبب اونکے نیم جان ہوگئے انتہے لفظ ابن خلکان کا یہ ہے وکان یتشیع فمازالوا یدہ

فعون فی حضنہ حتی اخرجوہ من المسجد و فی روایۃ اخری یدفعون فی خصیتیہ وداسوہ ثم حمل الرملۃ فمات انتہی اور جب اونکے خادم اونکو اوٹھا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکہ معظمہ کو روانہ کرو تاکہ مکے مین یا مکہ کی راہ مین مرون کہتے ہین کہ مکے مین وفات پائی اور درمیان صفا ومروہ کے مدفون ہوئے انکی وفات روز دوشنبہ تیرہوین صفر کسی نے کہا شعبان ۳۰۳ سنہ ہجری مین ہوئی قالہ الدارقطنی ابونعیم اصفہانی نے کہا کہ جب اونکو دمشق مین روندا تو روندنے کے سبب سے وفات پائی انہون نے کتاب خصائص فضل حضرت علی واہلبیت علیہم السلام مین تصنیف فرمائی اور اکثر روایتین انکی اوس کتاب مین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہین اور نیز دارقطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق مین محنت ہیوچی پس شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا کسی نے کہا رملہ مین ارض فلسطین سے بعض نے کہا کہ اونکی نعش کو رملہ سے مکے مین پہوچایا واللہ اعلم رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف ترجمہ

ابوداؤد صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحی بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہین حفاظ حدیث شریف وعلم علل حدیث سے درجہ عالیہ مین تھے نسک وصلاح سے گشت بلاد کا کیا اور عراقیون خراسانیون سے شامیون مصریون جزریون سے لکھا انکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد مین تالیف کیا اور اوس ناحیہ کے لوگون نے اوسکی روایت اونسے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور اونہون نے اوسکو جید ومستحسن کہا اونسے منقول ہے کہ مین پانصد ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کتابت مین لایا اور اپنے سنن کو اونسے نکالا اور اوس کتاب مین چار ہزار چہ سو حدیث کو دار دیکیا جو کہ صحیح ہین یا مقارب صحیح انکے مذہب مین اختلاف ہے ابواسحق شیرازی نے اونکو طبقات الفقہا مین منجملہ اصحاب امام احمد شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابوداؤد نے کتاب سنن تصنیف کی تو حدیث واسطے اونکے مثل لوہے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے نرم وآسان ہوگئی حافظ ابوطاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا **نظم**

ان الحدیث وعلمہ بکمالہ ٭ لامام اھلیہ ابی داؤد ٭ مثل الذی لان الحدید بسبکہ ٭ للنبی اھل زمانہ داؤد ٭ **حکایت** سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا مین ایک کام رکھتا ہون کہا کیا ہے کہا اگر تم کرو بامکان کہا اگر ممکن ہے تو مین ضرور کرونگا کہا تم اپنی زبان نکالو کہ جسکے ساتھ تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ مین اسکو بوسہ دون ابوداؤد نے زبان نکالی تستری نے اوسکو چوما **وفات** انکی ۳۱۶ سنہ ہجری مین ہوئی بار بار بغداد مین آئے بغداد سکو بصرہ کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام مین خصوصاً مصر وشام وحجاز وعراق وخراسان وجزیرے مین گشت کرکے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث واتقان روایت وتقوی واحتیاط مین درجہ عالی رکھتے تھے ایک آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تھی اسبات کا اونسے پوچھا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکھتے اجزا کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکھنا اسراف ہے یہ شاگرد ہین امام احمد وقعنبی وابوالولید طیالسی ومسلم بن ابراہیم ویحیی وغیرہم کے اور ترمذی ونسائی وحمد بن خلال وغیرہم اونسے روایت رکھتے ہین انکی تلامیذ سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابوبکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتھے ابن داسہ امام احمد رحمہ اللہ باوجود یکہ انکے استاذ ہین غیرت کی حدیث کو اونسے روایت کیا موسی بن ہارون نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق مین کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا مین واسطے حدیث کے اور عقبی مین واسطے جنت کے پیدا کئے گئے ہین وفات انکی سولہوین شوال ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین بعمر ۷۳ تہتر سال ہوئی بصرے مین مدفون ہین انکے فرزند

ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد رحمہ اللہ اکابر حفاظ بغداد سے تھے عالم متفق علیہ امام ہین امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ مین مصر وشام مین شریک رہے اور بغداد وخراسان واصفہان وسجستان وشیراز مین سماعت کی ۳۱۶ سنہ تین سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابوعلی حافظ نیسابوری وابن حمزہ اصفہانی نے انکے ساتھ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی بکسر سین مہملہ وجیم وسکون سین ثانیہ وفتح تای مثناۃ فوقیہ اور بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت طرف سجستان یا

سجستانہ کے ہے جو کہ ایک قریہ ہے قُرای بصرے سے اتنے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی و تصحیح انساب کے اس نسبت مین اونکو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے بعد نقل اونکی عبارت کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت ہے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جو کہ ایک ملک مشہور ہے بابین سند وہرات متصل قندہار کے اور شپشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بھی اس ملک مین واقع ہے اور بُست قدیم الزمان مین پایہ تخت اوس ملک کا تھا اور عرب اُس ملک کی نسبت مین سجزی کبھی کہتے ہین انتہے کذا فی اتحاف النبلاء **ترجمہ ابوداؤد الطیالسی رضی اللہ عنہ** سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی اصل مین شہر فارس کے تھے آخر کو بصرے مین سکونت اختیار کی بہاتکے محدثون سے جیسے شعبہ و ہشام و ستوائی و ابن عیون وغیرہم بہت سی روایات رکھتے ہین احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکھتے تھے اس صفت مین اپنے اہل زبان مین معروف و ممتاز تھے علم حدیث ہزار شیخ سے اخذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہین کہ جو کچھ اونسے لکھا ہے شمار مین چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق و آثار موقوفہ کے یحیی بن معین و ابن مدینی و فلاس و وکیع اور دوسرے علماء اسمای رجال نے اونکی تعدیل و توثیق مفرط کے ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تھے ساٹھ برس زندہ رہے سنہ ۲۰۴ دوسو چار مین انتقال کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہین کیونکہ یہ اونسے بہت زمانہ مقدم ہین جیسا کہ اونکی تاریخ وفات سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالبًا اونسے بیک واسطہ روایت کرتے ہین کذا فی بستان المحدثین **ترجمہ ابونعیم صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ**

ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مہران اصبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء اعلام محدثین و اکابر حفاظ دین و ثقات صوفیہ متقین سے ہین سنہ ۳۳۶ ہجری مین پیدا ہوئے چھ برس کی عمر مین مشائخ عمدہ حدیث نے بطریق تبرک اونکو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلۂ مشائخ سے سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی و ابوالشیخ و جعابی و ابوعلی صواف و ابوبکر آجری و ابن خلاد نصیبی و بن عبدالکبیر خطابی سے استفادہ نامہ کیا جب بڑھاپے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ فن حدیث شریف نے اونکی طرف رجوع کیا اور اونکی دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا خطیب بغدادی انکے اخص تلامذہ سے ہین اور ابوسعید مالینی اور بہت سے محدث انکے شاگرد ہین اشتغال علم حدیث مین یہانتک نوبت پہونچی تھی کہ سوای سماع حدیث اور اوسکی تصنیف کے اونکی غذا نہ تھی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہین اور مہران مولی ہین عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اوسکے کتاب معرفۃ الصحابہ و کتاب دلائل النبوۃ دو جلد اور مستخرج بخاری و مسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بھی ہین سنہ ۴۳۰ ہجری ماہ محرم کو دار آخرت کی رحلت فرمائی ۹۴ برس کی عمر تھی کذا فی اتحاف النبلاء رحمہ اللہ تعالی **ترجمہ ابویعلی موصلی رضی اللہ عنہ** ابویعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تیمی موصلی کی ولادت سنہ ۲۱۰ مین ہوئی پندرہ برس کے تھے کہ طلب علم حدیث کے شوق مین سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد اور یحیی بن معین و دیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہین ابن حبان و ابوحاتم و اسمعیل انکے شاگرد ہین لوگون کو انکے صدق و دیانت و امانت و علم و تقوی و دیگر صفات محمودہ مین اعتقاد عظیم تھا تصنیف و ترویج علم مین نیت صالحہ رکھتے تھے محض حسبۃ للہ تعلیم علم حدیث شریف مین مشغول رہتے تھے انکی تلامذہ بہت ہین کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہین ہین ابن حبان نے انکا ذکر ثقات مین کیا ہے وفات انکی سنہ ۳۰۷ مین ہوئی جسد انکا نے انتقال فرمایا اُسدن موصل کے بازار بند ہوگئے لوگ گریان و سوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے گریان جگر زمین کشادہ و ان کا [illegible] ہمسر دران نزادہ مہر رحمہ اللہ تعالے اسمعیل بن محمد فضل تیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل ضرون کے ہین اور مسند ابویعلی کامل ترین کے ہے یہ تو یہ مجمع انہار ہوگا **ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مصنف رضی اللہ عنہ** ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان بن

صاحب مصنف فی الحدیث موالی بنی عبس بیای موحدہ ساکنہ بعد عین مہملہ سے تھے اسلئے اونکو عبسی کہتے تھے بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ یہان تین صورتین مشتبہ کتب حدیث مین وارد ہوتی ہین پس علامت فارقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکی نسبت مین یہ صورت ہو اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بیای موحدہ و شین معجمہ اور اگر اہل بصرہ سے ہے تو عنسی بنون و سین مہملہ اور یہ ابوبکر اہل کوفہ سے ہین اور انکے سوای اس مصنف کی ایک اور مسند اور بعض تصانیف بھی ہین استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ اور ابوالاحوص اور ابن المبارک اور ابن عیینہ و حریر بن عبدالحمید اور اونکے اقران سے کیا اور انسے ابوذرعہ و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ اور خلائق بیشمار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ائمہ فن حدیث شریف سے ہین ابوزرعہ نے کہا کہ اہل زمانے مین علم حدیث کا چار آدمیون کی طرف منتہی ہوا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ کہ سر حدیث مین یکتا ہین اور احمد بن حنبل فقہ و فہم حدیث مین مستثنی ہین اور ابن معین جمع و تکثیر حدیث مین ممتاز ہین اور علی بن مدینی علل حدیث اور اوسکے مخرج مین یگانہ و بے ہمتا ہین لیکن وقت مذاکرہ مین ابوبکر سارے اہل عصر سے احفظ تر ہین تہذیب و ترتیب مین بھی اپنے اقران پر امتیاز رکھتے ہین ماہ محرم ۲۳۵ھ ہجری مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد رضی اللہ عنہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین و علماء متجرین سے تھے کہا ہے کہ اگر سوای تاریخ کے اونکی اور کوئی کتاب نہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ یہ اونکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی ہے لیکن اونکی مصنفات سامع کتابون سے زیادہ قریب سو کے ہین اونکا فضل اونکے وصف سے اشہر ہے منجملہ اونکی کتب کے موتلف و مختلف اور کتاب الرواۃ عن مالک در روایۃ الاباء عن الابناء وغیرہ کتب مفیدہ ہین ولادت انکی روز چہارشنبہ بست و چہارم ذی قعدہ ۳۹۲ھ یا چھٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو ہوئی اونکے والد ماجد بھی علم حدیث کے ساتھ مناسبت رکھتے تھے وہ انکو اس فن شریف کی تحصیل پر حرص دلاتے تھے گیارہ برس کے تھے کہ طلب علم مین شروع کیا اور سفر اختیار کرکے بصرہ و کوفہ و نیشاپور و اصفہان و دینور و ہمدان و ری و حجاز مین ابونعیم صاحب حلیہ اور ابوسعید مالینی و ابوالحسن بن بشران و دیگر علما سے استفادہ کیا اور فقہ ابوالحسن مطلے و قاضی ابوالطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقیہ تھے حدیث شریف و تاریخ کو غلبہ غالب گئی حتی ابن ماکولا کہ محدث مشہور ہین منجملہ اونکے شاگردون کے ہین صحیح بخاری مکہ معظمہ مین سنتی کریمہ پر کہ مشایخ روات بخاری سے ہین تین دن مین ختم کی اور ابوعبدالرحمن اسمعیل بن احمد حیری نیسابوری معروف بلقریر پر بخاری شریف تین مجلس مین پڑھی اکثر حتی سے ہی بخاری شریف کا سماع کیا وقت مغرب کے اور کاپڑہنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کئی راتین گزارین اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے صبح تک پڑہتے گئے اور تمام کیا ذہبی نے کہا کہ یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑہنے ہین نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب سے بغداد مین اقامت اختیار کی اور تصنیف و روایت حدیث مین اوقات اپنے معمور رکھے یہانتک کہ دار الرضوان کی طرف دوڑ گئے ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور تجوید و ترتیل سے پڑہتے تھے سفر حج مین لوگ اونسے لفظ بلفظ سنتے اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہین کرتے تھے اللہ تعالی نے ثروت ظاہرہ بہت کچھ اونکو بخشی تھی طالبان اس فن شریف پر صدقات و خیرات بہت جاری رکھتے تھے حج مین جب متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب مبارک سے سیر ہوکر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالے سے دعا کی کیونکہ دعا اوس حالت مین مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ بغداد کی روایت کرین اور وہ منتشر ہوجائے دوسرے یہ کہ جامع منصور مین جو کہ بہترین بقاع بغداد ہے املا و تعلیم حدیث شریف مین مشغول ہون تیسرے یہ کہ مدفن اون کا متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینون حاجتین اونکی روا ہوگئین اور بغداد مین اون کا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ خلیفہ وقت نے حکم کیا کہ کوئی آدمی واعظان و خطیبان اور دیگر اصناف علماء سے کسی حدیث کا

کسی حدیث کو ذکر نہ کریں جبتک کہ اوس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کریں اور وہ اجازت نہ دین **حکایت** انکے عہد مین بعض یہودیون نے جو کہ خیبر مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوقت مین وہانسے اوٹھکر اطراف و جوانب شام مین منتشر ہوگئے تھے روبکاری خلیفہ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامۂ مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تھا اور مہر نبوی اور شہادت ایک جماعت کثیر صحابہ کی اور اوسپر ثبت تھی مضمون خط کا یہ تھا کہ مینے فلان فلان قبیلہ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور معاف کردیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بھیجا خطیب نے بعد تامل کے فرمایا کہ یہ تمام زور و جعل ہے اسواسطے کہ اوس مین گواہی معاویہ و سعد بن معاذ کی ثبت ہوا اور معاویہ فتح خیبر کیوقت مسلمان نہ تھے اور شرف صحبت حاصل نہ کیا تھا اور سعد نے غزوۂ خندق مین تیر کا زخم کھایا اور متصل غزوہ بنی قریظہ کے وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تھے یہ حکایت لسان المحدثین مین لکھی ہے سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر رسالہ افادۃ الامۃ بذکر احکام اہل الذمۃ مین تفصیل اوسکو لائے ہین جناب خطیب باوجود اس علم و فضل کے شعر کے ساتھ بھی الفت رکھتے تھے ایک قطعہ بغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا اتحاف مین ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوے تو خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ مین کوئی وارث نہین رکھتا ہون میرا مال بیت المال کو پہونچتا ہے اگر اذن ہو تو مین اوسکو بطور خود للہ صرف کردون خلیفہ نے کہا مبارک ہے تمام کتابون کو وقف کردیا اور تمام اجناس مال کو واہ خدا تعالیٰ مین صرف کیا ساتوین ذی حجہ ۴۶۳ھ ہجری کو بغداد مین وفات پائی سمعانی نے کہا کہ شوال مین انتقال کیا شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے کہ مشاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر و باطن تھا اونکے جنازہ کو اپنے کاندھے پر لیا کہتے ہین کہ اونہون نے اونسے بہت نفع حاصل کیا تھا اور اونکی تصانیف مین مراجعت کرتے تھے خطیب اپنے وقت مین حافظ مشرق تھا اور ابن عبدالبر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونون نے ایک ہی سال مین انتقال کیا رحمہما اللہ تعالیٰ **حکایت** محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ ابو البرکات اسمٰعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابو بکر زہرار صوفی نے ایک گور جانب قبر شریف حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کو اپنے واسطے بنائی تھی ہر ہفتہ کو وہان جاکر اوسمین سوتے اور قران شریف پڑہتے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر حافی مین دفن کرنا تو اصحاب حدیث نے ابن زہرار کے پاس آکر اوس قبر مین دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا کہ جو جگہ مینے برسون سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجھسے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکھا تو میرے والد ابو سعد سے آکر ماجرا کہا میرے والد نے اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تم قبر کی یہ جگہ اونکو دو لیکن ہم تو یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم اونکے پہلو مین ہوتے اور ابو بکر خطیب آتے اور تمسے زیادہ تر پست جگہ مین بیٹھتے تو آیا تمکو اچھا لگتا کہ تم اونسے بالاتر بیٹھو کہا نہین بلکہ مین اوٹھتا اور اپنی جگہ مین اونکو بٹھاتا کہا تو پھر اسی طرح اس وقت مین بھی چاہئے شیخ کا دل سبات سے خوش ہوگیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب مین دفن کردیا **حکایت** بعض صلحای بغداد نے بعد وفات کے اونکو خواب مین دیکھا — اور اونکے حال سے پوچھا تو کہا اما فی روح و ریحان و جنۃ نعیم

ترجمۂ طبرانی صاحب معاجم ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی طبرانی بلاد شام کے شہر عکہ مین ۲۶۰ھ ہجری ماہ صفر کو پیدا ہوئے اور ۲۷۳ھ مین طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام و حرمین شریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان و جزیرہ و دیگر معمورہای اسلام مین گشت کیا اور ہزار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت و استفادہ کیا نسائی و علی بن عبدالعزیز بغوی و بشیر بن موسی و ادریس عطار و ابو زرعہ ثقفی اور انکے اقران طبرانی کی شیوخ مین سعدود ہین انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریص و تاکید کرتے تھے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر شہر گشت کرتے تھے اور اساتذہ کے حضور مین پہونچاتے تھے انکی بہت تصانیف ہین اور انکے معاجم ثلاثہ اشہر ترین کتب ہین حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر نے راوی ہے اور کتاب الدعا انکی مؤلفہ جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہین ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالک کتاب عشرۃ النساء و کتاب النوادر و کتاب الاوائل النبوۃ اور انکی تفسیر بہت بڑی اور انکے سوا اور تالیف ہین کہ بالفعل دو میسر

+ حاشیہ جامع ابن شیخ عبدالحق

۱۵

نہین ہوتی ہین حافظ ابن مندہ نے دن سب کو ذکر کیا ہی اونکو طلب علم حدیث مین بہت محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریے پر سوئے اور راحت و آرام اچھا اوپر حرام کر لیا تو سع علم حدیث و کثرت روایت حدیث مین ممتاز و مستثنی اتھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ مینے طبرانی سے تین لاکھ حدیثین لکھی ہین آخر عمر مین بوجہ رمد نا بینا ہو گئے تھے قرامطۂ اسماعیلیہ کیساتھ سوقت مین احمد اہل سنت تھے انپر سحر کیا دونون آنکھین بصارت ظاہر سے عاری ہو گئین آٹھوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجری مین وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیا رنے انپر جنازہ کی نماز پڑہی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے کہا انکی پیدائش ۲۶۰ھ کو طبریہ شام مین ہوئی سکونت اصفہان مین رکھتے تھے وفات کہتے ہین روز شنبہ ماہ ذیقعدہ یا شوال مین مرے اور جانب جمجمہ دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مدفون ہوئے طبرانی بفتح طای مہملہ و بای موحدہ نسبت ہی طرف طبریہ کی اور لخمی بفتح لام و سکون خای معجمہ نسبت ہی طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہی اور وہ جذام کے بہائی ہین اور مُطَیر تصغیر ہے مطر کی رحمہ اللہ تعالیٰ ترجمۂ حاکم صاحب مستدرک رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی حاکم نیسابوری حافظ معروف بابن بیع اپنے زمانے مین امام اہل حدیث تھے اور اسباب مین کتابین تالیف کین کہ مثل انکے مسبوق نہین ہوئین حاکم عالم عارف واسع العلم ہین ابو سہل محمد بن سلیمان صلعوکی سے تفقہ کر کے عراق مین آئے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ سے قرات کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف مین غایت ہو گئی اور اسکے ساتھ شہرت پائی حدیث شریف کو ایک جماعت لاتحصی سے سنی انکی شیوخ کی معجم دو ہزار آدمیون کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم مین ایک ہزار پانسو جزو کو پہونچتی ہے منجملہ اونکے مدخل الی علم الصحیح اور مستدرک علی الصحیحین ہین دارقطنی کے ساتھ مباحثہ کیا اور دارقطنی نے اوسکو پسند فرمایا ۳۵۹ھ مین قاضی نیسابور کے ہو گئے تھے ایام دولت سامانیہ مین بعد اوسکے قاضی جرجانکی ہو کر ممتنع ہو گئے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہین کہ یہ قاضی ہو گئے تھے اور طہمانی نسبت ہے طرف ایک جد کی انکی اجداد سے جس کا نام طہمان تھا اور ابن البیع بفتح موحدہ و تشدید تحتیہ اوس سبب سے کہتے ہین کہ ایک شخص انکی اجداد سے بیع تھا بیع کو لغت ہندی مین بیوپاری کہتے ہین انکی ولادت ۳۲۱ھ کو نیسابور مین ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکھا تھا اور یہ اپنے باپ سے روایت رکھتے ہین اور ابو العباس اصم و ابو عبد اللہ اخرم و ابو العباس بن محبوب و ابو عمرو بن سماک و ابو علی نیسابوری وغیرہ جلۂ علمای اس فن سے اور ابو ذر صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیل و ابو القاسم قشیری و بیہقی و دیگر اساتذہ اس صنعت کی انسے روایت کرتے ہین حکایت انکی وفات عجیب طور پر واقع ہوئی ایکدن حمام مین آئے اور غسل کیا جب وہان سے نکلے تو ایک آہ کینچی اور جان دیدی منہ زلنگ بند ہا ہوا تھا اور کپڑے نہین پہنے تھے یہ واقعہ ماہ صفر ۴۰۵ھ مین ہوا بعد وفات کے انکو خواب مین دیکھا کہ کہتے تھے مینے نجات پائی پہونچا کس چیز مین کہا حدیث کے لکھنے مین انتہے سچ ہے حدیث شریف ایسی ہی چیز ہے کہ اسکا لکھنا نجات بخشتا ہی تو پہر اسکے پڑہنے اور روایت کرنے اور اسکے پہونچانیکا طرف لوگونکے اور خود اوس پر عمل کرنیکا کیا پوچھنا ہی اللھم اجعلنا منھم و احشرنا فی زمرتھم بجاہ صاحب الحدیث صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ آمین

حمدیہ بفتح حای مہملہ و سکون میم و فتح دال مہملہ و سکون و او و فتح یای تحتیہ قال ابن خلکان ترجمۂ عبد اللہ بن عبد الرحمن صاحب کتاب تمہید و اتیعاب رضی اللہ عنہ یوسف بن عبد البر بن محمد بن عاصم نمری قرطبی کبار علماے مغرب سے ہین حدیث شریف و اثر و ما یتعلق بہما مین امام عصر تھے جمعہ کے دن کہ امام خطبے مین تھا ۳۶۸ھ ماہ ربیع الاول مین پیدا ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہین لیکن انسکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب سے ہی انہون نے قرطبہ مین ایک جماعت علما سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علما رو در دست ذا نکی واسطے اجازتین لکھین حفظ و اتقانمین سرآمد اہل زمان تھے مؤطا مین کتب مفیدہ تالیف کین منجملہ اونکے کتاب التمہید ہی مرتب اسمار شیوخ مالک پر یہ ایک کتاب ہی کہ پہلے اسکے مثل نہین ہوئی اور یہ مشتہر جزر ہی یہ کتاب نادرۂ روزگار و سرمایۂ مجتہدان اولی الابدی والابصار ہی اور جمع اسما صحابہ مین ایک کتاب مفید جلیل لکھی ہی استیعاب فی اسماء الاصحاب مین ظاہری تھے بعد اوسکے مالکی ہو گئے

معہذا فقہ امام شافعی کی طرف بھی میل رکھتے ہین کتاب المدرر فی اختصار المغازی والسیر اور کتاب العقل والعقلاء وما جاء فی اوصافہم اور کتاب بہجۃ المجالس وغیرہ انکی تصنیف ہین روز جمعہ آخر روز ربیع الآخر ۴۶۳ھ کو مدینۂ شاطبہ شرقی اندلس مین انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بھی اسی سال مین ہوا یہ حافظ مغرب تھے اور وہ حافظ مشرق اور اس فن مین دونون امام وقت تھے نمری نسبت ہی طرف نمر بن قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیر و مشہور ہے رحمہ اللہ تعالیٰ تمہید کا پورا نام یہ ہے التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید اور الموطا طلم المعانی والاسانید انکی کتاب استذکار لمذاہب ائمۃ الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی والآثار ہی یہ کتاب بڑی ہی بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہی ترجمۂ مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ ابو اسحٰق مروزی ابراہیم بن احمد ایک امام ہین ائمۂ دین و اصحاب وجوہ سے ابن شریح پر تفقہ کیا امام جلیل زاہد ورع بحر خضم غواص معانی دقیقہ تھے ریاست علم کی بغداد مین انکی طرف منتہی ہوئی اور فقہ نے انکی اصحاب سے بلاد مین انتشار پایا انہون نے شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر اصول مین تصنیف کین آخر عمر مین مصر آگئے سال قرا سطہ مین اور یہ امام شافعی کی مجلس مین بیٹھے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے منتشر امام اصحاب حدیث کے آفاق و اطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کس کر لوگ طرف انکی آئے وفات انکی مصر مین ۳۴۳ھ مین ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ مین انکا ذکر کیا ہی ابن خلکان فرماتے ہین کہ یہ اپنے زمانے کے امام تھے فتوی و تدریس مین فقہ ابو العباس بن سریج سے اخذ کی اور اوسمین بارع و فائق ہوئے درب مروزی بغداد مین انہین کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم و سکون راء و فتح واو و بعد اوسکے زائے معجمہ نسبت ہی طرف مرو شاہجان کے جو کہ ایک کرسی ہی کراسی خراسان سے یعنی پای تخت اور خراسان کے کراسی چار مین نیسابور ہرات بلخ مرو اور سکو مرو شاہجان واسطے تمیز کے مرو الرود سے کہتے ہین بانی اوسکا اسکندر ذوالقرنین تھا اور پای ملک خراسان ہی اوسکی نسبت مین زا زیادہ کر دیا جیسا کہ نسبت رسی مین رازی ہوتے ہین اور ضبط مین اضطرزی و لیکن یہ زیادت مختص بہ نبی آدم ہی نزدیک اکثر اہل علم بہ نسب کے پس فلان مروزی کہین گے نہ ثوب مروزی بلکہ اوسکی نسبت مین مروری بو بین گے بسکون راء مہملہ اور بعض نے یہ فرق نہین کیا ہی ترجمۂ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ امام فقہا بغداد مین پیدا ہوئے اور نیشاپور مین نشو و نما پایا ایک مدت مصر مین اقامت کی بعدہ سمرقند مین وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ و تابعین و من بعد ہم سب سے زیادہ تر جانتے تھے انکی تصانیف جلیلہ مین حدیث و فقہ و عبادت مین سردار تھے انکی شیخ محمد بن عبد الحکم مین محرم ۲۹۴ھ مین انتقال کیا اور وہ نوی کی دہائی مین تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہی مروی ہی کہ دیار مصریہ مین محمد بن نصر اور محمد بن جریر و محمد بن منذر جمع ہوئے اور گھر مین واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونکے پاس قوت نہ تھا قرعہ ڈالا تاکہ جسکے نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرونکی کہانیکے واسطے سعی کرے قرعہ اونمین سے ایک کے نام پر نکلا وقت قیلولہ کا تھا اونمون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی نائب مصر کہ اوسوقت سوتا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین تو سوتا ہی اور محمدین کے پاس کوئی چیز نہین ہی کہ اوس سے قوت کرین امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے ان تین آدمیون کا ذکر کیا فی الفور ہزار دینار اونکی خدمت مین پہونچائے رحمہم اللہ تعالیٰ ترجمۂ بزار رضی اللہ عنہ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار بتقدیم زای معجمہ بر وزن عطار مہملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہی ہندی مین اوسکو پنساری کہتے ہین یہ اہل بصرہ سے ہین علم حدیث شریف کا ہدبۃ بن خالد شیخ بخاری و مسلم اور عبد الاعلی بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ بن معاویہ جمحی سے حاصل کیا اور اِنسے ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکھتے ہین اپنی آخر عمر مین واسطے تعلم علم اور نشر کرنے اون حدیثونکی جو اونکے نزدیک تھین سفر کیا برعکس اوسکے متعارف ہی کہ ایام جوانی مین واسطے تحصیل و استفادہ و تعلم کے سفر کرتے ہین اور ایک مدت اصفہان وشام مین باین نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے تحصیل العلم من المہد الی اللحد اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دار قطنی نے

انکا ذکر کیا ہے اور انپر تنا کی ہی بعد اوسکے کہا کہ روایت مین خطا بہی رکھتے ہین بیشتر اپنے حفظ دیاد پر اعتماد کرتے تھے اور نسخہ صحیحہ کو دیکھتے تھے
باین وجہ انکی روایت مین خطا واقع ہوتی تھی سنہ ۲۹۲ ہجری مین رملہ مین بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی سند کو مسند کبیر بہی کہتے ہین اول اوسکا مسند
ابی بکر ہے ۲۱ ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبداللہ محمد بن سعد زہری کاتب واقدی ایک فاضل نبیل ہین واقدی کے
مصاحب رہے سفیان بن عیینہ اور اونکے انظار و امثال سے سماع کیا اور انسے ابوبکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ تمیمی نے روایت کی
اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین اور اپنے وقت تک کے خلفا رمین تصنیف کی اوسمین اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد مین
داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلم غزیر الحدیث دالروایہ کثیر الکتب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہما تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے
کہ محمد بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور انکی حدیث انکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت سی روایت مین تحری کرتے تھے
بنی العباس کے موالی مین سے تھے بسنہ ۲۳۰ ہجری بغداد مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی لناج المکلل ترجمہ ابن ابی الدنیا ۲۲
رحمہ اللہ تعالیٰ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قشیری مولی بنی امیہ کے معروف بابن ابی الدنیا تھے انکی ولادت سنہ ۲۰۸ مین
ہوئی مکتفی باللہ کے مؤدب و اتالیق تھے اونکے لڑکا پن مین یہ ایک شخص ہین ثقات مصنفین اخبار و سیر سے انکی بہت سی کتابین
ہین زیادہ ایک سو تالیف سے مشائخ حدیث سے جیسے علی بن جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عمدہ محدثون سے
سماعت کی اور انسے ایک جماعت نے روایت کی منجملہ اونکے ابوبکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند
اور ابوبکر بخاری احمد بن خزیمہ وغیرہم اس فن کے علما رہین ابن ابی حاتم نے کہا کہ مینے اپنے والد کی ہمراہ انسے لکھا اور یہ صدوق تھے
اور جسوقت کسی کی مجانست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنسا دیتے اگر چاہتے تو رلا دیتے سنہ ۲۸۲ مین وفات پائی ذکرہ فی فوات الوفیات کذا فی الاکمال
ترجمہ ابوبکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالیٰ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم عبد ربہ بہی محدثین عراق سے ہین بغداد مین ۲۳
سکونت رکہتے تھے ولادت انکی چہل مین ایک شہر ہے متصل واسط کے سنہ ۲۰۰ ہجری مین ہوئی سنہ ۲۷۶ مین آغاز طلب علم کا کیا بزاز تھے کپڑے فروخت
کیا کرتے تھے موسی بن دشاکہ آخرین اصحاب اسمعیل بن علیہ کے تھے انسے استفادہ اس صنعت کا کیا اور محمد بن شداد کہ خانہ یاران یحیی قطان کے تھے
انسے بھی تکمیل کی اور ابوبکر بن ابی الدنیا و ابو قلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اجلہ کا تلمذ کیا طرف جزیرہ و مصر اور دور شہرون کے واسطے طلب اس علم شریف کے
سفر کئے دارقطنی و عمر بن شاہین و ابن المحاملی و ابو طالب بن غیلان و ابن بشران و ابو علی بن شاذان و دیگر علما راس فن کے انکے شاگرد ہین دار
قطنی و خطیب نے انکی تعریف و توصیف کی ہے انکی وفات سنہ ۳۵۴ ہجری مین ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو غیلانیات بہی کہتے ہین اسلئے
کہ شیخ ابو طالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان مروی ہے اس کتاب کی روایت کی اونکی طرف نسبت مشہور ہو گئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے دارقطنی نے
انکی رباعیات کو رسالہ مستقل مین جدا لکہا ہے کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت و سماع کے اوسکو پڑہتے ہین کذا فی بستان المحدثین ترجمہ ابن ۲۴
عساکر صاحب تاریخ دمشق رحمہ اللہ تعالیٰ حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین معروف بابن عساکر دمشقی ملقب
بثقۃ الدین اپنے وقت مین محدث شام کے اور اعیان فقہاے شافعیہ سے تھے حدیث شریف اونپر غالب ہوئی اور اوسکے ساتہہ مشہور ہو گئے اور حدیث
کی طلب مین مبالغہ کر کے ایسی چیز جمع کی کہ انکی غیر کو اتفاق نہوا رحلت و طواف و گشت سفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی رحلت مین حافظ ابو
سعد عبدالکریم بن سمعانی کے رفیق تھے درمیان متون و اسانید کے جمع کر کے حافظ دنیا ہوئے سماعت انکی بغداد مین سنہ ۵۲۰ صحاب برکی و توخی
و جماعہ سے ہے دمشق کی طرف رجوع کیا خراسان گئے نیشاپور و ہرات و اصبہان و جبال مین داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کئے

تخریج تحاریج کے جمع و تالیف مین احادیث محفوظہ پر خوب کلام کرتے تھے دمشق کی تاریخ کبیر اسی جلد مین انکی تالیف ہی تاریخ بغداد کے طور پر ہی اور عمیز عجائب لائے ہین سوای اسکے اونکی اور تو الیف بھی ہین اور شعر لاباس بہ کہتے تھے انکی ولادت اول محرم ۴۹۹ھ مین ہوئی اور ۵۷۱ھ کو دمشق مین وفات پائی نزدیک اپنے والد واہل کے مقابر باب الصغیر مین مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین و شیخ قطب الدین نیشاپوری نماز جنازے مین حاضر ہوئے دو شخص اور ابن عساکر معروف ہین ایک تو ابو منصور عبدالرحمن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ حسین دمشقی ملقب بہ فخر الدین معروف بابن عساکر فقیہ شافعی علم ودین مین اپنے وقت کے امام تھے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر زادے ہین ولادت انکی ۵۵۰ھ مین ہوئی اور دسوین رجب روز چہارشنبہ ۶۲۰ھ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق کے باہر مقابر صوفیہ مین ہے دوسرے عبدالصمد بن عبدالوہاب بن زین الامناء ابی البرکات حسن بن محمد بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابوالیمن دمشقی شافعی نزیل حرم یہ اپنے دادا اور شیوخ عصر سے سماعت رکھتے ہین انکی ولادت ۶۱۴ھ مین ہوئی اپنے وقت مین حجاز کے شیخ تھے حدیث شریف مین انکی تالیف ہی امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہین ۷۰۲ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف ترجمۂ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالیٰ ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان مین امام وقت تھے فقہ وحدیث مین لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تھے ۳۷۷ھ مین اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے بعض محدثین عمدہ نے کہا ہی کہ اونکو لائق تھا کہ کوئی مستقل سنن مین تصنیف کرتے کیونکہ وہ درجۂ اجتہاد کو پہونچ گئے تھے بہت سی کتابین اونکو یاد تھین اور علم وفہم ذہن سلیم اونکو نصیب ہوا تھا یہ کہ تابع بخاری کے ہون اور فقط اونکی مرویات کی اسانید کو بیان کرین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ بستان المحدثین مین فرماتے ہین کہ سوای اس مستخرج کی اونکی اور تصانیف بھی ہین ایک معجم اور مسند کبیر بہت بڑا قریب سو جلد کے ہی لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات اونکی غرۂ صفر ۳۷۱ھ کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہی صحیح بخاری پر شیخ السنہ ابوالفضل ابن حجر رحمہ اللہ نے اوس سے انتخاب کیا تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل نے اونکا وصل کیا ہے جدا لکھا ہی اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہین ۲۶۰

حال تفصیل بستان مین لکھا ہی ترجمۂ یحیی ابن معین رضی اللہ عنہ صاحب تاریخ فی اسماء الرجال ابوذکریا یحیی بن معین مری یہ موالی بنی مرہ سے تھے انکا وطن بغداد ہے ۱۵۸ھ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد عمدہ نویسندگان دفتر سے تھے اور انشا مین بھی خوب دستگاہ رکھتے تھے کہتے ہین کہ یحیی بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکھہ درہم نقد ہاتھہ آئے تھے باین سبب وہ کمال ثروت رکھتے تھے ہشیم وابن مبارک ومعمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے اقران سے سماع رکھتے ہین امام احمد وبخاری ومسلم وابوداؤد نے انسے استفادہ کیا ہی اس فن کے اماموں سے ایک امام ہین نقد احادیث ومعرفت احوال رجال وکثرت معلومات ومحفوظات مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے انسے منقول ہی کہ مینے اپنے ہاتھہ سے لاکھہ حدیثین لکھین ہین حکایت انکو بعد وفات کے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا کہ مجھکو بخشش وبہت عطایا دئے منجملہ اونکے تین سو عورتون حورعین سے میرا نکاح کیا حکایت ۲۳۳ھ ہجری مین بغداد اسے حج کو روانہ ہوئے اول مدینۂ منورہ مین پہونچکر زیارت سے فارغ ہوئے پھر خانۂ کعبہ کا قصد کیا اول منزل مین سو رہے تھے کہ ایک ہاتف نے اونکو آواز دیا کہ اے ابوزکریا تو ہماری ہمسائگی سے کہان جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک ہی کہ اونکو ساتھہ اوس تشریف کے مشرف فرمایا جلد پھر گئے اور مدینہ مین اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی انکی سعادت سے ایک یہ بات ہی کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا کہ جسپر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تھا انکو نظم کی طرف بھی میل تھا یہ چند بیت اوس سے ہین ؎ العال ینفد حله وحراه ؎ یوما ویبقی فی غد اثامه
لیس الفتی بمتق فی دینه ؎ حتی یطیب شرابه وطعامه ؎ ویطیب ما یجوی وتکسب کفه ؎ ویکون فی حسن الحدیث کلامه

نطق النبی لنائبه عن ربه ۔ فعلی النبی صلواته وسلامه ۔ کذا فی البستان تاج الکلل مین انکا ترجمہ حافظ لکھا ہی اور انکا نسب یون ذکر کیا ہے کہ ابوزکریا یحیے بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ متقن تھے کہتے ہین کہ یہ قریہ نقیای نام کے تھے جو کہ انبار کی طرف ہی اور انکے والد عبداللہ بن مالک کے کاتب تھے کسی نے کہا خراج رَی پر اونکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند یحیے کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار درہم چھوڑے انہونے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے انسے پوچھا کہ تمنے کتنی حدیثین لکھین کہا مینے اپنے اس ہاتھ سے چھ لاکھ حدیثین لکھین راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ محدثین نے انکو واسطے اپنے ہاتھون سے بارہ لاکھ حدیثین لکھین خطیب نے انکی وفات ساتوین ذیقعدہ ۲۳۳ ہجری مین لکھی ہے پھر صاحب تاج نے اسکو غلط کہا ہی اسلئے کہ وہ حج کے واسطے مکے گئے پھر مدینۂ منورہ کی طرف آئے اور وہین انتقال کیا جس شخص نے حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذیقعدہ مین مرسکتا ہی پھر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ قبل حج کرنیسے مرے **ترجمۂ ابن حبان رحمہ اللہ صاحب صحیح** ابوحاتم محمد بن حبان ۲۷
بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد انکا نسب زید مناۃ بن تمیم کیطرح پہونچتا ہے پس یہ تمیمی ہین اور انکو بستی بھی کہتے ہین اسلئے کہ بست مین ساکن تھے جو کہ سیستانمین ہے یہ شاگرد ہین نسائی کے اور ابویعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابوبکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی تلمذ کیا ہی خراسان سے مصر تک سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سوا ے علم حدیث کے اور علوم بھی رکھتے تھے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تھے حاکم نے انسے اخذ کیا اور انکی شاگردی کی اور خود ابن حبان نے کتاب الانواع مین کہا ہے کہ لعلنا کتبنا هن الی شیخ انکی وفات ۳۵۴ سنہ دوسرے شوال روز جمعہ مین ہوئی انکی صحیح کو تقاسیم و انواع بھی کہتے ہین اسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہین بستان المحدثین مین بعض کتب کا ذکر فرمایا ہے کشف الظنون مین کہا ہی ابوعبداللہ محمد بن محمد بن جعفر البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع وخمسین وثلثمائۃ

ترجمۂ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرقاق ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی ۲۸
انکے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجارہمدان سے مملوک تھے وہ تاجر بنی حنظلہ سے تھا جو ایک قبیلہ ہی بنی تمیم سے اسلئے اونکو حنظلی کہتے ہین بسبب نسبت ولاکے **حکایت** تاریخ عامری مین کہا ہی کہ انکے والد جناب مبارک نہایت متورع و متقی تھے اونکو اونکے مالک نے اپنے باغ کا داروغہ کیا تھا مالک نے کہا کہ ایک ترش انار باغ سے لاؤ وہ گئے لے آئے انار شیرین نکلا کہا کہ مینے تو ترش انار منگایا تھا مبارک نے کہا مین کیا جانون کونسے درخت مین شیرین لگتے ہین اور کس درخت مین ترش ہوتے ہین جسنے اونکو چکھا ہو وہ یہ فرق جانتا ہے مالک نے کہا تو ذرا تبک نہین چکھا کہا آپنے چکھنے کا اذن نہین دیا ہی مین تو نگہبانی بجالاتا ہون جو کہ میری خدمت کا لازمہ ہی مالک اونکی اس دیانت و امانت سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اسکے قابل ہی کہ میری مجلس مین رہے اور باغبانی دوسرے کو سپرد کر دی ابن خلکان نے اس حکایت کو بحوالۂ بعض نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہی اور اسی طرح طرطوشی نے اول سراج الملوک مین اوسکو ذکر کیا ہے لیکن بستان المحدثین مین موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ **حکایت** اونکے مالک نے ایکدن اپنی لڑکی کی شادی کے باب مین جو کہ حد جوانی کو پہونچ گئی تھی اونسے مشورہ پوچھا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب و نسب کے واسطے دیتے تھے اور یہود واسطے مال کے اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام مین اعتبار دین کا ہی ان چار مین سے جو پسند خاطر شریف ہو وہ اختیار فرمائین انکے مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی گھر مین جاکر لڑکی کی مانسے مشورہ بیان کیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع و تقوی و دینداری مین سرآمد زمانہ ہی گو غلام ہے اونکی مان بھی راضی ہوگئی لڑکی اونکو دیدی اوسسے عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے انکا تولد ۱۱۸ سنہ یا ۱۱۹ سنہ مین ہوا انہون نے اوس تاجر کا بہت سا مال وراثت مین پایا ایام جوانی مین

مبتلای شرب نبیذ تھے اور جو کچھ اس شغل کے لوازم سے ہی یعنے ملاہی و سرود سنتا اور صحبت یاران کذائی کی اوسکو بھی ہاتھ سے نہ دیتے تھے ایک بار موسم پختگی سیب مین باغ کے اندر آئے اور یارون رفیقون کو بھی بلایا اور طعام و شراب بتکلف حاضر کرکے لہو و طرب مین مشغول ہوئے یہانتک کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش پڑے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائین دیکھا کہ چنگ آواز نہین دیتا ہی چونکہ اس کام مین مہارت تمام رکھتے تھے اوسکے تارونکو مضبوط و محکم کیا پھر بھی اوسنے آواز نہ دی اور اللہ کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پڑہی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ انہون نے متنبہ ہوکر چنگ کو توڑ پھوڑ ڈالا نبیذ کو پھینک دیا جا جا ہی منقش و رنگا رنگ کو پھاڑ کر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبداللہ بن حماد یمین اسلوب تاریخ مختصر المدارک مین لائے ہین اور طبقات الکفوی یمین اور طرح مذکور ہی بعد ذکر قصہ مباغ و شرب و سکر کے کہا ہی کہ جب وہ سوئے تو دیکھا کہ ایک جانور خوش الحان اوسکے سر پر کسی درخت کی اوپر ہی آیت پڑہ رہا ہی بستان المحدثین مین فرمایا ہی احتمال ہی کہ اول خوابین جانور کی آواز سے خبر کی ہو پھر بیداری مین بآواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہرحال اس شغل مین مراد و مجذوب وہی تھا اول امر مین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شاگردون سے تھے اور اونکی فقہ کا طریق سیکھتے تھے جب حضرت امام فی وفات پائی تو مدینہ منورہ مین نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تفقہ کیا اس جگہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق کا ہی اسی لیئے حنفیہ انکو خود سے شمار کرتے ہین اور مالکیہ اپنے طبقات مین لکھتے ہین اور محدث اپنے طبقات مین لاتے ہین تمام عمر اونکی سفر مین گزری کبھی حج مین کبھی غزو مین کبھی تجارت کے واسطے اقالیم اسلام مین گشت کیا امام مالک سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و خالد حذاء و دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدہ محدثین کہ جیسے عبدالرحمن اسدی و یحیی بن معین و ابوبکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ اونکے شاگرد ہین وہ فرماتے تھے کہ مینے چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہی لیکن مین روایت نہین کرتا ہون مگر ہزار آدمی سے عجائب یہ بات ہے کہ سفیان ثوری فی کہ اونکی اجل شیوخ سے ہین اونسے اخذ کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت وہ اہل کمال ہی فرماتے تھے کہ مینے بہت جہد کیا کہ تین رات دن تمام سال مین ابن مبارک کی وضع پر گزارون مجھکو میسر نہوا کبھی یون فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوسکے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک دن نماز عشا پڑہکر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائین اور رات بہت سرد تھی جب ہم دروازہ مسجد پر پہونچے تو مینے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہون نے جواب مین شروع کیا مین اوسی جگہ گھڑا رہا یہانتک کہ مؤذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی توزع کی حکایات عجیب منقول ہین بستان المحدثین وغیرہ کتب مین اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جب دن کہ ابن مبارک شہر رقہ مین داخل ہوئے ہارون رشید خلیفہ عباسی بھی وہان تھا تو تمام شہر مین شور پڑا اور غلغلہ بلند ہوا اور لوگ دوڑ دوڑ کر زنان خاصہ ہارون رشید مین سے ایک عورت نے محل کی اوپر سے یہ شور و غوغا دیکھکر پوچھا کہ یہ سبب غوغا کیا ہی اور کسکے واسطے ہی کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہی اوسکو عبداللہ بن مبارک کہتے ہین وہ بولے کہ بادشاہی حقیقت مین یہی ہے جو شخص رکھتا ہی نہ وہ جو ہارون رشید رکھتا ہی کیونکہ وہ بزور چابک و چوبدستی لوگونکو جمع کرتا ہی **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے قسم ہی اس گھر کے رب کی کہ میری دونون آنکھون نے اوسکا مثل نہین دیکھا ہی ایکدن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا ای عالم دمشق کے ہمکو حدیث کہو حضرت سفیان ثوری وہان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا ویحک عالم المشرق والمغرب ما بینهما ان کنتم تعلمون ۔ یعنے تمہاری خرابی ہو وہ تو دمشق مغرب کے اور جو اونکے بیچ ہی اوسکا عالم ہین اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی فی کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون افضل ہی معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبدالعزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھسا وہ ہزار بار عمر بن عبدالعزیز سے بہتر ہی معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور جب آپنے کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا ولک الحمد کہا پھر اکیلے اور

کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑھا کرتے تھے واذا صاحبت فاصحب ماجدا ذا عفاف وحیاء وکرم ؛ قل بالله کان قلت لا ؛ واذا قلت نعم قال نعم
اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولوی آبدار وگوہر شاہوار ہین کہ واسطے آویزۂ گوش حق نیوش طالب صادق کے کافی وافی ہین تعلمنا العلم
للدنیا فدلنا علی ترک الدنیا یعنی ہمنے علم کو دنیا کے واسطے سیکھا سو اوسنے ہمکو ترک دنیا پر رہنمائی فرمائی یہ بھی فرماتے تھے کہ دل علم مین چاہئے
کہ نیت صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادون کا بکمال توجہ سننا بعد اوسکے تبامل فہم کرنا بعد اوسکے حفظ کرنا بعد اوسکے تلامذہ ومستفیدین مین نشر کرنا پہیلا نا اور جسنے
ان پانچ شرطون سے ایک کو فوت کیا اوسکے علم مین نقصان ظاہر ہوا یہ بھی فرماتے تھے کہ مینے چار ہزار حدیث سے چار باتین انتخاب کی ہین ایک یہ کہ دنیا کے
مال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور فریب نہ کھانا چاہئے دوسرے یہ کہ پیٹ مین اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہئے جسکے ہضم کی کما وکیفا طاقت نہین رکھتا ہو
تیسرے یہ کہ علم سے اوسقدر سیکھنا چاہئے کہ نافع ہو چوتھے یہ کہ عورت پر کسی چیز مین اعتماد نہ کرنا چاہئے جب اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے
ظاہر ہوگئے تو اپنے غلام نضر نام کو جو کہ معتبرین رُوات حدیث سے ہے فرمایا کہ مجھکو فرش سے خاک پر ڈالدے غلام رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے
کہا آپکی ثروت ودولت یاد آئی اور آپکی یہ حالت غربت ومسافرت وبیکسی کی دیکھکر بیتاب ہوگیا فرمایا خاموش مین ہمیشہ خدا سے چاہتا تھا کہ زندگانی میری دولت مندونکی زندگانی ہو اور مرنا مثل مرنے خاکسارون کے انکی وفات کا غربت وسفر مین اتفاق ہو غزوسی پھرے تھے راہ مین قصبۂ ہیت
کو پہونچے جو کہ توابع موصل سے ہے بیمار ہوگئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان ۱۸۱ھ ہجری مین واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیون نے خواب
مین دیکھا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ ابن مبارک فردوس اعلی مین پہونچے موضع ہیت بکسر ہا وسکون تحتانیہ اور بعد اوسکے فوقانیہ ایک شہر ہے فرات پر
فوق انبار اعمال عراق سے لیکن بر شام مین ہے اور انبار بر بغداد مین اور فرات درمیان ان دون کے فاصل ہے جیسا کہ دجلہ میان انبار وبغداد کے
فاصل ہوا ہے اور انکی قبر ظاہر ہے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ ترجمۂ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوۃ وشعب الایمان وغیرہ مؤلفات نافعہ ابو بکر ۲۹
احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسی بیہقی خسروجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت مین پیشوایان ومقتدایان حدیث وفقہ سے ایک شخص
تھا انکی تحقیقات علوم مین بہت ہین مباحثہ ومناظرہ مین بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تھے تصانیف انکی پیشہا رہین کہتے ہین کہ ایکہزار جزو کو پہونچی
ہین علم مین انکا ثانی نہین ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہین کہ اونہون نے اسلام مین تصنیف کی اور مسلمانون نے اونکی تصانیف سے نفع لیا ایک
دارقطنی دوسرے حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری تیسرے ابو محمد عبدالغنی بن سعید ازدی مصری چوتھے ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی پانچوین ابو عمر بن
عبدالبر نمری حافظ اہل مغرب چھٹے بیہقی ساتوین خطیب بغدادی انہون نے فقہ کو شیخ صعلوکی سے حاصل کیا اور حدیث کی روایت حاکم نیشاپوری
وابو طاہر محمد بن زیادی وابن فورک وابو عبداللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہورہ سے یہ کتب ہین کتاب السنن دو جلد کتاب دلائل النبوۃ تین جلد
کتاب معرفۃ العلوم کتاب بعث ونشور ایک جلد کتاب آداب فضائل صحابہ کتاب فضائل اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلافیات ۲ جلد
کذا فی اشعۃ اللمعات بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ معمور ہای اسلام گشت کیا اور باوجود اس تمام تبحر وعلو اسناد کے سنن نسائی وجامع
ترمذی وسنن ابن ماجہ اونکے نزدیک نہ تھے ان تین کتابون پر کما ینبغی اطلاع نہین رکھتے تھے حق تعالی نے اونکے علم مین برکت عظیم دی اور بکمال
قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ ونسے یادگار رہین کہ مثل اونکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجملہ اونکی تصانیف گزیدہ ونافعہ سے کتاب الاسماء
والصفات دو مجلد ہے سبکی نے کہا لاعرف لہ نظیر اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی نے کہا مین اسپر قسم
کھاتا ہون کہ ان کتابون کا عالم مین نظیر نہین ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترغیب والترہیب ایک جلد حکایت جب انہون نے تصنیف
کتاب معرفۃ السنن والآثار مین شروع کیا تو ایک صالح نے خواب مین دیکھا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہ مین ہین اور اونکے دست مبارک مین

چند جز اس کتاب کے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمنے آج کتاب فقیہ احمد سے ساتھ جزو لکھے یا پڑہے **حکایت** ایک اور فقیہ نے بھی امام شافعی کو خواب مین دیکھا کہ جامع مسجد مین ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور فرماتے ہین کہ آج ہمنے کتاب فقیہ احمد یعنی بیہقی سے فلان حدیث استفادہ کی **حکایت** محمد بن عبدالعزیز مروزی فقیہ مشہور فرماتے ہین کہ مین ایک دن خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک صندوق زمین سے حرف آسمان کے اوڑتا ہوا جارہا ہے اور گرداگرد اوسکے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکھہ کو خیرہ کئے دیتا ہے مین پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہین کہ یہ صندوق بیہقی کی تصانیف کا ہے کہ بارگاہ کبریا مین مقبول ہوا کبھی شعر کی طرف مائل ہوتے تھے یہ چند بیتین اون کے نظم شریف سے ہین ؎ من عزنا للولی فذاک جلیل ومن رام عزا عن سواہ ذلیل + ولوان نفسی مذہبا ہا علیکما + مضی عمرہا فی سجدۃ لقلیل + احب مناجاۃ الحبیب باوجہ ولکن لسان المذنبین کلیل + انکی ولادت ماہ شعبان ۳۸۴ھ مین ہوئی اور دہم جمادی الاولی ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی لیکن ایک تابوت مین رکھکر بیہق لیگئے اور خسروجرد مین دفن کیا بیہقی نسبت ہے طرف بیہق کے کہ نام چند دیہ ست متصل ہم درست کردہی نیشاپور مجموع آن دیہات راہیق گویند مثل بارہہ دہریانہ در نواح دہلی وکلان ترین آن دیہات خسروجرد ست مدفن بیہقی ابن خلکان نے خسروجرد بضم خای معجمہ وسکون سین وفتح راء مہملتین وسکون واو وکسر جیم بعد اوسکے راء دال مہملتین ہین رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب مسند

ابو محمد عبدالحمید بن حمید بن نصر کشی شروع ۲۰۰ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث شریف کے طلب کرنے کا شوق جوانی مین پیدا ہوا یزید بن ہارون وعبدالرزاق ومحمد بن بشیر ودیگر ائمہ فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح وترمذی رحمہ اللہ ودیگر محدثین کرام ان سے بہت روایت رکھتے ہین امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوۃ مین بطریق تعلیق ان سے روایت کرتے ہین یہ اس فن کے ایمہ سے تھے اور بہت ثقہ ومعتبر تھے ۲۴۹ھ مین رحلت فرمائی انکی تصانیف سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہین اس لئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کرکے مسند صغیر بنایا ہے دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیار عرب مین متداول ومشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بھی ہین رحمہ اللہ کذا فی البستان کش بالفتح ایک گانون ہے جرجان مین

ترجمہ دیلمی صاحب فردوس رحمہ اللہ تعالی

حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی یہ ہمدان مین تھے تاریخ ہمدان بھی انکی تصانیف سے ہے یوسف بن محمد بن یوسف ستلی وسفیان بن حسن بن فنجویہ وعبدالحمید بن حسن قضاعی وعبدالوہاب بن مندہ واحمد بن عیسی دینوری وابوالقاسم بن السری ودیگر علماے بیشمار سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان واصفہان وبغداد وقزوین ودیگر شہرہای اسلام کا گشت کیا حافظ یحیی بن مندہ نے انکے حق مین کہا ہے کہ ایک جوان زیرک حسن الخلق مذہب سنت مین متصلب اور اعتزال سے دور ہے مرد کم گو دلیر دل ہے لیکن اوسکے اتقان معرفت وعلم مین قصور ہے صحیح سقیم حدیثون مین تمیز نہین اکرتا ہے اسی لئے اوسکی اس کتاب مین موضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج ہین انکا بیٹا شہردار دیلمی اور حافظ ابوموسی مدینی وحافظ ابوالعلاء حسن بن احمد عطار رازی انسے روایت رکھتے ہین نہم رجب ۵۰۹ھ ہجری مین وفات پائی انکے فرزند شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریف کے علم کی معرفت وفہم مین اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بھی انکے حق مین فہم ومعرفت کی گواہی دی ہے اور علم ادب کو بھی خوب جانتے تھے مرد سبکروح وعابد تھے اپنی مسجد مین جمے رہتے تھے غالبا شغل اسماع حدیث اور اوسکے لکھنے مین اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث مین اپنے والد کے ساتھ شریک تھے ۵۰۵ھ سفر اصفہان مین اونکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۵۰۷ھ مین طرف بغداد کے جاکر بہت سے استادون سے تحصیل کی اور بعض محدثون سے اجازت حاصل فرمائی کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اوسکو اس وضع پر انہون نے ترتیب دی ہے اور اس کتاب کی سند ونکو بجنت تمام جمع کیا ہے اوسکی تنقیح وترتیب سے فارغ ہونے تو انکے

فرزند ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی اور ایک اور جماعت نے اونکے شاگردون سے اس کتاب کو اونسے روایت کی وفات شہردار کی ۵۵۵ھ مین ہوئی نسب اس خاندان کا فیروز دیلمی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ اسود عنسی کے قاتل تھے اونکے حق مین جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے فاز فیروز نما اور وہ صحابی تھے

۲۲ **ترجمۂ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ** ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور تھے وہان علم حدیث کی تعلیم کرتے تھے اس لئے اِنکو شیخ الحرم بھی کہتے ہین انکی کتابین نادرۂ وقت تھین کہ اونسے پہلے اسلام مین مثل اونکے تصنیف نہین ہوئین منجملہ اونکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ مین اور کتاب الاجماع وکتاب التفسیر وکتاب السنن وغیرہا بالجملہ انکی تصانیف مایہ جہتہا وتحقیق ہین علم فقہ ومعرفت اختلاف علما اور ہر ایک کی ماخذ ودلیل پہچاننے مین بہت ماہر تھے اور خود مجتہد تھے کسکی تقلید نہین کرتے تھے لیکن ابو اسحٰق نے اونکو اپنے طبقات مین زمرۂ فقہار شافعیہ مین لکھا ہے اسلئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھہ اونکا اجتہاد بکثرت متوارد ہوتا تھا شیخ ابو اسحٰق نے کہا ہے اونکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ اونکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط وطریق اجتہاد سیکھتا ہے علم حدیث مین محمد بن میمون وربیع بن سلیمان ومحمد بن اسمٰعیل صائغ ومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم ودیگر اجلۂ محدثین کے شاگرد ہین اور دمیاطی محمد بن یحیٰی بن عمار اور ابو بکر بن المقری اور دیگر محدث عمدہ ان کے شاگرد ہین ۳۱۸ھ مین وفات پائی انکی کتاب الاشراف بغایت نفیس ہے اس مین اختلاف علمار کا مع دلائل کے ذکر کیا ہے اور حدیثون کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد واستنباط آسان ہوگیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان **ترجمۂ سعید**

۲۳ **بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہین کہ یہ اصل مین طالقانی ہین آخر کو بلخ مین سکونت اختیار کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکۂ معظمہ مین مجاور ہوگئے ماہ رمضان ۲۲۹ھ کو وہین وفات پائی انکی عمر درمیان اسّی اور نوّے کے تھے امام مالک رحمہ اللہ سے مؤطا اور حدیث دیگر حاصل کئے لیث بن سعد وابو عوانہ وفلیح بن سلیمان ودیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام احمد ومسلم وابو داؤد وخلائق بسیار نے انسے روایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثنا وتعریف کرتے تھے ابو حاتم رازی نے انکی توثیق وتعدیل واجبی کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثین یاد سے لکھواتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۴ **ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی مستخرج صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو عوانہ یعقوب بن اسحٰق بن یزید یہ اسفرائن کے لوگون مین سے ہین آخر کو نیشاپور مین سکونت اختیار کی خراسان وعراق ویمن وحجاز وشام وجزیرہ وفارس واصفہان ومصر وثغور کا گشت کیا علمار ہر دیار سے حدیث جمع کی مذہب مین شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائن مین یہی لائے اور رواج دیا فقہ مین شاگرد مزنی وربیع کے ہین جو کہ اَجَل اصحاب امام شافعی سے ہین اور حدیث مین مسلم بن حجاج ویونس بن عبدالاعلی ومحمد بن یحیی ذہلی کے شاگرد ہین طبرانی واسماعیل وابو علی نیشاپوری ودیگر محدثین

۲۵ عمدہ انکے شاگرد ہین حاکم نے انکے حق مین کہا ہے کہ ابو عوانہ علما رحدیث اور اونکے امثال سے ہین مینے اونکے فرزند محمد سے سنا ہے کہ ۳۱۶ھ مین اونکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان **ترجمۂ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر رحمہ اللہ تعالیٰ**

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری وقیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر وتاریخ شہیر فنون کثیرہ مثل تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ وغیرہ امام تھے فنون عدیدہ مین انکی مصنفات ملیحہ ہین وہ انکے سعت علم وغزارت فضل پر دلالت کرتے ہین یہ ایک مجتہدین آیمۂ مجتہدین سے تقلید کسی کی نہین کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف بابن طرار انکے مذہب پر تھے نقل مین معتمد ہین تاریخ انکی اصح التواریخ ہے شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے انکا ذکر طبقات فقہار مین منجملہ مجتہدین کیا ہے ولادت انکی آمل طبرستان مین ۲۲۴ھ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال ۳۱۰ھ کو بغداد مین ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ عبدالرزاق صاحب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرزاق بن ہمام نافع حمیری بالولا ساکن صنعا تھی جو کہ یمن کا دارالملک ہے عبیداللہ بن عمر عمری سے قلیل الروایت ہین اور ابن جریج داود زاعی وثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و اسحٰق بن ہویہ و یحیےٰ بن معین نے انسے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اجل تلامذۂ معمر سے ہین سات برس تک اونکی صحبت مین رہے اسی لئے معمر کی حدیث شریف کے حفظ مین مشہور و ممتاز ہین انکی روایت صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہے انمین کوئی عیب نہین پایا مگر اتنا کہ فی الجملہ تشیع رکھتے تھے لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ مین تفضیل امیرالمومنین علی پر اور امیرالمومنین ابوبکر و عمر کے جرات نہین کرسکتا ہون اور دل میرا اسکے ساتھ یاری نہین دیتا ہے کیونکہ امیرالمومنین علی سے اوسقدر متواتر ہوا ہے کہ مجھکو ان دونو پر تفضیل مت دو کہ سر حد یقین کو پہونچ گیا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیعی کا کام نہین ہے کہ وہ حضرت امیرالمومنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز کرے نصف شوال ۲۱۱ھ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۹۵ برس جئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادرالاصول رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر مؤذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی وصالح بن عبدہ ترمذی اور انکے اقران سے روایت کرتے ہین اور قاضی یحیےٰ بن منصور اور دیگر علما نیشاپور انسے روایت کی ہے **حکایت** ۲۸۵ھ ہجری مین وارد نیشاپور ہوئے ظاہر مین لوگون نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیاء و علل الشریعہ مین نظر کی تو اونہون نے ان کتابون سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنے فضیلت اولیاء کی انبیاء پر اور اسکا اون کا مذہب ہونا استنباط کیا اور اونکا احتجاج بھی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ اونہون نے اس لفظ سے تمسک کیا ہے کہ یغبطھم النبیون والشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیاء و شہداء سے افضل نہین ہین تو غبطہ کیون ہے ترمذ کے لوگون نے بسبب اس عقیدۂ وحشت ناک کے اونکو وہانسے نکالدیا جب بلخ مین پہونچے تو وہان کے لوگون نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلمون کا عذر بیان کیا اور کہا کہ مین مذہب مین تمہارا موافق ہون غرض میری تفضیل اولیاء کی انبیاء پر نہین ہے ایک دن اونسے صفت خلق کا پوچھا کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضۂ سخجلا اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہا کہ پانچ آدمیون کے واسطے پانچ جگہون سے بہتر نہین ہے سرے کو مکتب سے جوان کو مکان سے طالب علم کو بوڑہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گھر سے اور سوذی کو قید خانہ سے **بستان المحدثین** مین بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف مین غیر معتبر اور موضوع حدیثین بہت مندرج ہین سبب اس حادثے کا خود اونہونے بیان کیا ہے کہ مینے کبھی تامل و تفکر و تدبر کار تصنیف سے پہلے نہین کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مؤلفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب مجھکو قبض وقت ہوتا تو تصنیف سبب سے تسلی و آرام خاطر ڈہونڈہتا تہا اور جو کچھ دل مین آتا اوسکو لکہتا تہا یہان سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہین نظر ثانی و تہذیب و تنقیح و حذف و اصلاح کے محتاج رہی ۲۵۵ھ ہجری مین شہید ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ دینوری صاحب کتاب المجالسہ رضی اللہ عنہ ابوبکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہ انتقال کیا قاضی اسمٰعیل و یحیےٰ بن معین و ابن ابی الدنیا سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہوگئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک مین ۲۹۳ھ مین بعمر ۸۴ سال بماہ صفر وفات پائی ابن فرحون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ مین کیا ہے ذکرہ السیوطی رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ **بستان المحدثین** مین فرمایا ہے کہ کتاب المجالسہ دینوری کی ایک کتاب مشہور ہے کتب قدیمہ مین اوسکی بہت نقل آئی ہے کشف الظنون مین کہا ہے کہ اس کتاب کو کتب احادیث و اخبار اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم منتقی و اشعار سے جمع کیا ہے اور بعض نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اوسکا نام نخبۃ المؤانسہ من کتاب المجالسہ رکھا ہے اور تاریخ مؤلف کی انتقال کی ۳۱۰ھ لکھی ہے اتحاف النبلاء کے باب اول مین بھی اسیطرح ہے واللہ اعلم

ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالیٰ امام یافعی رضی اللہ عنہ فی تاریخ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۳۹۳ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنین مین

امام ابونصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی احد ارکان لغت نے وفات پائی کہتے ہین کہ جودت وعمدگی خط مین طبقۂ ابن مقلہ ومہلل مین تھے سفر بہت کیا پھر نیشاپور مین سکونت اختیار کی کہا ہے کہ نیشاپور مین چھت پر سے گر کے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۰ **ترجمۂ قشیر صاحب رسالہ رحمہ اللہ تعالیٰ** ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ وتفسیر وحدیث واصول وادب وشعر وکتابت وعلم تصوف مین علامہ تھے درمیان شریعت وحقیقت کے جمع کیا تھا ایک قافلے مین حج کو گئے اوس مین شیخ ابومحمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگون کی تھی اون سے بغداد وحجاز مین حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املا رحدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ مین ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمپر آئے یعنی طرف بغداد کے ۴۴۸ھ مین اور بغداد مین حدیث کی اور ہمنے اونسے لکھا ثقہ حسن الوعظ ملیح الاشارت تھے ابوالفتح محمد بن محمد فراوی نے کہا کہ ابوالقاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑہا کرتے تھے

لوکنت ساعۃ بیننا ما بیننا * وشھدت کیف نکرر التودیعا * ایقنت ان من الدموع محدثا * وعلمت ان من الحدیث دموعا

یہ دونون شعر ذوالقرنین بن حمدان کے ہین ولادت انکی ۳۷۶ھ مین ہوئی اور روز یکشنبہ قبل طلوع شمس ۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی مدرسہ مین زیر قبر اون کے شیخ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ کے مدفون ہوئے انکے فرزند ابونصر عبدالرحیم امام کبیر تھے علوم ومجالس مین اپنے والد ماجد کے مشابہ تھے یعنے بعض مجامیع مین اون کے یہ ابیات دیکھی ہین اور یعانی نے بھی اونکو ذیل مین ذکر کیا ہے

القلب نحوک نازع * والدھر فیک منازع * جرت القضیۃ بالنوی * ما للقضیۃ وازع * اللہ یعلم انتی

لفراق وجھک جازع * انکی وفات ۵۱۴ھ مین نیشاپور مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المکلل

۴۱ **ترجمۂ ابن العربی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی وغیرہ مؤلفات نافعہ** ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد معروف بابن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور یہ حافظ مستجر ختام علماے اندلس اور آخر ائمۂ وحفاظ اندلس ہین ابن بشکوال فی کتاب الصلہ مین کہا ہے کہ مینے اونکو اشبیلہ مین وقت ضحی روز دوشنبہ سوم ماہ جمادی الآخر ۵۱۶ھ کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستہل ماہ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام مین داخل ہوا ابوبکر محمد بن ولید طرطوشی پر تفقہ کیا اور بغداد مین آکر وہانکے اعیان مشائخ کی ایک جماعت سے سماعت کرکے داخل حجاز ہوا ۴۸۹ھ کے موسم مین حج کرکے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت مین ابوبکر شاشی ابوحامد غزالی وغیرہما من العلما ر والاوبار کے رہا اور اونکے پاس سے آکر مصر واسکندریہ مین ایک جماعت محدثین سے ملا اون سے لکھا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پھر ۴۹۳ھ مین اندلس کی طرف لوٹ آیا اور شبیلیہ مین علم کثیر لیکر آئے کہ اونسے پہلے کوئی مثل اونکے وہان داخل نہوا تھا اون لوگون مین سے جنہون نے طرف مشرق کے رحلت کی غرضکہ مینے اونکی ولالت کا پوچھا تو کہا کہ مین شب پنجشنبہ بست ودوم ماہ شعبان ۴۶۶ھ کو پیدا ہوا اور وفات اونکی ۵۴۳ھ ماہ ربیع الآخر کو شہر فاس مین ہوئی انکا ترجمہ تحاف دبستان وغیرہ کتب طبقات وتاریخ مین خوب بسط سے لکھا ہے انکی تصانیف کثیرہ کا ذکر کیا ہے

۴۲ **ترجمۂ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر وغیرہ مؤلفات نافعہ رضی اللہ عنہ** عبدالرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابومحمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام ابن الامام الحافظ ابن الحافظ اپنے والد سے اور اورلوگون سے سماعت رکھتے ہین ابن مندہ نے کہا کہ انکا مسند ہزار جزو مین ہے اور اونکی کتاب المزید وکتاب الکنی فوائد کبری وفوائد الزائرین ومقدمۃ الجرح والتعدیل ہے اور فقہ واختلاف صحابہ وتابعین وعلما ر امصار مین بھی تصنیف کی ہے جرح وتعدیل اونکی چند مجلد مین ہے اونکی سعت حفظ وامامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہین چار مجلد مین ابوعلی خلیلی نے کہا ہے کہ

وہ ابدال سے شمار کئے جاتے تھے اور ایک جماعت علما نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اونپر ثنا کی ہے انکی وفات ماہ محرم ۳۲۷ھ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف **ترجمۂ ابن مندہ صاحب تاریخ اصبہان رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات و خاندان کبیر سے تھے ایک جماعت علما کی اس خاندان سے اوٹھی اور یہ عبید مین سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی مان بَرہ بنت محمد بنی عبد یالیل سے تھین اس لئے طرف اخوال کے منسوب ہوگئے وفات انکی ۳۹۵ھ ہجری مین ہوئی مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمۂ خلال صاحب کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲ھ مین متولد ہوئے ابو بکر وراق ابو بکر بن شاذان اور انکی طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد دینوری و دیگر محدثان عمدہ انسے روایت رکھتے ہین اور سب کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے حفظ حدیث شریف مین اپنے انبار روزگار کے سرآمد تھے ایک مسند ہے صحیحین پر لیکن وہ تمام نہوا ماہ جمادی الاول ۴۳۹ھ مین وفات پائی کذا فی البستان **ترجمۂ سلفی صاحب مشیخۂ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی ملقب بصدر الدین حفاظ مکثرین سے ہین طلب حدیث شریف مین رحلت کی اور اعیان مشائخ سے ملے شافعی المذہب تھے بغداد مین وارد ہوئے کیا ابی الحسن علی ہراسی پر فقہ کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی لغوی پر لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ ائمہ اماثل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاد و آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ امام متقن حافظ ناقد ثبت دین خیر تھے انکی طرف علو اسناد منتہی ہوا انکی حیات مین حفاظ نے انسے روایت کی انکی تصانیف ہین علم حدیث مین اپنے زمانے کے اوحد اور قوانین روایت کو خوب جانتے تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر بکصد و شش سال کی تھی انتہی انکے امالی و اتالیق بہت ہین ولادت ۴۷۲ھ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور وقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر ۵۷۶ھ ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب اخضر کے دفن ہوئے اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت سلفی کے اونکے جد ابراہیم سلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہملہ و فتح لام و فا اور آخر مین ہا ہی یہ لقب بھی ہے معنی اسکے تین ہونٹھ ہین اسلئے کہ اونکا ایک ہونٹھ چرگیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہوگیا تھا سوائے دوسرے اصلی ہونٹھ کے اصل اس مین سلبہ بہای موحدہ ہے وہ فا سے بدل گئی یعنی سلبہ والد اعلم رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف مقصد اول اتحاف مین کہا ہے کہ مشیخۂ بغدادیہ شیخ امام ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اوس مین جم غفیر کو مع فوائد بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے **ترجمۂ اصبہانی صاحب ترغیب و ترہیب رحمہ اللہ تعالیٰ** شیخ امام قوام السنہ ابو القاسم اسمٰعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی ۵۳۵ھ مندری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کتاب ابو القاسم مین جو کچھ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس کا استیعاب کرلیا اور وہ قلیل ہی اور جو حدیثین کہ متحقق الوضع تھین اونکے تو کرسے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف **حمید بن زنجویہ صاحب فضائل الاعمال** اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد قبیلہ ازدی کی انکا انتقال ۲۴۸ھ ہجر مین ہوا ہے **ترجمۂ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ** محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار بغدادی تاریخ ماہ ذی قعدہ ۵۷۸ھ مین پیدا ہوئے ابن کلیب و ابن جوزی و اصحاب ابن الخشین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع رکھتے ہین انہون نے شام و مصر و حجاز و اصفہان و خراسان و مرو و ہرات و دینار کی طرف بہت کچھ سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول و مسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکھی اور اس مین اونپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ تیس ۳۰ مجلد مین ہے وہ انکے تبحر پر دلالت کرتی ہے اسی شان مین اور اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحافظہ گیس متواضع تھے انکی مشیخہ

تین ہزار شیخ پر مشتمل ہے ستائیس سفر مین گزارے انکی ایک کتاب ہے القمر المنیر فی المسند الکبیر + اوس مین ذکر ہر صحابی کا مع حدیث اوسکی مرویات کے کیا ہے اور مؤتلف اور مختلف اوسپر ابن ماکولا نے ذیل لکھی ہے اور تفق ومفترق اور نزہۃ المحدثین الی الآبار والبلدان وکتاب عوالی وکتاب معجم وجنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین والکمال فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ اونزہتہ الوری فی اخبار ام القری وغرا فوائد چھہ مجلدین اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یاقوت نے معجم الادبا مین کہا ہے کہ اونہون نے مجھکو یہ شعر اپنے سنائے وقائل قال یوم العید لی وہو فی تملی ودموع العین تنھمر + مالی اراک حزینا باکیا اسفا کان قبلک فیہ النار تستعر + فقلت انی بعید الدار عن وطن وعلی الکفد والاحتفاد مجتمعا فانجا

۴۸ ترجمۂ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف عزا و تالیف زہرا ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد علی قرشی تیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہین علم حدیث شریف وصناعت وعظ مین علامۂ عصر وامام وقت تھے فنون عدیدہ مین انکی تصانیف ہین انکی کتابین بیشمار ہین اور اپنے خط سے بھی بہت کچھہ لکھا ہے لوگ بطور مبالغہ کے کہتے ہین کہ اگر ان کے لکھے ہوے اجزار کو جمع کرکے انکی مدت عمر کا حساب کرین اور اجزار کو اوس مدت پر تقسیم کرین تو ہر دن نو جزو حساب مین آئین ابن خلکان نے بعد اس کے کہا ہے کہ یہ ایک شئے عظیم ہے لگتا نہین ہے کہ عقل اسکو قبول کرے حکایت کہا ہے کہ جب ان کے قلمون کے چھیلن کو کہ جس سے اونہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف لکھی ہے جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہوگیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کرین بعد اوسکے اوس پانی سے غسل دین ایسا ہی کیا وہ چھیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچھہ بچگئی اشعار لطیف کہتے تھے مجالس وعظ مین اجو بہ نادرہ انسے منقول ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے حکایت بغداد مین درمیان اہل سنت وشیعہ کے درباب مفاضلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نزاع واقع ہوا دونون فریق ان کے جواب پر راضی ہوگئے یعنی جو کچھہ وہ کہین ہم اوس کو قبول کرین گے ایک شخص کو پوچھنے کے واسطے کھڑا کیا اور وہ مجلس وعظ مین اپنی کرسی پر تھے جواب دیا من کانت بنتہ تحتہ اور فی الحال کرسی پر سے اوتر پڑے تاکہ اسباب مین مراجعت کی صورت واقع نہو اہل سنت نے کہا کہ وہ ابو بکر ہین کیونکہ انکی صاحبزادی عائشہ آپکی بی بی نہین اور شیعہ نے کہا کہ وہ علی ہین کیونکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی بی بی تہین ابن خلکان نے کہا کہ یہ جواب لطائف اجوبہ سے ہے اگر بعد فکر تمام وامعان نظر کے حاصل ہوتا تو غایت حسن مین نہایت جای اسکے کہ اونہونے فی البدیہہ کہدیا سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفا مین کہا ہے کہ سائل اس سوال کا ناصر الدین اللہ خلیفۂ عباسی تہا اسکو میل تہا طرف مذہب امامیہ کے انکی کتاب تلبیس ابلیس نہایت عمدہ ہے لیکن خالی افراط وتجاوز حد اعتدال سے نہین ہے اسی لئے اوسکے مطالعہ سے تحذیر کی ہے یہ بغداد مین تھے زمانۂ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز مین اور اپنی کتابون مین حضرت شیخ کا ذکر نہین کیا خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ پر انکار کرینگے سبب سے پانچ برس قید خانہ مین رہے حضرت شیخ عبد الحق نے اشعۃ اللمعات مین نقل کیا ہے کہ بعض مشائخ وعلما جنازۂ ابن جوزی کو اوٹھا کر حضرت شیخ کے حضور مین لے گئے اور اونسے عفو وصفح وتجاوز طلب کیا پس حضرت شیخ نے عفو کیا اور اونکے جریمہ سے درگزر فرمائی جب یہ قصہ مینے شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا الحمد للہ علی ذلک مرد عالم محدث کبیر ہے انکی ولادت ۵۱۰ھ یا ۵۱۱ھ مین ہوئی اور شب جمعہ ۱۲ رمضان ۵۹۷ھ مین وفات پائی اور باب حرب مین مدفون ہوئی جوزی بفتح جیم وسکون واو نسبت ہے طرف فرضۃ الجوز کے کہ ایک موضع مشہور ہے کذا فی الاتحاف

۴۹ ترجمۂ آجری صاحب کتاب الشریعۃ فی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری فقیہ شافعی محدث صنعا کتاب الاربعین حدیثا یہ کتاب انہین سے مشہور ہے

عابد صالح تھے ابو مسلم کجی و ابو شعیب حرانی و احمد بن یحییٰ حلوانی و مفضل بن محمد بن جندی اور ایک خلق کثیر سے راوی ہین محمد بن اسحٰق ندیم نے انکا ذکر اپنی کتاب فہرست نام مین کیا ہے تصانیف انکی فقہ و حدیث مین بہت ہین ذکرہ الخطیب فی تاریخہ اور کہا ہے کہ ثقہ و صدوق دین تھے اور انکی تصانیف بہت ہین بغداد مین حدیث کی پھر مکے کی طرف انتقال کیا اور مین سکونت کیے یہانتک کہ وہین وفات پائی ایک جماعت حفاظ کی انسے راوی ہے منجملہ اونکے ابو نعیم اصبہانی صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء و ابو الحسن بن بشران و ابو الحسن حمامی وغیرہم ہین کتاب الشریعہ سنت مین انکی تصانیف سے ہے زمانہ مجاورت مکہ معظمہ مین حجاج و مقیم کو انسے فیض اس علم کا بہت پہونچا عالم باعمل متبع سنت تھے **حکایت** کہتے ہین کہ جب مکہ مین داخل ہوئے تو مکہ معظمہ انکو خوش آیا کما الالھدار رقنی ۱۷ **اقامۃ بہا سنۃ** یعنی آہی تو سال بھر ٹھیرانا مکے مین مجھے نصیب کر ایک ہاتف کو سنا کہ کہتا ہے بل ثلثین سنۃ یعنی بلکہ تیس برس بعد اوسکے تیس سال زندہ رہے ماہ محرم ۳۶۰ھ مین مکے مین واصل رحمت حق ہوئے آجری بفتح ہمزہ ممدودہ و ضم جیم و تشدید رای مہملہ نسبت ہے طرف آجر کی مین نہین جانتا ہونگا کون معنے سے طرف اوس کے منسوب ہین حاشیہ کتاب الصلہ مین دیکھا کہ یون لکھا آجری منسوب ہین طرف ایک قریہ کے قرای بغداد سے جسکو آجر کہتے ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف

ترجمہ عمر بن شبۃ صاحب تاریخ مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

عمر بن شبۃ نمیری متوفی ۲۶۲ھ کذا فی الاتحاف تاج مکلل مین لکھا ہے ابو زید عمر بن شبۃ نام انکا زید ہے اور شبۃ لقب ابن عبیدہ بن زید کا اور ابن رائطہ بصری بھی کہتے ہین یہ صاحب اخبار و نوادر و اطلاع کثیر تھے بصرہ کی تاریخ تصنیف کی انسے ابو محمد جارودی سماع کیا ابو حاتم رازی سے کسی نے انکا چرچا تو کہا کہ صدوق ہین حافظ محمد بن ماجہ حسنا سنن و غیرہ مین انسے روایت کی ہے ماہ جب ۲۶۲ھ مین پیدا ہوئے اور ۳۶۲ھ یا ۲۶۳ھ کو سر من رای مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ زبیر بن بکار صاحب موفقیات فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ بن زبیر بن بکار اور کنیت انکی ابو بکر بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام القرشی الاسدی اعیان علماء سے ہین قضای مکی کو متولی ہوئے کتب نافعہ تصنیف کیے منجملہ اونکے کتاب انساب قریش ہے اوس مین شے کثیر جمع کی ہے اور لوگون کا اوسپر اعتماد ہے اپنے نسب کی معرفت مین اسکے سوا اور مصنفات ہین جو اونکی اطلاع و فضل پر دلالت کرتی ہین ابن عیینہ اور انکے طبقے سے راوی ہین انسے ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا وغیرہما روایت کی ہے **حکایت** زبیر نے کہا کہ میرے بہانجے نے میری بی بی سے کہا کہ میرے ماموں اپنی بی بی کیواسطے اچھے آدمی ہین کہ نہ سوت رکھتے ہین نہ لونڈی خریدتے ہین میری بی بی نے کہا کہ البتہ یہ کتابین مجھپر تین سو تو نسے زیادہ سخت و دشوار تر ہین ذکرہ ابن خلکان وفات انکی ۲۵۶ھ بعمر ۸۰ سال کہ معظمہ مین ہوئی رحمہا اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ امام نسفی رحمہ اللہ صاحب عقائد نسفیہ

محمد بن محمد بن محمد ابو الفضل برہان النسفی امام عالم فاضل مفسر محدث اصولی متکلم انکا ایک مقدمہ خلاف مین مشہور ہے اور ایک تصنیف کلام مین ہے اور ایک تلخیص ہے تفسیر کبیر امام رازی کی انکی ولادت تقریباً ۶۰۰ھ مین ہے ماہ ذی حجہ ۷۰۱ھ مین وفات پائی جامع فوائد بہیہ کہتے ہین کہ علی قاری رحمہ اللہ نے تاریخ وفات ۷۰۹ھ بتائی ہے اور ذکر کیا ہے کہ سیلوی مشہد منور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین دفن ہوئے انکی تصنیف کلام مین مشہور بعقائد نسفیہ ہے جسکی شرح سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھی ہے زرقانی وغیرہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو ابو حفص عمر بن محمد نسفی کی طرف منسوب کیا ہے جنکی وفات ۵۳۷ھ مین ہوئی کذا فی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ للمولوی عبد الحی الکنوی رحمہ اللہ تعالیٰ آمین اور جناب توفق رحمہ اللہ نے بھی بغیۃ الرائد فی شرح العقائد کے دیباچہ مین اس عقائد کو نجم الدین عمر نسفی کیطرف منسوب کیا ہے

ترجمہ نکساری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن ابراہیم بن حسین محی الدین النکساری انہون نے حسام الدین تو قانی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری محمد بن ارمغان پر قرات کی اور بمدرسہ اسمعیل بلدۂ قسطمونی مین مدرس ہوئے علوم شرعیہ و فنون عقلیہ کے عالم اور قرآن عظیم کی بجمیع الروایات حافظ تھے شرح وقایہ و تفسیر بیضاوی پر انکی حواشی

۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳

۵۴ھ ہین ۹۰۱ھ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ ترجمۂ بزازی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کروری برقینی خوارزمی تہمیہ بزازی صاحب فتاوی مسماۃ بوجز معروف بہ بزایہ فروع واصول مین افراد دہر سے تھے حائز قصبات سبق تھے علوم مین اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد مین ماہر ومشہور ہوئے یہ بلدۂ سراے قریب نہر ائل مین تھے پہر رحلت کی طرف بلدۂ قدیم کے ایک بلدہ ہے خارج ترخان کے ساحل نہر مذکور مین وہان کے برس رہے وہان ایۂ اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہا کو درس دیا پہر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پہر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہان شمس الدین فناری کے ساتھ مباحثہ کیا اور روم مین داخل ہونے سے پہلے وچیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ مین یون کہا ہے ثم وقد مضی جزء من اللیل فی اول ربیع الاول ۸۳۴ھ انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ مین مشتمل ہے مطالب عالیہ پر اواسط رمضان ۸۲۷ھ مین وفات پائی

۵۵ھ کذا فی الفوائد البہیہ ترجمۂ نسفی صاحب کنز رحمۃ اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین نسفی اپنے زمانے مین امام کامل عدیم النظیر فقہ واصول مین راس وسردار حدیث ومعانی حدیث مین بارع وفائق تھے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کروری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہرزادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ ہین منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع مین اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہا مین اور مصفی شرح منظومۂ نسفیہ اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول مین اور اوسکی شرح کشف الاسرار اور اعتماد شرح العمدہ ۷۱۰ھ کو بغداد مین داخل ہوئے اور اسی سنہ مین اونکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات ۷۱۰ھ مین لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر مین انکی تصانیف سے ہے کذا فی الفوائد البہیہ مختصراً کشف الظنون مین ہی کنز الدقائق کو انہین کی تصنیف بتایا ہے ترجمۂ نسفی

۵۶ھ صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ امام ابو المعین میمون بن محمد النسفی الحنفی متوفی ۵۰۸ھ ہجری کذا فی کشف الظنون ترجمۂ حلیمی

۵۷ھ شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ۳۳۸ھ کو جرجان مین پیدا ہوئے اونکو طرف بخارا لے گئے حدیث شریف ابو بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابو بکر اودنی اور ابو بکر قفال پر کیا امام معظم مرجوع الیہ ما وراء النہر کے ہین انکے وجوہ حسنہ ہین مذہب مین نیشاپور مین تحدیث کی حاکم وغیرہ نے انسے روایت کی انکی وفات ۴۰۳ھ مین ہوئی انکی نسبت حلیمی طرف جد اعلی حلیم کے ہے کذا فی الاتحاف ترجمۂ صابونی صاحب کتاب المائتین رحمہ اللہ تعالیٰ ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیشابور مین رہتے وعظ تفسیر مین مہارت تمام رکھتے تھے ۳۷۳ھ مین پیدا ہوئے علما عہد سے علم اخذ کیا اور انسے خلائق بسیار نے روایت کی منجملہ اونکے ایک بیہقی ہین بیہقی نے اونکے حق مین یون کہا ہے اخبرنا امام المسلمین وشیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی + بعد اسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علما عصر نے اونکے کمال کی علم تفسیر وحفظ احادیث مین گواہی دی ستر برس متصل وعظ مین مشغول رہے اور جامع نیشابور مین بیس برس تک خطیب وامامت نماز کی رہے انکی تصانیف بہت ہین یہ کتاب انکی دو سو حدیث دو سو حکایات دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہین روز جمعہ چوتھی تاریخ ماہ محرم ۴۴۹ھ مین وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑہکر اونکو دفن کیا حکایت مبشرات عمدہ سے انکے حق مین امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب سالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت سے خواب مین مشرف ہوئے اس خواب سے پہلے مذاہب فلاسفہ معتزلہ واہل سنت مین نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو باقوت دیکہکر مراسیمہ وحیران ہو گئے تھے اوس خواب مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیک باعتقاد الصابونی + یعنی عقیدۂ صابونی کو لازم پکڑ یہ عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المنتقد مین بزبان اردو مطبع انصاری دہلی مین مطبوع ہو چکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اوس کے ملاحظہ سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا حال بستان المحدثین مین بسط سے لکھا ہے یہ بقدر ضرورت لکھا گیا ہے

ترجمۂ محاملی صاحب امالی رحمہ اللہ تعالیٰ ابوعبداللہ حسین بن اسمٰعیل بن محمد طبیی بغدادی محاملی ایک محدث ہین محدثان بغداد سے اور ایک شیخ ہین مشائخ اور بلدہ مبارک بنیاد سے انکو قاضی حسین بھی کہتے ہین اسلئے کہ قضای کوفہ پر مدت ساٹھہ برس تک رہے ہین انکا تولد ۲۳۵ھ مین ہوا ہی ابتدای طلب مین ابوحذافہ سہمی راوی مؤطا سے اخذ اس علم کا سال ۲۴۴ھ مین کیا اور محمد بن علی فلاس واحمد بن مقدام ویعقوب بن ابراہیم دورقی ومحمد مثنی وزبیر بن بکار ودیگر علماء اوس طبقہ سے روایت کی اور دارقطنی وحیح وعلج ودیگر محدث عمدہ نے انسے اقتباس کیا ہے انکی شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ سے قریب ستر آدمی کے ہین انکی مجلس املا مین دس ہزار آدمی تقریباً حاضر ہوتے تہے آخر کو قضا سے استعفا دیا جبتک قاضی رہی محمود خلائق تہے کسی نے اوسپر اعتراض واتہام نہین کیا انکا گھر کوفے مین مجمع اہل علم تہا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے انکے گھر مین جمع ہوتے تہے اور فائدہ لیتے تہے

حکایت محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگون مین سے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکہا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اہل بغداد سے بسبب برکت محاملی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر ۳۳۰ھ ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹہے اور بیمار ہوگئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمۃ اللہ تعالیٰ گذافی الاتحاف

ترجمۂ ابن شاہین صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ ابن شاہین عمر بن عثمان حافظ واعظ بغدادی حدیث شریف مین ثقہ ومکثر تہے ایک جماعت سے روایت وحدیث کی اور انسے بہت لوگون نے سماع کیا ولادت انکی ۲۹۱ھ مین اور وفات ۳۸۵ھ مین ہوئی انکی تالیفات مفیدہ مین سے اونکے ایک جزو ہے حدیث مین اور کتاب ناسخ ومنسوخ حدیث ہے ابراہیم بن علی معروف بہ عبدالحق نے اوسکو مختصر کیا ہے گذافی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ قاضی القضاء علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لواے مذہب شافعی اپنی عصر مین تہے ۸۰۵ھ مین متولد ہوئے فقہ اپنے والد وبرادر سے اخذ کی اور نحو شطنوفی سے اور اصول عزالدین بن جماعہ حاصل کی اور جزا الجمعہ وختم دلائل مغنیہ اپنے والد پر اور جزا ابن نجیبہ شہاب حجی پر سماعت کیا حافظ ابوالفضل عراقی کے تردیک ملا مین حاضر ہوئے اور مشیخہ حشابیہ کے متولی ہوئے اور بعد اپنے بہائی کے برقوقیہ مین مدرس تفسیر ٹہہرے بعد قمی کے متولی تدریس شریفیہ ہوئے مدرسہ قایتبائی مین حدیث کا درس کیا اور قضای اکبر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہین اپنے زمانے کے متفرد تہے جم غفیر فقہا نے اخذ کیا اصاغر کو ساتہہ اکابر کے اور احفاد کو ساتہہ اجداد کے ملحق کردیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکہی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ حسن المحاضرہ مین فرماتے ہین کہ مین نے اونپر قراءت کی اور اونہون نے مجہکو اجازت تدریس کی دی اور میری تصدیر مین حاضر ہوئے مین نے اونکا ترجمہ مستقل لکہا ہے روز چہارشنبہ پانچوین رجب ۸۶۸ھ کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ گذافی الاتحاف

ترجمۂ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب فتح الباری ودیگر مؤلفات ممتعہ نافعہ رضی اللہ عنہ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی ثم المصری الشافعی قاضی القضاء ۲۲ شعبان ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ انکے والد ماجد کا بچپنا نہا کمسنی خاطر شیخ مغلطای کے حضور مین آئے یہ اولیای کرام سے تہے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہر دیگا انکے علم مین واوقات مین جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ کی تہی واسطے طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام وقبرس وحلب وحجاز ویمن کا گشت کیا عیون علوم سے سیراب ہوگئے نظم ونثر مین قدرت تمام وپایۂ عالی رکہتے تہے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شعر سیکہا اوس مین غایت کو پہونچے پہر حدیث شریف طلب کی بہت کچہہ سماع کیا اور رحلت فرمائی اور حافظ ابوالفضل عراقی سے تخریج کی اور اوس مین فائق ہوئے اور حدیث شریف کے فنون مین مقدم ہوئی رحلت وریاست حدیث کی ساری دنیا مین انکی طرف منتہی ہوئی سوا انکے عصر مین سوا انکے کوئی حافظ نہ تہا انتہے انکے ساری تصانیف مقبول ہوئین انکی حیات مین دور دور سے لوگون نے انکی تصانیف طلب کیے اساتذہ ومشائخ انکی عظمت وجلالت کے اس علم شریف مین قائل ہوئے

اور خود پر انکو تقدیم و ترجیح دی غرضکہ انکی وفات شب شنبہ ۲۸ ذی حجہ ۲۵۸ھ کو قاہرہ مصر مین ہوئی اور قرافہ صغریٰ متصل مزار ابی الجزر کے مدفون ہوئے انکی جنازے مین لوگونکا ازدہام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرکاً انکا جنازہ اوٹھایا بعدہ امرا اور وُساء سنت بدست تا مزار اونکو لیگئے اور انکے مرنے سے فن حدیث ختم ہوگیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرہ مین لکھا ہے کہ شہاب منصوری شاعر عصر نے مجھسے بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے مین حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ مطر کا نہ تھا یہ تو انکے ترجمے کی چند لفظ ہین اتحاف وغیرہ کتب طبقات مین الکا ترجمہ خوب بسط سے لکھا ہے اور علما نے مستقل کتابین اس باب مین تالیف فرمائی ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ف ۱۱ **ترجمۂ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو محمد عبداللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولا اپنے عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے بیس برس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے موطای کبیر و موطای صغیر تصنیف کی امام مالک نے انکی حق مین فرمایا ہے کہ یہ ایک امام ہے کہ اسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیونسے زیادہ کو پایا ہے انکی قبر مین اختلاف ہے ولادت انکی ۱۲۵ھ یا ۱۲۶ھ کو مصر مین ہوئی اور یہین روز یکشنبہ ۲۵ شعبان ۱۹۷ھ کو وفات پائی فقہ مین انکی مصنفات معروف ہین اور یہ محدث تھے **حکایت** یونس بن عبدالاعلی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ خلیفہ نے قضاء مصر کے باب مین انکی طرف لکھا یہ چھپ گئے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے اسد بن سعد اُنپر مطلع ہوگئے یہ اپنے گھر کے صحن مین وضو کر رہے تھے انسے کہا کہ تم کیون نہین لوگونکی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکم کرو اونکی طرف سر اوٹھایا اور کہا تیری عقل یہان تک پہونچی کیا تو نہین جانتا ہے کہ علما کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا اور قاضی سلاطین کے ساتھ محشور ہونگے یہ علائم صالح خائف اللہ تعالیٰ تھے سبب انکی موت کا یہ ہوا کہ کتاب الاہوال انکے جامع کی اوپر پڑ ہی گئی اونکو ایک شئی نے مثل غشی کے پکڑا اونکو اوٹھا کر گھر لائے اسی حال پر رہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ

ف ۱۲ **ترجمۂ ابن لال صاحب معجم الصحابہ رضی اللہ عنہ** شیخ بن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی ۳۹۵ھ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ مین نے اوس سے زیادہ ترسہ کوئی چیز نہین دیکھی پھر کہا کہ اونکی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف

ف ۱۳ **ترجمۂ ابن خزیمہ صاحب صحیح** ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ رحمہ اللہ کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق نیسابوری متوفی ۳۱۱ھ ہجری کذا فی الاتحاف

ف ۱۴ **ترجمۂ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار رحمہ اللہ تعالیٰ** امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ازدی حجری مصری طحاوی طحا ایک دیہہ ہے دیہات مصر سے ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبدالاعلیٰ و محمد بن الحکم و بحر بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور اُنسے احمد بن قاسم خشاب و ابوبکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطرح اور خلقان دیگر نے روایت کی ہے ۲۳۹ھ مین پیدا ہونے مروثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر مین ریاست حنفیہ کی اونسے تعلق رکھتی تھی اول حال مین شافعی تھے اور مزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تھے اثناء درس مین مزنی نے اونکو بلادت کی عار دلائی اور کہا تم کجا اور فقہ کجا تمسے کچھ نہوگا یہ کلمہ اونپر گران گزرا اور صحبت مزنی کی ترک کرکے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی یہانتک کہ فقہ مین مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ اوسکو مختصر طحاوی کہتے ہین اور بعد اس مختصر کے کہتے ہین کہ ابو ابراہیم یعنی مزنی کو اللہ رحم کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے ان کے تصانیف بہت ہین بستان المحدثین مین اونکا ذکر فرمایا ہے غرہ ذیقعدہ ۳۲۱ھ بحری بعمر ستاسی سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب الریحان رحمہ اللہ تعالیٰ ابو الحسن تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجنید الحلبی الرازی ثم الدمشقی ۳۳۸ھ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد ماجد ابو الحسین محمد بھی حفاظ حدیث سے تھے انہون نے والد سے روایت حدیث کی اور ابو بکر بن ابی داؤد سلیمان طرابلسی و احمد بن خندم قاضی و حسن بن صلت حضایری و ابو یعلیٰ بن راشد و دیگر علمای نیجا

سے یہ علم حاصل کیا ابوالحسن میدانی و ابوعلی اہوازی و عبدالعزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبدالرحمن طریفی و دیگر محدثان عمدہ نے انسے تلمذ کیا یہ علل حدیث کے ساتھہ آشنا تھے اور معرفت رجال مین مہارت تمام رکھتے تھے حفظ حدیث و جمع خیرات و محاسن مین اپنے زمانے مین ضرب المثل تھے وقات انکی تیسری محرم ۷۹۵ھ مین ہوئی شامیون کی حدیث مین انسے زیادہ ترحافظ کوئی نہین گزرا کذا فی البستان مین انکی کتاب فوائد مکاذکر فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب طبقات** علامہ زین الدین ابی الفرج عبدالرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن رجب شیخ الحنابلہ والمحدثین نعمان افندی قسطلی نے اپنی کتاب روضۃ الناشا تاریخ دمشق فیحا مین کہا ہے کہ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ شہیر علوم مین امام تھے انکی مصنفات کثیرہ مین منجملہ اونکے شرح بخاری و شرح اربعین نوویہ و طبقات حنابلہ و قواعد و ریاض الانس وغیرہا ہے دمشق مین انتقال کیا اور باب صغیر مین نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوے کذا فی التاج المکلل انکا ترجمہ محاسن المحسنین مین بھی لکھا گیا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ ابن السکن رحمہ اللہ تعالیٰ** ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بفتح سین و کاف بغدادی نزیل مصر ۲۹۴ھ مین پیدا ہوئے ابوالقاسم بغوی و ابن جوصا سے سماع کیا اور انسے عبدالغنی بن سعید نے اور اس شان و علم کے ساتھہ اعتنا کیا اور صحیح منتقی تصنیف کی انکی فضیلت کا بلاد دور دست مین شہرہ ہوا ۳۵۳ھ مین وفات پائی کذا فی الانحاف **ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ صاحب السنہ** الاتحاف مین لکھا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی متوفی ۲۸۷ھ انکی ایک مسند کا ذکر کیا ہے کہ اوسمین قریب پچاس ہزار حدیثون کے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ برزالی صاحب التاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ** قاسم بن محمد بن یوسف معروف بابن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی دمشقی ۶۵۵ھ مین پیدا ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت کثیر سے سماع کیا شمار انکے شائخ کا جنسے اونہون نے سماع کیا دو ہزار آدمیون سے زیادہ ہے اور جنہون نے انکو اجازت دی وہ ایک ہزار سے زیادہ ہین شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین کہا ہے کہ ابن عبدالبر و ابن عولان نے اونکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ نقل البرزالی نقر فی الحجر یعنی برزالی کی نقل پتھر کی لکیر ہے کئی مواضع مین تدلیس حدیث کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ و امانت مین راس تھے صاحب سنت و اتباع تھے اور لزوم فرائض کا رکھتے تھے قلوب و صدور مین انکے ودّ و حب تھے یہانتک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میری طرف محبوب کر دیا مجھسے کہا کہ تیرا خط خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجھہ مین اثر کیا ۷۳۹ھ مین مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر ہے ۸۴ سال ۸ ماہ کی عمر تھی لوگون نے اونپر افسوس کیا کذا فی التاج المکلل الاتحاف مین کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی ہے جنکی وفات ۷۳۸ھ مین ہوئی اس تاریخ مین وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ اون لوگون کے ساتھہ مختص ہے جو سماع رکھتے ہین لیکن اوسکا مسودہ سے بیضہ نہین ہوا اوسپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی نے اوسکی تہذیب کی اور کئی چیزین اوسپر زیادہ کین اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی **ابوحذیفہ اسحق بن بشر صاحب کتاب المبتدا رحمہ اللہ تعالیٰ** الاتحاف مین لکھا ہے کتاب المبتدی من کتب الاحادیث لابی حذیفہ اسحق بن نصر القرشی شرح الصدور مین بجاے نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے **ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ** ابوالولید ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل حافظ کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے ۲۷۷ھ مین پیدا ہوئے خلائق واہم کثیرہ سے سماع کیا ابن عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس طعن کے جو اون مین ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ و متقی ہین انکی زمانہ مین مثل اونکا نہ تھا خلیلی نے کہا عدیم النظیر ہین حفظ و جلالت مین عبداللہ بن محمد حافظ سے مین نے اونکا حال پوچھا کہا کہ عبدالباقی بن نافع سے احفظ ہین ماہ جمادی الاخر ۳۶۵ھ مین وفات پائی کذا فی سبل السلام شرح بلوغ المرام الاتحاف **ترجمہ ابوالقاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ اللہ تعالیٰ** تاج الدین ابوالقاسم عبدالغفار بن محمد بن عبدالکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزون والنجیب وعدۃ وخرج التساعیات والمسلسلات وتمیز القن

وولی مشیخۃ الصالحیۃ وافتی ربیع الاول ۳۸۵ھ مین انتقال ہوا حسن المحاضرہ مین اسی طرح لکھا ہے انکی تالیف کا ذکر نہین کیا حسن المحاضرہ تالیف امام سیوطی

ترجمہ اللہ ہے واللہ اعلم صاحب کتاب الروح یہی شخص ہین یا اور کوئی **ترجمۂ دارقطنی رضی اللہ عنہ** ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی البغدادی دارقطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر تھے ۳۰۶ھ مین پیدا ہوے فقہ ابوسعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور قراءت عرضاً وسماعاً محمد بن حسن نقاش اور ابوسعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابوبکر بن مجاہد سے فرمائی حالت صغر مین بغداد کوفہ وبصرہ وشام وواسط ومصر ودیگر بلاد اسلام مین پھرے اور سماع حدیث کا ابوالقاسم بغوی وابن صاعد وحسین محاملی اور دیگر علمای بیشمار سے کیا اپنے عصر مین علم حدیث مین سانتہ امامت کے منفرد بلامنازع تھے آخر عمر مین واسطے پڑھانیکے بغداد مین صدر ہوگئے اختلاف فقہا کے عارف تھے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبریاد رکھتے تھے منجملہ اونکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیا وحاکم وعبدالغنی مصری وحافظ سندری وتمام رازی اور جماعت کثیر انسے روایت رکھتے ہین فن حدیث ومعرفت علل واسماء رجال مین بی نظیر وقت ویگانہ عصر تھے جیسے کہ خطیب وحاکم ودیگر ایمہ اس صنعت نے انکی تفوق کی ان علوم مین گواہی دی ہے مذاہب فقہا وعلم ادب کو خوب ہی جانتے تھے کتاب السنن اور مختلف ومؤتلف وغیرہا انکی تصنیف ہے انکا حافظہ بہت قوی تھا انکا قصہ بستان واتحاف مین خوب لکھا ہے منجملہ اُنکے لطائف وظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابوالحسن بیضاوی ایک آدمی کو کہ دور سے واسطے طلب حدیث شریف کے آیا تھا اونکی حضور مین لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہئے کہ آپ اوسپر چند حدیثین املا فرمائین دارقطنی نے تعلل کیا اور کہا مجھکو فرصت وفراغت نہین ہے جب ابوالحسن بہت بجد ہوئے تو اونہون نے بیس سند سے زیادہ اوسپر املا کیا اور متن سب کا یہی تھا کہ نعم الشیٔ الھدیۃ امام الحاجۃ وہ مسافر دوسرے دن ہدیہ مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹھایا اور سترہ حدیثین اوسپر املا کین کہ سب کا متن یہ تھا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ **لطیفہ** اسی طرح دارقطنی ایک دن نوافل پڑھ رہے تھے ایک شخص اونکے متصل بیٹھا ہوا حدیث پڑھ رہا تھا اور اوس نسخہ مین اسماء البعض روایت مین نسیر واقع ہوا تھا نون نسین مہملہ بصیغہ تصغیر پڑھنے والے نے بشیر پڑھا بیای وحدہ وشین معجمہ دارقطنی نے نماز مین سبحان اللہ کہا پڑھنے والے متنبہ ہوکر پھر بشیر پڑھا اونہون نے پھر سبحان اللہ کہا پڑھنے والے نے نسیر پڑھا بنون مضمومہ وسین مہملہ دارقطنی نے دیکھا کہ لفظ صحیح نہین سمجھتا ہے تو باواز بلند یہ آیت پڑھی ن والقلم وما یسطرون **لطیفہ** ایک روز نوافل مین تھے حدیث پڑھنے والے نے عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑھا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑھنے والا سند کو دوہرا کر اس لفظ مین متوقف ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یا شعیب اصلوتک تامرک ولادت حافظ کی ۳۰۶ھ مین ہوئی اور روز چہارشنبہ بیستم یا دوم ذیحجہ ۳۸۵ھ کو بغداد مین وفات پائی ابوحامد اسفرائنی فقیہ شہورت اونپر نماز پڑھی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوئے **خواب** حافظ ابن ناکولا نے کہا کہ مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور گویا فرشتون سے اونکا حال پوچھتا ہون کہ آخرت مین کیونکر ہوا فرشتون نے کہا کہ جنت مین اونکو امام کہتے ہین دارقطنی بفتح دال مہملہ ورا مفتوحہ وفات مضمون نسبت ہے طرف دارالقطن کے کہ بغداد مین ایک بڑا محلہ تھا رضی اللہ عنہ کذا فی الانتقاف

ترجمۂ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب عزالدین جزیرہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو ونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بھائیون کے موصل مین آئے وہ سکونت اختیار کی وہان ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا بغداد مین بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آئے اور تشفین ابی القاسم العلش بن صدقہ فقیہ شافعی اور ابواحمد عبدالوہاب بن علی صوفی وغیرہما سے حدیث کی اور طرف شام وقدس کے رحلت کر کے ایک [illegible] وہان سنا اور موصل کی طرف عود کیا تفقح ہوکر خانہ نشین ہوگئے علم وتصنیف مین توفر تصرف فرماتی تھا انکا گھر مجمع اہل فضل موصل کا

تھا حفظ حدیث و معرفت متعلقات حدیث میں امام تھے تواریخ متقدمہ و متاخرہ کے حافظ انساب و ایام و وقائع عرب کے خبیر تھے تاریخ میں
ایک بڑی کتاب مسمی بکامل لکھی اوس میں ابتدای زمانہ سے شروع کیا ۶۲۸ھ تک ابن خاکان فرماتے ہیں کہ وہ خیار تواریخ سے ہے کتاب انساب
سمعانی کو مختصر کیا اور اوپر استدراک فرمایا اون کے اغلاط پر تنبیہ کی اونکے اہمالات کو پڑھا یا ایک مفید کتاب ہے آجکل کے لوگونکے ہاتھ میں یہی
مختصر ہے تین جلد میں ہے اور اصل کتاب جو آٹھ جلد میں ہے وہ عزیز الوجود ہے ابن خلکان نے کہا میں نے اوسکو سوا ایک بار مدینہ حلب میں
نہیں دیکھا و یا رمصر یہ میں یہی مختصر مذکور پہونچا ہے اسکے سوا انکی اور تصانیف ہیں غرضکہ ولادت انکی ۵۵۵ھ کو جزیرہ ابن عمر میں ہوئی یہ اس
جزیرے کے لوگوں سے ہیں انکی وفات ۶۳۰ھ ماہ شعبان کو موصل میں ہوئی ۔ ترجمۂ حافظ شرف الدین دمیاطی صاحب معجم

۱۵۵ رحمہ اللہ تعالیٰ عبدالمؤمن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ الحافظ الحجۃ الفقیہ النسابۃ المجود البارع شیخ المحدثین
علم النقاد شرف الدین ابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم قریۂ تونہ اعمال تنیس سے ۶۱۳ھ میں متولد ہوئے اول فقہ میں مشغول ہوئے دمیاط میں نشو
ونما پایا تمیز مذہب کا کیا قرآت پڑھے بعدہ حدیث شریف کا علم طلب کیا اسکندریہ میں اصحاب حافظ سلفی سے سنا قاہرہ میں آئے روایۃً و درایۃً
اس شان کا اعتنا کیا حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئے ابن المقیر و علی بن مختار و ابو القاسم بن رواحہ و عیسی خیاط و دیگر علماء عصر سے
علم اخذ کیا ۶۴۳ھ میں حج کو گئے حرمین محترمین میں سماعت کی جزیرہ و عراق کی دوبار سیر کی اور عالی و نازل کو لکھا مصر و اسکندریہ و بغداد و
حلب و حمات و ماردین و حران و دمشق و دیگر بلاد اوس ضلع کا گشت کیا صدق دیانت و حفظ و اتقان میں سرآمد ابنای زمان تھے لغت و عربیت
میں مہارت تمام رکھتے تھے علم نسب کو خوب جان لیتے تھے حسن صورت میں ضرب المثل تھے اونکو ابن الماجد کہتے تھے دمیاط میں مثل مشہور ہے
کہ جب کسی عروس کا حسن میں مبالغہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کانھا ابن الماجد غرضکہ فضائل و مناقب بے حد ہیں اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں انکو ذم
علم منطق میں مبالغہ تھا اوسکی بہت ہجو کرتے تھے چند فقرے ذم منطق کے بستان و اتحاف میں ذکر فرمائے ہیں ۔ ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب

۱۵۶ نہایہ رحمہ اللہ تعالیٰ ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب مجدالدین
انکی مصنفات بدیعہ و رسائل وسیعہ میں منجملہ اونکے جامع الاصول فی احادیث الرسول و کتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیفیں ہے
ولادت انکی جزیرۂ ابن عمر میں ۵۴۴ھ کو ہوئی فنون نشو و نما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی حجہ ۶۰۶ھ میں انتقال کیا اور اپنے رباط میں مدفون ہوئے ۔ ترجمۂ دارمی

۱۵۷ صاحب مسند رحمہ اللہ تعالیٰ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی السمرقندی التمیمی صاحب مسند و صاحب
رحلت و اسفار میں اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب صحیح و ابو داود و ترمذی و عبد اللہ بن الامام احمد و
محمد بن یحیی ذہلی النسیہ روایت رکھتے ہیں عبداللہ بن امام احمد نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تھے کہ علم حدیث شریف خراسان میں چار آدمی ہیں ابو زرعہ
محمد بن اسمعیل بخاری و دارمی محمد بن شجاع ملجی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر نیچا کیا اور انا للہ پڑھا اور آنکھ سے آنسو جاری ہوئے
اور یہ شعر اونکی زبان پر گزرا باوجود اسکے کہ وہ کبھی شعر نہیں پڑھتے تھے مگر وہ جو حدیث میں وارد ہوا بنا بر ضرورت روایت کی ۔ ان تبق تفجع و لا جتہ
کالھم وفناء نفسک لا ابالک اجمع لو لدارمی کا ۱۸۱ھ ہجری میں ہوا اور اسی سال میں ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے روزہ عرفہ جمعہ کے

۱۵۸ دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم الحر کو مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ انکی وفات ۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی گذا فی الاتحاف و البستان ۔ ترجمۂ بقی بن مخلد
رضی اللہ عنہ ابو عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی الحافظ متوفی ۲۷۶ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسند میں ایک ہزار تین سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور
اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند و مصنف ہے کہ مثل اوس کے کسیکا سنا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون میں

بذیل تفاسیر کہا ہے **هو الشیخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن یقی بن مخلد القرطبی** المتوفی سنة ست وسبعین ومائتین وهو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا وکان مجتهدا لا یقلد احدا ابن یفتی بالاثر کذا فی المقتفی شرح الشفا۔ **ترجمۂ صاحب افصاح عن شرح معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح** ابو المظفر الوزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ ہجری یہ کتاب نوزدہ کتاب پر مشتمل ہے اوس مین جمع ہین الصحیحین کی حدیثون کی شرح ہے اور حکم نوویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر السنمانی الفارسی متوفی ۵۹۸ نے اوس کی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف۔ **ترجمۂ شیخ عبد الغفار صاحب وحید رحمہ اللہ تعالی** کشف الظنون مین کہا ہے کہ وحید فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ عبد الغفار بن عبد المجید قوصی کی ہے یشتمل علی حکایات من صحبہ واخبار من راہ وما بلغہ عن الاقطاب والاوتاد فی کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول ۷۰۰ھ مین شہر اسکندریہ مین تالیف کیا اوس کے اول مین اسی طرح لکھا ہے **ترجمۂ ابو سعید صاحب شرف المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** حافظ ابو سعید عبد الملک بن محمد نیسا پوری خرگوشی متوفی ۴۰۶ھ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب آٹھ مجلد مین ہے کذا فی کشف الظنون **ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالی** حافظ ابو عبد اللہ قاسم بن فضل ثقفی اصبہانی متوفی ۴۸۹ھ ہجری صاحب ثقفیات یعنی طائفہ من اجزاء الحدیث کذا فی کشف الظنون **ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی** حافظ ابو بکر احمد بن موسی اصبہانی متوفی ۴۱۰ھ ہجری کذا فی الکشف **آدم بن ابی ایاس** عسقلانی صاحب تفسیر متوفی ۲۲۰ھ رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف **ثعلبی صاحب تفسیر** ابو منصور عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی ۴۲۹ھ ہجری کذا فی الکشف **مجاہد** ابو الحجاج مجاہد بن جبیر المکی المتوفی ۱۰۳ھ ائمہ تفسیر کے کئی طریق ہین منجملہ اون کے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریج کا اور ایک لیث کا ہے کذا فی الکشف **ابن السنی** حافظ احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی ۳۶۴ھ ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اسی نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی ۶۵۶ھ ہے وہ فرماتے ہین کہ عمل الیوم واللیلہ ودعوات واذکار مین علماء نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین اون سب سے احسن واخوبتر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی ۳۰۳ھ ہجری کی ہے اور اوس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن مین سب کتابون سے زیادہ ترجامع ہے لیکن مطول ہے کہا پس مین نے بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کر دیا تھا چوتھی کتاب ابو نعیم اصفہانی کی پانچوین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف۔ **ترجمۂ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالی** جمال الاسلام کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامہ قاضی القضاۃ المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیۃ فی عصرہ ذہبی نے کہا کہ عالم عصر وبقایای مجتہدین مین سے تھے اور منجملہ اذکیاء اہل زمان تھے تخرج بہ الاصحاب انکی ولادت ماہ شوال ۶۶۷ھ مین ہوئی صغی ہندی سے اصول پڑھا بدر الدین بن مالک سے نحو حاصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث شریف طلب کی فصیح شرح بصیر بمذہب و اصول ذکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس وہیئت مین متجمل تھے اور اونکا بڑھاپا نور اسلام سے تابان ودرخشندہ ہوا فوات الوفیات مین لکھا ہے کہ یکاد الورق یقتطف من وجنۃ عقیدہ ان کا طریق اشاعرہ پر صحیح تھا صاحب فضائل عدیدہ وفواضل مشیدہ ہین تصنیف مین مشغول تھے بہت چیزین تصنیف کین منجملہ اوسکے رسالہ اربعہ اور ایک رسالہ مین مسئلۂ طلاق وسئلۂ زیارت کے باب مین ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ رد کی سوا اسکے نہین کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مؤدی ہوا اور رندہ ثنای علماء اور عمل شیخ الاسلام مین

پیشقدم جامعۂ علماء ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تہا بلبیس مین پہونچکر سولہوین رمضان ۷۲۷ھ کو قضا کی اونکے جنازے کو اٹہاکر قاہرہ مین لاے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمۂ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ تعالیٰ امام محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری المکی المتوفی ۶۹۴ھ انکی شرح تنبیہ مبسوط دس بڑی جلدون مین ہے مگر یہ اکثر وجوہ ضعیفہ کو اختیار کرتے ہین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مین اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت ہین تنبیہ پر کبریٰ وصغریٰ اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا نام مسلک القنبیہ فی تلخیص التنبیہ رکہا ہے یہ مختصر کبیر ہے انکا ایک اور مختصر صغیر ہے اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب تنبیہ رکہا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الکشف

ترجمۂ ذہبی صاحب تاریخ رحمہ اللہ تعالیٰ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ لایجاری اولاحفظ لایباری حدیث ورجال حدیث مین متقن تہے علل واحوال حدیث مین ناظر تراجم مردوں وابانت ایہام کے عارف تہے اونکی تواریخ مین بہت کچہ جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع بخشا تصنیف مین کثرت فرمائی مطولات کو تالیف مختصر مین کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی جسب انکی تاریخ کبیر پر جسکا نام تاریخ الاسلام ہے جزء بعد جزء واقف ہوے تو کہا کہ یہ کتاب جلیل القدریہ تاریخ بیس جلدون مین ہے اور کتاب بتاریخ بلادہبی بیس جلد ہے منجملہ انکی تصانیف کے الدول الاسلامیہ وطبقات القراء وطبقات الحفاظ دو مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہین انکی ولادت ۶۷۳ھ چہ سو تہتر مین ہوئی اور ۷۴۸ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ السبکی العلامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حامد بن یحیی ابن عثمان الانصاری امام فقیہ محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین مجتہد مطلق سبک مین اعمال منوفیہ ماہ صفر ۶۸۳ھ مین متولد ہوئے ابن الرفعہ پر فقہ کیا حدیث شریف دمیاطی سے اخذ کی تفسیر عراقی سے قرأت لقی بن الرفیع سے اصول ومعقول علای باجی سے نحو ابو حیان سے حاصل کی تصوف مین شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست حکم کی مصر مین طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے ہین کہ بعد امام غزالی کے مانند اونکے نہین آیا میرے نزدیک لوگ اونپر اس قول مین ظلم کرتے ہین نزدیک میرے وہ نہین ہین مگر مثل سفیان ثوری کے بالجملہ مصنفات سبکی کے جلیلہ فائقہ ہین کہ بسبب اون نفائس بدیعہ ونفیس تحقیقات تقسیمہ کے جوانمین ہین اس لائق ہین کہ آب زر سے لکہی جائین انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارہ نیل پر روز دوشنبہ چوتہی جمادی الاخرہ ۷۵۶ھ مین ہوئی

ترجمۂ عبد الحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالیٰ عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی اشبیلی المعروف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد وابی الحکم بن برجان وغیرہ سے روایت رکہتے ہین ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنہ اندلس کی جا بجا نزیل ہوے علم انکا مین منتشر ہوا خطبہ ومنبر کی ولایت رکہتے تہے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث وعلل ورجال حدیث تہے خیر وصلاح وزہد وورع وتقلل دنیا سے متہ موصوف تہے انکی کتاب الزہد وکتاب العاقبہ فی ذکر الموت وکتاب الرقائق وغیرہ کتب نافعہ ہین وفات انکی ۵۸۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

کشف الظنون مین کہا ہی کتاب العاقبۃ فی البعث للامام ابی محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الاشبیلی الازدی المتوفی سنۃ احدی وثمانین

ترجمۂ مقریزی صاحب الخطط والآثار احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخطط والآثار للقاہرہ سخاوی کہتے ہین کہ انکا مولد موافق اوسکی جسکی وہ خبر دیتے اور اوسکو لکہتے تہے بعد ساٹہ کے ہے یعنی سات سو بڑے بڑے لوگونسے ملاقات کی ائمہ کی ہمنشین رہے تفقہ حنفی کیا اپنے نانا کی مذہب پر پہر شافعی ہوے سخاوی کہا ہے کہ وہ شافعی کی طرف مائل تہا بیساہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اونہون نے حدیث کو دوست رکہا پہر اوسپر مواظبت کی یہانتک کہ وہ بمذہب ابن حزم متہم ہوگئے تہے انتہی انکو ظاہر پر توق کی ساتہ اتصال ہوا دمشق مین ہمراہ اپنے فرزند ناصر کے داخل ہوے کئی بار اوتر کر ہانکی قضا پیش کیگئی انکار کیا بہت بارح کیا اور مجاورت سے پہر اس سبب سے اعراض کیا اور قاہرہ مین اقامت کرکے تاریخ کی شغل پر عاکف ہوئے یہانتک کہ تاریخ مین انکا ذکر مذکور ہوا دور دشہرہ پہونچا انکی خطہ سے یاد

وائی تصانیف دوسو جلد پر زیادہ ہے ۶۴۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی التاج المکلل **ترجمۂ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ** شیخ عزالدین بن عبد السلام ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی ابو محمد الاسلام وسلطان العلما، فقیہ فخر بن عساکر پر کیا اصول سیف اموی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سنی عربیت مین بارع وفائق ہوئے ذہبی نے عبر مین کہا کہ معرفت مذہب یا زہد وورع اونکی طرف منتہی ہوئی اور رتبۂ اجتہاد کو پہونچے تھی مصر مین بیس برس سے زیادہ نشر علم وامر بمعروف ونہی منکر کے بسر کئے بادشاہون پر سختی کرتے دوسرون کیا ذکر ہے جب مصر مین تشریف لائے تو مندری نے اونکے ادب مین مبالغہ کیا اور فتوی دینے سے رگ گئے اور کہا کہ ہم اونکی تشریف لانے سے پہلی فتوی دیتے تھے اور بعد حضور اونکو منصب فتوی کا اونہین مین متعین ہے مصر مین تفسیر کے کئی درس کہے اور کتابین تالیف کین صاحب کرامات تھی خرقۂ تصوف شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے پہنا تھا اور شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے حقیقت مین کلام سنا تھا **حکایت** حضرت شاذلی فرماتے تھے کہ مجھسے کہتے ہین کہ روی زمین پر کوئی مجلس فقہ مین ابھی مجلس شیخ عزالدین سے اور حدیث مین ابھی مجلس منذری سے اور علم حقائق مین ابھی تیری مجلس سے نہین ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف اونکی منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتوی اونکی طرف آتا تھا آخر عمر مین تعبد بمذہب کرتے تھے بلکہ انطاق اونکا متسع ہوگیا تھا اور فتوی اپنا اجتہادی دیتے تھے ابن دقیق العید کہ اونکے شاگرد ہین کہتے ہین کہ ہوا حد سلاطین العلما، اور ابن حاجب نے کہا افقہ من الغزالی **حکایت** قاضی عزالدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہون فتوی دیا بعد اوسکے اونکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر وقاہرہ مین اپنی جانپر منادی کرا کہ جس کسیکو ابن عبد السلام نے ایسا فتوی دیا ہو چاہیے کہ وہ اوسپر عمل نکرے اسواسطے کہ اوسمین خطا واقع ہوا ہی خطب بوتی کہا یا وجود اس تمام شدت وصلابت کی حسن المحاضرہ تھی ہوا در واشعار سماع مین حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا لطیف ظریف تھے استشہاد بہ اشعار فرماتے انکی وفات مصر مین سنہ ۶۶۰ھ مین ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف **ترجمۂ ابن دقیق العید رحمہ اللہ صاحب المام وغیرہ** شیخ تقی الدین ابو الفتح محمد بن الشیخ مجد الدین علی بن وہب بن مطیع القشیری القوصی المتقلوطی المصری المالکی الشافعی ابن دقیق العید قاضی القضاۃ احد الاعلام امام متقن مجود فقیہ مدقق اصولی ادیب شاعر نحوی ذکی غواص معانی مجتہد وافر العقل کثیر السکینہ بخیل بالکلام تام الورع شدید التدین مدیم السہر مکب علی المطالع والجمع سمع جزا تھے ابن السبکی نے کہا شیخ الاسلام الحافظ النزاہد الورع الناسک المجتہد المطلق ذو الخبرۃ التامۃ بعلوم الشریعۃ الجامع بین العلم والدین والسالک سبیل السادۃ الاقدمین الکمل المتاخرین انکی ولادت پشت دریای شور پر قریب ساحل ینبع کے ہوئی انکا مان باپ قوص سے متوجہ حج کی تھے کہ روز شنبہ ۲۵ شعبان ۶۲۵ ہجری کو پیدا ہوے قوص مین نشو ونما پایا وہین تفقہ کیا مصر وشام کی طرف رحلت کی اور بہت کچھ سماعت فرمائی شیخ عزالدین بن عبد السلام سے علم اخذ کیا اور تحقیق علوم مین غایت کو پہونچے درجۂ اجتہاد کو واصل ہوئے ریاست علم کی اونکے زمانے مین طرف اون کے منتہی ہوئی لوگ سوار یان کر اونکے پاس حاضر ہوتے انکی مصنفات ہین منجملہ اونکے الالمام فی الحدیث ہی اور اوسکی شرح وغیرہ ۷۰۲ھ ماہ صفر روز جمعہ مین انکی وفات ہوئی انکے ترجمہ کے یہ چند لفظ ہین اتحاف مین انکا ترجمہ احافل لکھا ہے **ترجمۂ ابن وجیہ رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو الخطاب الامام العلامہ الحافظ الکبیر عمر بن حسن ابن وجیہ الاندلسی السبتی علم حدیث کے بصیر اور اوس کے ساتھ معتنی تھے لغت سے خط وافر رکھتے تھے ورع وعبادت مین مشارک ان کی تصانیف ہین مصر کو وطن ظہیرا یا تھا ملک کامل کے مؤدب ہوئے تھے دار الحدیث کاملیہ مین درس کہتے تھے ۶۳۳ ہجری مین وفات پائی اسّی کے اوپر کچھ سال کی عمر تھی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف **قاضی ابو بکر بن الباقی الانصاری صاحب مشیخہ رحمہ اللہ**

کشف الظنون مین صرف اتنا لکھا ہے کہ مشیخۃ القاضی محمد بن عبد الباقی البیمارستانی الحافظ انتہی

ترجمہ خطابی صاحب معالم السنن رحمہ اللہ تعالیٰ ابوسلیمان حمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث انکی تصانیف بدیعہ مین بمنجملہ اونکے غریب الحدیث ومعالم السنن فی شرح سنن ابی داؤد واعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق مین ابوعلی صفار اور ابوجعفر رزاز وغیرہما سے سماعت کی اور انسے حاکم نیسابوری وعبدالغفار فارسی اور ابوالقاسم عبدالوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت وروایت رکھتے ہین وفات انکی ربیع الاول ۳۸۸ھ ہجری کو مدینہ بست مین ہوئی بست بضم موحدہ وسکون سین مہملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنی کثیرۃ الاشجار والانہار بستی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابی نسبت ہے اونکی وجہ خطاب کیطرف بفتح خاء سے یعنی وطاء مہملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریت زید بن الخطاب سے ہین اونکی طرف منسوب ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف ترجمہ شیخ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفیہ وغیر مولفات نافعہ رحمہ اللہ تعالیٰ مسعود بن عمر التفتازانی الامام الکبیر المعروف بسعد الدین ۷۲۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے عصر کے اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم مین فائق ہوئے انکا ذکر مشہور ہوا طلبہ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف مین بمر شباب زیادہ سالہ شروع کیا ۷۹۲ھ مین انتقال ہوا تصانیف انکی کثیر شہیر متداول ہین درمیان اہل علم کے جیسے مطول ومختصر وغیرہ کذا فی التاج المکلل ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی الملقب تقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تھے فضلای عصر سے تفسیر وحدیث وفقہ واسماء رجال مین اور جو کچھ اوس سے تعلق ہے ساتھ علم حدیث شریف ونقل لغت کے فنون عدیدہ مین انکو مشارکت تھی اور فتاوی انکے مسددہ ہوتے تھے یہ ابن خلکان کے اوستاد تھے روز چہارشنبہ وقت صبح ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ھ کو دمشق مین وفات پائی بعد ظہر کے اونیز نماز پڑہکر مقابر صوفیہ خارج باب النصر مین دفن کیا انکی ولادت ۵۷۷ھ کو شرخان مین ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اربل سے قریب شہرزور کے حکایت ابن الصلاح فرمایا کہ خواب مین مجھکو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلۃ ما وجدت التحمل یمکنک فان لکل یوم رزقا جدیدا والا لحاح فی المطالب یذہب البہاء وما احسن الصنیع الی الملہوف ورب ما کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالیٰ والحظوظ مراتب فلا تجعل علی ثمرۃ قبل ان تدرک فانک ستنالہا فی اوانہا ولا تجعل فی حوائجک فتفیق بہا ذرعا ویغشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالیٰ بدرالدین محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی ۷۴۵ھ مین متولد ہوئے اسنوی ومغلطائی وابن کثیر واذرعی وغیرہم سے اخذ کیا اور تالیف کی اونکے فنون عدیدہ مین تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے الخادم علی الرافعی والروضۃ وشرح المنہاج والدیباج وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتنقیح علی البخاری وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخریج احادیث الرافعی وتفسیر القرآن الی سورۃ مریم والبحر فی الاصول والسلاسل المذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روز یکشنبہ بیستم رجب ۷۹۴ھ مین انتقال ہوا قرافہ صغری مین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف ترجمہ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی انکی ولادت تقریبا ۷۹۰ھ مین ہوئی قاری ہدایہ سراج پر تفقہ کیا انواع علوم فقہ واصول ونحو ومعانی وغیرہا مین اقران پر فائق ہوئے علامہ محقق جدلی نظار تھے انکو اشرف نے مدرسہ کا شیخ کیا ایک مدت اوسکے ساتھ شریک ترک کیا اور شیخونیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کردیا انکی تصانیف ہین منجملہ اونکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ ہین رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ الحافظ الامام ابوسعید عبدالرحمن بن احمد بن الامام یونس عبدالاعلی الصدفی المصری صاحب تاریخ مصر ۳۸۱ھ مین پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہون نے

مصر سے رحلت نہیں کی نہ غیر مصر میں سماع کیا لیکن یہ اس شان میں امام متیقظ حافظ مکثر خبیر بایام وتواریخ مردم ہیں جلدی الا۔ ئی ۳۴۴ھ
میں وفات پائی کذا فی حسن المحاضرہ ترجمہ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالے ابو علی الحسین بن احمد المروروذی الفقیہ الشافعی المعروف
بالقاضی صاحب التعلیقۃ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تھے مذہب میں مکتہ جس وقت امام الحرمین کتاب نہایۃ المطلب میں اور امام
غزالی وسیط وبسیط میں یہ لفظ کہیں کہ وقال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہیں نہ انکے سوا اور کوئی انہوں نے فقہ کو ابو بکر فال مروزی سے
اخذ کیا اور اصول فروع وخلاف میں تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگوں کے حکم کرتے درس دیتے فتوی بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے
انسے فقہ اخذ کی منجملہ اونکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب وکتاب شرح السنہ وغیرہما ہیں انکی وفات ۶۲۰ھ کو
مرورروذی میں ہوئی رحمہ اللہ تعالے کذا فی ابن خلکان ترجمہ ابن فورک رحمہ اللہ تعالے استاذ ابو بکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی
ادیب نحوی واعظ اصبہانی ایک مدت عراق میں اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر رے کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے انکی سعایت کی
اہل نیسابور نے انکو مراسلات کی اور اونکی طرف متوجہ ہونیکا التماس کیا انہوں نے مانا اور نیسابور میں تشریف لائے یہاں انکے لئے ایک
مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالے نے انکے سبب سے علوم کے کئی انواع کو زندہ کیا جبکہ انہوں نے نیسابور وطن مختار الیا اور
وہاں فقہا کی ایک جماعت پر انکے برکات ظاہر ہوئے اور انکی مصنفات اصول فقہ دین ومعانی قرآن شریف میں قریب یکصد کے
پہونچی تو یہ مدینہ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہاں انسے مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ انکی کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال تنیجۃ
متابعۃ الشہوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شہوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبد اللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسابور کی طرف عود کیا
راہ میں انکو زہر دیا وہیں انتقال فرمایا اور نیسابور کی طرف لائے جیرہ میں مدفون ہوئے انکا مشہد یہاں ظاہر ہے اور سکی زیارت کیجاتی ہے
ویستق بہ وتجاب الدعوۃ عندہ انکی وفات ۴۰۶ھ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالے الحکایت ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ میں کہا ہو
کہ میں نے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ابو بکر ابن فورک کی عیادت کو گیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھوں میں
آنسو بھر آئے میں نے کہا بیشک اللہ سبحانہ تمکو عافیت وشفا دے گا مجھسے کہا گیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ میں موت سے ڈرتا ہوں میں تو اور اسموت سے
خوف کرتا ہوں ف فورک بضم فا وسکون واو وفتح را بعد اوسکے کاف اسم علم ہے اور جیرہ بکسر جای مہملہ وسکون تحتانیہ وفتح را بعد اوسکے ہای
ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسابور میں اسکی طرف ایک جماعت علماء کی منسوب ہے یہ اوس جیرہ کے ساتھ متلبس ہوتا ہے جو ظاہر کوفہ میں ہے اور غزنہ
بفتح غین معجمہ وسکون زای معجمہ وفتح نون بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک مدینہ عظیمہ ہے اوائل ہند میں جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان
ترجمہ بغوی صاحب شرح السنہ رحمہ اللہ تعالی ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث ۱۱۶
المفسر علوم میں دریا تھے فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام اللہ میں تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح
کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس نہیں دیتے مگر باوضو کتب کثیرہ تصنیف کیں منجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ میں اور کتاب شرح السنہ حدیث میں اور
معالم التنزیل تفسیر قرآن کریم میں اور کتاب الجمع بین الصحیحین وغیرہ انکی وفات ماہ شوال ۵۱۰ھ کو مرورروذ میں ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک
مقبرہ طالقانی میں دفن ہوئے قبر انکی وہاں مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی ابن خلکان فرماتے ہیں میں نے کتاب فوائد السفر میں دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین
عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی میں نے یہ اونکے خط سے نقل کیا واللہ اعلم حکایت انسے منقول ہے کہ انکی ایک بی بی
مر گئیں انہوں نے اونکی میراث میں سے کچھ نہ لیا اور یہ نمزی روٹی کھاتے تھے انکو اس بات میں ملامت کی تو روٹی کو زیت سے کھانے لگے

نسبت ہے طرف عمل و بیع فراء کے اور رفعوی بفتح موحدہ غین معجمہ بعد واو ساکنہ ہے طرف ایک شہر کے خراسان مین جو کہ درمیان مرو و ہرات کے ہے اوسکو بغ و بغشور کہتے ہین یہ نسبت شاذ بر خلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب مین کہا ہے کذا فی ابن خلکان

۳۴۰ ترجمۂ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم بن الفضل الامام العلامہ امام الدین ابی القاسم الرافعی القزوینی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ما اظن فی بلاد العجم مثلہ صاحب فنون نیک سیرت نے شرح حیز یارہ مجلد مین لکھی کسی نے انکی طرح وجیز کی شرح نہین کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتمکنین۔ انکی کرامت بہت تھی ابو عبد اللہ محمد بن محمد اسفرائنی نے اربعین مین لکھا ہے کہ شیخنا امام الدین وناصر السنہ اپنے زمانے کے اوحد عصر تھے علوم و دینیہ مین اصولاً و فروعاً ۶۲۳ھ کو فوت

۱۱۸ ہوئے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے کذا فی الاتحاف ترجمۂ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالے ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولاے یزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید ہین اصل انکی فارس سے تھی انکے آبا مین سے پہلے پہل جو شخص اندلس مین آیا وہ انکے دادا خلف ہین انکا مولد قرطبہ مین بالا دانداس سے روز چہار شنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان ۳۸۴ھ کو قرطبہ کی جانب شرقی مین پیدا ہوئے علوم حدیث و فقہ کے عالم و حافظ مستنبط احکام

۱۱۹ کتاب و سنت سے تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفنن تھے علوم جمہ کثیرہ مین عالم ساتھ اپنے علم کے دنیا مین زاہد تھے باوجود اوس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت و تدبیر ملک مین تھے متواضع صاحب فضائل و تالیف کثیرہ ہین علوم حدیث شریف مین مصنفات و مسندات سے بہت کچھ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان ۴۵۶ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے ترجمۂ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے ابو المعالی عبد الملک ابن الشیخ ابی محمد عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف بن عبد اللہ الجوینی الفقیہ الشافعی ملقب بضیاء الدین معروف بامام الحرمین اعلم علماے متاخرین اصحاب امام شافعی سے علی الاطلاق جمیع علیہ امامت متفق علیہ غزارت مادہ و تفنن کے علوم اصول و فروع و ادب وغیرہ مین تھے جو توسع عبادت مین انکو روزی ہوا انہماد ہ انکے غیر سے معلوم و معہود نہین ہے درس جو کہتے وہ چند ورقون مین سماتا اور سکے کسی حرف مین انکی زبان لنگی نہین کرتی تھی ۱۲ برس مین اپنے والد پر پڑھا وہ انکے طی و تحصیل وجودت قریحہ و فحامل اقبال سے جو اوپر ظاہر ہی تعجب کرتے تھے اپنے والد کی تمام تصانیف پر گزر کیا اور اوسمین تصرف فرمایا یہانتک کہ تحقیق و تدقیق مین اوپر فائق ہو گئے جب اوکا انتقال ہو گیا تو بجاے پدر واسطے تدریس کے بیٹھے اور بعد تدریس کے نزدیک استاذ ابو القاسم اسکافی الفرائضی کے مدرسۂ بیہقی مین جاتے اور سلم اصول سیکھتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت علما کو وہان دیکھکر حجاز مین آئے اور مکہ معظمہ کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینہ منورہ گئے درس و فتوی کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا اسلئے اونکو امام الحرمین کہتے ہین انکی ہر فن مین تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی تصانیف سے شامل فی اصول الدین و برہان فی اصول الفقہ و تلخیص التقریب والارشاد و العقیدۃ النظامیہ وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیہ کرام اور انکے اقوال کی شرح مین شروع کرتے تو حاضرین کو رلاتے ہمیشہ طریقۂ مرضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے حکایت انکے والد ابو محمد اجتہاد مین کتابت اجرت کیا کرتی تھے اس کسب سے کچھ جمع کرکے ایک لونڈی موصوف بجمیع وصلاح خریدی اور اپنے ہاتھ کے کسب سے اوسکو کھانا کھلاتے امام الحرمین اس لونڈی کے شکم سے ہین انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت کو اسکے دودھ پلانے پر قدرت نہ دینا ایک سن لونڈی کے پاس آتے دیکھا کہ وہ درد مند بیٹھی ہوئی ہے اور بچہ رو رہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چھاتی اوسکے مونہہ مین دیدی بچہ دودھ

اوس سے پی لیا تاکہ والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑکر گھڑی بھر اوندہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتھ ملا اور اوسکے حلق مین انگلی ڈال کر جو کچھ پیا تھا بطور قے کے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا مجھپر اس سے آسان ہے کہ طبیعت اوسکی غیر مان کا دودھ پی کر فاسد ہو جائے امام احمر بن حنبل سے منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظرے مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے بقیہ سے ہے انکی ولادت ۸ محرم ۱۶۴ھ مین ہوئی جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شنقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گاؤن ہے اعمال نیسابور سے یہان کی ہوا معتدل اور پانی ہلکا ہے شب چہار شنبہ وقت عشا کے آخر ۱۲ ربیع الآخر ۲۴۱ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل کرکے نیسابور کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گھر مین دفن کیا بعد چند سال کے وہان سے مقبرۂ حسین مین نقل کیا پہلوی والدین دفن کردیا انکے فرزند ابوالقاسم نے نماز جنازہ پڑہی انکی وفات کے دن بازار بند ہوئے انکا منبر جو جامع مسجد مین تہا ٹوٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے پیٹھے اور بہت سے مراثی انکی حق مین کہے انکے شاگرد اوسدن قریب چہار صد ایک نفر ہوسب نے اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس اسی حال پر رہے رحمہ اللہ تعالے

۷۹ ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ ابو نصر بشر بن الحارث بن عبدالرحمن بن عطا بن ہلال بن ماہان بن عبداللہ مروزی معروف بہ حافی عبداللہ کا نام عجبور تہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اسلام لائے تہے حضرت بشر کبار صالحین واعیان اتقیا و متورعین سے تہے اصل انکی مرو کا ایک قریہ سے ہے اوسکا نام ماترسام ہے انہون بغداد مین سکونت اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا کتاب کے تہے حکایت انکی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ انہون نے راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالے کا نام لکہا ہوا تہا فدمون نے اوسکو روند ڈالا تہا انہون نے اوسکو اوٹہا لیا کسی درہم انکے پاس تہے اوسکی خوشبو خریدی پہر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اوسکو دیوار کے درار مین رکہدیا خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے اے بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبودار کرونگا جب بیدار ہوئے تو توبہ کی حکایت حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقہ در کو ٹہونکا کہا گیا کون ہے انہون نے کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گھر کے اندر سے کہا اگر تو دوا فق کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجھسے جاتا رہتا حافی اسلئے لقب ہوا کہ یہ چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے تسمہ طلب کرتے تہے وہ تسمہ ٹوٹ گیا تہا چرم دوز نے کہا ما اکثر تکلفک علی الناس یعنی لوگون کو تم بہت تکلیف دیتے ہو اسپر انہون نے اپنے ہاتھ سے جوتا پہنکدیا اور دوسرا انکے پاؤن مین تہا اور تسمہ کہالی کہ آئندہ کے لئے جوتا نہ پہنین حکایت کسی نے حضرت بشر سے پوچہا کہ تم کس چیز سے روٹی کہاتے ہو کہا مین عافیت کو یاد کرتا ہون پس اوسکو سالن بنالیتا ہون جلد انکے دعا کی ایک یہ ہے۔ اللھم ان کنت شھرتنی فی الدنیا للتفضح فی الاخرۃ فاسلبہ عنی ومن کلامہ عقوبۃ العالم فی الدنیا ان یعمی بصر قلبہ وقال من طلب الدنیا فلیتھیا للذل ۔ بعض نے کہا کہ مینے بشر سے سنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تہے کہ تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اوسکی زکوٰۃ کیا ہے فرمایا کہ دو سو حدیثون مین سے پانچ حدیثون پر عمل کرو حضرت سری سقطی و ایک جماعت صالحین رضی اللہ عنہم نے انسے روایت کی ہے انکی ولادت ۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی اور شہر ربیع الآخر ۲۲۶ھ یا ۲۲۷ھ مین وفات پائی یا دہ کو دن دسوین محرم یا بیسوین بغداد

۸۰ یا رمین وفات ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ ابوالقاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی نہاوند سے اور انکا مولد و منشا عراق ہوا وہ وقت کے شیخ فرید عصر اور کلام انکا حقیقت مین شہد و مردمون ہوا بو ثور صاحب امام شافعی رضی اللہ عنہ سے تفقہ کیا کسی نے کہا بلکہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی مذہب پر ہوا انکا حال ابن خلکان مین جو کچھ لکہا ہے سنیئے کہ ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ مین آئے شب جمعہ و بغداد مین وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کے مذہب ہوا کہ اسی سال ماہ رمضان کے دن سے ۲۹ یا ۳۰ تاریخ جمعہ و بغداد مین وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم ابوحامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی الملقب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکا آخر عصر مین طائفہ شافعیہ مین مثل انکا نہین ہوا ابتدا طوس مین احمد ذاکانی پر تحصیل کیا

بعد اوسکے نیشاپور مین تشریف لاکر اور درسہاے امام الحرمین ابی المعالی جوینی مین آنے گئے اور اشتغال مین کوشش کی یہانتک کہ مدت قریبہ مین تحریر تحقیق فرمائی اور اپنے اوستاد کو زمانہ مین احیان شار الیہم سے ہوئے اور اوسی وقت مین تصنیف کا شغل کیا انکے اوستاد انسے تبجیل کرتے تھے اور اوقات و ستاد اوقات کو ملازم رہے بعد اسکے نیشاپور سے نکلکر عسکر مین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے انکی تعظیم تکریم کی اور اپنے متوجہ ہونے مین مبالغہ کیا حضور مین وزیر کی ایک جماعت افاضل کی تھی درمیان اونکے چند مجلسونمین جدال و مناظرہ ہوا ان سب مین تمام لوگون پر غالب ہوئے انکا نام مشہور ہوا قافلے کے قافلے انکا ذکر خیر نام ایک لیکر سائر و دائر ہوئے وزیر نے تدریس مدرسہ نظامیہ کی انکو سپرد کی وہان درس کرتے رہے اہل عراق انپر فریفتہ تھے اور انکا مرتبہ و منزلت اونکے نزدیک مرتفع و بلند تھا بعد اوسکے اس سب کو ترک کرکے سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہان سے پھرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت شہر دمشق مین جامع مسجد کے زاویہ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہان سے بیت المقدس گئے اور عبادت مین اجتہاد کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجا لائے اور ایک مدت اسکندریہ مین مقیم رہے وہان سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تاشفین صاحب مراکش کیا تھا کہ اس اثنا مین اوسکے مرنیکی خبر پہونچی ناچار اوس ارادے سے پھر کر اپنے وطن کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوئے اور چند فن مین تصنیف کتب مفیدہ کا شغل فرمایا انکی تصانیف مین سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط والبسیط والوجیز والخلاصہ فقہ مین ہین اور منجملہ اونکے کتاب احیا علوم الدین ہے یہ کتاب انفس و اجل کتب ہے اصول و جدل وغیرہ مین تھا انکی کتب مین غرضکہ انکی کتابین بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہین بعد اسکے واسطے تدریس مدرسہ نظامیہ کے انکو نیشاپور مین طلب کیا بعد کرار بسیار قبول کیا بعدہ اوسکو ترک کرکے طرف وطن کے لوٹ آئے خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغلین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مشغول ختم قرآن شریف و مجالست اہل قلوب و تعوہ تدریس یہانتک کہ انتقال فرمایا انسے روایت اشعار کی بھی کی ہے ولادت انکی ۴۵۰ھ مین اور وفات ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ ہجری کو طاہران مین وفات پائی طاہران قصبہ طوس سے اور طوس و طوسان خیر اسانیشتمل ہے دو شہر پر ایک طاہران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت ہے طرف غزال کی بفتح غین معجمہ و تشدید زای معجمہ اور کہتے ہین کہ تخفیف زای معجمہ نسبت ہے طرف غزالہ کی کہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہے لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسیطرح کہا ہے یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے تشدید زا سے نقل کی ہے اور نووی نے تبیان مین غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ مین تخفیف ہون منسوب طرف غزالہ کی کہ یہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور مصباح مین اونکے بعض ذریت سے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید مین ہمارے دادا کی خطا کرتے ہین والیکن ابن کثیر نے سمعانی کا خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجھسے کہا کہ وہ منسوب ہین طرف غزالہ بنت کعب الاحبار کی سبکی رحمہ اللہ نے طبقات مین کہا ہے کہ اونکے والد صوف کو کاتتے اور اوسکو دکان طوس مین فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا مینے اونکو طوس مین دیکھا اونپر ایک مرقعہ تھا مینے کہا کہ تمہارے پاس ہوا اسکے کوئی کپڑا نہین ہے حالانکہ تم تو صدر ہو تمہارے ساتھ اقتدا کرتے ہین اور تمہارے نور سے طرف معالم المعارف کے راہ پاتے ہین کہا ہیہات جسوقت کہ قسمت سعادت اس ارادت مین طالع ہوا تو شموس افول مصابیح اصول پر چمکے اور خالق واسطے ارباب البابر البصائر کے تبیین ہوا کیونکر رجوع و صیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑہے ؎ ترکت ھوی لیلی و کُثیّ بمعزل + وصرت الی محبوب اول منزل + وناداتنی الاکوان حتی اجبتہا + الا ایہا الساری دویدك فانزل + فعرست فی دار الفنای بعزیمۃ + فطوفت والتعریف منہا بمعزل + عزلت ہموم عزلۃ فقیقا فلم احد لعزلی نتاجا فکسرت مغزلی + **حکایت** بعض مشائخ نے حضرت امام کو روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کرتے ہین

جواب نہیں طعن کرتا ہے آپ نے اوس شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوا تو ضرب کا اثر موجود تھا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انکی کتب میں لوگوں نے عبارتیں ٹھونس دی ہیں ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو منقوض نہیں رکھتا ہے مگر حاسد یا زندیق **حکایت** شیخ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان الکبریٰ کی مجلد اول میں بذیل ذکر حمام لکھا ہے کہ امام غزالی ایک شخص ہیں اصحاب وجوہ سے مذہب میں اور منجملہ اون چیزوں کے جو ہمسے حکایت کی گئیں اور شہور ہوئیں اور روایت اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالیٰ ابو الحسن شاذلی سے رکھتے ہیں یہ ہے کہ اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے امام غزالی کے ساتھ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہو اسے تمہاری امت میں کوئی خبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کے فرمایا اونہوں نے کہا نہیں شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ الحقیقۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی کے واسطے اونکی صدیقیت عظمیٰ کی شہادت دی اور فرمایا حسبك من باهي بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم موسى وعيسى وشهد له الصديقون بالصديقية العظمى اور ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی نے مہمات میں اونکا خوب ترجمہ لکھا ہے اور یوں کہا ہو قطب الوجود البركة الشاملة لكل موجود وروح خلاصة اهل الايمان والطريق الموصلة الى رضاء الرحمن يتقرب به الى الله تعالى كل صديق ولا يبغضه الا ملحد او زنديق قد انفرد في ذلك العصر عن اعلام الزمان واكمل في هذا الباب فلا يبعد ان يسمى انسان الفقه اور انکی کتب نافع و مفید ہیں خصوصاً احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اوس سے مستغنی نہیں ہوتا ہے انتہے کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالیٰ **کشف الظنون** میں لکھا ہے کہ کتاب احیاء پہلے پہل مغرب میں گئی بعض مغاربہ نے اوسمیں سے کئی چیزوں کا انکار اور املاء فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکھی بعدہ رد کرنیوالے نے ایک خواب دیکھا کہ اوسمیں شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہو گیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے حق میں تھا تائب ہوا **حکایت** ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن حرازم اپنے یاروں پر نکلے اور اونکے پاس ایک کتاب تھی کہا تم بیچا نتے ہو کہ یہ احیاء ہے اور شیخ امام غزالی میں طعن کرتے تھے اور اس کتاب کے پڑھنے سے منع کرتے تھے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑوں سے مار گیا تھا اور کہا کہ غزالی میرے خواب میں آئے اور مجھکو پکڑ کر پیش گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیگئے اور کہا ای رسول خدا یہ مرد زعم کرتا ہے کہ میں آپکی وہ چیز کہتا ہوں جسکو آپ نے نہیں فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے مارنیکا حکم دیا پس میں مار گیا هلك انقله المنادي في طبقاته غرضکہ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ اس امت مرحومہ میں ایک آفتاب عالمتاب ہے اونکے فضائل و مناقب بیشمار ہیں علماء دین نے ہر وقت میں اونکی مدح و ثنا کی اور منکرین کے انکار کو خوب رد کیا ہے اور اونکے کلام حسن نظام کو محامل حسنہ پر حمل کیا ہے جیسا کچھ لکھا گیا ایک شعاع ہے اونکے فضائل کی مہر سپہر کے تفصیل اسکی اتحاف النبلاء میں ہے جناب فیق رحمہ اللہ کو انکے ساتھ ایک اس قسم کی دلچسپی ہے کہ اونکی بعض تصانیف کو انواع و اقسام کے قالبوں میں ڈھالکر رسائل جداگانہ تالیف فرمائے ہیں اور اونکے مضامین دقیق کو عبارات سہلہ میں ادا کیا ہے ناظرین خیر ناظر قرت طالعہ کو اونکی تعدد ادائی فرمائیگا اور قیمت دارین حسن تمام و نیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثنا و مدح روض الریاحین میں خوب لکھی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ محاسن الحسنین میں مندرج ہے بالفضل اونکی تاریخ مرآۃ الجنان وقت تحریر اس رسالہ کے زیر مطالعہ تھی دیکھا تو اسمیں بھی بہت مدح تحریر فرمائی ہے اور بذیل ترجمہ ایک مقام فیض التیام بعض علماء کرام کا ذب لکھا ہے تم فرمایا ہے جی میں آیا کہ وہیں لکھدیا جاوے مگر فی الجملہ طول ہو جاوے گا کیونکہ اوسمیں بعض فوائد غریبہ ہیں اگر وہ گوشۂ خاطر موسس متدین میں امانت رہیں تو خالی برکت سے نہیں ہیں **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان میں فرماتے ہیں کہ امام حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے فقیہ امام ابو القاسم سعد بن ابی القاسم بن ابی ہریرہ اسفرائنی صوفی شافعی سے دمشق میں سنا انہوں نے کہا میں نے امام اوحد زین الفقراء جمال الحرم ابو الفتح عامر بن کامل بن ابی عامر السامری سے مکہ میں سنا یہ کہتے ہیں کہ میں سنہ یکشنبہ چودہویں تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ کو درمیان نماز ظہر و عصر کے مسجد الحرام میں داخل ہوا اور وجد احوال فقر اجوا و پنہ ظاہر ہوئے تھے اوسکا کچھ ذکر کیا کیا کہ میں قدرت نہیں رکھتا تمہارا کہنا ہوں اور نہ اسکی کیفیت کہہ سکتا ہوں بسبب شدت اوس چیز کے جو مجھ میں تھی اسلئے میں ایک ایسی جگہ طلب کرتا تھا کہ گہری ہو پس ایک

اوسمین آیا مام لوگون پس پیئے دروازہ بیت الجماعہ رباطرا منتہی کنارہ نیک باب عزورہ کہ کہلا ہوا پایا قلت یعنی فی حجۃ الباب المسمی فی الحدیث الحزورۃ کہا پس پہنچے اوسکا قصد کیا اور اوسمین داخل ہوا اور اپنی سیدہی کروٹ پر بمقابلہ کعبہ منہ کرکے پڑا اپنی ہاتھہ کو گال کے نیچے بچھایا تاکہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائیگا وہ ایک شخص اہل بدعت مین سے جو کہ بدعت کی ساتھہ معروف مشہور تھا آیا اور اپنا مصلی اوس گھر کے دروازے پر بچھایا اور ایک تختی اپنی جیب سے نکالی مین گمان کرتا ہون کہ وہ تیہر کی تھی اور اوسپر کچھہ لکھا ہوا تھا پھر اوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا اور اوسکو اپنے سامنے رکھا اور حسب عادت اپنی ہاتھہ چھوڑ کر ایک لمبی نماز پڑہی اور اوس تختی پر سجدہ کرتا تھا یہ ہر سو وقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے مین رہا اور جا نہین سے اپنی گال کو اوسپر ملتا تھا اور دعا مین تضرع وزاری کرتا تھا پھر اپنا سر اوٹھایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکھون پر رکھا پھر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب مین رکھدیا جیسے وہ پہلے رکہی ہوئی تہی کہا جب مین نے یہ دیکھا تو مین نے اس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور اپنے جی مین کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان مین زندہ ہوتے کہ اسکو اوسکے صنیع وفعل بد اور جس بدعت پر یہ ہین اوسکی خبر دیتے اور مین باوجود اس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تہا تاکہ مبہم پکڑ نہ لے کہ میرا وضو بگڑ جائے پس مین اس حال مین تہا کہ مجھہ پر اونگھہ طاری ہوئی اور غلبہ کرآئی سو مین درمیان بیداری وخواب کے تھا پس مینے ایک وسیع میدان دیکھا کہ اوسمین بہت سے لوگ کھڑے ہوئے ہین اور اونمین سے ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک کتاب مجلد ہے پھر وہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے مینے لوگون سے اوسکا حال اور اوس شخص کا حال جو حلقہ مین تہا پوچھا اونہون نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ لوگ اصحاب مذہب ہین چاہتے ہین کہ اپنے مذاہب اعتقاد کو اپنی کتابون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہین اور آپ اونکی تصحیح کرین کہا پس مین اس حال مین تہا لوگون کی طرف دیکھہ رہا تہا کہ حلقے والونمین سے ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتھہ مین ایک کتاب تہی کہا گیا بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین پھر وہ وسط حلقے مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا پس مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکے جمال وکمال مین دیکھا تو اسسے مست پوچھہ آپکے لباس سفید نظیف عمامہ قمیص کا سب لباس آپکا زی اہل تصوف تہا آپنے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا امام شافعی آپکے روبرو بیٹھے اور کتاب سے اپنے مذہب اعتقاد کو آپ پر پڑہا بعد اوسکے ایک اور شخص آئے کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور اونکے ہاتھہ مین ایک کتاب تہی اونہون نے سلام کیا اور امام شافعی کے برابر بیٹھہ گئے اور کتاب سے اپنا مذہب اعتقاد پڑہا پھر اونکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہانتک کہ باقی نرہے مگر تھوڑے اور جو شخص پڑہتا وہ دوسرے کے برابر بیٹھہ جاتا تا جب سب فارغ ہوچکے تو ناگاہ ایک شخص متدعۂ ملقبہ بارا فضد سے آیا اور اوسکے ہاتھہ مین کئی جزو غیر مجلد تھے اور اونمین اونکے عقائد باطلہ تھے اوسنے قصد کیا کہ حلقے مین داخل ہو اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہے تو جو لوگ آپکے ہمراہ تھے اونمین سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا اور اجزا کو اوسکے ہاتھہ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پھینکدیا اور اوس شخص کو نکال دیا اور اوسکی اہانت کی کما حقہ مینے دیکھا کہ لوگ فارغ ہوچکے اور کوئی باقی نہین رہا کہ آپ پر پڑہے پڑہے پس مین ذرا سا آگے بڑہا اور میرے ہاتھہ مین ایک کتاب مجلد تہی مینے ندا کی اور کہا یا رسول اللہ یہ کتاب آپکے اعتقاد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجھہ اونکے دین کے لئے آپ پر پڑہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وایش ذلک یعنی یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد ہے جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپنے مجھہ کو پڑہنے کا اذن دیا مین بیٹھا اور شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اھل السنۃ فی کلمتی الشہادۃ التی ھی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہون نے عقیدۂ مذکورہ مشہورہ کو چھاپا ہا ما کہ امام ابو حامد کا ایک فرزند تھا کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ وھی شہادۃ الرسول وانہ تعالی بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس کہا جب مین یہانتک پہونچا تو مینے بشاشت وتبسم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین دیکھا یہانتک کہ جب مین آپکی نعت وصفت تک پہونچا تو آپنے میرے بطرف التفات فرمایا اور کہا غزالی کہان ہے ناگاہ غزالی موجود ہے گویا وہ حلقے پر آپکے روبرو کھڑے ہوئے تہے کہا مین یہ ہون یا رسول اللہ اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا آپنے

اونکو سلام کا جواب دیا اور آپنے اپنا دست عزیز غزالی کو دیا داد سکو چومتے تھے اور اپنے دونوں رخسار اوسپر رکھتے تھے واسطے برکت لینے کے آپ سے اور اونکو دست عزیز و مبارک سے پھر غزالی مدینہ گئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے نہیں دیکھا کہ وہ جیسے میری قرارت و اعتقاد سے خوش ہوئے ویسی کسی کی قرارت سے زیادہ خوش ہوئے ہوان بھیر مین بیدار ہوگیا اور میری آنکھون مین آنسو کا اثر تھا بسبب اوس چیز کے کہ مینے وہ احوال و کرامات دیکھی کیونکہ وہ ایک نعمت جسیم تھی طرف سے اللہ تعالی کی خصوصاً زمانہ آخر مین باوجود کثرت اہوا کے پس ہم اللہ تعالی سے اس بات کا سوال کرتے ہین کہ ہمکو عقیدہ اہل حق پر ثابت رکھے اور اوسپر مرنا جلائے اونکی پیروی اور اونہین کی ساتھ ہمارا حشر کرے اور ہمرا انبیاء و مرسلین و صدیقین و شہداء و صالحین کے کرے وحسن اولئک رفیقا فانہ بالفضل جدیر و علی ما یشاء قدیر **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بعض طاعنین امام ابو حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو الذبیح اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف محمد بن اسمعیل حضرمی قدس اللہ ارواحہم سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑہنا جائز ہے تو اونہون نے جواب مین کہا انا للہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء و محمد بن ادریس سید الائمۃ و محمد بن محمد بن محمد الغزالی سید المصنفین ھذا اجوابہ رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرمی شیخ فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ہین جنکی کرامات عظیمہ مشہور و متواتر ہین ایک دن آفتاب سے کہا تھا ٹھیر جاوہ ٹھیر گیا یہانتک کہ اوس منزل مین پہونچگئے جسکا ارادہ کرتے تھے جاے دور سے رضی اللہ عنہ و ارضاہ امام یافعی نے کتاب الارشاد مین امام غزالی کے سید المصنفین ہونیکی وجہ لکہی ہے اور اونکی کتب کی مدح کی ہے اور

۱۲۱ مرآۃ الجنان مین ہی کچہہ ذکر کیا ہے **ترجمۂ قاضی عیاض** رحمہ اللہ تعالی قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمر بن موسی بن عیاض بن محمد بن موسی بن عیاض یحصبی سبتی علوم حدیث و نحو و لغت و کلام عرب و ایام و انساب عرب مین امام وقت تھے انکی تصانیف مفیدہ مین منجملہ اونکے کتاب الاکمال شرح مسلم اس سے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور مشارق الانوار و شفا وغیرہ قاضی سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جو کہ انکا وطن ہے انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ یکصد نفر کو پہونچتے ہین انکی ولادت سبتہ مین نصف شعبان ۴۷۶ھ کو ہوئی اور روز جمعہ ساتوین جمادی الآخرہ یا رمضان ۵۴۴ھ شہر مراکش مین وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف ۱۲۲ **ترجمۂ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ** ابو عبد اللہ سفیان بن سروق بن حبیب بن رافع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام ہین لوگون نے انکو دین و ورع و ثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ائمہ مجتہدین مین سے ہین خطیب نے اسماء رجال مشکوۃ مین کہا ہے کہ یہ امام مسلمین مین اور سند کی حجت ہین اپنی خلق پر اپنے وقت مین جامع تھے درمیان فقہ و اجتہاد و حدیث و عبادت کے علم حدیث وغیرہ مین طرف انکی منتہی ہے انکا امر مین کسی فی اختلاف نہین کیا ہے اقطاب اسلام و ارکان دین سے ایک شخص تھے انکی ولادت زمانہ سلیمان بن عبد الملک مین ۹۹ھ مین ہوئی ایک خلق کثیر فی انسے سماع کیا حمیدی و اوزاعی و ابن جریج و مالک و شعبہ و ابن عیینہ فضیل بن عیاض وغیرہم خلائق بسیار انسے روایت رکھتے ہین انتہی ابن خلکان نے کہا کہتے ہین کہ شیخ الاسلام حنبل رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تھے سفیان بن عیینہ نے کہا مینے نہین دیکہا کہ کوئی شخص عالم حلال و حرام اونسے زیادہ تر ہو کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین راس الناس تھے بعد اونکے ابن عباس بعد اونکے شعبی بعد اونکے سفیان سماعت حدیث شریف کی ابو اسحق سبیعی و اعمش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن اسحق اور اونکے طبقے نے سماع کیا **حکایت** مسعودی نے مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ تعقاع بن حکیم نے کہا کہ ابن زدیک مہدی کے تھا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا تسلیم خلافت نہ کی اور ریح اوسکے سر پر تلوار کا کبیہ اکلے منتظر حکم کا کھڑا ہوا تھا مہدی بکشادہ روئی پیش آیا اور کہا ای سفیان تم مجھسے یہان اور روہان بہاگتے ہو اور تم گمان کرتے ہو اگر مین تمہارے ساتھہ ارادہ بد کرون تو قادر نہوؤن اب مین نے تمپر قدرت پائی تم نہین ڈرتے ہو کہ تمہارے حق مین حکم کرون سفیان نے

کہا اگر تو مجھ مین حکم کریگا تو ملک قادر کہ میان حق و باطل کے فارق ہی تجھ مین حکم کریگا ربیع نے کہا ای میرالمؤمنین اس ایسے جاہل کو پہونچتا ہی کہ آپ کے ساتھہ ایسی بات کرے حکم دو تو مین اسکی گردن مارون مہدی نے اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگون کو مار ڈالون تو مین شقی ہوجاؤن واسطے اوسکے قضای کوفہ لکھو باین مضمون کہ کسی حکم مین اونپر اعتراض نکیا جاے سفیان نے اوسکو لیکر جیب باہر آئے تو ورقہ کو دجلہ مین ڈالکر بھاگ گیے ہر شہر مین اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبداللہ نخعی کو بجاے اونکے مقرر کیا انکی وفات بصرے مین ۱۷۷ھ ہجری مین ہوئی شب کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال مین دفن ہوے انہون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی ثوری بفتح اول نسبت ہی طرف ثور بن عبدمناۃ کے ایک اور ثوری ہین بنی تمیم مین اور ایک ہمدان کے بھی ہین کذا فی الاتحاف

ترجمہ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف معدن اسرار وحکم معارف امام الطریقہ لسان الحقیقۃ حارث بن اسد المحاسبی بضم المیم بصری الاصل یہ اون حضرات مین سے ہین جنکے لے علم ظاہر باطن و فضائل فاخرہ ومحاسن جمیلہ جمع ہوئے ہین سلوک و مواعظ واصول مین انکی تصانیف ہین انکی کتب مشہورہ نفیسہ سے کتاب الرعایہ ہی منجملہ انکے دقیق ورع۔ کے یہ ہی کہ یہ اپنے والد ماجد سے ستر ہزار درہم کے وارث ہوے تھے انہون نے اون مین سے کچھہ نہ لیا کیونکہ ان کے والد قائل بالقدر تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ لیوارث اھل ملتین شتی ان کا انتقال ہوا اور یہ ایک درہم کے حاجتمند تھے انکی والد نے ضیاع وعقار چھوڑا تھا انہون نے اوسمین سے کچھہ نہ لیا یہ مشہور ہی کہ محفوظ تھے جب اپنے ہاتھہ کو مشتبہ کھانے کیطرف دراز کرتے تو انکی انگشت مین ایک رگ حرکت کرتی تو اوسکے کھانیسے باز رہتے منجملہ شیوخ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے ہین محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تھے انکی وفات ۲۴۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ

شیخ ولی کبیر شہیر عارف باللہ الخبیر ابوالفیض ثوبان فیل بن ابراہیم المصری المعروف بذی النون احد رجال الطریقہ کان لسان ہذا الشان واحد وقتہ علما و ورعا وحالا واد با انکے والد نوبی تھے اکثر حکایات انکی محاسن الحسنین مین مذکور ہین اور بعض مرآۃ الجنان مین منجملہ انکے کلام کے یہ ہی من علامۃ المحب للہ متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ وامرہ وسنتہ وسئل عن التوبۃ فقال توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ انکی وفات ۲۴۵ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمہ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ

قدوۃ السالکین حجۃ اللہ علی العارفین کریم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشہیر ابومحمد سہل بن عبداللہ التستری قدس اللہ روحہ المتوفی فی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سنۃ سلوک و مواعظ مین ان کا کلام جلیل ہی سب انکے سلوک طریق کا ان کے ماموں محمد بن سوار ہوے کہا کہ مین تین برس کا تھا مین رات کو اوٹھتا میرے ماموں محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے ای سہل تو جا اور سورہ تو نے میرے دل کو مشغول کردیا ایک دن اونہون نے مجھے کہا کیا تو اللہ کا ذکر نہین کرتا ہی جسنے تجکو پیدا کیا مینے کہا مین اوسکو کسطرح یاد کرون کہا تو رات کو اپنے بچھونے پر دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاھدی مینے کئی رات اسکو کہا پھر مینے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ مینے اوسکو کہا پھر خبر کی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالے مین یون کہا ہی کہ ہر رات گیارہ بار کہہ مین گمان کرتا ہون کہ یہی اصح وانسب ہے کیونکہ رات غفلت کا وقت ہی ذکر اوسمین افضل ہوتا ہی کہا پس مینے اسکو میری دل مین اوسکی حلاوت واقع ہوئی پھر بعد سال بھر کے مجھسے فرمایا کہ جو چیز تجھکو سکھایا ہی اوسکو یاد رکھہ پھر اوسپر مداومت کر یہان تک کہ تو قبر مین داخل ہو کیونکہ وہ تجھے دنیا و آخرت مین نفع دیگا کہا پس مین کئی برس اسی پر رہا مینے اپنے سر مین اوسکی حلاوت پائی پھر ایک دن مجھسے میرے ماموں نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھہ اللہ ہو اور وہ اوسکا ناظر وشاہد ہو کیا وہ اوسکی معصیت کرے خبردار معصیت سے بچنا کہا پھر مجھکو مکتب کیطرف بھیجا مینے کہا مین ڈرتا ہون کہ مجھپر میرا ہم متفرق ہوجاے لیکن تم معلم سے شرط کرو کہ مین گھڑی پھر اوسکی پاس جاؤن سکیون اور

لوٹ آؤن پس مینے قرآن شریف حفظ کرلیا اور مین چھ یا سات برس کا تھا ہمیشہ روزہ رکھتا اور میری قوت جو کی روٹی تھی بارہ برس تک پھر مجھوا ایک مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تھا پس مینے درخواست کی کہ مجھی بصری کی طرف بھیجدو کہ مین اوسکو پوچھون پھر بصرہ مین آیا اوسکے علما سے سوال کیا میری تسلی نہوئی پھر مین عبادان کی طرف گیا ایک آدمی کے پاس کہ اوسکو ابوحبیب حمزہ بن عبداللہ عبادی کہتے تھے مینے اونسے اوس مسئلہ کا سوال کیا اونہون نے مجھے جواب دیا مین ایک مدت اونکے پاس ٹہیرا رہا اونکے کلام سے نفع لیتا اونکے ادب سے متادب ہوتا تھا پھر تستر کی طرف لوٹ آیا پھر مینے اپنی قوت کو اوسپر اقتصار کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرق جو کا خریدا جاتا پیسا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک وسالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم مجھے سال بھر کفایت کرتا پھر مینے قصد کیا کہ مین رات خالی شکم رہون پھر اوسکو پانچ پھر سات کیا یہانتک کہ پچیس رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس رہا پھر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پھر پھر لوٹ کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام کرتا تھا انکی وفات ۲۸۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان **ترجمۂ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ** ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان سے ہین لہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اونسے طریق لیا اور یہ اوستاذ ہین حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے یہ تجارت کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تھے اور یہ نوعمر تھے اونکے بتخانے مین داخل ہوے انہون نے اونکے عالم سے کہا کہ تو جسمین ہے وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہی کہ اوسکے مثل کوئی شی نہین ہی ہر شی کا رزق دینے والا ہی اوسنے اونسے کہا کہ تیرا قول تیرے فعل کے موافق نہین ہی شقیق نے کہا کیونکر اوسنے کہا کہ تو نے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شی پر قادر ہی اور تو نے یہانتک واسطے طلب رزق کے تعب اوٹھایا شقیق فرماتے ہین کہ میرے زہد کا سبب ترکی کا کلام ہوا پھر یہ لوٹے اور اپنا سارا مملوکہ خیرات کردیا اور علم طلب کیا انکی وفات ۱۵۳ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ابن جوزی نے انکا ذکر شذور مین کیا ہی کذا فی تاریخ ابن خلکان **ترجمۂ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ** ابوالحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت وارباب حقیقت کے ایک شخص ہین ورع وعلوم توحید مین اپنے وقت کے یکتا ہین حضرت ابوالقاسم جنید کے ماموں اور اونکے اوستاذ اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان مین تھے کہ انکے پاس معروف تشریف لائے اور اونکے ہمراہ ایک یتیم بچہ تہا اونسے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنا دے سری کہتے ہین کہ مینے اوسے کپڑے پہنا دیے معروف اس سے خوش ہوے اور فرمایا اللہ طرف تیرے دنیا کو مبغوض کردے اور جس مین تو ہی اوس سے تجھے راحت دے مین دکان سے کہڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر مبغوض میری طرف نہ تہی اور مین جس حال مین ہون سب بسبب کلمات معروف سے ہی **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ ایک رات مینے اپنا ورد پڑھا اور پانون محراب مین دراز کردیے مجھے ندا کی گئی ای سری تو اسی طرح ملوک کی مجالست کرتا ہی پس مینے اپنے پانون سمیٹ لیے اور مینے کہا قسم ہی تیری عزت کی کہ مین کبھی اپنے پانون دراز نکرون گا حضرت جنید فرماتے ہین کہ اٹہانوے برس گذر گئے وہ لیٹے ہوے دکہائی نہین دیے مگر اپنے غسل مین اور مرض موت مین **معنی متصوف** حضرت سری نے فرمایا کہ تصوف نام ہی واسطے تین مضمون کے متصوف وہ ہی کہ نہ کبھاوے نور اوسکی معرفت کا اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نکرے ساتھہ باطن کے علم جسکو ظاہر کتاب اوسپر نقض کرے اور کرامات اوسکو آمادہ نکرے ہتک محارم اللہ تعالی پر **حکایت** حضرت سری سقطی نے فرمایا مین دوست رکہتا ہون کہ ایسا لقمہ کہاؤن جسمین کوئی تبعہ نہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوسمین کسی طرح منت ہو سو مینے نہین پایا میرے پاس جرجانی آئے بالاخانہ کا دروازہ ٹہونکا مین اونکی طرف نکلا مجھے کہا ای سری تیرا نمک کٹا ہوا ہی مینے کہا ہان کہا تو فلاح نہ پائیگا پھر کہا اگر اللہ عزوجل کا نون کو فہم قرآن سے عقیم نکردیتا تو کہیتی کرنیوالا کہیتی نکرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون مین پڑھتے پھر وہ چلدیے پس مجھے تعب مین ڈالا اور مجھکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ مین اپنے واسطے طلب صدیق مین تیس برس رہا

پس وہ میرے ہاتھہ نہ لگا بعض پہاڑون مین میرا گذر کئی قومون پر ہوا بیمار اپاہج اندھے گونگے مینے اوس جگہہ مین ٹہیرنے کا ارادہ کیا انہون نے کہا اس غار مین ایک شخص ہی کہ وہ اپنے ہاتھہ سے ان کو چھوتا ہی وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اچھے ہو جاتے ہین اور اوسکی دعا کی برکت سے مین ٹہیر گیا اونکے ساتھہ انتظار کرنے لگا پس ایک شخص نکلا اوسپر صوف کا جبہ تہا اوسنے اون لوگون کو چھوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بشیت اللہ عزوجل اپنی بیماریون سے اچھے ہوتے تہے مینے شیخ کا دامن پکڑا اوسنے کہا ای سری تو چھوڑ دے وہ تجھے ندیکھے کہ تو اوسکے غیر سے اُنس کرے پہر تو اوسکی آنکھہ سے گرجائی انکی وفات ۲۵۱ھ یا ۲۵۲ھ کے دن چھ رمضان بعد فجر کے ۲۵۳ھ یا ۲۵۴ھ کو بغداد مین ہوئی اور شونیزیہ مین دفن ہوئے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ مقبرہ شونیزی وہی اوس محلہ کی ہی جو معروف بقبہ قریب نہر عیسی بن علی ہاشمی کے اور مینے اپنے بعض شیوخ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بمقابر شونیزی صغیر تہے اور وہ مقبرہ جو توثہ کے درے ہی وہ معروف بمقبرہ شونیزی کبیر ہی دونون بہائی تہی اونمین سے ہر ایک کو شونیزی کہتے تہے اور اونمین سے ہر ایک ان دونون قبرستانون سے ایک مین مدفون ہوا ہی اور قبرستان اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف ہی اور اوسکے پہلو مین حضرت جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہی تخلس بضم میم و فتح غین معجمہ و کسر لام مشدد اور بعد اوسکے سین مہملہ ہی حضرت سری یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎ اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی + فمالی اری الاعضاء منک کواسیا فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا + ویذهل حتی ما یجیب المنادیا + کذا فی تاریخ ابن خلکان امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تاریخ انکی وفات کی علاوہ تاریخ مذکورہ کے ۲۵۳ھ لکھی ہی بلکہ اسکو اول لکھا ہی بعد کو اور تاریخین لکھی ہین اور بجای فلا حب کے فما الحب اور بجای تذبل کے تذبل لکھا ہی اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہی ؎ وتخلو حتی لا یبقی لک الهوی + سوی مقلة تبکی بها وتناجیا

ترجمہ شیخ ابن الفارض رضی اللہ عنہ **ابو حفص** عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولد والدار والوفاۃ المعروف بابن الفارض الملقب بالشرف ۵۷۶ھ یا ۵۷۸ھ مین پیدا ہوے اسکے سوا اور قول بہی ہین مرد صالح کثیر الخیر قدم تجرد پر تہے ایک زمانہ مکہ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصحبة محمود العشرة تہے انکا ایک دیوان لطیف ہی اور انکا اسلوب طرز اس دیوان مین رائق وظریف ہی فقراء کی چال چلتے ہین انکا ایک قصیدہ مقدار چھ سو ۶۰۰ بیت کے فقراء کی اصطلاح و نہج پر ہی تصوف مین وہ تائیہ کبری کے ساتہہ معروف و مشہور ہی یا ساتہہ نظم السلوک کے اول اوسکا یہ ہی ؎ سقتنی حمیا الحب راحة مقلتی + وکاسی محیا من علی الحسن حلت انکی وفات قاہرہ مین ۶۳۲ھ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکلل مین فی الجملہ بسط سے لکھا ہے +

ترجمہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ ابن یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۲۸ھ ہجری تحریر فرمایا ہی کہ اسی سال مین شیخ حافظ کبیر تقی الدین احمد عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ کا انتقال ہوا قلعہ دمشق مین بحالت قید اور پانچ مہینہ پہلے وفات سے اونکا دوات و ورق روکدیا گیا تہا انکی ولادت دسوین ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۱ھ کو حران مین ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور اصلین مین فائق ہوے غایت درجہ کے ذکی تہے کہتے ہین کہ انکی مصنفات دو سو مجلد سے زیادہ ہین انتہی جناب توفیق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار مجرد حافلہ اپنی مصنفات مین لکہا ہی کتاب انحاف مین ایک جزو سے زیادہ مین اون کا ترجمہ تحریر فرمایا ہی انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہی اور اکثر حالات اور مناقب انکے لکھے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ امام نووی رضی اللہ عنہ **صاحب شرح مسلم** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۶۷۶ھ تحریر فرمایا ہی وفی السنة المذکورة توفی بالفقیہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام المحدث المتقن المحقق الموفق النجیب الخبر المفید المقرب السعید محرر المذہب ومهذبه وضابطه ومرتبه احد العباد الورعین الزهاد العالم العامل المحقق الفاضل لولی الکبیر السید الشهیر ذو المحاسن العدیدة والسیرة الحمیدة والتصانیف المفیدة الذی فاق جمیع الاقران وسارت بمحاسنه الرکبان واشتهرت فضائله فی سائر البلدان وشوهدت منه الکرامات وارتقی فی علا المقامات ناطر السنة ومعتمد الفتاوی

کیا انہوں نے پیشک ہر شبہ زندہ ہے مردانہیں سے روزی دیا جاتا ہے کہ اور ہے جان جا بتا ہے فقط

فصل بیان میں بعض اسماء موطا و صحیحین کی وہ المهملة بفتح الباء الموحدة وسکون الکاف بعدها میم مفتوحة نسبت طرف نسبہ ہمدان کے ہمدانی بفتح ہیم سو وہ نام ایک شہر کا ہے عراق عجم کے شہروں سے نسبتیں ہیں ہمدان کی طرف نسبت میں ہوتی ہے فصل محدثوں کا قاعدہ ہے کہ اوکی کو کنیت و نسب و نام و صنعت و پیشہ سے ذکر کرتے ہیں انکی اس مبالغہ میں طاؤس کا مثل ہے کہ کبھی محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور محض کنیت ہی کبھی مشترک ہو جاتی ہے پس تمیز راوی کی اوسکے بدون مبالغہ سے ممکن نہیں ہوتا ہے بعض جگہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ کا مشترک واقع ہوا ہے لکھا ہے خلیل بن احمد چھ آدمی گذرے اور نانس بن پانچ آدمی اور بعض جگہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ دادا کا مشترک واقع ہوا ہے جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار آدمی ہیں محمود ان کا اون کے باپ دادا کا متفق واقع ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو آدمی ہیں اور بعض جگہ کنیت و نسب متفق واقع ہے ابو عبد اللہ دو شخص ہیں ایک کا نام محمد بن عبید اللہ ہے اور دوسرے کا موسیٰ بن سہل اور ابو بکر بن عیاش تین آدمی ہیں حاصل یہ ہے کہ اسماء کو رجال گمنام نہ رہیں تاکہ راوی ضعیف ساتھ راوی قوی کے شبہ نہ ہو جاوے اور اگر وہ صفت و وثوق میں متفق ہوویں تو اشتباہ ضرر نہیں کرتا ہے لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز میں بھی قرائن و اشارات ہیں جیسے سفیان (رض) سفیان بن عیینہ کہ ان کے شیوخ و تلامذہ سے امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اور جب شیوخ و تلامذہ بھی متحد ہوتے ہیں تو اوقات مشکل ہوتا ہے اور اسی موقع میں محدثیت کا امتحان کرتے ہیں اور نیز بصرے میں دو امام فن حدیث کے ایک وقت میں ہوئے جاتے ہیں کہتے ہیں حماد بن زید بن درہم و حماد بن سلمہ پس صحیحین میں جہاں کہیں روایت عارم کی حماد سے ہووے جان لینا چاہئے کہ حماد بن زید ہے اور اگر موسیٰ بن اسمٰعیل حنوز کی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے تعجب یہ ہے کہ کبھی راوی کی طرف کرتے ہیں جیسے یعلی بن منیہ صحابی منیہ انکی نام ہے کہ ان کے باپ کی ماں تھیں اور بشیر بن الخصاصیہ ہی اسی باب سے ہے اور جو نسبت کہ طرف دادا کے ہوتی ہے وہ بہت سے ہیں ابن عائذ بن الجراح کہ نام ان کے باپ کا عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن ابجر کہ نام انکا عبد الملک بن عبد العزیز بن ابجر ہے اور احمد بن حنبل ان کے والد کا نام محمد ہے اور کبھی طرف متبنی کے کرتے ہیں یعنے کسی کو بیٹا بنا لینا جیسے مقداد بن الاسود بن عبد یغوث زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنی کر لیا اوسکی طرف منسوب ہوگئے یہ حسن بن دینار کہ اصل میں حسن بصری تھے اور دینار ان کی ماں کو خاوند تھے یہ سب عجالہ نافعہ سے لکھا گیا ہے اس قدر واسطے کے کافی وافی ہے اصل المقال والحمد للہ علی نعمہ نتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و بارک وسلم ربیع الدین حررہ فی ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری وقد اتفق ان اختم ہذہ المقالۃ علی ابیاتہ العلامۃ السہیلی رحمہ اللہ تعالیٰ من بدی ما فی الصمیر وبلغ المجد کل ما یتوخاہ یا من یرجی للشدائد کلہا یا من الیہ المشتکی والمفزع ۔ یا من حزائنہ فی قول کن ۔ امنن فان الخیر عندک اجمع ۔ ما لی سوی قرع البابک حیلۃ ۔ فلئن رددت فای باب ۔ اقرع ۔ [illegible] یقرع ۔ [illegible]

b-ز 40 ۲۹۷۶۴

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔